ترجمہ اردو
مطبع منشی نولکشور

فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمہ فتوح عجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس وثنای خداوند عالم اگر ذرات بحر و بر کو نجوم ہفت آسمان سے ضرب دیجیے تو حاصل ضرب سے مراتب فزون ہے
اور نعت و مدح سرور انبیا اگر دوات بحر قلزم سے بقلم اشجار کوہ و ہامون کے املا کیجیے تو بمدارج زیادہ تر ہوگے
اسیطرح زبان قاصر ہے اوصاف مین آل مصطفے و اصحاب با صفا کے جنھون نے بھالون کی سولکی لکڑیون سے
پھل کھائے اور کھلائے اور اونکے کلک خشک تیر مین ایسے تبر برسے اور لگے تھے کہ شاخہای پہلوی سے
مرغ دل شکار کرتے تھے اپنی تیغ آبدار سے وہ جوہر دکھائے کہ بڑے بڑے شناوران بحر شجاعت کو لوہے
گھاٹ اوتار کر اقلیم روم و عجم قبضے مین لائے خم شمشیر جنکی ابروی ہلال و مہ پیکر رشک بدر کمال اونکی کمان تیر سے انگشت نما
بسوے توس سپہر اور لب سوفار سے گویا نہ ہے قدرت خالق بر و بحر سلام اللہ علیہم الی یوم البعث والنشر اما بعد
راقم ساکن شہر خاموشان بشارت علیخان بن علی مردان خان بن مردان علیخان اسکنہما اللہ وایانا الجنان التماس کرتا ہے
بعالی خدمات ارباب عز و شان کے کہ بعد ختم کتاب مغازی الصادقہ ترجمہ مغازی الرسول کے حسب الارشاد عالیجناب
معلی القاب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار خورشید اشتہار دامت شمسہ بالتفصیل والجلیل والنضارة ترجمہ فتوح مصر کا
متن عربی سے بنام نہاد غزوہ حرب کے کیا کہ اعداد حروف اسمی سے تاریخ تالیف کی سال یکہزار و دوصد و نود
نکلتی ہے صاحبان سخن خوش بیر سے داد خواہ ہون کہ سادہ بیانی اور محاورہ زبانی کو بچشم انصاف ملاحظہ فرماوین
اور از راہ قدردانی کے خطای انسانی سے معاف رکھین اور واضح رہے کہ تمام دفاتر کی تاریخ مین سے جو صحیح

اس دفتر مین ہے وہ کسی کتاب مین نہین خصوص واقعات اقالیم فارس مین کیسے کیسے نوازل ممالک عجم پر گذرے اور کیا کیا زوال ملک عجم پر آیا جو نہایت عبرت آگین وہم بصیرت افروز وحسرت گزین ہین جیسا کہ اوسکے حسب حال شاعر نے کہا ہے بیت از نقش ونگار در ودیوار شکستہ ۞ آثار پدیدست صنادید عجم را ۞ اب مین آغاز کرتا ہون وقائع بدائع روزگار بتوفیق خداوند کردگار

ذکر فتوح دیار بکر وارض ربیعہ ۞

طریق عدنان بن یحیی الحارثی سے روایت ہے معز الجونی سے اور دوسرے طریق سے مروی ہے ابن عمیر التمیمی وہ ناقل ہے مہلب وطلحہ سے یہ سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے ملک شام پر فتح دی ہاتھ سے ابو عبیدہ رضی عامر بن الجراح اور ہاتھ سے خالد بن الولید کے اور ملک مصر پر فیروزی بخشی نام سے عمرو رضی بن العاص ابن وائل السہمی کے تو اوسوقت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو اس مضمون سے نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بندہ خدا امیر المومنین عمر کی جانب سے عامر بن الجراح پر سلام اور تم آگاہ ہو کہ مین حمد وثنا اوس خداوند کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود لائق بندگی کے نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی پر کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وبعد ازان واضح ہو کہ تمنے قتل کفار مین تہ دل سے کوشش کی اور اپنی جان لڑائی اور رضای خدا مین بڑی سرگرمی وعرق ریزی کی اور تمنے پیش خدا اپنے ایسے اچھے کامونکو پیشکش بھیجا ہے کہ روز پیشی تمہارے یعنے قیامت مین وہ تمہارے پیش آوینگے اور ہمنے کسی جنگ مین کسی روز کسی پیش آنے والے مرد مبارز کو نہین دیکھا کہ وہ تمہارے ادای فرض سے تمسے زیادہ ہو یعنے جو تمپر فرض تھا جیسا تمنے اوسکو ادا کیا ہمنے تمسے زیادہ کسی جنگ آور کو کسی معرکہ مین نہین دیکھا اور تمنے اپنے نبی کی سنت کو خوب قائم کیا اور راہ خدا مین جو حق جہاد وکوشش چاہیے تم اوسکو بخوبی بجالائے حق سبحانہ وتعالی ہمسے اور تمسے ان کامونکو قبول کرے اور ہماری تمہاری مغفرت وآمرزش فرماوے غرض کہ جسوقت یہ نامہ ہمارا تمہارے مطالعہ مین درآوے تو فورًا سامان جنگ کا واسطے عیاض بن غنم الاشعری کے مہیا کردو اور لشکر اوسکے ہمراہ کرکے طرف سرزمین ربیعہ اور دیار بکر کے روانہ کردو تو مجکو حقتعالی سے امید ہے کہ وہ اون بلاد پر اوسکے ہاتھ سے فتح وظفر دیگا اور اوسکو خوب فہمایش کردو کہ امور ناشایستہ مین خوف خدا کرے اور جہاد وکوشش با طاعت خدا بجالاوے اور امور جہاد مین کچھ تاخیر وتراخی نکرے اور سیرت مومنین مجاہدین کی تبعیت کرے اور حقتعالی نے سید المرسلین صلعم کو جس کام کا مامور کیا ہے اور اونپر نازل کیا ہے کہ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ یعنے اے نبی تو جہاد وقتال کر کفار اور منافقین سے تو اوس امر کی اتباع کرے یعنے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے

باقی اسلام تم پر اور تمام مسلمین پر اور رحمۃ اللہ اور برکات خدا تم سب پر ہو بعد ازان ایک دوسرا نامہ بطور سند بنام عیاض بن غنم کے
لکھا کہ جسمین اونکو ولایت یعنے حکومت و سرداری وہی تمام ارض ربیعہ فارس اور دیار بکر کو روانہ ہو راوی کہتا ہے کہ یہ نامہ بدست
ساعدہ بن قیس الاوسی کے ابلاغ کیا اور سامان اونکے زاد و راحلہ کا بیت المال سے کر دیا اور حکم کیا کہ جلد جا پھر وہ روانہ ہوا
تا آنکہ مقام طبریہ مین ابو عبیدہ کے پاس پہونچا اور نامہ امیر المومنین عمر کا پیش کیا اور دوسرا نامہ عیاض بن غنم الاشعری کو حوالہ کیا
جب ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو کہا اطاعت خدا و امتثال امر امیر المومنین بسر و چشم قبول ہے اور عیاض کو جہاد پر جانے کی مبارکبادی
دی اور آٹھ ہزار آدمی کی جمعیت اونکی ہمراہی کے لیے تیار کر دی ان مین دو ہزار صحابی تھے از انجملہ خالد بن الولید تھے اور نعمان بن
المنذر و ضرار بن الازور اور ابن سابق اور ضمرہ بن شحصل اور عمرو بن ربیعہ و ذوالاد غار بن قیس اور حکم بن ہشام اور یسع بن خلف
اور ثعلبہ اور عامر بن مہرام اور مقداد بن الاسود اور عمار بن یاسر اور عبد اللہ بن یوقنا اور یہ لوگ سب پاس ابو عبیدہ کے
بعد فتح مصر شہر شوال ۲۶ھ بست و ششم ہجری مین آئے تھے چنانچہ عیاض بن غنم مقام طبریہ سے بجمعیت آٹھ ہزار مردم طرف
جزیرہ کے روانہ ہوئے اور مقدمۃ الجیش یعنے سر خیل سہیل بن عدی تھے پس یہ لوگ برابر چلے گئے یہانتک کہ مقام راس عین
جا اوترے اور یہ وہ مقام ہے کہ خالد نے اونکو بصلح فتح کیا تھا وہان لشکر کا تو مقام ہوا اور سہیل بن عدی طرف
رقہ کے روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو اونکے قلعہ کے قریب خیمہ کئے اور اوس قلعہ کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس
نصاری تھا اور اوسکا نام یوحنا تھا اور وہ صاحب راس العین کا تھا یعنے بادشاہ نصاری کی طرف سے وہان کا حاکم
تھا وہ آمادہ و مستعد بجنگ ہوا اور سامان قلعہ جمع کرنے لگا پھر جب اہل رقہ نے دیکھا کہ حاکم اونکا تیاری اسباب جنگ
و قلعہ بندی مین مصروف ہے تو اوسوقت ایک دوسرے کے پاس مشورہ کے واسطے گئے اور پھر سب جمع
ہوکر بطریق کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپکا یہ کیا ارادہ ہے یعنے یہ ارادہ خوب نہین ہے کہ تم درمیان اہل شام
اور اہل عراق کے ہو یعنے یہ سب تابع اسلام ہین ان قوم کے مقابلے مین تم مقام و مقاومت نکر سکوگے یعنے انکے سامنے
ٹھہر نسکوگے راوی کہتا ہے پھر یہ سب اہل رقہ باہم مشورہ کرکے پاس عیاض بن غنم مالک جیش کے بمقام راس
روانہ ہوئے اور صلح کی درخواست کی تب عیاض نے اون سے مصالحہ قبول کرکے سہیل بن عدی کو حکم بھیجا کہ جسے
جس امر پر اتفاق ہو مصالحہ کر لو و بعد ازان خود عیاض نے بھی مقام راس سے طرف رقۃ البیضا کے کوچ کیا اور آئے
چنانچہ اسی باب مین سہیل بن عدی نے یہ اشعار پڑھے وَصَادَفْنَا الْفُرَاةَ غَدًا سِرْنَا * بِجُودِ الْخَيْلِ وَالْاَسَلِ الطِّوَالِ *
اَخَذْنَا الرَّقَّةَ الْبَيْضَاءَ لَمَّا * رَاَيْنَا الشُّهْبَ لَوَّحَ بِالتَّلَالِ * وَاَزْعَجَتِ الْجَزِيْرَةُ بَعْدَ خَفْضٍ * وَقَدْ كَانَتْ تَخَوَّفُ بِالزَّوَالِ *
سَنَقْصِدُ رَاسَ عَيْنٍ لِذِي رَاَى * غَدًا حَلَقَ مَعَ جَيْشِ الضَّلَالِ * وَقَصْدُ سُهَيْلٍ اَمَامَ جَيْشِ الصِّدْقِ * وَنَقْتُلُ فِي الطَّعَانِ الْاَبَالِي *
فَنَحْنُ اُولُوا الْبَقِيَّةِ وَالْمَعَالِي * وَنَحْنُ الصَّابِرُوْنَ لِكُلِّ حَالٍ * صَحَابَةُ اَحْمَدَ خَيْرِ الْمَوَالِي * رُقِيَ الْعُلْيَا وَالرُّتَبُ الْعَوَالِي *
اِلٰى رَبِّ السَّمَاءِ دَنَا عُلُوًّا * وَخَاطَبَهُ شِفَاهًا بِالْمَقَالِ * یعنے ہم فرات کو پہونچے جس وقت ہمنے کوچ کیا اور ہمارے ہمراہ

پیدا ہوتے ہیں اور نیزہ ہائے دراز و بلند پھر ہمنے رقۃ البیضا کو جا لیا جسوقت ہمنے تاروںکو چمکتے ہوئے بھالوں پر
دیکھا تھا یعنے ہنگام شام وسوقت تنگی و ضغطہ مین پڑ گیا جزیرہ باوجود وسعت عیش کے اور حال یہ کہ وہ جزیرہ خوف
زوال و تباہی کا رکھتا تھا قریب تھا کہ ہم قصد راس العین کا کرتے اسلیے کہ کل صبح کو اوسنے یعنے اوسکے بطریق نے ہمراہ
اپنی فوج گمراہ کے ہمپر ارادہ حملے کا کیا تھا اور سہیل جو پیشوا لشکر راست رو کا ہے ارادہ رکھتا تھا کہ سرداران نصاری کو
تہ تیغ کرے اور ہم لوگ اہل فضائل آبائی و صاحب درجات عالیہ ہین اور ہم لوگ ہر حال مین صابر و شاکر ہین
اصحاب محمد ہین یاران و دوستداران بلند ہونے والے مدارج پر ترقی و مراتب بزرگی کے ہین اور وہ محمد وہ ہے
جو مرتبت سے مقرب ہے پروردگار رضی تھا کا اور حق تعالی نے اوس سے خطاب کر کے زبانی کلام کیا اور واقدی
رحمۃ اللہ نے کہا جب رقۃ البیضا بطریق صلح کے فتح ہوا تب عیاض بن غنم نے وہان سے بقصد راس العین کے
کوچ کیا ... اون روزون مالک جزیرہ کا بادشاہان روم مین سے ایک بادشاہ تھا جسکا نام شہر یاض
بن فرنیون تھا اور جمعیت اوسکے لشکر کی لاکھہ آدمی کی تھی اور اوسکی عملداری مین تحت حکومت اوسکے نصارای عرب سے
ہمراہ ساطان بن حارثۃ الثعلبی وہبیرہ کے تیس ہزار جوان تھے چنانچہ جسوقت جزیرہ والونکو خبر فتح رقہ کی پہونچی
اور یہ بھی خبر اونکو پہونچی کہ اہل اسلام ہمراہ عیاض بن غنم اور خالد اور مقداد کے اونپر قصد آنے کا رکھتے ہین تو وہ لوگ شہر یاض
بادشاہ کے پاس راس العین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے بادشاہ ہوشیار ہو تحقیق کہ اصحاب محمد ہمارے دیار مین
آگئے ہین اور ہماری طرف اونکا قصد ہے اور مطلب اون قوم کا یہ ہے کہ ہم اونکے دین مین داخل ہون پس لازم ہے
اے بادشاہ کہ آپ اپنے خیمے باہر نکالیے یعنے کوچ کیجیے اور فوج کشی کیجیے اور اونسے بمقابلہ پیش آئیے ہمین ہمکو
نفع ہو خواہ ضرر غرض کہ بادشاہ نے اس امر کو قبول کیا اور کہا مجکو سواے اس بات کے کوئی اندیشہ نہین ہے کہ تم لوگ
بھاگ جاؤگے تب اونھون نے اپنے عیال خواہ خدم و اموال کو رہاین مین یعنے گرو مین دیا یعنے اول دیا آخر بادشاہ نے
اونسے عہد وثیق لیکر اسباب قلعہ درست کرنا شروع کیا اور خزانہ و مال خزانے سے نکالکر تنخواہ سپاہ کی تقسیم کی اور قلعہ مین
سخت طور رکھا اور قلعہ کی دیوارون پر نگہبان اور دیدبان مقرر کیے اور قلعہ کی خندقونکو گہرا اور چوڑا کہدوایا اور
حکمنامے بطلب کمک بطرف بلاد جملین و کفرتوثا و دارا و ماردین و رہا و تل فزرت و حسن و موزر کے ابلاغ کیے
و بانتظار عیاض بن غنم کے بجائے خود قائم و قیام پذیر رہے عبد اللہ بن اسلم نے بواسطہ عاصم بن عبد اللہ و اسحاق
ابن موسی و غیرہ بن ابی حبیبہ کے راشد مولی یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ جسوقت عیاض بن غنم نے
بقصد راس العین بارادے جنگ شہر یاض بادشاہ کے عزم کوچ کا کیا تو قبل از روانگی کے شعث بن عویلم اور عبد اللہ بن غیاث کو
طرف دو قلعون کے جنکا نام زربا و زوبیا ہے مشہور ہین روانہ کرنے لگے اوسوقت عبد اللہ یوقنا نے عیاض بن غنم
سے کہا کہ اے امیر دونون قلعے جنکا تو نے ذکر کیا یہ دونون قلعے بہت بلند مستحکم ہین ایک بطرف شرق

واقع ہے اور دوسرا بسمت غرب اور یہ دونون ایک زمانے مین یعنے جب مین اسلام سے مشرف نتھا میرے تحت حکومت تھی
اور اوسکا حاکم میری جانب سے میرے چچا کا ایک بیٹا تھا جسکا نام اشفکیاص بن ماریہ ہے اور ماریہ اوسکی مان کا نام ہے
وہ اون قلعون پر قابض و متصرف تھا پھر مینے اپنی دختر سے اوسکا عقد ازدواج کر دیا تھا چنانچہ اوس دختر نے قلعۂ شرقی کو
جو جانب فرات ہے اپنے مہر مین لے لیا ہے پس میری راے مین یہ آتا ہے کہ تم مجکو حکم کرو تا ان دونون قلعون پر پہلے
مین جاؤن یہانتک کہ قلعۂ غربیہ مین داخل ہون اگر اوسکو مین فتح کرونگا تو دوسرا بھی میرے قبضے مین آجاویگا عیاض نے
کہا اے عبد اللہ تیری راے بہت نیک و صائب ہے تو اسلام اور اہل اسلام کا خیر خواہ ہے حق تعالی تجکو جزاے خیر عطا
کرے بہتر اون جزاؤن سے کہ اپنے اولیا اور دوستدارونکو دیتا ہے تو ہی روانہ ہو خدا تجکو برکت بخشے اور تیری مدد کرے
پھر جبکہ وہان تجکو تین دن کا توقف ہوگا تو مین تیرے پاس شعث اور عبد اللہ اور اونکے ہمراہیون مسلمانونکو کر روانہ
کرونگا کہ بعد فتح انشاء اللہ تعالی تم سب میرے پاس حاضر آؤگے تب یوقنا نے کہا ہم خدا ہی سے طلب مدد کرتے ہین اور اوسی پر
توکل و تکیہ رکھتے ہین بعد ازان اوسنے اپنی جماعت کے صنادید سردارونمین سے سو سوار اپنے ہمراہ لیے اور سواے
اسکے کہ گھوڑونمین سے ایک گھوڑا کوتل ہمراہ لیا اور کچھ سامان گرانبار اپنے ساتھ نہین رکھا اور عیاض بن غنم کو پاس مین
چھوڑا اور اول شب سے کوچ کیا تمام رات چلے گئے اور قبل فجر جب سحر تھا تو خانوقہ کی چڑھائی پر بلند ہوئے وہان قوم
ارمن سے ایک ہزار آدمی نظر آئے کہ وہ وہان تمامی اپنے ساز و سامان سے مقام رکھتے تھے پھر جب یوقنا اور اوسکے
ہمراہی اوس قوم کے سامنے آئے اور آپسمین بزبان رومی باتین کرنے لگے تو اوس قوم یعنے ارمنیونکو انس ہوا اور انکی
احوال پرسی کی تب یوقنا کے ہمراہیون نے جواب دیا کہ یہ بطریق معظم یعنے یہ اعظم رئیس نصاری یوقنا ہے صاحب
و حاکم حلب کا کہ عرب سے گریز کرکے براے نصرت صاحب اس قلعہ کے آیا ہے جب قوم ارمن نے یہ خبر سنی تو بہت
خوش ہوئے اور وہ سب یوقنا کے آگے جھکے اور اونمین جو افسر تھا اوسنے ایک چالاک سوار کو روانہ کیا اور اوسکو حکم کیا
کہ بہت جلد پہونچکر اشفکیاص کو خوشخبری دے کہ یوقنا عرب سے گریز کرکے تیرے پاس آیا ہے اور اذن ملاقات کی طلب
کرتا ہے چنانچہ وہ سوار گیا اور اشفکیاص کو خبر کی اشفکیاص نے اس فکر مین سر جھکایا و بعد از تامل اپنے وزیر سے کلام کیا
کہ قسم ہے مسیح و انجیل کی آنا اس شخص کا خالی اس سے نہین ہے کہ کوئی مفسدہ ہمپر برپا کرے اور ان دونون قلعونکو ہمسے
انتزاع کرے جیسا کہ اسنے طرابلس اور صور کے باب مین کیا ہے اور مین اس سے ایمن و مطمئن نہین ہون پس اے وزیر
اس امر مین تیری کیا راے ہے اور راوی ابن اسحق نے کہا مجکو یہ روایت پہونچی ہے کہ یہ وزیر اہل قراءۃ سے
تھا یعنے منجملہ قاریان توریت و انجیل کے تھا اور دانا اور [illegible] مرد عاقل و زیرک تھا اور اون لوگونمین سے
تھا جو ناظر کتب سابقہ یعنے صحف انبیاء کا اور ماہر اخبار ماضیہ یعنے تواریخ [illegible] کے تھے اور ملاحم دانیال یعنے
فتن و وقائع جنگ دانیال پیغمبر اور اونکی نظر سے گذرے تھے اور زمان بعثت نبی صلعم سے وہ ساکن دیر مرتھیا کا تھا

جو مابین الاشرف و حلب کے واقع ہے پس اوس دیر مین مدت دراز سے مشغول بعبادت تھا یہانتک کہ ذکر اوسکا درمیان
اہل دین نصرانیہ کے مشتہر ہوا بعد ازان روم کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس شخص کے پاس از جملہ حوافر حمار مسیح یعنے سم خر عیسی علیہ السلام
سے ایک حافر یعنے ایک سم ہے تو اہل روم اوسکے لیے نذرین اور صدقات لانے لگے اور اس بات کا چرچا پھیلا
اور وہ دیر بنام دیر حافر مشہور ہوا اور ایسا ہوا کہ وہ دیرانی یعنے یہی وزیر او نہین دنو نمین ایک روز اپنے دیر سے طرف
اپنے مزرعہ کے نکلا اور مزرعہ وہین قریب تھا ناگاہ ایک شخص جانب بیابان سے طی مراحل کرتا ہوا نظر آیا کہ وہ اپنے
ناقے پر سوار تھا اور اوسوقت گرمی اور دہوپ کی شدت تھی تو وہ شخص دیوار دیر کے سایہ مین ٹھہر گیا اور اپنے
ناقے کو بٹھا کر اوتر پڑا اور ناقے کو عقال کیا یعنے چھاند دیا اور خود اوسی سایہ مین سو رہا اور راہب یعنے وہ دیرانی
اوسکو دیکھ رہا تھا پھر جبکہ وہ شخص اپنے خواب مین غرق یعنے اپنی نیند مین خوب غافل ہو گیا تو اوس راہب نے دیکھا کہ بیت سے
ایک سانپ نکلا اور اوسکے منھہ مین ایک گلدستہ شگوفہ نرگس سے تھا چنانچہ وہ سانپ اوس شخص کے پاس گیا وہ گلدستہ
شگوفہ اوسکو سونگھانے لگا تا آنکہ وہ شخص بیدار ہوا اور راہب یہ حال دیکھ رہا تھا آخر جب وہ شخص ہوشمین آیا تو راہب
اوسکے قریب گیا اور پوچھا تو کس قوم مین سے ہے اوسنے کہا مین عرب سے ہوں تب راہب نے کہا خیر یہ تو مجھکو معلوم
ہوا پر مین تجھسے یہ سوال کرتا ہون کہ تو کس دین پر ہے اوسنے کہا دین میرا اسلام ہے جو دین سارے انبیا علیہم السلام کا
تھا اور وہ سب اسی دین اسلام پر تھے راہب نے کہا شاید تو اوس شخص کے دین پر ہے جو بالفعل زمین حجاز مین ظاہر ہوا ہے
اوسنے کہا ہان اوسیکے دین پر ہون راوی ابن اسحٰق نے کہا وہ شخص بدوی ورقہ بن الصامت الہزلی خواہرزادہ
رواحۃ الانصاری کا تھا اور صحابی رسول خدا صلعم کا تھا اور غزوۂ تبوک و غزوۂ سلاسل مین حاضر تھا اور صاحب فن
ادب اور دانشمند و مرد شاعر تھا کلام اوسکا بدون سجع کے نہوتا تھا یعنے ہر کلام اوسکا مسجع و موزون ہوتا تھا اور ابو عبیدہ نے
جسوقت لوگ حصار قلعہ حلب مین تھے تو ورقہ بن الصامت کو طرف صاحب رقۃ البیضا کے روانہ کیا تھا کہ وہ اوسکو
دعوت اسلام یعنے قبول اسلام پر اوسکو طلب کرے چنانچہ وہ راہب کہ نام اوسکا شوجون بن کریان تھا کہنے لگا مینے
سنا ہے تم لوگ کہتے ہو کہ حق سبحانہ تعالی نے کسی مخلوق کو معظم تر و مکرم تر و رحیم تر محمدؐ سے خلق نہین کیا ہے اور رسل
اونکے تمنے آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ و اسباط یعنے آل یعقوبؑ و موسیؑ و داؤدؑ و سلیمانؑ و عیسیؑ سارے انبیا کو
ترک کر دیا تو مین چاہتا ہون کہ حقیقت اور وجہ اس امر کی مجھسے تو بیان کر ورقہ بن صامت نے کہا جو کچھہ مین کہتا ہون
اوسکو سن اور فضول باتونکے درپے نہو کیا تجکو معلوم نہین کہ جب عالم ملائکہ طرف موقف بیت المعمور کے گئے
اور جمع ہوئے تو وہان درمیان اونکے تصرفات امور مین جدال و قیل و قال واقع ہوئی چنانچہ کروبین ذی روحانیین
اور مسبحین نے مقربین پر تفاخر کیا اور ابلیس نے بھی اپنی سیر عبادت سے مزاحمت و مقابلہ کیا یعنے اپنی کثرت عبادت پر
نازش کیا اور بنا سے استوا ... اضات سے سبقت لیگیا اور کہنے لگا کہ مین شعلہ آتش سے پیدا ہون جو عبادت

عزیز الجبار ہیں کامل الاعیار ہے اور تم لوگ میرے طول قیام کو جو ہیں [illegible] ہزار برس تک [illegible] ہوں [illegible]
دفعہ تعجب [illegible] کو جو ہمنے آسمانوں [illegible] زمین کے [illegible]
اور پہاڑ [illegible] کیا ہے کہاں چھوٹ سکتے ہو تب جبرئیل علیہ السلام اوس سے باعتراض پیش آئے [illegible] حقائق
[illegible] انکا امتحان لیا اور اونکے علم کو آزمایا تا آنکہ اوسکی دلیل افتخار اور دعوی سے [illegible]
کہ تو اس افتخار کرنے سے [illegible] پستی جہل میں از پا افتادہ ہے تو نہیں جانتا کہ خدا کے [illegible]
پردہ نشین خلوت گزین ہے وہ ہر آئینہ اشتیاق ہمارا اوسکی طرف [illegible] بڑھا ہوا ہے وہ ہر گاہ ورود ہمارا [illegible]
سے یعنے صادر و خیر ہے [illegible] حق تعالی ہے تو اوسے نہایت عبادت اپنی و نہایت عبودیت ہماری یہ مقرر کی ہے کہ
اوس حجلہ نشین نہانخانۂ قدس پر درود و صلوۃ بھیجا کریں [illegible] تو اترانے کی چڑھائی سے نیچے اوتر اپنے اترانے سے باز آ
اور تو نے جو آفتاب دعاوی بلند کیا ہے اوسکو غروب میں لا یہ سنکے ابلیس بولا یارب آمین مگر اوسکی ملاقات کی ایا کوئی
سبیل بھی ہے اور اوس تک پہونچنے کی کوئی دلیل ہے جبرئیل نے کہا مسافت اپنی امید کی طے کر [illegible] ربوبیت [illegible]
دریائے اعتراف و اقرار میں غوطہ لگا اور ریسمان توکل خدا کو مضبوط تھام تو عالم تکوین سے ایک گرہ کو ریکا تو دیکھیگا کہ
اوسپر قلم تمکین سے لکھا ہوگا اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ یعنے تو معشر انبیائے مرسلین سے ہے غرض کہ عزازیل نے لباس عمل اپنا
اوتار رکھا یعنے بندگی سے باز رہا اور بازوے آرزو سے پرواز میں آیا اور طوق دعاوی گردن سے [illegible]
سر سے اوتار پھینکا و بقوت شہپر طلب مستعد پرواز ہوا اور قول جبرئیل سے اوسکے دل میں نہایت مرتبہ کا [illegible] سمایا تھا اور اپنے
درست عزم کو سبب حصول مقصود کا قرار دیا او وجہ انقلابی سے [illegible] اوسکے منقلب [illegible] ہو جاوین
اور کہنے لگا یا الٰہی اَعجب یعنے خدا سے مجھے تعجب ہے کہ باوجود میرے صدق نیت اوسکے عمل میں اور درستی [illegible] و درستی
خلوص دلی میرے کے طلب زیادہ میں کوئی مثل میرے ہو یا میرے درجۂ کردار نیک کو پہونچے اور ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ
جب میں تسبیح میں اپنا سر بلند کرتا ہوں تو جو کچھ گرد اگرد عرش واقع ہے میں مشاہدہ کرتا ہوں اور جب میں نظر بعظمت حق
سجدہ کرتا ہوں تو جو کچھ زیر عرش تا فرش موجودات ہے سب معائنہ کرتا ہوں چنانچہ پیشگاہ خداوند عز و جل سے خطاب آیا کہ مگر تو ہی
مزید طاعت سے [illegible] اپنی بضاعت عبادت سے ہمپر اظہار افتخار کرتا ہے وحالانکہ ہمنے تجھکو توفیق اپنی طاعت اور
طاقت عمل نیک کرنے کی دی ہے اور ہمنے تجھکو توانائی و رسائی تمام اپنے روے زمین و افق آسمان تو میں پھرنے کی قوت
عطا کی ہے بھلا کسنے تجھکو ہماری عبادت پر قدرت بخشی ہے اور کسنے تجھکو ہمارے ملائکہ کا معلم کیا ہے قسم ہے مجھکو اپنے
عزت و جلال کی اگر احمد نہوتا تو میں خلق نکرتا ملک کو اور حرکت میں نہ لاتا افلاک کو اور تابان نکرتا ماہتاب کو اور درخشان
نکرتا آفتاب کو اور جاری نکرتا قضا و نہ قدر اور نہ قرار دیتا عرش اور نہ بچھاتا زمین کا فرش اور نہ پیدا کرتا بہشت و نہ دوزخ
اور نہ [illegible] کرتا [illegible] اور طلوع و غروب میں نہ لاتا تاروں کو اور مقرر نکرتا دنیا کے مشارق اور نہ مغارب

یعنے اوسکے جہات کو پس اپنے جناح استعجال سے طلب آثار مین تو پرواز کر تا زمانیکہ خدا تجکو موت دیوے یہان بہشت و دوزخ کے
یعنے جنت مین بہیجا وے تجکو خواہ جہنم مین آخر وہ فلک تجرید یعنے عالم تجرد مین مراکب تفرید یعنے بے تعلقی کی سواریون پر
روانہ ہوا یہانتک کہ اوسنے درمیان عرش و کرسی کے گذر کی اور حال سے ہر ایک جنس جن و نوع انس کے خبردار ہوا اور
جب وہ جملہ اطراف مین سے ایک طرف گذرا تو منجملہ معانی و اسرار کے ایک سر معنی پر مطلع ہوا اور کیفیت اوسکی یہ ہے
کہ اوسنے قسم قسم ملائکہ کو دیکھا کہ وہ کوشش امور ماموره مین اور طاعات و اعمال موفوره مین مختلف الاحوال ہین اور جمیع
پرستندگان او زمین کے جو بندگان شکر گذار ہین وہ اوس عالم معانی مین متوقف یعنے منتظر ہین اوپر ظہور خلقت سر دنیا
و آخرت کے پہر جبکہ عزازیل اونکے معنی و سر عبودیت سے خوب آگاہ ہوا اور آثار اونکے ارادت کے مترتب و متحقق ہوئے
تو اوسکو نسبت ونکے نہایت تعجب ہوا اور موجودگی یعنے صورت پذیر ہونا اس معنی کا عالم تراب یعنے عالم خاکی مین
امر عظیم معلوم ہوا تب عزازیل نے عرض کی اے میرے پروردگار کیونکر مین اسکو پاسکتا ہون اور کسطرح ہمنشین اسکا
ہوسکتا ہون اور کیا سبیل ہے کہ اسکی صحبت مین رسائی ہو فرمایا نہر سلسبیل پر جا تو وہان تجکو سبیل اوسکے مشاہدہ کی
ملیگی پس وہ زیر قبۂ مشیت تقدیری کے در آیا تا آنکہ اوس نہر پر پہونچا تو دیکھا ایک شعلۂ نور ہے کہ درخشان ہے
اور اسرار اوسکا اپنی صفات سے مشک فشان ہے اور تمام گرد بگرد اوسکے مقربین ملائکہ روحانیین و مسبحین و صافون و رکعین
و ساجدین طواف کرتے ہین اور قطب اونکے عبادات کا اونکے استغفار پر دور کرتا ہے اسلیے کہ استغفار سرمایہ افتخار ہے
اور جب وہ تسبیح اور سجدہ اور استغفار از برائے بندگان نیکوکار کرتے ہین تو اوسے کہا گیا کہ تو بھی اس زمرہ مین داخل ہو
اور اونکی راہ روش اختیار کر یعنے شامل ان ملائکہ کے ہو جا جو واسطے اہل ایمان کے استغفار کرتے ہین تاکہ تو بھی منجملہ انھین
مستغفرین یعنے قیام کنندگان مقام حسنات کے فائز بمشاہدات ہو جاوے ناگاہ اوسنے نور احمدؐ مشاہدہ کیا کہ اوج علا پر منور
و ساطع ہے اور اپنے سراپردۂ قصر معلی سے جلوہ گر و طالع ہے یہ لمعان دیکھکر ملائکہ نے معنی عظمت سے سجدۂ تعظیمی کیا
اور کہا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنے تیرا خلق عظیم ہے اور تو خلق عظیم ہے پہر جبکہ اوسنے یہ دیکھا کہ اوس صاحب خلق
عظیم پر نور پر نور وارد ہوتے ہین اور انوار نے اوسکو سراپا ڈھانپ لیا ہے اور وہ بزبان بدنی ساتھہ مستفاد جسمانی
اپنے کے گویا ہے کہ وہ کون ہے جسنے کون و مکان کو اپنی عبادت سے پر کر دیا اور وہ کون ہے جسنے خلوص و
ریاضت نفسی و تعب بدنی سے ملائکہ پر افتخار کیا یہ سنکے اوسکو یارائے جواب نرہا ناگاہ اوسوقت ایک ندا آئی کہ اے گروہ
ملائکہ تم اپنی نظر و نکو دیکھنے عانی یعنے رنج دہندہ و مغلوب نفسانی سے باز رکھو اور حق الیقین سے بسوے فضائل و اسرار
معانی کے نگاہ کرو پس ملائکہ نے اپنی نظرون سے گرد اوس قصر معلی کے احاطہ کیا یعنے اوسطرف بغور دیکھا تو اوس
قصر کے جہات و جوانب مین چار چشمے دیکھے تب ملائکہ نے عرض کی اے رب العزت ہمنے اوس عانی کی طرف نظر کرنے سے
تو قطع نظر کی مگر حقیقت اسرار اس معنی کی کیا ہے فرمایا یہ عیون اوسی معنی کی نہرون کے چشمے ہین اور تلوارین ہین

اوسکے انصار کی اور اوسکی سنت کے نشان ہین بمنزلہ تار در وازے ہین اوسکے محل کے درجاتی قرار ہین اوسکے حلم کے زینت ہین
اوسکے دین کی اور علم ہین اوسکے یقین کے اور اول عین یعنے پہلا چشمہ عین التصدیق ہے اور عین ثانی عین التحقیق ہے اور
عین ثالث عین نور وحیا و توفیق ہے اور عین رابع عین العلم اور تشریق ہے یعنے شمس الضحی ہے پس عین التصدیق صدیق و
یار غار اوس سرّ معنی صاحب قصر دار القرار کا ہے اور عین العدل اوسکے فاروق کا ہے اور عین الحیا اوسکے داماد و رفیق کا ہے
اور عین العلم اوسکے برادر شقیق کا ہے (شقیق نیمہ حصہ طول سے یعنے ایک نور کے دو نصف ہوئے نصف محمد نصف علی
علیہما السلام) پس لازم ہے اے ملائکہ کہ تم انکو بچشم بزرگی نظر کرو اور وقار کرنے کی نگاہ سے دیکھو اور انکے لیے دعا ہین
کثار اور استغفار کرو کیونکہ یعنے انکے حق مین کہا ہے اَلصَّابِرُوْنَ وَالصَّادِقُوْنَ وَالْقَانِتُوْنَ وَالْمُسْتَغْفِرُوْنَ بِالْاَسْحَار
یعنے یہ لوگ صبر و استقامت کرنے والے ہین اور صدق گفتار ہین اور فرمانبردار اور نماز مین باادب قیام کرنے والے اور استغفار
بجالانے والے ہین اوقات سحر مین یعنے قبل از صباح الغرض جب شرحون کلام وقتہ بن الصامت سے آگاہ ہوا تو اوس سے
کچھہ رد و انکار نہین کیا اور بعد معرفت حق سواے تسلیم کے معترض نہین ہوا اور ان باتونکو اپنے دلمین پوشیدہ رکھا اور اپنے
دیر مین بدستور مقیم رہا یہانتک کہ اہل اسلام حلب پر فتحیاب ہوئے اوسی عرصہ مین شرحون پاس اشفکیاص کے گیا اور اوسکا
وزیر ہوا پس یہ حکایت تھی اوس وزیر کی راوی کہتا ہے کہ پھر جب اشفکیاص نے دربارہ یوقنا کے وزیر سے مشورہ لیا
تو اوسنے جواب دیا کہ سن لے بادشاہ ہرآئینہ یوقنا سلاطین و اولاد سلاطین مین سے ہے اور اوسنے اگلی کتابونکی خوب
سیر کی ہے اور اوسکا بھائی اپنے دین مین اوس سے افضل تھا اور یوقنا ان عربونکی صحبت مین بہت رہا اور اونکے رازونسے
بخوبی مطلع ہوا ہے اور اونکے دین سے خوب ماہر ہے اور جب اوسکے نزدیک از روے امعان نظر کے خوب ثابت ہوا
کہ دین مسیح دین اہل عرب سے بہتر ہے تو اونکے پاس سے گریزان ہوکر آپ پاس آیا ہے اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اگر یہ
شخص بغیر یار انبار کے آیا ہے تو معلوم کیجیے کہ بے شبہہ اوس قوم کے نزدیک سے آپ پاس بھاگ آیا ہے در نیصورت
آپ پر لازم ہے کہ بپاس اوسکے عظم و شان و بلندی مکان کے اوسکی ملاقات کے لیے استقبال کیجیے چنانچہ جب
اشفکیاص نے یہ کلام سنا اور پسند کیا تو واسطے ملاقات یوقنا کے لشکر اپنا ہمراہ لیکر باہر نکلا اور قلعہ مین صرف وزیر
باقی رہ گیا اور جب دختر یوقنا نے سنا کہ یوقنا اوسکا باپ آیا ہے فَتَزَلْزَلَتْ تَبْتَہِجُ فِیْ سَرَابَاہَا لَتُنْسِفُ الْاَرْض
یعنے پس وہ بھی دامن کشان ہمراہ خادمان و کنیزان کے روانہ ہوئی اور قصد دوسرے قلعہ کا کیا یعنے قصد قلعہ عزیزیہ کا
جہان وزیر مقیم تھا پس وہان جاکر دیکھا کہ اشفکیاص تو یوقنا اوسکے باپ کے استقبال کو گیا ہے اور وزیر اپنے مقام
وزارت پر مستقر ہے چنانچہ وزیر دختر یوقنا کے پاس گیا اور اوسکے آگے منہہ موڑا یا اور آداب خدمت بجالایا تب وہ
دختر بیٹھی اور وزیر سے باتین کرنے لگی اوسوقت شرحون وزیر نے اوس دختر سے کہا تو اپنی ذات خاص کے لیے
حذر و حفظ اختیار کر کیونکہ بادشاہ اوسکی ملاقات کو جو نکلا ہے تو مین ڈرتا ہون کہ یہ ملعون تیرے باپ پر حملہ و غلبہ کریگا

ورنہ یقین کر تیرے باپنے اتباع اور پیروی اہل عرب کی یون نہین کی ہے مگر یہ کہ اوسکے نزدیک خوب ثابت و متحقق ہوگیا ہے کہ تحقیق مین اونکا حق ہے اور قول اونکا صدق ہے یہ سنکے اوس لڑکی نے کہا بھلا تو دربارۂ دین اوس قوم کے کیا کہتا ہے یعنے تیری کیا رائے ہے شرجون نے کہا واللہ وہ برحق اور دین صدق ہے اور مین اس راز کو اپنے دلمین مخفی رکھتا تھا پس جب اوس لڑکی نے یہ بات سُنی تو ہنسی اور کہنے لگی واللہ جس امر مین میرے باپ کی رضا ہے مین بھی بدل و جان اوسکی راضی ہون ولیکن تو میری جانب سے بھی اس بات کو مخفی رکھہ **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ بالجملہ اشفکیاص نے استقبال کرکے عبداللہ یوقنا سے ملاقات کی و باہمدیگر سلام علیک ہوئی وَتَرَجَّلَ كُلٌّ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ یعنے ہر ایک ان دونون مین سے بپاس تعظیم و تکریم یکدیگر کے سواریون سے وترکر پیادہ پا دونون جانب سے چلکر باہم ملاقی ہوئے اور جسقدر کہ عالم اشتیاق مین متالم ہوئے تھے ہر ایک نے اوسکی شکایت پیش کی یعنے فرط شوق اپنا اپنا ظاہر کیا بعد ازان دونون سوار ہوئے اور جانب قلعہ راہی ہوئے چنانچہ یوقنا اور اوسکے سب ہمراہی اوس قلعہ مین وترے اور زن اشفکیاص یوقنا اپنے باپ پاس آئی اور آداب سلام بجا لائی پھر رونے لگی تو یوقنا بھی رونے لگے مگر اشفکیاص اس گھات مین لگا تھا کہ کوئی حیلہ پاکر یوقنا کو گرفتار کرلیوے چنانچہ اوسنے یوقنا سے کہا اے بادشاہ عربونکے دین کا کیا حال ہے اور اونکے ملک مین اونکی عدالت و ریاست کی کیا کیفیت ہے یوقنا نے جواب دیا کہ وہ قوم اپنے زعم مین ارادہ ملک دنیا کا نہین رکھتے ہین بلکہ خواہش ملک آخرت کی کرتے ہین و باوجود اسکے وہ لوگ مالک و متسلط ملک شام و ملک مصر پر ہوگئے ہین مگر اونکے طبائع اور نفوس دنیہ کو ابتک کچھہ تغیر نہین ہوا اور اول و آخر امر اونکا یہ ہے کہ وہ مکر و حیلہ پیش آتے ہین یہانتک [illegible] اپنے قبضہ و تصرف [illegible] پس جب [illegible] آثار سے مین ظاہر ہوا اور [illegible] اونکا اعتقاد ہے یعنے جو بسنا تو [illegible] پاس سے مین بھاگا اور اونسے دور ہوگیا بعد ازان کہ مینے گمان کیا تھا یعنے پہلے مین جانتا تھا کہ وہ لوگ حق پر ہین تو مینے اونکی خیرخواہی کی تھی اور حدود طرابلس و صور و انطاکیہ پر اونکو قابض و دخیل کردیا تھا پس مجکو اب اس بات کا یقین ہے کہ مجھپر مسیحؑ کا غضب ہے اسلیے کہ مینے اوسکے دین کو چھوڑ دیا تھا اور جو کچھہ اوسنے حکم کیا تھا یا جو وصیت بواسطۂ مریم دربارۂ اصطباغ کے کی تھی اوس سے بھی دست بردار ہوا سو مجکو اب یقین نہین ہے کہ مین پلیدی گناہون و زشتی عیبون سے پاک ہونگا پھر بعد اس بیان کے یوقنا نے اظہار گریہ و زاری اور ہاے واے اور گلہ گزاری شروع کی اور اشفکیاص نے جب حال اوسکا زیادہ دیکھا اور کلام اوسکا سُنا تو اوسکی تیمارداری کرنے لگا اور کہا اے ملک ہرگاہ آپ اپنی زشتی اعمال پر نادم و پشیمان ہوئے اور تہ دل سے طرف دین صحیح کے رجوع کی تو قبول توبہ اور زوال گناہون سے خوشی کیجیے اور یقین کیجیے اس بات پر کہ باب توبہ کا کھلا ہوا ہے اور علم قبول کا اہل ندامت کے واسطے بلند ہے اور عید صلیب بھی عنقریب ہے کہ اوسکے بیس دن باقی ہین اور یہ قریبا قوس راہب اس زمانہ کا دیر سکرہ مین موجود ہے اور وہ بزرگترین اہل دین

نصرانیہ کا ہے وسیلے پاس جا ہے کہ وہ آپکو آب ہمہ طیبات مین غوطہ دیگا اور تمام گناہون سے پاک صاف ہوکر نکلوگے یوقنانے کہا مین یون ہی رہونگا ولیکن آزمانہ کہ سبب کون فنا من زندگانی ہے اور اوسوقت دختر یوقنا اوٹھہ کھڑی ہوئی اور سر نیچے جھکا کے کہنے لگی اے والد بزرگوار والله مین آپکو چھوڑونگی نہ چلی جاؤ جب تک نگاہ بھر کر سیر ہوکر نہ دیکھ لونگی یہ کلام یوقنا سے کرکے ہاتھہ پر شفلیاص اپنے شوہر کے بوسہ دیا بیٹے دست بوسی کر کے بولی اے میرے والی مین چاہتی ہون میرے باپ کو اذن دو کہ وہ میرے ساتھہ میرے قلعہ کو چلین اشفلیاص نے کہا وہ آج کی شب تو میرے ضیف ہین اور کل کی رات تمھارے یہان مہمان ہونگے یہ سنکے یوقنا کو اضطراب ہوا اور معلوم کیا کہ ناگزیر اوسکے ساتھہ کھانا کھانا پڑیگا اور ضرور اوسکے میز پر گوشت خوک ہوگا اور شراب بھی خواہ مخواہ ہوگی تب یوقنانے کہا اے سردار مین جہان رہونگا تمھاری ہی نعمت مین متنعم ہون اور تمھاری ہی خیر و برکت سے متمتع ہونگا اس بات کو شہر یون وزیر سمجھا اور شفلیاص سے عرض کی اے ملک ہر آئنہ ملک یوقنا اپنی دختر کے لیے بہت مشتاق دیدار ہین کیونکہ زمانہ دراز سے نہ اونھون نے انکو پایا نہ انھون نے اونکو دیکھا اور آپ پر یہ بات خوب روشن ہے پس از روے صوابدید کے مناسب یہ ہے کہ امشب اپنی صاحبزادی کے مہمان ہون پھر شب فردا آپ کے یہان فائز بضیافت ہونگے آخر اس بات کو شفلیاص نے قبول کیا اور کہا اچھا یون ہی کرو تب اوس لڑکی نے یوقنا اپنے باپ کا ہاتھہ پکڑا اور قلعہ شرقیہ کی راہ لی اور اصحاب یوقنا بھی ہمرکاب چلے پھر جب وقت شب ہوا تو اوس لڑکی نے یوقنا سے کہا اے والد بزرگوار بعد ازانکہ آپ نے اہل عرب کی صحبت اوٹھائی اور اونکے دین کی خیر خواہی کی پھر کیونکر اونکو چھوڑ آگیا وہ لوگ باطل پر ہین اور آپکا پہلا دین حق اوس سے افضل تھا کہ پھر آپ نے اوسی کی طرف رجوع کی یوقنانے کہا اے پیاری بیٹی مین جو تیرے پاس آیا ہون تو اسلیے کہ ہرگاہ شفقت میری تجھپر فزون تر ہے اور باوجود اسکے بیٹے دنیا مین تجھسے مفارقت کی ہے تو مین ڈرتا ہون کہ آخرت مین کہین تجھسے جدائی نہو جائے یعنے اس صورت مین کہ مین مسلم ہون اور تو نصرانیہ ہے یہ موجب فراق اخروی کا ہوا اور مین بیقین جانتا ہون کہ یہ دونون قلعے نصب العین پیش نظر مسلمانون کے ہین یعنے اونکی نگاہون مین چڑھے ہین اور تو خوب جانتی ہے کہ یہ قلعہ ہمارا کچھہ شام کے قلعون سے محکم تر و شدید تر نہین ہے کہ اون سبکو عرب نے فتح کر لیا اور اونکے ملوک کو اونکے ملک و بلاد سے نکال دیا پس اے میری بیٹی تو اپنے حق مین خدا سے خوف کر اور وہ کام کر کہ تیری ذات کو نجات ملے شعلۂ آتش دوزخ سے جو نہایت سوزندہ و گداز ندہ ہے اور تاکہ تو مخلصی پاوے ہمیشہ رہنے سے جہنم مین پس چاہیے کہ تو عنقریب تر رجوع بخدا کر اور دین صلیب سے درگذر کہ واللہ ہرگز کوئی دین بہتر دین اسلام سے نہین ہے اور مسیح بھی اور سارے انبیاے علیہم السلام اسی دین اسلام پر قائم تھے اور سواے اسکے نہین ہے کہ نصارا کو جنے ورغلانا اور طریق حق سے پھرایا ہے وہ وہ شخص تھا جو خود انہی مین اونکا وحید و منفرد تھا جسکا نام پولس تھا اور وہ قوم یہود سے تھا پس اوسنے نصاری کو راہ راست سے اغوا کیکے

گمراہی قدیم پر رہنا ہوا یہانتک کہ اون لوگون نے طریقہ اور سنت ابراہیم خلیل اللہ کو ترک کردیا اور یہ اہل عرب اوسی امر کی
اتباع اور پیروی کرتے ہین جسکا حکم کیا ہے خدا ے عزوجل اور اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قول راجح اور افضل
صالح اونھین کے نزدیک اونھین کے پاس ہے یعنے قول اونکا غالب و افضل و کمال اونکا اصلح ہے اسلیے کہ اونھون نے
دنیا کو تین طلاق دیے اور بعد اجتماع دنیا کے اوس سے افتراق کیا پس جس امر کو تیرے باپ نے اپنے لیے اختیار کیا ہے
تو بھی اوسی کو اپنے واسطے اختیار کر یہ سُنکے اوس لڑکی نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا واللہ مین بھی اس بات کو
خوب جانتی ہون پس جو کچھ آپ نے اپنے لیے قبول کیا ہے وہی مجھے بھی اپنے حق مین قبول و منظور ہے وَاَنَا
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ سواے اللہ کے
کوئی معبود بحق نہین ہے اور مین گواہی دیتی ہون کہ ہر آینہ آقا ہمارا محمدؐ رسول ہے خدا کا چنانچہ یوقنا اوس لڑکی کے اسلام لانے
سے بہت مسرور ہوا پھر اوس سے بطریق مشورہ یہ کہا اے میری پیاری بیٹی اب ہم اس لعین فاجر کے بارہ مین کیا فکر
کرین اوسنے کہا واللہ کہ شہر حون و [illegible] پہلے کہہ چکا ہے کہ اوس ملعون کو آپکی گرفتاری اور اسیری مین کمال اصرار ہے
اسلیے کہ وہ آپکی نسبت گمان کرتا ہے کہ آپ وسیر ارادہ غلبہ کا رکھتے ہین اور اوسکا استیصال چاہتے ہین یوقنا نے
کہا ہرگاہ یہ بات ہے کہ وہ اپنے اس گمان سے میری گرفتاری کی فکر مین ہے تو اوسکے لیے سامان ضیافت کی
تیاری کراور اوسکے پاس جاکر اوسکو [illegible] اور اوسکے خواص اصحاب کو مدعو کر اور مین بھی اپنے اصحاب کو حکم کرتا ہون کہ
جب وہ سب آکر جمع ہون اور کھانے پینے مین مشغول ہون تو اوسکو اور اون خواص لوگونکو یکبارگی مقبوض و محبوس
کرلیوین پھر جب ہم ایسا کرینگے تو دونون قلعے ہمارے قبضے مین آجاوینگے اور ہم ان اسیرونکو پاس اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سپرد کرکے لوگون پر ظاہر کرینگے یعنے مشہور کرینگے کہ ہم اون اسیرونمین سے عرب کے پاس سے بھاگے ہین
یہانتک کہ اس حیلہ سے قلعۂ قرقیسیا مین داخل ہوجاوینگے کیا عجب ہے کہ حق تعالی اوسکو بھی ہمارے ہاتھون پر
فتح کرے پس بہرکیف یہ راے مستحسن ہے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا جب وہ شب تمام ہوئی یعنے جس شب کو
یوقنا اپنی دختر کا مہمان تھا اور مشورہ کرتا تھا تو صبح کو اوس دختر نے اپنے خدام کے تئین واسطے تیاری اقسام طعام و
انواع حلویات وغیرہ کے مامور کیا پھر جب خادمون نے وہ سب کچھ تیار کیا اور میز لگاکر دسترخوان بچھایا اور اوسپر
ہر طرح کے کھانے گرم و سرد چن دیے تو دختر یوقنا شفکیاص اپنے شوہر پاس اوسکے قلعہ مین گئی اور سر جھکا کر باادب
سامنے کھڑی ہوئی اور اودہر شفکیاص بھی اوسکی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا بعدازان احوال پرسی کی کہ یوقنا بادشاہ
بخیر ہین اور اونکا کیا حال ہے اوسنے جواب دیا اے بادشاہ وہ تو ساری رات نہین سوئے اور تمام شب ہول قیامت و خوف
عذاب دوزخ مین متفکر ہے اور آج بھی ارادہ روانگی طرف شہر قرقیسیا کے کیا اور قصد جانے کا پاس راہب معظم قریاقوس کے
ہوا تب مینے اونکو [illegible] کہا اسلیے کہ آپ اونکی ضیافت کرین اور آپ اونکو اپنے ہمراہ لیکر پاس جرجیس نبی کے جاوین

تاکہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرین اور مین آپ کے پاس اسوقت اسلیے آئی ہون کہ آپ مع جملہ اپنے خواص اصحاب کے
میری میزبانی وضیافت مین تشریف لیچلیے اور جو کچھ اقسام طعام سے حاضر ہے تناول فرمایئے اور انواع مشروبات سے
مثل بادۂ گلگون وغیرہ جو کچھ مہیا ہے نوش کیجیے کہ یہ سب آپ ہی کے فضلۂ خوان کرم واحسان سے ہے اور قبول فرمانا آپکا
میری دعوت کو موجب سرور میری خاطر کا ہے چنانچہ اشفکیاص نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ اوسکے دلمین یوقنا کیطرف سے
ملال آیا اسلیے کہ وہ اول شب اوسکے پاس شب باش نہین ہوا تاکہ وہ یوقنا کو حسب مراد اپنے گرفتار کرلیتا تب شرحون وزیر نے
کہا اے بادشاہ یہ بات میری رائے کے خلاف ہے کیونکہ آپکے انکار کرنے اور تشریف نہ لیجانے سے یوقنا کے دلکو آپ سے
نفرت وگریز ہوجاویگی اے بادشاہ آپ سے کسنے کچھ خبر بیان کی ہے وحال آنکہ ملک یوقنا اپنے کردار گذشتہ پر نہایت نادم و
شرمسار ہین اور اپنے گناہ وخطا کا اقرار کرتے ہین اور آپ جسوقت اونکی دختر کی ضیافت نوش فرماوینگے اور پھر آپ بھی اپنے خوان
نعمت پر اون سبکو مدعو کرینگے تو بعد ازان آپ جو چاہتے ہین بخوبی کرسکتے ہین راوی نے کہا یہ کلام شرحون کا اشفکیاص سے در پردہ
و پوشیدہ تھا دختر یوقنا سے پس جب اشفکیاص نے یہ باتین شرحون وزیر سے سنین اوسیوقت اوٹھا اور متوجہ ضیافت ہوا اور وزیر
سے کہا تا وقت معاودت میرے تو بجائے میرے حفاظت ونگرانی کر راوی کہتا ہے اشفکیاص کے کوئی اولاد نے تھا کہ وارث
اوسکے ملک کا ہو پس اوسنے اپنے صنادید قوم اور حجاب نگہبانان اور بنی اعمام یعنے عمزادگان کو اپنے ہمراہ لیا اور چلا اور زوجہ
اوسکی اون لوگونکے آگے آگے چلی اور غلامان وکنیزان شمع افروز سامنے اونکے مشعل و فانوس روشن کیے ہوئے چلے و
بتحقیق کہ وزیر خوب جانتا تھا کہ بعد اسکے اونمین سے کوئی ایسا باقی نرہیگا کہ اوسکے پاس پھر کر آوے آخر جب اشفکیاص قلعہ
زلوبیا مین داخل ہوا تو یوقنا مع اپنے اصحاب کے ملاقات کی خاطر بطریق استقبال کے دوڑا اور حال یہ کہ یوقنا اپنے اصحاب کو
پیشتر سے فہمایش وتاکید کرچکا تھا کہ وہ لوگ اشفکیاص کے بارہ مین ایسا ایسا کرین پھر جب طرفین سے نگاہین چار ہوئین اور
آنکھون سے آنکھین لڑین تو یوقنا اوسکے معانقہ کے واسطے پیش آیا آخر اوسکو اپنے آغوش مین لپٹا کر دبوچ لیا جسطرح
شیر اپنے شکار کو دبا بیٹھتا ہے اور اصحاب یوقنا نے بھی مثل یوقنا کے وہی چالاکی کی کہ ہمراہیان اشفکیاص سے ایک ایک کو
پکڑ لیا اور اوسی حال مین اونکو قتل کیا وَلَمْ تَنْتَطِحْ فِيهَا شَاتَانِ یعنے اس مقدمہ مین دو بکریان بھی سینگون سے باہم نہ لڑین
یہ کنایہ ہے عدم وقوع شر وفتنہ سے کہ برابر آویزش دو گوسپند کے بھی خطرہ وخرخشہ سرزد نہوا اور کسی نے نہ جانا اور نہ سنا
کہ ان لوگون نے کیا کیا وبعد ازان فوراً طرف قلعہ ئزبا کے راہی ہوئی وہان شرحون سے ملاقات کی کہ وہ ان لوگونکا
منتظر تھا جب اوسنے سبکو دیکھا تو فرط خوشی سے ہنسا اور کلمہ توحید بالاعلان زبان پر لایا اور کہنے لگا اے عبد اللہ یوقنا
حق تعالی تمکو جزائے خیر عطا کرے جیسا کہ اوسنے تمھارے سینے کو واسطے اسلام کے کشادہ کیا ہے اور تو نے اپنے پروردگار کو
رضامند وخوشنود کیا تب یوقنا نے بھی اوسکو جزائے خیر کی دعا دی اور اوسکو مالک قلعہ اشفکیاص کا کیا اور اوس نواح کے
رعایا وبرایا کو طلب کرکے اونپر عرض اسلام کیا پھر جسنے قبول اسلام کیا یا جسنے انکار کیا سبکو رہا اور رخصت کردیا مگر بعضونکی

ضمانت بعضون سے لی تاکوئی اونمین سے بھاگ کر صاحب و مالک قرقیسیا کے پاس نجاوے اور اوسکو کردار یوقنا کی خبر نکرے پھر بعد کئی روز کے ان لوگونکے پاس عبداللہ بن غسّان وسہیل بن عدی بھی دو ہزار سوارون سے آپہونچے جیساکہ عیاض بن غنم نے یوقنا سے ان لوگونکے بھیجنے کا وعدہ کردیا تھا پس یوقنا نے ازراہ توریہ وحیلہ کے ان لوگون سے مضائقہ و معارضہ کیا و بظاہر پانچ روز تک انسے مصروف بمقابلہ رہا و حال آنکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے کہ یہ یوقنا کی جنگ زرگری و بہانہ سازی ہے کیونکہ رات کو اونسے خفیہ کہلا بھیجا تھا کہ یہ دونون قلعے میرے قبضے مین ہین رات کو ہم خالی کردینگے اور تمہارے سپرد کرکے ہم نکل جاوینگے اور اپنا نکل بھاگنا طرف قرقیسیا کے ظاہر کرینگے کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ اوسکو بھی میرے ہاتھ پر فتح کردیوے پھر جب رات ہوئی تو یوقنا نے شرحون کو حکم کیا کہ ان دونون قلعونکو بدست عبداللہ بن غسان و سہیل بن عدی تفویض کر دو یعنے گویا کہ عبداللہ و سہیل وغیرہ مسلمانونکا تسلط ہوگیا چنانچہ مسلمانونکی صدائے تہلیل و تکبیر ہر طرف آشکار ہوئی اور ہر سمت منادی کی پکار تھی اور جدہر دیکھتے اودہر ہی چمک تھی تلوار کی اور ایسا ہوا تھا کہ اوسی روز قبل از وقوع اس واقعہ کے صاحب قرقیسیا نے تحف و ہدایا طرف یوقنا کے بھیجے تھے اور بسبار کبادی سلامتی و خلاصی کی عرب سے اور تسابا شی رجوع کرنے کی طرف دین اپنے کے کہلا بھیجی چنانچہ یوقنا نے ہدیہ قبول کیا اور رسولونکو یعنے ہدیہ لانے والونکو اپنے اصحاب کے خیمونمین اوتارا تھا کہ خیمے اونکے جانب قلعہ شرقی کے ایستادہ تھے پھر جسوقت مسلمانان اصحاب عبداللہ وسہیل قلعہ زبا مین داخل ہوئے تو یوقنا نے اظہار فریاد و خروش کا کیا اور کہنے لگا قسم اپنے دین کی یہ عرب کے لوگ شیاطین ہین بعد ازان مسلمانون نے مصلحتہً کچھہ اسباب و ختر یوقنا کا لوٹ لیا اور تسباشب قرقیسیا کو جالیا اور بنا بر اس واقعہ کے طریف بن احدن بن ربیعہ بن مالک نے یہ اشعار پڑھے اور وہ سائر و اسپ مسلمین صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا

أتينا الى أرض الفرات مع الزبى … ونحن نروم اللوم من كل فاجر … وقد منا ليث الحروب وسهمها … همام شجاع في الذراعين قاصر

واغني بيوقنا عليه تحية … ينا صب للاعدا بحيلة غادر … وقاتل ابناء الصليب في حربهم … بحد حسام ماضي القطع باتر

وصاح على الملعون صاحب زلوبيا … فاورده في الحال سكنى المقابر … وملكنا القلعتين كلاهما … سعد واقبال ونصرة قادر

يستحظى غدا بالبعث يوم معاده … بروح وريحان وحور قواصر

یعنے ہم لوگ طرف سرزمین فرات کے قلعہ زبا مین آے اور ہم جستجو مین قوم کے ہر ایک فاجر بدکار کے ہین شیر و ہمارا شیر جنگ ہے اور وہ تیر ہے پیکار کا بزرگ ہے شجاع ہے باوجود کوتاہی بازو کے (یعنے باعتبار خلقت کے انسان سست بنیان قاصر الذراعین ہے) اور مراد میری ان و صاف سے یوقنا ہے و بپہ ہدیہ سلام کہ وہ جنگ کرتا ہے دشمنون سے ساتھہ حیلہ و خدع کے اور قتال کی و سنے اولاد صلیب اور اونکے لشکر سے ساتھہ تیزی شمشیر قاطع و بُرّان کے اور اوسنے نعرہ مارا اوپر اوس ملعون صاحب زلوبیا یعنی اشفکیاس کے پھر اوسکو داخل کردیا فے الفور سکونت کرنے کے لیے قبرین او دونون قلعونکا ہمکو مالک کردیا وقت سعد و اقبال اور نصرت خداوند نے قریب ہے کہ وہ یوقنا بہرہ مند ہوگا کل کے روز وقت بعث و نشر اور حشر کے ساتھہ

اسایش و نعم اور حوران بہشتی کے روایت کی ہے سیف بن عمرو تمیمی نے بواسطہ اپنے رواۃ کے محمد بن ابی القیلی
ابن ہیسور سے اونسے کہا جب ایسا امر میان یوقنا اور شفکیاص کے واقع ہوا جیسا کچھہ ہمنے ابھی ذکر کیا اور یوقنا نے اپنی فکر
خاطر سے حیلہ گریز کا کرکے اپنی دختر اور اپنے اصحاب خاص اور اون ایلچیونکو جو ہدیہ لائے تھے ہمراہ لیکر قرقیسیا کو چلا گویا کہ یہ سب شکست
پاکر بھاگے جاتے تھے چنانچہ شام کو قرقیسیا مین پہونچے اور اون ایلچیون نے یوقنا کو پاس شہریاض بادشاہ کے داخل کیا اور
خبر دی کہ مسلمانون نے قلعۂ زبا اور زلوبیا دونون کو لے لیا اور اون عربون نے یوقنا اور اوسکے اصحاب کے ساتھ ایسا کچھہ کیا
یہ سنکے شہریاض کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تب یوقنا نے کہا اے میرے آقا آپ اندیشہ نکیجیے ہم آپ کے سامنے مقابلہ
کرتے ہین یہانتک کہ ہم اپنی جان نثار کرینگے اگر عرب لوگ ہمپر اوتر آوینگے اور ارادہ ہمارے حصار کا کرینگے تو ہم آپ کو تماشا
اپنی قتال کا اونسے لڑکر دکھلاوینگے اور وہ ہرگز آپکو کسیطرح کی بُرائی نہین پہونچا سکتے ہین یہ کلام یوقنا کا سنکے ملک
شہریاض کو وثوق و اعتماد ہوا اور بطیب خاطر اوسکو خلعت دیا اور اوسکے لیے جاسے خالی کردی اور اوسکو ایک مکان مین
قریب اپنے اوتارا اور اوسی رات کو شہریاض نے رسول اپنا پاس اپنے خال یعنے مامون کے روانہ کیا کہ وہ اون دنون مین
سرزمین ربیعہ کا بادشاہ تھا راس العین کے مقام مین تپس کہلا بھیجا اور لکھہ بھیجا کہ عرب لوگون پر ہماری نصرت کرو اور اوسکو
اس بات کی خبر دی کہ عربون نے ہمارا قلعۂ زبا و زلوبیا لے لیا ہے اور یہ شخص معظم شاہ حلب کا چند روز اونکے یہان رہکر
اونسے بھاگ آیا ہے اور ہمارے پاس موجود ہے اور وہ مرد ایلچی طرف دیر مربع کے نکلا پھر وہان سے جانب مجدل
طرف مقام راس العین کے گیا وہان اوس بادشاہ کو ایک قلعۂ منیع و مشید مین پایا کہ وہ تہیۂ آلات حصار مین مصروف تھا
اور قلعہ کی خندقونکو پہنا اور عمیق کراتا تھا اور خیمونکو اور پالونکو قلعے کے پچھم طرف و پر راہ نقب سُرنگ کے برپا کیا تھا و بانتظار
آمد عیاض بن غنم اور اوسکے اصحاب کے آمادۂ ملاقات تھا اور تمام مردم عرب جزیرہ بنی تغلب وغیرہ سے اوسکے پاس
جمع تھے اور اونکے لیے خوانہاے ضیافت تیار کرایا تھا اور اون عربونکے امراسب مدعو تھے مثل نوفل بن مازن اور فریہ
بن تغلب بن عاصم اور راشح بن وائل و میسرۃ بن وائل و حزام بن عاصم و حرام بن عبداللہ و قارب بن الاصم یہ سب
جمع تھے اور اون لوگون سے وہ بادشاہ یہ کہتا تھا کہ اے جوانان عرب ہمیشہ سے تمہارے صغیر و کبیر اور حر و عبید چرواہی
کرتے ہو اور ہمنے اپنی زمین کو تمہارے لیے مباح و مجاز کر دیا ہے کہ تم اوسکے حزن و سہل مین یعنے سخت و نرم چرہائی
اور ترائی صحرا و کوہسار مین اپنے مواشی چرلتے ہو اور ہم تمسے رضامند ہین کہ تم ہمارا محصول قسم و ابریشم وغیرہ ادا کرتے ہو
اور تم سب ہمارے امن و امان مین ہو پس یہ لوگ تمہارے بنی اعمام یعنے تمہارے چچازادے تمام ملک شام کے مالک
ہوگئے ہین اور اوسکے قلعے اور سرزمین مصر اور جو حدود اوس سے متعلق ہین سب اپنے قبضے مین کر لیا ہے اور پھر اسپر
اکتفا نہین کرتے یہانتک کہ ہماری طرف آئے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہمسے ہمارے ملک پر مزاحمت کرین اور ہمکو
ہماری سرحدون سے نکال دیوین اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ اگر وہ لوگ تمپر ظفریاب ہونگے تو وہ نہ تمہاری جان

باقی رکھینگے نہ تمھارا مال اور وہ تمسے رضامند نہونگے مگر اوس صورت مین کہ تم اونکے دین مین داخل ہو اور وہ تمکو نہ چھوڑینگے یہانتک کہ تم اپنے دین کے واسطے اور اپنے اہل و اموال کے لیے اونسے مقاتلہ کرو پس لازم ہے کہ تم سب یکدست و یکدل ہو جاؤ کہ تم مین سے کوئی کسی بات سے باہر نہو اور نہ کوئی بات تم مین سے نکلنے پاوے جیسا کہ حال جبلۃ بن الایہم اور آل غسان کا تمھارے فاقت مین ہرقل بادشاہ کی پس اگر ہم اس قوم پر ظفریاب ہونگے تو ملک و زمین مین حصہ ہمارا تمھارا برابر ہے اور اگر امر دگرگون ہوا تو ہم تم دین واحد پر مرینگے اور ذکر و چرچا ہمارا ہمیشہ باقی رہیگا یہ کلام اوس بادشاہ کا سنکر جزیرہ کے قبائل عرب نے امتثال امر کیا اور باہم تحالف و تعاہد کیا یعنے آپسمین قول و قسم سے یہ بات مقرر ہوئی کہ ایک ہی تلوار سے سب مرین یعنے اس جنگ مین سب ملکر جانبازی کرین بعد ازان بادشاہ نے اونکو مال و زر و سلاح بہت سا عطا کیا کہ وہ سب ہمراہ بادشاہ کے ہو لیے بعد ازان اوسی عالم مین ایلچی صاحب قرقیسیا کا بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور نامہ اوسکے خواہرزادے شہریاض کا اوسکو حوالہ کیا جب اوسنے نامہ پڑھا اور اوسکے مضمون سے مطلع ہوا کہ اوسنے اوسمین بطلب مردم بہار [illegible] کر لکھا تھا اور [illegible] رئیس الارمنی کو طلب کیا تھا اور وہ شخص وہ ہے جسنے بناے قتل ہو زر یعنے تو وہ [illegible] وزیر و سن و قتل عرب و مجاہدین و سوا اوسکا کہ یہ سب گڑھیان بلندی تو دون پر واقع ہین تیار کی تھین چنانچہ شاہ ربیعہ نے اوس ارمنی کو چار ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا پھر جبکہ وہ ارمنی چار ہزار جمعیت سوار کے ساتھ قرقیسیا مین پھونچا اور حال یہ ہے کہ یہان شہریاض بادشاہ نے پل قرقیسیا کا جو خابور پر بنا تھا توڑوا دیا تھا اوس مین آہنی ستون قائم تھے اور اوسپر بھاری بھاری زنجیرین تھین اور اون زنجیرون پر تختیان جڑی تھین اور اسیطرح جانب فرات سے بھی پل شکست کرا دیا تھا اور اپنے شہرون و بستیون کے گرداگرد خندقین عمیق و پہنا در کھدوا دی تھین اور اپنے شہرون اور قریون کو مانند قلعون کے مستحکم و استوار کر لیا تھا اور اوسمین اقامت رکھتی تھی اور انتظار لشکر اسلام کا کرتی تھی

ذکر فتح قرقیسیا

جب شہر جون وزیر نے قلعہ غربی زلوبیا کو باہر یوقنا بسپرد عبد اللہ بن غسان کر دیا اور عبد اللہ اوسپر متسلط ہوا اور یوقنا سو یوقنا کو چھوڑ کر قرقیسیا کیطرف بھاگا اوسوقت شہر جون مسلمانونکو طرف قلعہ شرقیہ کے لے گیا اور اوسپر قابض و دخیل ہوکر جو کچھ اوسمین جو کچھ مال و متاع شفلیاص کا تھا اوسکو قبضے مین لائے اور کسی کو پاس عیاض بن غنم کے خفیہ روانہ کیا اور جو جو کارنمایان یوقنا نے کیے تھے وہ پوشیدہ کہلا بھیجا چنانچہ عیاض اور سارے مسلمانون نے ملکر یوقنا کے حق مین دعاے خیر کی اور اوسکی شکرگذاری مین زبان کھولی اور عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو اس مضمون سے لکھ بھیجا کہ جو کچھ قلعہ شرقیہ مین ہے تم دونون اوسکی حفاظت کرو اور اوسمین سے بقدر ایک درہم کے بھی نلیا جاوے یہانتک کہ یوقنا وہ سب کچھ اپنی دختر کو تفویض کرے اور کسی معتمد کو اوس قلعہ کی حفاظت کے لیے چھوڑ کر تم دونون بطلب قرقیسیا روانہ ہو اور اوسپر دھاوہ مارو زیادہ والسلام چنانچہ جسوقت یہ نوشتہ پاس عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کے پھونچا تو

جو کچھہ عیاض نے اوسمین ونکو حکم کیا تھا اوسکی تعمیل بجالائے کہ قلعۂ غربیہ پر اخوص بن عامر کو متولی کیا اور اوسکی ہمراہی مین
تنسو سوار مقرر کیے اور قلعۂ شرقیہ پر زیاد بن الاسود کو حاکم کرکے ایک سو سوار اوسکے ساتھہ بھی تعنات کر دیے پر عبد قرط
ابن اسد کے جہد اسعد اور سہیل طرف قرقیسیا کے روانہ ہوئے تا آنکہ درمیان اوسکے و قرقیسیا کے قرار ما اہم فی ہب
اوس زمین کے بعض باشندگان نے ان لوگون کو مقام مخاضہ کیطرف راہبری کی اور یہ لوگ وہان رات بھر ٹھہرے
رہے علی الصباح روانہ ہوئے اور اوس سرحد مین پہونچے جہان وہ سب دشمنان خدا جمع تھے اور مسلمانون نے ایلچیون کو طرف
ماجن ومحولہ وبدیل کے روانہ کیا اور اونکے لیے امان بھیجی پھر اونکے گھر و نمین جا اوترے اور اونکے مہمان ہوئے
پھر اونسے یہ کلام کیے کہ اگر ہماری فتح ہوگی تو ہم تمھارے ساتھہ احسان ونکوئی کرینگے اور اگر شکست ہوئی تو ہم تمھارے
یہانسے پھر جاوینگے اور تم لوگ ہماری عداوت سے درمیان تمھارے مرتی ہوئی شکو ... باشندگان
ماجن وغیرہ نے اِس بات کو منظور کیا اور اونکے ہاتھون غلہ بیچا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی ہلال بن عاصم نے
یحیی بن جبیر سے اونھون نے سوار بن یزید سے کہ جب عبد اللہ بن غسان نے طرف اہل قریات ماجن وغیرہ کے
ایلچی بھیجکر اونکو رضامند اور اونسے ساز کر لیا تو بعد کئی روز کے سہیل بن اساف التیمی کو جو صحابۂ اولین مین سے تھے
سو آدمی مسلمین مین سے اونکے ہمراہ کرکے واسطے رسد رسانی کے مقرر کیا تاکہ ناحیۂ ماسکین سے غلہ وغیرہ لدوا لاوین
تا آنکہ سہیل مع اپنے ہمراہیونکے روانہ ہوئے جب سمسانیہ مین پہونچے تو اوسکو تاخت و تاراج کیا اور اوسکے باشندونکا
مال لوٹ لیا ناگاہ نوفل بن مازن جو سرداران لشکر شہریاض باد شاہ سے تھا پانسو سوارون سے آپہونچا پس جو کچھہ
مسلمانون نے لیا تھا اونسے وہ سب چھین لیا پھر درمیان اونکے قتال واقع ہوئی چنانچہ مسلمانون نے بجوش دلی تمام
و صفائی طینت و نکوئی نیت سے حملہ کرنا شروع کیا اور اوس حالت مین قلب اونکے منزہ تھے شک و ریب سے
بسبب فور ایمان کے اور زبانین اونکی ناطق تھین ذکر رحمان مین پس وہ سب برابر مشغول قتال رہے یہانتک کہ
منجملہ اون مسلمانونکے تینس (۳۳) مرد شہید ہوئے اور سینتالیس (۴۷) نفر منہزم ہوئے اور ستائیس (۲۷) آدمی اسیر ہوئی اور اون اسیرون
مین سہل بن اساف بن عدی بھی تھے پس جو کچھہ نصاری کے ہاتھون سے ان مسلمانون پر گذرا تھا اون مفرورون نے
جاکر اپنے اصحاب سے بیان کیا اونکو سخت صدمہ پہونچا اور یہ امر اونپر عظیم واقع ہوا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان
کی نوفل بن عامر نے سالف بن عاصم سے اونسنے سالم بن دوسی سے اوسنے کہا مین ہمراہ سہل بن اساف کے حاضر
تھا تو جسوقت ہمنے سمسانیہ پر غزوہ کیا ناگاہ نوفل بن مازن ہمپر آپڑا اوسوقت واللہ ہمنے ایسی قتال شدید کی کہ مثل
اسکے مین کسی معرکہ مین حاضر نہوا تھا یہانتک کہ ہوگیا اہل ہزیمت سے جو ہوگیا یعنے بھاگا جو بھاگا سالم بن عبد نے
کہا کہ جب نوفل بن مازن نے لوگونکو اسیر کیا تو اونکو رسیونمین جکڑکر باندھا اور بعضو نکو بعض سے ملاکر کسدیا اور اونکی
پاؤن کی رسیان اپنے گھوڑون سے باندھ دین اور اونکو بطرف رأس العین کے لے چلا پھر لوگون نے نوفل کو

خبر دی کہ تشو یافض بادشاہ مقام مرج الطیر مین طرف تعقب کے بہے تب نوفل اوس طرف چلا اور راہ کے ساتھ اونکے
پچاسی اولاد سے چالیس بھائی تھے چنانچہ اون قیدیون آ ملا پہنچے [illegible] اور [illegible] کیا اور
احوال سے [illegible] بس اوسنے ان سبھے قتل و ظلم کیا [illegible] سب شہید کیے گئے اور اون مقتولون مین سے
سہل بن اساف باقی رہ گئے تھے اور وہ نہایت مرد وجیہ و صاحب حسن و جمال تھے تو ایک بطریق یعنے رئیس نصاریٰ نے
اونکی جان بخشی کے لیے سفارش کی شہریافض نے سہل کے تئین اوس بطریق کے حوالہ کیا اور اوسکو سبہ کر دیا اور
اوس بطریق کا نام توتا ابن یورک تھا اور وہ حاکم کفر توتا کا تھا چنانچہ توتا نے سہل کو اپنے ہمراہ لیا اور مقام کفر توتا
اپنے قصر مین لایا اتفاقاً دختر توتا نے سہل کو دیکھا تو اونکو اپنے باپ سے طلب کیا توتا نے کہا اے بیٹی بر اینہ مسیح نے
اس جوان کی مدد و محبت میرے دل مین القا کی [illegible] بادشاہ سے اسکی سفارش کی اور جان بخشی کرائی تو بادشاہ نے
اسکو میرے حوالہ کیا تو تجھے اسلیے چنانچہ اوسنے جب سہل کو مانگ لیا تو اونکو اپنے بستان محلسرای مین داخل کیا پھر کیئی
دن کے بعد جب وہ لڑکی اوس بستان مین گئی اور سہل بن اساف پر نظر اوسکی پڑی تو بہت مسرور ہوئی اتفاقاً سہل اوسوقت
تلاوت اس آیہ کی کر رہے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنے محمد رسول ہے اللہ کا
اور جو لوگ ساتھ والے ہین وہ کافرون پر سخت تر ہین اور آپسمین نرم و رحیم تر ہین تو اونکو دیکھتا ہے کہ وہ رکوع و
سجود مین مشغول رہتے ہین اور فضل و رضا کے طلبگار ہین پیشانیان اونکی نشان سجود سے و نکے چہرون پر نور افشان ہین
آخر اوس لڑکی نے جب قرارت سہل کی سُنی تو اوسکے دلکو تاثیر کر گئی وہ بولی کیا ہی یہ کلام فصیح و پاکیزہ اور آسان ترہے
واسطے فہم کے سہل نے کہا یہ کلام ملک علام کا ہے کہ اوسنے اسکو ہمارے سیدانام پر نازل کیا ہے تب اوس
لڑکی نے کہا اس کلام مین جو کہ ذکر محمد ہے پس وہ تو لامحالہ تمہارا نبی ہے مگر یہ کون لوگ ہین جنکی شان مین والذین معہ
واقع ہے سہل نے کہا وہ اوس نبی کا مصاحب اور وزیر ابوبکر الصدیق ہے رضے اللہ عنہ اور اشداء علی الکفار وہ صاحب
ان فتوح کا اور بھیجنے والا لشکر اسلام کا عمر بن الخطاب ہے رضے اللہ عنہ رحماء بینہم وہ اوس نبی کا کاتب وحی اور
اوسکا داماد عثمان بن عفان ہے رضی اللہ عنہ ترٰہم رکعاً سجداً وہ برادر محمد اور اوسکا پسر عم اور مالک اوسکی تیغ کا علی بن ابی طالب
ہے رضی اللہ عنہ یہ سنکے وہ لڑکی اونسے کلام کرنے لگی اور نام اوسکا ابریتا تھا اور وہ بخط توریۃ و انجیل کتابت
کرتی تھی اور زبان عرب مین کلام کرتی تھی اور اکثر وہ علماے یہود و نصاریٰ سے حال رسول اللہ صلعم کا استفسار
کیا کرتی تھی مگر کوئی اونمین اوسکو مفصل خبر نہ دیتا تھا یہانتک کہ سہل بن اساف اوسکے ہاتھ لگے پھر اوسنے پوچھا
کہ جنکا ذکر تو نے کیا ہے یہ کون ہین سہل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب کچھ کلام کرتے ہین تو سچ بولتے ہین اور
جب جہاد کرتے ہین تو ثابت قدم رہتے ہین اور جب اسپ پشیر داور سریع السیر پر سوار ہوتے ہین تو توفیق سبقت کی

پاتے ہین اور جب وادی طلب مین چلتے ہین تو پروا رفیق نہین رکھتے ہین اور جب علم افضال یعنے نشان ہر دو ستان
گلزار کی جھلک دیکھتے ہین تو ہمہ تن اوسکے مشتاق ہوتے ہین اور اونکے سینہ مین ندا دی گئی اور انھین کی یہ الہام کیا گیا ہے
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ الخ یعنے یہ وہ لوگ ہین جس بات پر خدا سے عہد کیا اوسکو سچ کیا یعنی وفا کیا بعد ازان یہ اشعار پڑھے

رِجَالٌ مِنَ الْاَحْبَابِ تَاهَتْ نُفُوْسُهُمْ يُنَادُوْنَهُ خَوْفًا وَيَدْعُوْنَهُ قَصْدَا
وَقَامُوْا بِلَيْلٍ وَالظَّلَامُ مُعَبَّسٌ اِلٰى مَنْزِلِ الْاَحْبَابِ فَاشْتَغَلَ الْكَدَّا
[illegible] بِمَلِيْكِهِمْ وَقَصْدُهُمُ الْفِرْدَوْسُ مِنْ جَنَّةِ الْخُلْدَا
اُولٰئِكَ قَوْمٌ فِى الْعِبَادَةِ اَخْلَصُوْا فَتَاهُوْا بِهِ شَوْقًا وَمَاتُوْا بِهِ وَجْدَا

یعنے یہ اشخاص وہ احباب ہین کہ نفوس
انکے شوریدہ و سرگردان ہین شوق الٰہی مین یا یہ کہ دل انکے ہیبت زدہ و ترسان ہین خوف معاصی سے کہ اپنے پروردگار کو
پکارتے ہین خائف ہوکر اور اوس سے دعا مانگتے ہین اور ادت دلی سے کھڑے ہوتے ہین یعنے جاگتے ہین حالت
تاریکی شب ناخوش کرنے والی مین طرف منزل احباب یعنے عبادت گاہ کے جو محبوب ہے پس عمل کرتے ہین کوشش تمام
یا پیکر [illegible] کوشش کرتے رہین اور آمادہ ہوتے ہین برانگیختگی شوق سے بطرف [illegible] اور قصد انکا فردوس کا
ہوتا ہے جو جنت الخلد یعنے باغ بہشت ہمیشگی کا ہے یہ وہ قوم ہین کہ طرف عبادت کے خلوص و عمل رکھتے ہین پس
سرگشتہ رہتے ہین شوق مین اور مرتے ہین حالت وجد مین پھر بر تیا نے سہل سے کہا یعنے [illegible]
کہ ہر آئینہ حق تعالے نے تمھارے نبی کی دعوت یعنے اوسکی دعوت اسلام کو شرق سے تا غرب [illegible]
و مشرق تمام اوسکے قبضۂ اقتدار مین دیگا اور اہل اسلام اوسکے تئین اپنے پدر و مادر او برادر [illegible] سے افضل و اولے
جانینگے اور ان سب سے زیادہ تر اوسکو عزیز رکھینگے اور بعد وفات کے اوسکے مزار پر زیارت کو اوینگے اور جب
اونکے روبرو اوسکا ذکر ہوگا تو اوسکے اوپر باکثار تمام درود و صلوٰۃ بھیجینگے تب سہل نے اوس سے کہا کیا تجھکو یہ معلوم نہین
کہ وہ اپنی ایام حیات مین اپنے اصحاب کے حق مین دعا کرتا تھا اور اونکے لیے اور جو کوئی اوسکے گھر مین داخل ہوکر اوسکا اقرار
اور تصدیق اوسکی کرتا تھا اونسبکے واسطے استغفار کرتا تھا چنانچہ عائشہ [illegible] کہ ایک شب [illegible]
رسول خدا صلعم نے تشریف لانے کی میرے پاس باری تھی جب ثلث اول یعنے پہلی تہائی رات کی گذری کہ فلک
تاروں کے ساتھ دور کرتا تھا اور آسمان ستارون سے چمکتا تھا اور شیاطین پر شہاب ثاقب کی مار پڑتی تھی اور سراپردۂ انوار
الٰہی کے باز و کشادہ تھے اور ظلمت نے سیاہی اپنی ہر طرف کی تھی پس اس ہنگام مین کہ مین سوتی تھی اور میرے پہلو مین
افضل مرسلین و اکرم مخلصین و متوسلین تھے ناگاہ اونکے کلام شریف نے مجھے بیدار کر دیا اور اوسوقت وہ فرماتے تھے
کہ اے چشم نرگسین بسرمۂ ثبات تو غافل ہے واردات ہیبات سے بیدار ہو اپنے خواب سے اور مشغول ہو عمل خیر و ثواب
اندیا سے بروز حساب یعنے قیامت کے کہ اسوقت اولوالالباب اوٹھتے ہین اور اپنے رخسار و نکو بہتان مجز پر اور خاک نیاز
مین ملتے ہین عائشہ نے کہا پھر مین نماز کے لیے اوٹھی اور مجھے حضرت نے کھڑا کیا اور آپ شفاعت امت کرتے تھے

یہانتک کہ روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور شگوفہ فجر کا شگفتہ ہوا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اوٹھہ واسطے نماز و استغفار کے
حاضر ہو اور پروردگار سے طلب عفو کر چنانچہ مین حضرت کی خدمت مین حسب ارادہ اونکے کھڑی ہوئی اور مقصود و
مراد کو پہونچی یعنے فائز بسعادت ہوئی پھر جسوقت حضرت تسبیح سے فارغ ہوئے اور جسم الطیب سے خوشبو
اطراف پھیل گئی اور مہکنے لگی تو اوسوقت مینے یہ دیکھا کہ حضرت دم سرد بھرتے ہین یعنے ٹھنڈی سانس
لیتے ہین اور انگشت سبابہ سے جو ہر دندان ملتے ہین یعنے اونگلی کو دانتون پر مارتے ہین تو مینے عرض کی اے
سید موجودات و وجود اے بہترین از روے آبا و جدود و بتحقیق کہ انگشت بدندان زدن عادت اہل عرب کی
اوسحالت مین ہے جب کوئی امر اہم اونکو پیش آتا ہے یا کسی حال مین وہ متالم ہوتے ہین اسکے جواب مین فرمایا
کہ اسوقت مینے حال عاصیان اپنی امت کا یاد کیا اور مجکو خیال مخلصین اپنی محبت کا آیا اسلیے کہ مجھے قول پروردگار یاد آگیا ہے
لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۔ یعنے حقتعالی فرماتا ہے کہ البتہ جہنم کو مین جنون اور آدمیون سے بھر دونگا
تب مینے عرض کی یارسول اللہ کیا حقتعالی نے آپ پر یہ نازل نہین کیا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَأَخَّرَ یعنے تاکہ حقتعالی تیرے گناہان گذشتہ و آیندہ بخش دیوے [illegible] [illegible] و اللہ کہ حقتعالی بموجب قول خود
بالضرور آپ اور آپ کی امت سے عفو کریگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ یعنے عنقریب پروردگار تیرا تجکو وہ کرامت
و منصب شفاعت عطا کریگا کہ تو رضامند و خرسند ہوجائیگا اور ہر آئینہ آپ وہ ہین جسکے نور سے حقتعالی نے آسمانون
اور زمینون اور عرش و کرسی کو خلق کیا اور آپ وہ ہین جسکے دروازے پر براق تقرب کا حاضر کیا گیا اور آپ وہ ہین
جسپر عالم ملکوت منکشف ہوا اور جو بسمت بارگاہ قرب و جبروت بلند کیا گیا اور آپ وہ ہین جسکو لیلۃ القدر دی گئی آپ
صاحب بطحا اور مالک حرم ہین آپ کہ آگے [illegible] معصوم ہین یعنے آپ کے سامنے رفق و نرمی کرتے ہین اور درخت
آپ پر سلام کرتے ہین اور آپ کے لیے شق قمر ہوا شب ابرار اور آپ پر نازل ہوا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
یعنے اے نبی جہاد کر کفار سے اور آپ مالک عرفات و منیٰ ہین اور آپ مخصوص ہین ساتھہ شکر و ثنا کے یعنے حمد خدا
بجالانا اور شکر اوسکا ادا کرنا آپ ہی کا کام ہے اور قریب ہے کہ حق تعالی آپ کو دربارہ امت کے منصب منت و
احسان پر پہونچا دیگا کیا حق سبحانہ تعالی نے آپ سے وعدہ مقام محمود کا نہین کیا ہے اور آپ کے لیے لواے حکم
یعنے لواے حمد تیار نہین کیا ہے اور کیا آپ سے عہد حوض مورود یعنے حوض کوثر کا ساتھہ کرم و جود کے نہین کیا ہے
اور کیا انوار سعادات کو آپ کی امت پر تابدار اور ابر ہاے توفیق کو اونپر رحمت بار نہین کیا ہے اور کیا آپ کے
علم ظفر شمیم کو جو ہاتھہ مین آپ کے اصحاب کے ہے بجواہر قبول آراستہ نہین کیا ہے اور اوسکے پھریرے پر یہ نہین
لکھا ہے عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قریب تر ہے کہ تیرا پروردگار تجکو مقام محمود یعنے مقام کرامت و
شفاعت پر فائز کریگا پس آپ اپنی امت پر نزول عذاب کا کیون خوف کرتے ہین وحالانکہ حق تعالی نے بقول خود

اونکو سائر الناس پر فضیلت دی ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنے تم لوگ بہتر سو اوس امت مین جو واسطے ہدایت
عوام الناس کے مقرر کی گئی ہے علاوہ بیرین آنا آپ خوب جانتے ہین کہ آپ کے باپ آدم نے بواسطہ آپ کے
پروردگار سے جو استغفاری شفاعت کی تو حق تعالی اونپر متوجہ و مہربان ہوا اور نوح نے آپکے وسیلے غرق سے امان
مانگی تو حق تعالی نے اونکو نجات دی اور ابراہیم کو باوصف اوس علو قدر کے آپ کے ذریعہ سے حق تعالی نے آگ سے
محفوظ رکھا اور موسیٰ نے باوجود اوس تقرب و مرتبہ کے آپ کے وسیلے سے سوال شرح صدر و تیسیر امر کا کیا
راوی کہتا ہے کہ غرض سہل بن اساف کی ذکر اس مناقب سے یہ تھی تا وہ لڑکی طرف دین اسلام کے رجوع کرے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اوس لڑکی نے کلام سہل سنا تو بولی کہ تمھارے نبی کے دین مین جو کوئی داخل ہوا اور
اوسکے قول کا قائل ہو تو اوسکے لیے کیا جزا ہے سہل نے کہا وہ اپنے گناہون سے مثل اوس روز کے پاک ہو جاوے
جسدن اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اوسکے سارے سیئات محو ہو جاوینگے اور جزا اوسکی رضوان
اور جنان ہے بعدازان یہ آیت پڑھی مَن یَعمَل سُوۡءًا اَو یَظلِم نَفسَہٗ ثُمَّ یَستَغفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُورًا رَّحِیمًا
یعنے جو کوئی عمل بد کرتا ہے یا اپنے نفس پر ظلم یعنے گناہ کرتا ہے اور بعدازان حقتعالی سے طلب مغفرت کرتا ہے تو
حقتعالی کو آمرزگار اور مہربان پاتا ہے پھر جب بریتیا لڑکی نے یہ کلام سہل کا سنا تو اوسکے دل پر اثر کر گیا اور
عقل ورای اوسکی اس کلام اور دین اسلام کیطرف مائل ہوئی تو اوسنے کہا اَشہَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ
لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ کہ مین ادائے شہادت کرتی ہون اس بات کی کہ سوا اللہ کے
کوئی معبود لائق عبادت نہین کہ وہ فرد یکتا ہے کوئی اوسکا ہمسر و شریک نہین اور گواہی دیتی ہون اس امر کی کہ
بے شبہہ محمد بندۂ خدا اور رسول خدا ہے صلے اللہ علیہ وسلم چنانچہ سہل اوسکے اسلام لانے سے نہایت فرحت
و مسرت اندوز ہوئے بعدازان بریتیا نے سہل سے کہا کہ اس راز کو رات تک مخفی و مکتوم رکھو یہانتک کہ بردۂ
شب مین مین تیرے پاس آؤن اور تیرے ہمراہ لشکر اسلام مین چلی جاؤن راوی کہتا ہے کہ مجھسے روایت کی
ساعد بن عدی النمیری نے اور اونھون نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ مدینے مین لوگون سے بیان کرتے تھے اوس ملنے مین
کہ عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ کے سامنے تمام مال راس العین کا اور خزانہ شہریاض بادشاہ کا پیش کیا گیا تھا تو اوس وقت
راوی نے بقیہ روایت مذکورۂ بالا اسطرح ذکر کیا کہ آخر وہ لڑکی یعنے بریتیا سہل کے پاس سے اپنی محلات
مین چلی گئی اور وہان اپنے گھوڑونکو طلب کیا اور اپنے باپ کے مال سے ایک ہزار دینار زاد راہ لیا پس جس وقت
شب تاریک ہوئی تو بعد تجسس و تفحص احوال نگہبانون کے وہ دروازہ کھولا جو باب السر و دروازہ راز تھا چنانچہ بریتیا نے
یہ دیکھا کہ گرد قصر کے جتنے پاسبان ہین خواب مین ہین تو طرفۃ العین مین پاس سہل کی آئی اور نظربندی سے اونکو
وارستہ کر دیا اور اوسنے کہا بسم اللہ و بہ برکات نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ اور راہی ہوئی پس سہل اوٹھکر دروازے پر آئے

تب بریثا نے اونکو ایک زرہ پہننے کو دی اور آپ بھی ویسی ایک زرہ پہن لی اور یہ دونوں ویسی دروازے سے نکلے تو
وہان دو گھوڑے تیار تھے پھر وہ دونون سوار ہوکر چلے جب کفر توتا سے مسافت بمقدار دو فرسخ کے طے کرچلے ناگاہ
اون دونون نے اپنے پیچھے حس وصدا گھوڑونکے ٹاپونکی سُنی اوسوقت بریثا نے سہل سے کہا اگر یہ لوگ رومی ہین تو مین
انسے مکالمہ ومخاطبہ کرونگی اور اگر وہ عرب متنصرہ ہین یعنے جنھون نے تنصر اختیار کیا ہے تو چاہیے کہ تو اونسے گفت وشنود
کر چنانچہ تھوڑی سی دیر گذری تھی کہ ناگاہ ایک جماعت نمودار ہوئی کہ وہ تعداد مین تینتیس سوار تھے اور وہ لوگ سبز
لباس پہنے تھے اور وہ سب اشہب یعنے خنگ گھوڑون پر سوار تھے آخر جب سہل نے اونکو بتامل دیکھا تو پہچانا
کہ یہ سب تو اوسی کے اصحاب ہین جنکو شہر ریاض بادشاہ نے شہید کیا تھا پس سہل اونکے قریب گئے اور اونپر سلام
کیا اور کہا سبحان اللہ کیا مین وقت قتل تمھارے حاضر نتھا یعنے کیا تم شہید نہین کیے گئے ہو اونھون نے کہا
ہان ہم شہید ہوئے ہین پر کیا تو نہین جانتا ہے کہ ہر آئینہ شہدا زندہ ہین وہ مرتے نہین ہین بلکہ یہ مرگ یعنے
قتل ہونا اونکا نقل ہے ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے و بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی آج کی شب شہدا کی
ارواح کو بنابر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجا ہے اور وہ شب شب نیمہ شعبان تھی تب سہل نے
اون شہیدون سے کہا مین بھی چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ چلون اور تمھاری صحبت مین رہون اونھون نے
جواب دیا یہ بات تیرے امکان مین نہین ہے کیونکہ ابھی تیری عمر مین اکتالیس دن باقی ہین کہ بعد ازان تو بھی
ہمسے آملیگا اور اس لڑکی کے لیے حق تعالی نے جنت مین وہ چیزین مہیا رکھی ہین جو اوس نے اپنے مخلصین کے واسطے
تیار کی ہین اور اسکے لیے ایک قصر جواہر و یاقوت سرخ سے کنارے نہر کوثر کے بنا کیا گیا ہے سراپردے اوسکے
آویزان ہین اور انوار تجلیات سے روشن ہین اور قُبّے یعنے گنبد اوسکے منقش ہین سریر یعنے تخت اوسکے زرنگار ہین
اور فرش اوسکے ذنکل وگداز زمین سے اونچے اونچے بچھے ہین اور لب نہر کوزہ ہاے خوشنما چُنے ہین اور گوشہاے
قصر اشیاے نفیسہ سے پر ہین اوسمین ملبوسات دوختہ اندوختہ ہین اور خدام اوسکے بحسن وصفاے تمام آراستہ وپیراستہ ہین اور
اوسکے دروازے پر قلم سر مکنون یعنے راز درپردہ سے لکھا ہوا ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون یعنے داخل ہو اس
جنت مین بعوض اپنے حسن اعمال کے پھر جب اوس لڑکی نے شہیدون سے یہ بات سُنی تو بولی کہ مین کس وجہ سے مستوجب
وسزاوار ان نعمتونکی ہوئی شہیدون نے کہا اس سبب سے کہ تو نے توحید اپنے پروردگار کی توثیق اور نبی محمد مختار
کی تصدیق کی ہے یہ سنکے اوس لڑکی نے ایک نعرہ کیا اور جان بحق تسلیم کی چنانچہ سہل اپنے گھوڑے سے اوترے
اور اوسکو دفن کیا اور وہ سب شہید نظر سے غائب ہوگئے سہل کہتے ہین کہ پھر مین مسلمانونکے پاس پہونچا اور عبداللہ
ابن غسان وسہیل بن عدی سے یہ کیفیت بیان کی تو سارے مسلمین کا یقین اس عجیب سے زیادہ ہوا اور بعد
اس واقعہ کے اکتالیس روز سہل بن اساف زندہ رہ کے مرگئے رحمہ اللہ صفوان بن عامر نے روایت کی ہے

خبر ولید بن ماجد سے اونھون نے عبدالرحمان بن النعمان سے اونھون نے سنا اوس شخص سے جسنے وہ نے فتوح شام وارض جزیرہ فارس کا ذکر کیا اور کہا کہ جب لشکر مسلمین قرقیسیا پر جا پہونچا او عبداللہ و سہل ساتھہ تھے اوس وقت مسلمانون نے اپنی حفاظت کے لیے ایک خندق عمیق کھودی اوتین ایک تمام تمونہ تہ کیا کہ اوسی مین آمدو شد رکھتے تھے راوی کہتا ہے کہ ایاض بن غنم اوسوقت بطرف رقۃ البیضا کے تھے اونکو خبر ہی تفصیل پہونچی تھین اور وہ اس تردد مین تھے کہ ابتداے جنگ کس سے کیجاوے شہر یاض کے ساتھہ یا اہل حران و رہا کے ساتھہ اتنے مین خالد بن الولید نے کہا کہ جو لشکر روبرو موجود ہے اور تمسے آمادہ قتال ہے اوسکو چھوڑ کر اور پر قصد کرتے ہو میری راے یہ ہے کہ پہلے اس دشمن یعنے شہر یاض سے مقابلہ کرو پھر جسوقت اسکو شکست ہووے گی تو تمھاری ہیبت ہر طرف غالب ہو جاویگی بعد ازان جس بلد پر جاہنا قصد کرنا کہ انشاء اللہ تعالی وہ جلد فتح ہو جائیگا یہ سنکے عیاض تھوڑی دیر تک فکر مین متامل رہے بناگاہ خبرداروں اور جاسوسون نے آنکر اونکو اس بات کی خبر دی کہ ہر آئینہ تمسے لڑنے کو شہر یاض بادشاہ اور بہت سے صاحبان قلعہ مستعد و آمادہ ہین مثل نوفل و طریاطس صاحب دارا و نہ زرو صاحب جلین و آرمانوس صاحب تل سماوی و آرجو صاحب باعیۃ و شہریاض صاحب ماردین و روفس صاحب حران و رہا اور لشکر اونکا دو لاکھہ سوار سے جمع ہے اور اونھون نے بادشاہ سے تمھارے مقاتلے و مقابلے کا ذمہ اور عہد کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم جنگ کرینگے دشمن سے باتفاق اپنے اہالی و اولاد کے اور ساتھہ اپنے مال و موالی کے یہانتک کہ ہم مین سے کوئی گریز نکریگا اور ازروے ترتیب لشکر کے پہلے تمھارے مقابلے کو قوم ارمن مقدم ہوئے ہین اور بعد اونکے روم ہین اور وہ سب فرات کے ادہر آ پہونچے ہین جب عیاض نے یہ خبر سُنی تو ولید بن عقبہ کو اونکی طرف روانہ کیا اور اوسکو اپنا مطلب سمجھا دیا چنانچہ ولید نے پاس عرب بنی ثعلب کے جاکر اونکے رئیسونکو جمع کیا اور وہ سب نوفل بن مازن و عاصم و اشجع و میسرہ و حزام و قارب وغیرہ تھے تب ولید نے اونسے کہا اے جوانان عرب آگاہ ہو کہ انجام کار پر نظر کرنا موجب امان کا ہوتا ہے ہلاکت سے کچھہ تم لوگ بڑے تیز دندان اور بڑے قوی دل اور بڑے جری اور بڑے مرد میدان زیادہ بنی غسان سے نہین ہو اور تم مین سے کوئی مشابہ و ہمسر جبلۃ بن الایہم کا نہین ہے کہ وہ شصت ہزار مردم سے پیش آیا تھا تو اوسوقت حقتعالی نے ہمین کو اوپر نصرت و فتح دی اور ہمنے اونکے بڑے بڑے سرداروںکو قتل کیا پس ازروے صوابدید کے بہتر یہی ہے کہ تم لوگ ہماری طرف چلے آؤ اور ہمارے لشکر مین شامل ہو جاؤ چنانچہ اون سب نے تو اس بات کو قبول کیا مگر ایک گروہ ابا ذات الشمطا کا کہ وہ لوگ بلاد روم کیطرف کوچ کر گئے اور باقی سب عرب بنی ثعلب جو مسلم تھے کافر شریک لشکر عیاض بن غنم ہو گئے اس بات سے سارے اہل اسلام خوشدل ہوئے اور کہنے لگے اے گروہ عرب بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی نے تمھارے حق مین بڑی خیر کی اور اوسنے چاہا ہے کہ تمکو برکت بخشے اس سبب سے کہ تم ہمسے آملے اور صلیب پرستونکو چھوڑ دیا حق تعالی تمکو عنقریب اعزاز اپنی

اور شرف اپنے نبیؐ کا دکھلاویگا کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے ہمارے لیے وعدہ کیا ہے اور وعدہ اوسکا برحق ہے کہ وہ
ہمکو ملک کسریٰ وقیصر پر فیروزمند کریگا اور دونون کا خزانہ ہمکو دلاویگا اور نبیؐ اوسکا مخبر صادق ہے جسکی شان مین حقتعالیٰ نے
فرمایا ہے مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کہ منطوق کلام اوسکا خواہش نفس سے نہین (یعنے کل انسان ناطق ہین کہ وہ اپنی ہوائے
خاطر سے نطق کرتے ہین مگر نبیؐ وہ ناطق ہے کہ بدون وحی الہی من تلقاے نفس اپنے کچھ نطق نہین کرتا پس منطوق
کلام اوسکا تمام تر وحی والہام ہے) اور کہا کہ ہمارے حق مین خدا ے عزوجل نے یہ فرمایا ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ یعنے ہمنے کتاب زبور مین بعد ذکر اوصاف بندگان ہمکو تا
کے لکھا ہے یعنے یہ مقرر کیا ہے کہ وارث ووالی روے زمین کے ہمارے بندگان صالحین ہونگے یہ سُنکے اون
عرب بنی تغلب مین جو کافر تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے آخر وہ سب کے سب غائر بشرف اسلام ہوئے **روایت**
ہے **خالد** بن سعید سے کہ عیاض بن غنم کو جب بھاگ جانا باذ الشمطا کا طرف بلاد روم کے معلوم ہوا تو یہ خبر حضرت
عمر بن الخطابؓ کو لکھ بھیجی تب اون حضرت نے ہرقل بادشاہ روم اور اوسکے پسر قسطنطین کو نامہ لکھا اور کہلا بھیجا کہ اگر
تم اباذ الشمطا کو جو بنی تغلب عرب سے ہے اپنی سرحد سے ہماری طرف نہ بھیجدوگے تو ہم سارے نصرانیونکو جو ہماری
عملداری مین ہین فنا کر دینگے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے **کہا** کہ جب پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا ہرقل بادشاہ اور اوسکے
پسر کو پہونچا تو اونھون نے اباذ الشمطا کو اسطرف بھیجدیا راوی نے کہا کہ بعد ازان عیاض بن غنم نے قصد قتال اوپر
ملک شہر یاض کے کیا اور اودہر شہر یاض صاحب قرقیسیا نے یہ بندوبست کیا کہ اوسنے رئیسان نصاری کو جمع
کر کے اونسے کہنے لگا آگاہ ہو لگلے بادشاہونکی سیرت سے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ وہ لوگ جب لشکر کشی کرتے تھے
تو حیلہ سازی سے وہ غافل نرہتے تھے چنانچہ مین بھی ارادہ رکھتا ہون کہ کل صبحی مین بعزم ملاقات عرب کے نکلونگا
پھر جب صفوف سے مین باہر نکلون تو تم لوگ مجھے میرے گھوڑے سے اوتار کر پیدل کردو اور مجھپر اپنی تلوارونکو
اوٹھاؤ گویا کہ تم مجکو قتل کیا چاہتے ہو اوسوقت تمسے مین کہونگا کہ مین عذرخواہ ہون اور وہ سواے اسکے نہین ہے
کہ مینے تمھاری آزمائش کی تھی کہ تمھاری حمیت تمھارے دین مین کتنی ہے اور مجکو گمان غالب ہوا کہ تم لوگ ان
عربون سے خوف زدہ ہوگئے ہو پھر جب یہ باتین مجھسے تم سُنا تو پھر تم میرا اجلال واعظام بجالانا بعد ازان تم عرب سے
حرب شروع کردیجیو اسوقت پھر تمھارے پاس سے مین عربونکی طرف بھاگ جاؤنگا اور اونسے کہونگا مینے ارادہ کیا تھا
کہ تمھارے تئین تفویض بلد کردون اس بات سے قوم نے مجھپر یورش کی جیسا کہ تمنے خود دیکھا ہے اور اونھون نے
میرے قتل کا ارادہ کیا تھا تو مین از روے اعتذار کے بچ گیا اب مین تمھارے پاس آیا ہون کہ مجکو تمھاری صحبت
سے بڑی رغبت ہے پھر جسوقت مجھے امان دیدینگے اور مجھسے غافل ہوجاوینگے تو رات کو مین اونکے امیر کو
قتل کرونگا اور مین خوب جانتا ہون کہ وہ قوم بعد قتل اپنے امیر کے اپنے امر مین سست ہوجاوینگے بعد ازان مین

اور اپنے ہاتھ آونگا یہ بات سنکر اوسکے وزیر ارمنی نے کہا آپ کیونکر اپنی جان پر یہ تہمت لگاتے ہین اور اپنے تئین کیونکر
اپنے تئین لشکر گاہ مین لیجاوینگے اور اگر ایسا آپ کرینگے تو جانب عرب سے ہم [illegible] اور آپ سے
خالی بیٹھے ہوئے آپکے ہم عتاب کرینگے اور کہینگے تمنے انکو کیون چھوڑا اور عرب کیطرف کیون جانے دیا تو ہم کیا
جواب دینگے بعد ازان عبد اللہ یوقنا نے بھی کہا کہ ہر آئینہ یہ سردار اپنے قول مین سچا [illegible] کہتا ہے کہ ہم انکو
چھوڑ دیوینگے اور آپ اوس طرف چلے جاوین بلکہ دربارہ اس قوم کے مین آپکو ایک تدبیر بتاتا ہون کہ وہ اس سے
قریب تر اور آسان تر ہے تب شہر یاض بادشاہ اور وزیر ارمنی نے کہا اے ملک وہ کیا تدبیر ہے یوقنا نے کہا کہ کل
صبح کو ہم اپنی جمعیت مردم ہمراہ لیکر نکلین اور اونسے مقابلہ کرین اور آپ ہماری کشت و جانفشانی ملاحظہ کیجیے جیسا کہ ہم
بحسب اپنی طاقت کے مقاتلہ کرینگے بعد ازان ہم مصلحۃً شہر کے اندر بھاگ جاوین اور دروازے شہر کے خوب مضبوط
بند کرکے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاوین پھر وہ ہمارے قریب آجاوینگے اور ہم اونسے بدستور قتال کرتے رہینگے پھر جب
ہم ایسا کرینگے تو عرب کو ہمسے طمع ہوگی اور ہمارے قریب تر آجاوینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ اونکے لشکر مین میری
ایک جماعت ہے جو بیدین ہوکر اونکے دین مین آگئے ہین تو جب وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہمپر ارادہ کرینگے
تو ہم اونکو ایک نامہ لکھکر اونکے دلونکو خوش کرینگے پھر ہم اونکے پاس ایلچی بھیجکر طلب صلح کرینگے اور ہم کہلا بھیجینگے
کہ تم اپنے عقلا مین سے صاحبان قول فیصل کو ہمارے یہان بھیجو تا ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کیا ارادہ رکھتے ہین اور کیا
عجب ہے کہ ہم تمہاری صلح کو قبول کرلیوین آخر جب وہ لوگ ایسا کرینگے اور ہمارے پاس ہمارے قابو مین آجاوینگے
تو ہم اونکو گرفتار کرلیوینگے اور اونکے سرون پر اپنی تلوارین علم کرکے اونسے کہینگے کہ یا تو تم لوگ ہمارے ملک سے کوچ کرجاؤ والا ہم تمکو
قتل کیے دیتے ہین پس وہ قوم جب ہمسے ایسی جد وکد دیکھینگے یہ خطر دیکھینگے تو اپنے اصحاب سے درخواست ہماری صلح کی کرینگے
اور ہمارے یہانسے کوچ کرجاوینگے اور حال یہ ہے کہ عرب جب کچھ قول کرتے ہین تو اوسکو وفا کرتے ہین پھر اگر وہ لوگ
شہر یاض بادشاہ کو شکست دیوینگے اور بادشاہ کے شہرون پر متسلط ہوجاوینگے تو بعد اپنے اس کردار کے ہم اونکی
اطاعت مین داخل ہوکر پھر اونکے نزدیک سے طرف بلاد روم کے بھاگ جاوینگے راوی کہتا ہے سوا اسکے نہین ہے کہ
یوقنا نے اپنے اس کلام سے دو امر کا ارادہ کیا ایک تو یہ کہ اونکے نزدیک تہمت و شبہ سے بری ہوجاوے یہانتک کہ
وہ لوگ اوس سے مطمئن خاطر ہوجاوین اور دوسرے یہ کہ تا اصحاب نبی مین سے ایک جماعت قلعہ مین داخل کردیوے
اور حیلہ کرے کہ مسلمان میرے قابو مین ہین اور حال آنکہ باتفاق اونکے اپنا دخل کرے اور شہر مین اونکا قبضہ کرادیوے یہ سنکے
وزیر ارمنی بولا کہ اس صورت مین اگر عرب اپنے صعالیک کو جو درویش بے خانمان ہین اور اپنے خادمونکو جنکا جینا اور مرنا
یکسان ہے ہماری طرف بھیجین اور بالفرض کہ تو اونکو گرفتار کرلیوے اور تو اونسے وعدۂ قتل کرے یعنے قتل سے اونکو ڈراوے
اور وہ کچھ اوسکی پروا نکرین اور اونسے کوشش و اہتمام تمام ہمارے قتال مین واقع ہو اور وہ ہمارے یہان سے

لوگ جاوین تو پھر ہم کیا کرینگے یہ سنکے یوقنا نے اپنے تئین اونکو خشمناک دکھلایا اور کنارہ کشی ظاہر کی یعنے تا وہ سمجھین کہ ان باتون سے
خفا ہوا اور کنارہ کیا پھر یوقنا نے کہا قسم ہے مسیح کی تمہارے دلونمین اوس قوم کی ہیبت سما گئی اور تم اونکے رعب مین
آگئے بعد اسکے اب تم کبھی رستگاری نپاؤگے اور قسم ہے مجکو اوس امر کی جسکا مجکو اعتقاد ہے کہ ہر آئینہ یعنے اپنے قلعہ حلب پر جو
اونے قتال کیا اور لشکر اونکے سوار اونکا حلب کے سائر بلدان مین سال بھر پھر کیے اور سرگردان رہے اگر یہ بات نہوتی کہ
ایک غلام حبشی نے اونکے غلامون مین سے جسکا نام دامس ابوالہول تھا اور اوسکے ساتھ اور بیس آدمی تھے کہ اونھون نے
میرے ساتھ حیلہ کرکے میرے قلعہ پر متسلط ہوئے تو کبھی وہ اوس قلعہ پر قادر نہو سکتے یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ وہ غلام مجھپر
حیلہ گری کرتا تو ہرگز وہ مجھپر قدرت نپاتا پس حیلہ بازی ایسی کارگر ہوتی ہے اور ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنے مجمع لشکرون جرار اور
اپنے تمام دلاورون ذوی الاقتدار کے مجھپر آپڑے تھے پس تمہاری یہ کیا کیفیت ہے وحالانکہ تمپر نہین آئے ہین مگر ایک گروہ
چند آدمیونکا اور تمہارا شہر وشہر پناہ بھی مثل قلعہ محکم کے استوار ہے اور اوسپر قتال بھی دشوار ہے سوا اسکے وہ مقام کے ایک طرف
جبل دوسرا جانب غرب سے اور تمہارے تئین کوئی عذر بھی مانع نہین ہے اور جو کوئی ارادہ رضامندی مسیح کا رکھتا ہو اور طالب
اجر کا ہو تو چاہیے کہ اپنے دین کے لیے قتال کرے اور اپنے اہل اور خانمان کو ان عربون سے بچاوے اور اگر تم اس امر کا خوف کرتے ہو
کہ وہ لوگ ہماری طرف اپنے غلامونکو بھیجینگے یا ایسونکو جنکی کچھ وقعت وقدر اونکے نزدیک نہین ہے تو مین سارے آدمیونمین
اونکا بڑا آشنا ساہون کہ نام اونکے شہسوارون اور دلاورونکو اور اونکے خادمونکو اور اونکے خواص اصحاب کو خوب پہچانتا ہون
پس تم اپنے ایلچیون کے ساتھ اوس قوم کے نام بنام نامہ بھیجو کہ وہ سب نامی وگرامی ہین اونمین سے مقداد ہین اور نعمان
وشرجبیل بن کعب ونوفل وعبدالرحمن بن مالک واسود بن قیس وخالد بن جعفر وابن قیس وہمام بن الحارث ومالک بن نویرہ
وسلامۃ بن عامر یہ لوگ اشراف واعیان قوم ہین یہ سنکے وزیر ارمنی ہنسا اور کہا قسم ہے مجکو اپنے دین کی عرب لوگ ان اشخاص
کے سبب ہرگز اپنے کامون مین سستی نکرینگے یعنے اپنے ارادے سے باز نرہینگے مگر یہ کہ وہ تمسے رہائن یعنے گروی معوضی
جسکو اول وبندی کہتے ہین طلب کرینگے تب یوقنا نے کہا ارے تمہاری سست ہوگئی اور دل تمہارے بودے ہوگئے
تم اونکے پاس ایلچی کے ہاتھ نامہ بھیجو اگر اونھون نے قبول کرلیا تو اس بات کو ہمارے سید مسیح کی برکات وغنیمات سے سمجھنا
اور اگر وہ رہائن طلب کرینگے تو ہم اہل شہر سے اپنے ضعفا یعنے کمترین مردم کو اور اونکی اولاد کو لباس فاخرہ پہنا کر اونکے یہان
بھیجدینگے اور کہلا بھیجینگے کہ یہ لوگ ہمارے بزرگان اور رئیسان شہر ہین تب شہریاض بادشاہ نے کہا قسم ہے قربان کی
یعنے قربانی مسیح کی سوائے اوس بات کے جو کچھ تو نے ہمکو حکم کیا ہے اور کچھ نکرونگا بعد ازان بادشاہ نے اپنے سردارون
اور اپنے اہل کارونکو حکم کیا کہ وہ لوگونکو واسطے تیاری جنگ کے امر کرین چنانچہ اون امرا نے یون ہی حکم کیا پھر اون لوگون نے
اپنے ہتیار لگائے اور آمادۂ قتال ہوئے اور ادہر سالار لشکر اسلام نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہون چنانچہ خیل عرب
سوار ہوئے اور درۂ خندق سے باہر نکلے اور لشکر اعدا بلندی وادی سے ان لوگونکے سامنے آیا اوسوقت اہل اسلام نے چاہا

پڑھنے لگے اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَيْهِمْ كَنَصْرِ نَبِيِّكَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ یعنی ای ہمارے پروردگار تو ہمکو انپر نصرت دے جیسی تونے نصرت دی تھی اپنے نبی کو روز مقابلہ لشکر کفار مکہ کے پھر ان لوگوں نے اپنی صفیں باندھیں اور اوس افسر نے لوگوں کو ... اور آخر وہ ... بھاگا ... دیکھو اب ہم جانب طاغیہ روم کے حملہ کرتے ہین اور اوسکے صلیب پرستون پر چڑھائی کرتے ... ہماری ... اگر حق تعالی القتل ... اور صلیبیون کے ہمکو فتحیاب کریگا تو اوس قوم کے قدم ہرجا ... جواب دیا اے امیر تو نے ہمکو ایسے امر کیطرف دعوت کی یعنے بلایا ہے کہ وہ خود ہمکو نہایت ... مرغوب تر ہے اون باتون سے جو تو نے ذکر کیا پس حملہ کر ہم حملہ کرتے ہین چنانچہ ... روایت کی کہ آخر امیر لشکر اسلام اور اوسکے ہمراہیون نے لشکر قرقیسیا پر حملہ کیا اور امیر مسلمانونکے عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی تھے پس تحقیق کہ اون لوگون نے بقتال شدید مقاتلہ کیا اور راہ خدا مین وہ جہاد کیا جیسا حق جہاد کرنے کا ہے اور دشمنان خدا کو بھالے مارے اور تلوارین مارین اور اوسی معرکہ مین عبد اللہ بن مالک اشترنی وزیر ارمنی کے جا لیا اور جب اوسکی ہیئت اور شان کو دیکھا تو جانا کہ یہ کوئی اونکے ملوک و سلاطین مین سے ہے آخر عبد اللہ بن مالک نے اوسکے سینے مین بھالا مارا کہ انی اوسکی اوسکی پشت سے پار نکل آئی اور نعمان بن المنذر شہر ریاض بادشاہ پر جا پڑا اوسوقت جماعت مردم اوسکے گرد سے متفرق ہوگئے تو نعمان نے شہر ریاض پر وار کیا مگر وہ یہ نہین جانتا تھا کہ یہ صاحب و مالک بلد ہے بلکہ یہ سمجھا کہ کوئی منجملہ ملوک کے ہے آخر اوسپر حملہ کیا اور اوسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا اشعار

وَاَنَا لَقَوْمٌ فِي الْحَرْبِ لُيُوثُهَا
وَنُرْغِمُ اُنُوفَ الْعِدَا وَنَرُودُهَا
مَلَكْنَا بِلَادَ الشَّامِ ثُمَّ مُلُوكَهَا
اِلٰى شَهْرِيَاضِ الْكَلْبِ ذَاكَ شَدِيدُهَا
وَنَمْضِي اِلٰى حَرَّانَ ثُمَّ سُرُوجِهِمْ
اَبِيدًا لُيُوثُ الْحَرْبِ تَحْرُ اُسُودُهَا

وَتَنْفِرُ مِنَّا فِي الْوَغَا اُسُودُهَا
لَنَا الْفَخْرُ فِي كُلِّ الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا
اِلٰى اَنْ بَدَلْنَا بِالنَّكَالِ عَدِيدَهَا
وَنَمْلِكُ دَارًا ثُمَّ جُمْلِينَ بَعْدَهَا
كَذَاكَ الرُّهَا لِلْمُسْلِمِينَ نَعِيدُهَا

نُحَامِي عَنْ شَرْعِ الْهُدٰى وَنَصُونُهُ
بِاَحْمَدَ الْهَادِي فَذَاكَ سَعِيدُهَا
سَوْفَ نَقُودُ الْخَيْلَ جُرْدًا سَوَابِقًا
كَذَا رَاسُ عَيْنٍ وَالْجُيُوشُ نَقُودُهَا
وَاِنِّي اَنَا النُّعْمَانُ ذَاكَ بْنُ مُنْذِرٍ

یعنے مین حق مین اس قوم کے وقت جنگ کے شیر جنگ ہون بھاگتی ہین مجھسے وقت وغا کے شیران کارزار شرع ہادی کیطرف ہم حمایت کرتے ہین اور اوسکی صیانت و اعانت کرتے ہین اور دشمنون کی ناکین گھستے ہین اور ہم اونکے تئین دفع کرتے ہین ہمارے لیے ہر مقام مین فخر تمامتر ہے بطفیل احمد ہادی کے کہ یہی فخر اوس کل مواطن کی سعادت ہے ہم تمام بلاد شام او ملوک ملک شام پر غالب ہوئے یہانتک کہ ہمنے اوسکے عدید یعنے جماعات کو ساتھ نکال یعنے ہلاکت کے بدل دیا اور قریب ہے کہ ہم گھوڑے دوڑاوین گھوڑے تیز رو طرف شہر یاض کتے کے کہ یہ سخت تر ہے انمین اور ہم مالک ہونگے دار کے بعد ازان جملین کے اور اسیطرح مالک ہونگے راس العین کے اور اوسکے لشکر کو ہنکاتے ہین اور بعد ازان ہم گذر کرینگے طرف حران کے بعد ازان طرف اونکے سروج کے

(سروج نام بلد عجم ہے) اسیطرح طرف رہا کے کہ ان سبکو واسطے مسلمین کے ہم پھیرینگے اور مین وہ نعمان ہون جو ابن منذر
ہے ہلاک کرونگا مین ہزبران نبرد آزما کو پھر شیران جنگ کو غرضکہ نعمان بن المنذر شہر یاض بادشاہ پر جا پڑا اور دفعۃً
اوسکو نیزہ مارکر زمین پر ڈالدیا پھر جب لشکر قرقیسیا نے یہ دیکھا کہ اونکا بادشاہ مارا گیا تو وہ سب اپنے شہر کو پھر گئے
اور اپنے شہر کو اپنا قلعہ کیا اور اوسکو بند وبست سے مستحکم کیا چنانچہ ارمانوسہ ملکہ شہر یاض نہایت خوف زدہ ہوئی اور
اوسکے دل مین رعب سمایا تب اوسنے عبد صالح یوقنا سے کہا اے عبد المسیح سوا سے تیرے اب ایسا ہمارا کوئی باقی نہین رہا
کہ وہ بجز تیرے سیاست ہمارے ملک کی و رتدبیر ہمارے امور کی کرے یوقنا نے کہا اے ملکہ مین آپ کے حضور مین
خدمتگذاری کو حاضر ہون بعدازان ملکہ نے اپنے کامونکو یوقنا اور اوسکے اصحاب پر محول کیا اور یہ بات کہی تم آگاہ
اور خبردار ہو کہ یہ شہر اور ملکہ تمھاری طرف ہے یعنے تمھارے بھروسے ہے یوقنا نے کہا ہمپر واجب ہے کہ ہم ملکہ کے
حق خدمت پر قائم رہین اور اوسکی طرف سے قتال کرین بعدازان یوقنا نے اپنے ہمراہیونکو سور بلد یعنے شہر پناہ پر چڑھا دیا
کہ وہ مسلمین سے قریب ہوگئے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کی جو فوج پیدل تھی وہ فلاخن سے سنگ اندازی کرتی تھی
کہ پتھر اونکا کبھی نشانے سے خطا نکرتا تھا اور افسر پیدل لشکر پر اور گروہ موالی پر منذر بن العاصم تھے کہ تمام حجاز و یمن
مین کوئی شخص منذر سے زیادہ تر فلاخن انداز نتھا اور اونکے قوۃ بازو کا حال یہ تھا کہ جب وہ فلاخن سے سنگ انداز
ہوتے تھے تو وہ پتھر برج اعظم سے بالاتر گذر جاتا تھا پس وہ برابر اسیطرح ہر روز سنگ اندازی کرتے تھے کہ وہ پتھر ایک دو
آدمی کا سر توڑ دیتا تھا چنانچہ عرب نے نام عاصم کا برج المنذر رکھا تھا غرض کہ ان لوگون نے اہل قرقیسا پر نہایت سختی
وتنگی کی تب ارمانوسہ ملکہ نے یوقنا سے کہا وہ تیری تدبیرین در بارۂ ان عربون کے کہان ہین جسکا وعدہ تو ملک شہر یاض
سے کیا کرتا تھا یوقنا نے کہا مین اس امر مین خود متفکر ہون اور اس فکر سے مین غافل نہین ہون بعدازان یوقنا شہر پناہ پر
جو مسلمین سے متصل تھا چڑھ گیا اور پکار کر کہا اے معاشر عرب درمیان ہمارے تمھارے یہ امر طول ہوا کیا تمنے ملک شیر یاض
کو شکست نہین دی اور کیا تم رأس العین پر مالک و غالب نہین ہوئے اور بعد اسکے ہم بھی تمھارے ہین اور تم ہمسے مال
طلب کرتے ہو آخر تمھارا ارادہ کیا ہے اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو تم کہتے ہو وہ کرتے ہو اور وفا کرتے ہو آخر جب یوقنا کو
عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اور سب صحابہ نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قرقیسیا پر اوسکا ارادہ نصب جنگ کا
ہے تب سہل بن عدی نے یوقنا سے خطاب کرکے کہا اے دشمن اپنی جان کے تونے ہمسے فریب کیا اور منصوبہ تیرا جو
ہمپر تھا وہ تمام و پورا ہوا کہ تو ہمارے دین مین داخل ہوا جب ہم تجھسے مطمئن ہوئے تو تونے فریب کیا کہ اپنے پہلے
دین کی طرف پھر گیا آخر تو ہمسے اب کہان بھاگ کر جائیگا اور ہمسے کہ ہر رو پوش ہو جائیگا اور ہم تیری طلب و تلاش
مین ہین اور قریب ہے کہ ہم اس شہر پر بزور شمشیر غالب ہوتے ہین اور تیری گردن مارتے ہین (یہ کلام مسلمین کا ساتھ
یوقنا کے مصلحۃً بطریق جنگ زرگری تھا) تب یوقنا نے جواب دیا اے جماعت عرب بتحقیق کہ مینے تمھاری خیر خواہیان

اور تمھاری خدمتین کین اور تمسے بھی ہمنے سوائے خیر کے اور کچھ نہین دیکھا ولیکن میرے دلکو اپنا دین بھایا اور ایسا خوش آیا
کہ آخر پھر ہمنے وسطرف کو میل کیا خیر اب جو ہوا سو ہوا آیندہ اس شہر مین پہونچنا تمھارا غیر ممکن ہے اور تم اسپر غالب و قادر
نہین ہو سکتے اسلیے کہ وہ نہایت مشیّد و مستحکم ہے اور اوسمین بڑے بڑے مردان کارزار ہین اور رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے
پاس وافر ہے ولیکن تم اپنی جماعت مین سے دس آدمی کو جو تمھارے معزز اصحاب ہون اور ہم بھی اونپر وثوق و اعتماد
رکھتے ہون ہماری طرف روانہ کرو کہ وہ ہمسے قول و قسم کرین اور ہم اونسے قول و قسم کرین یہانتک کہ جب تم راس العین پر
فتح پاؤگے تو یہ شہر بھی ہم تمکو سپرد کر دینگے اور بالفعل درمیان ہمارے تمھارے بقیۂ سال حال صلح رہے اور اس
سال مین کل چار مہینے باقی ہین کہ اول ان مہینونکا رمضان ہے یعنے ابتداے رمضان سے چار مہینے باقی ہین یہ سُنکے
عبد اللہ بن غسان نے کہا کہ ہمنے یہ معاہدہ تیرا قبول کیا مگر وہ دسون آدمی کون ہین جنکو تو چاہتا ہے کہ ہم اونکو تیرے
پاس بھیجین یوقنا نے کہا ارادہ میرا ان لوگون سے ہے مقداد بن الاسود و آسکو سوائے قیس و خالد بن جعفر و ربیعہ بن
قیس و ہمام بن الحارث و سلامۃ بن عامر ابن نعیم تیس ہین ان لوگونکو چاہتا ہون کہ میرے پاس آوین اسلیے کہ بدون آنے
انکے امر صلح متعسر ہے آخر عبد اللہ نے اشخاص مذکور کو روانہ کیا اور یوقنا نے انکے لیے پھاٹک کھول دیا مگر عبد اللہ نے
یوقنا سے یہ کہا کہ ہم بدون رہاین کے درباره اپنے اصحاب کے سستی و غفلت نکرینگے یعنے بغیر اسکے ہمکو اپنے اصحاب کے
حق مین اطمینان نہین ہے یہ سُنکے یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور اوسکو خبر دی کہ وہ قوم رہاین طلب کرتی ہین
ملکہ نے کہا بازاری لڑکونکو بھیجدو یوقنا نے کہا اے ملکہ حرب مین مکر و حیلہ کرنا عرب کے یہانسے نکلا ہے
اور بادشاہونکی شان کا یہ مقتضا ہے کہ جو کہین وفا کرین و حال آنکہ قول حکیم فارس کا ہے کہ جب غدر کرنا طبیعت
اور عادت قوم کی ہو تو وثوق و اعتماد ساتھہ ہر کسی کے بہت دشوار ہے یعنے ہرگاہ عادت عرب کی مکر و حیلہ ہے اور
بادشاہونکو اپنا قول وفا کرنا لازم پڑا ہے تو انسداد ہر ایک کے مکر کا متعذر ہے و بہرکیف آپ جو ارادہ بھیجنے اطفال
اہل سوق کا کرتی ہین تو یہ بھی خالی از تردد نہین اسواسطے کہ آپکے اہل بلد مین رؤسا و ملوک ہین کہ وہ بعد بادشاہ
آپکے شوہر کے اگرچہ آپکی شان کو عظیم جانتے ہین لیکن وہ آپکو بچشم تانیث دیکھتے ہین یعنے آپکی طرف اوس نظر سے
نگاہ کرتے ہین جسطرح نسوان کو بعین استضعاف دیکھا کرتے ہین اور اونکا کچھہ رعب نہین مانتے ہین اور میری طرف
بعین غربت نظر کرتے ہین کہ مجھے مسافر اور بیرونی سمجھکر اپنے نزدیک میری جانب سے کچھہ ہیبت نہین رکھتے ہین
اور حال ہماری صلح کا عرب کے ساتھہ سنتے ہین تو ہمکو اس بات کا مالک و مختار نہین جانتے ہین درینصورت ارادہ
ہمارا اور آپکا پورا نہوگا اور جب اہل بازار بھیجے جاوینگے تو وہ لوگ ہمپر جرأت و جسارت کرینگے و تعرض و تمرد پیش آوینگے
مثل اسکے کہ جسطرح ساتھہ ملک موصل اور صاحب ہنکاریہ کے معاملہ ہوا تھا اسیطرح یہ امر بھی دشوار ہو جاویگا
تب ملکہ نے کہا پھر اس باب مین تیری کیا راے ہے یوقنا نے کہا میری راے یہ ہے کہ ہم انھین رئیسون کو پاس عرب کے

رہائن بھیجین **راوی** نے کہا یہ فعل یوقنا نے اسلیے کیا کہ جب ان معززلوگونکو حوالہ عرب کے کر دیوے تو شہر مین کوئی
رئیس رؤسا مین سے ایسا باقی نرہیگا جو درمیان شہر کے عربونسے مزاحم و متعرض ہوگا غرضکہ ملکہ نے یوقنا کی رائے کو
قبول کیا اور رؤسائے بلد کو طرف عبداللہ بن غسان کے بطریق رہائن روانہ کیا پھر جب یہ سب وہان پہونچے تو وہ
دسون اصحاب نبی صلعم یعنے مقداد وغیرہ جنکو طلب کیا تھا آنکر داخل شہر ہوئے اونکو یوقنا نے حکم کیا کہ برج کبیر مین
جا اوترین اور وہ برج معروف بہ برج المنذر تھا اور یہ تدبیر یوقنا نے اسواسطے کی تا جو لوگ ملکہ کی طرف سے اوس
برج مین مامور تھے وہ نافرمانی و سرتابی نکر سکین کیونکہ اوس برج مین اموال اہل بلد کا سب جمع تھا آخر جب وہ دسون
اصحاب اوس برج مین مسلط ہوگئے اوسوقت یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور کہا کہ اون اشخاص عشرہ کو مینے
برج مین ٹھہرایا ہے اسلیے کہ کل صبح کو اون سبکو بالاے برج یعنے اوسکے سطحے پر کھڑا کرونگا اور اونکی قوم عرب کو
دکھلاکر اونسے خطاب کرونگا کہ یا تو تم ہمارے یہانسے کوچ کر جاؤ نہین تو ہم ان سبکو قتل کرتے ہین تب ملکہ نے کہا
پھر ہم اپنے اصحاب رہائن کو کیا کرینگے اور اونکی رہائی کیونکر ہوگی کیونکہ اگر ہم اونکے اصحاب کے ساتھ ایسا کرینگے جیسا
کہ تو نے ذکر کیا تو لامحالہ وہ بھی ہمارے اصحاب کے ساتھ ایسا ہی کچھ کرینگے اوسوقت یوقنا نے جواب دیا کہ ہرگاہ آپ
اپنے اہل بلد کے لیے گھبراتی ہین تو اوس قوم سے مصالحہ درپیش کیجیے ملکہ نے کہا تو اپنی حسن رائے سے جو مناسب ہو
وہ تدبیر کر یوقنا نے کہا سمعاً و طاعۃً یعنے بسر و چشم تعمیل حکم کرونگا اب مین ان دسون اصحاب پاس جاتا ہون اسلیے
کہ اونکے امیر نے اونکو کس امر کا مامور کیا ہے اور ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کس بات کے طلبگار ہین بعد ازان یوقنا اون اصحاب
عشرہ کے پاس گیا اور جس بات پر تفویض بلد سے اوسکا عزم تھا وہ اونسے بیان کیا اور کہا جب تم لوگ شور و غل سنو گے
تو ان لوگونکو جو اس برج مین ہین تم سمجھہ لیجیو یہ کہکے یوقنا اپنے اصحاب خاص پاس گیا اور اونکو دیوار شہر پناہ پر چڑھا
اور اونکے ساتھ اہل بلد مین سے کسیکو نچھوڑا آخر جسوقت تاریکی شب ہوئی تو عبداللہ یوقنا اپنے اصحاب کے پاس کہ وہ دو سو
آدمی تھے گیا پھر اون سب نے صدائے تہلیل و تکبیر بلند کی اور دروازۂ شہر پر پہونچکر پھاٹک کھولدیا اور فوراً عبداللہ
ابن غسان سے کہلا بھیجا کہ جلد اپنا لشکر لاوے تا آنکہ وہ لوگ اندرون شہر آپہونچے اور اہل بلد سے تلوار چلی پس اہل
قرقیسیا تھوڑی دیر نہ ٹھہرے تھے کہ اہل اسلام اونسے بزور شمشیر تیز غالب آئے تب اون لوگون نے قصد برج اعظم کا
کیا تو وہان ان لوگون پر اون دسون اصحاب نے غلبہ و حملہ کیا بالآخر ارمانوسہ ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ سب حیلہ سازی و مکاری
یوقنا کی تھی کہ ملکہ پر تمام ہوئی یعنے اوسپر چل گئی اور اوسوقت وہ صدائے الغیاث و شور و فریاد اہل بلد سے سنتی تھی
یہانتک کہ عبداللہ بن غسان نے اون سبکو امان دی اور جو کچھ شہر مین تھا سب پر قبضہ کیا پھر مال و متاع سب
جو کچھ اوسمین تھا اور جو ذخیرہ و خزانہ برج اعظم مین تھا لے لیا پھر اوسمین سے خمس نکالکر باقی سب مسلمین پر تقسیم کر دیا
مگر پہلے اونپر عرض اسلام کیا پھر جو کوئی اونمین سے اسلام لایا اوسکو اوسکا اہل و مال پھیر دیا اور جنہنے اسلام قبول نکیا

اوسپر جزیہ یعنے محصول باندہا گیا و بعد ازان وہ سب جو مسلمان ہوئے تھے جمع ہوکر سرداران لشکر اسلام کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم تمہارے دین مین داخل ہوئے تو چاہیے کہ ہمارے انگور کے باغات اور بستان میوجات ہمکو حوالہ کرو تب عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اونکو جواب دیا کہ یہ چیزین موقوف ہین بحکم امام یعنے حکم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر منحصر ہے کہ وہ جسکو چاہیگا اسمین آباد کریگا اور جسکے قبضے مین یہ املاک و ضیاع ہونگے اوس سے خراج مقرر کریگا اسلیے کہ حکم خراج و خمس و جزیہ بامر امام ہوتا ہے کہ وہ اوسمین سے بقدر حاجت اپنے لیتا ہے اور باقی مصالح امور مسلمین مین صرف کرتا ہے **راوی** نے کہا کہ پھر ارتوسہ ملکہ اسلام لائی اور سارے وابستگان و منتسبان اوسکے شرف باسلام ہوئے تا آنکہ عبداللہ بن غسان نے اونکے ساتھ بخوبی احسان کیا اور اونکے لیے تجدید امان کی اور اونکو اونکے اماکن و مساکن مین آباد کیا چنانچہ یہ تمام اخبار اہل بلاد کو پہونچے یہانتک کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے **ابن عطیہ** جسنے ادراک و تفحص اس واقعہ کا کیا وہ کہتا ہے کہ فتح قرقیسیا اول شب یعنے پہلی تاریخ رمضان کو ہوئی اور سنہ ۲۲ بائیسواں تھا ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اوس قوم نے جو کنیسہ بنایا تھا کہ وہ بیعہ یعنے مسجد جرجیس نبی کی تھی اوسکو مسلمانون نے جامع مسجد قرار دی اور رجب تک اوسمین نماز ادا نہ کی تھی وہانسے کوچ کیا اور ملکہ کے اصحاب رائین کو رہا کرکے اور اوسکی ولایت و سلطنت کو تفویض شرحبیل بن کعب کے کیا اور شرحبیل کی ہمراہی مین ایک سو پچاس مردان کار آزمودہ مقرر کیے و بعد ازان عزم روانگی طرف ماکسین کے کیا اوسوقت عبداللہ بن غسان نے عبداللہ یوقنا سے کہا کہ تم اپنی دختر کو حکم کرو کہ وہ اپنے قلعہ کو پھر جاوے کہ ہمارے پاس اس بارہ مین حکمنامہ امیر عیاض بن غنم کا صادر ہوا ہے آخر دختر یوقنا نے وہان سے اپنے قلعے کی طرف معاودت کی **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ**

ذکر فتح ماکسین و شمسانیہ وغیرہ

روایت ہے زہمان بن رقیم سے اوسنے روایت کی ہے صلت بن مخالد سے اوسنے قبیل بن میسور سے کہ جب عبداللہ بن غسان مع لشکر قرقیسیا سے روانہ ہوئے اور بمقام ماکسین پر آپہونچے تو فتح اوسکی بصلح ہوئی اور چار ہزار درہم اونکے حصہ بلاد سے مقرر کیا اور نقد کے ساتھ ایک ہزار گون گندم و جو کے بھی ٹھہرائے چنانچہ یہ خراج سنگین اونپر بارگران ہوا تب اونکے لیے نصف چھوڑ دیا اور اسیطرح معاملہ ساتھ اہل شمسانیہ کے ہوا بعدازان ابن غسان نے قصد عربان کا کیا جب وہان پہونچے تو اہل عربان بھی اونکے پاس حاضر ہوئے اور مصالحہ کیا جس امر پر اہل ماکسین نے صلح کی تھی بعد ازان مجدل کی طرف کوچ کیا پس اوسپر بھی مسلط ہوئے پھر وہان قیام کیا اور منتظر رہے کہ اونکے امیر عیاض بن غنم کی پیشگاہ سے کیا خبر اور کیا حکم اونپر وارد ہوتا ہے اور اوس عرصہ مین عیاض بن غنم نہر بلخ پر نازل تھے چنانچہ عبداللہ نے اونکو نامہ لکھا اور اوسمین وقائع تسخیر بلاد جس جسکی فتح خداداد اوسکے

ہاتھ پر ہوئی تھی مندرج کیے جب یہ فتحنامہ عیاض کے پاس پہونچا تو اونھون نے جواب مین عبد اللہ کو لکھا کہ جب تک ہمارا حکم تمکو پہونچے تم اپنے اوسی مقام پر مقیم رہو والسلام سہل بن مجاہد بن سعید نے بیان کیا کہ جب حق تعالی نے دست عبد اللہ بن غسان پر فتح ارض خابور کی بصلح کرادی اور عبد اللہ نے مقام مجدل مین قیام کیا اوس زمانے مین قیس بن حازم البجلی نے یہ ابیات کہے اور پڑھے

ودان لنا الخابور مع كل اهله	وثار عجاج النقع مثل السحائب
ومجدل وزنبك وشهرياض بعدها	ويحفظنا عن طارقات النوائب
أتينا منار الدين في كل جانب	بفتيان صدق من كرام الغرائب
وكل همام في الحروب تخاله	تركنا همو في القاع نهبا لناهب
فلله الحمد في المساء وبكرة	وصلنا على أعدائنا بالقواضب
هزمناهم لما التقينا بمارسح	يكر ويحمل في صدور الكتائب
وما زال نصر الله يكتنف جمعنا	ما لاح نجم في سدول الغياهب

یعنے منارے دین کے ہمنے ہر طرف قایم کیے اور اپنے دشمنون پر ہمنے تیغہاے تیز و بران سے حملہ کیا اور شہر خابور مع اپنے کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوا اور جب ہمنے اعدا سے بشمشیر قاطع مقابلہ کیا تو باتفاق جوانان صدق شعار [illegible] بلند ہمت یگانہ روزگار کے اونکو بھگا دیا اور اوسوقت گرد وخاک مثل ابر کے اوڑتی تھی اور ہر ایک مرد باہمت وقت جنگ کے منتخب زمانہ تھے کہ وہ بار بار حملہ کرتے تھے درمیان لشکر دشمن کے اور جندل و زنبک وبعد و شہریاض سبکو ہمنے میدان مین کشتہ افتادہ چھوڑ دیا واسطے لوٹنے لوٹنے والونکے اور ہمیشہ نصرت خدا ہماری جماعت کی حامی ہے اور جمیع آفات و بلا سے ہماری حفاظت کرتی ہے پس حمد ہے خدا کی صبح و شام جبتک ستارے روشن ہین ہر ایک تاریکی مین

ذکر فتوح قلعہ ماردین

روایت ہے سواد بن کثیر سے اوسنے روایت کی ہے یوسف بن عبد الرزاق اوسنے کامل اوسنے مثنی بن عامر اوسنے اپنے جد سے کہ جب مدائن خابور پر بطریق صلح کے فتح ہوئی اور خبر قتل شہریاض ملک کی صاحب ارض ربیعہ وعین ورده وراس العین کو پہونچی تو اوسپر سانحہ عظیم گذرا اور اوسکو بہت بڑا صدمہ ہوا تب اوسنے اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو جمع کیا اور وہ اوس عرصے مین درمیان ارض الطیر کے وارد تھا چنانچہ اون سب عمائد سے کہنے لگا کہ ہمارے بلاد سے یہی تین مدائن ہین جنکا مین مالک ہون اور یہ دونون قلعے ہین اور حال یہ ہے کہ سارے عرب متنصرہ یعنے نو نصرانی ہمارے یہان سے چلے گئے ہین یعنے جمعیت ہماری شکست ہو گئی ہے اس حالت مین تمہاری کیا راے ہے یہ سنکے بطریق توما نے جواب عرض کیا کہ اے ملک بتحقیق کہ لڑائی عرب کی ہمسے لابد ہے اور لامحالہ ہمکو بھی اونسے لڑنا پر ضرور ہے اور نصرت وظفر بدست خدا ہے جسکو چاہے عطا کریگا پر سواے اسکے اور کچھ میری راے مین نہین آتا ہے کہ آپ اپنے فرزند عمود کا عقد ازدواج ملکہ ماریہ دختر آرسوس بن جارس

[illegible]

صاحب ماردین وہ ہین یعنے قلعۃ المراۃ سے کردیجیے راوی نے کہا کہ سبب بنا ہونے ان دونون قلعون مذکور کا
تھا کہ شخص آرسوس بن جارس اہل طیرزند سے تھا اور بڑا شجاع بہادر و مناع دلاور تھا اور اول جس شخص نے
بنا سے مملکت ملک ارمنیہ مین یعنے بنا سے بادشاہت ارمنیہ کی ڈالی وہ یہی شخص ہے اور شہر طیرزند مین یہ شخص رہتا تھا
اور ہمیشہ جب چاہتا تھا تو بلاد روم مین غارتگری و ڈاکہ زنی کیا کرتا تھا یہانتک کہ باشندگان اون بلاد نے حضور اپنے
بادشاہ اعظم کے عرضی لکھی اور اوسمین اوسکے ہاتھ سے استغاثہ کرتے تھے تب ہرقل بادشاہ نے ایک شخص کو اوسکی
طرف بھیجکے اوسکے پاس بھیجا اوسنے اوس سے کہا کہ تو اپنے لیے ایک گڑہی بنا لے اوسمین رہا کر پھر جبکہ وہ درمیان
زمین ماردین کے گیا اور نیچے اوترا تو ناگاہ ایک ٹیکرا پہاڑی کا نظر آیا وہان آتش فارسیون کی روشن تھی اور فارس
کے عابد وہین سے اوس مقام مین ایک عابد رہتا تھا اور وہ کثرت عبادت مین درمیان فارسیون کے مشہور تھا
اور اقصائے بلاد خراسان و عراق سے عمدہ چیزین اور نذرین اوسکے لیے آیا کرتی تھین اور اوسکا نام دیتن تھا چنانچہ
ارسوس اوسکے پاس جا اوترا اور اوسکا منتظر وقت ہوا اور اوسکے پاس تحفے اور ہدیے لیجانے لگا اور وہ عابد اوس سے
پوشیدہ اور جدا نہ رہتا تھا بلکہ ہمیشہ اوسکے ساتھ صحبت رکھتا تھا یہانتک کہ ایک روز ارسوس نے اوسکو تنہا پاکر قتل
کر ڈالا اور زمین مین خفیہ گاڑ دیا جب باشندگان اوس دیار نے اوس عابد کو نپایا تو گمان کیا کہ دیتن عابد کہین جاکر
مر گیا بعد ازان ارسوس نے اوس جگہ ایک بڑا آتشخانہ بنام بیت النار تیار کیا اور اوسکو اپنا حصن قرار دیا اور اوسکی ایک
دختر تھی اوسکا نام ماریہ تھا جب اوس دختر نے دیکھا کہ اوسکے باپ نے اپنے لیے ایک مکان بنایا اور اوسکو اپنی
گڑہی مقرر کی ہے اور اوسمین بیت النار بھی ہے تو اوس لڑکی نے بھی اوس مکان کے مقابل ایک دوسرا مکان بنوایا اور
اوسکو اپنا قلعہ ٹھہرایا اور اوسمین اپنا سارا مال خزانہ اور تمام ذخیرہ جمع کیا اور حال اوسکا یہ تھا کہ جب کوئی شخص اوسکا خطبہ
یعنے خواستگاری شادی کی اوس سے کرتا تھا تو وہ اوسکو اپنے سے ادنی و کمتر سمجھکر انکار کرتی تھی اسلیے کہ وہ خاندان مملکت
سے تھی اور ایسا ہوا کہ اوسکے قلعہ سے قریب سطح جبل پر ایک دیر تھا اور اوسمین ایک راہب دیرانی تھا اور وہ مجرد
وتنہا اوس دیر مین رہا کرتا تھا اور وہ صورت و شکل مین حسین ترین مردم تھا اور اوسکا نام فرما تھا چنانچہ ایک روز
وہ دختر اوس دیرانی یعنے فرما عابد کی زیارت کو آئی جب اوسکو دیکھا تو اوسکی عاشق ہو گئی آخر اوسکے پاس ہمیشہ جانے
آنے لگی اور اوسپر جسارت و دلیری کرتی تھی یعنے بے تکلفی سے پیش آتی تھی یہانتک کہ درمیان اون دونون کے
صحبت گرم جوشی کی ہونے لگی پھر وہ دختر اوسکے ہم بستر ہونے پر راضی ہوئی آخر اوس سے حاملہ ہو گئی اور
جب حمل کے پورے دن ہوئے تو خفیہ ولد نرینہ یعنے بیٹا جنی اور اوسکو چھپا کر اپنی دایہ محرم راز کے سپرد کیا اور
اوس سے کہا تو اس لڑکے کے ساتھ کیا کریگی یعنے کیونکر اسکی پرورش کریگی اور مین اگرچہ اسکو چاہتی نہین ہون مگر اسکا
قتل بھی نہین چاہتی ہون اسواسطے کہ اگر میرا باپ یہ ماجرا میرا جانیگا تو مجکو اور اوسکو دونون کو قتل کریگا

بالآخر اوسکے لیے مال گران بہا قسم جواہر نفیسہ نکالا اور اوسکے گہوارے مین رکھدیا اور اوسپر یہ لکھدیا کہ جو کوئی اس بچے کو لیوے تو یہ مال اوسکی پرورش مین خرچ کرے بعد ازان اوسنے اوس طفل کے بدن کا تفحص کیا تاکوئی علامت اوسکی شناخت کر رکھے ناگاہ اوسکے رخسارے پر ایک داغ سیاہ بقدر پہن ناخن کے پایا اور اوسکا داہنا کان دیکہا تو وہ کچھہ بڑھا ہوا تھا چنانچہ دایہ نے اوس طفل کو اوٹھالیا اور رات کے اندھیرے مین اوس قلعہ سے لی اوتری اور اوسکے ہمراہ ایک غلام تھا کہ وہ اسرار ملکہ سے ماہر تھا تب وہ دایہ اوس طفل کو اوس قلعے کے نیچے لائی اور شارع عام پر چلی جاتے جاتے ایک پتھر کا عمود یعنے ستون ملا کہ نصف سے زیادہ زمین مین دہنسا تھا اور وہ راست ایستادہ تھا اور بالاے سر عمود ایک قاعدہ یعنے ایک سطح بطور عرشہ کے اوسپر تعبیہ تھا آخر دایہ نے اوس قاعدہ پر گہوارہ طفل کا رکھدیا کیونکہ زمین پر رکھنے مین خوف درندون کا رکھتی تھی کہ اوسکو کھا جاوینگے بعد ازان وہ دایہ اور وہ غلام اوس طفل کو وہان چھوڑکر بطرف قلعہ چلے گئے راوی لکھتا ہے کہ پھر بمقتضاے قضا و قدر الٰہی کے ایسا ہوا کہ صاحب موصل ملک انطاق شہریاض بادشاہ کی طرف سے برسم رسالت طرف ارسوس بن جارس کے بہیجا گیا جب وہ ہنگام سحر اوس راستے سے گذرا جہان وہ عمود تھا تو اوسنے صدا ے گریۂ طفل سُنی پھر اوسکے نزدیک گیا اور اپنے گھوڑے پر سوار تھا تو ایک آدمی بچہ زرین پارچہ پیچیدہ دیکھکر اوٹھالیا اور ایک کنیز کو جو ہمراہ سفر تھی سوالہ کیا اور اوس سے حکم کیا کہ اس بچے کی خوب حفاظت کر شک نہین کہ اسکے لیے کوئی شان ہے اور اس مین کچھہ اسرار نہان ہے بعد ازان وہ روانہ ہوا یہانتک کہ اپنے طرف صاحب ارزین کے تبلیغ رسالت کی پھر واپس آتے طرف راس العین کے کوچ کرکے پاس شہریاض کے مع جواب معاودت کی اور خدا نے اوسکی زبان پر جاری کردیا کہ اوسنے شہریاض بادشاہ سے قصہ اوس طفل کا اور پانا اوسکا قاعدۂ عمود پر بیان کیا یہ سُنکے شہریاض نے کہا وہ لڑکا مجھے دے کہ میرے کوئی اولاد نہین ہے جو میرے ملک کا وارث اور میرا جانشین ہو تا آنکہ اوس شخص نے لڑکے کو حاضر کیا اور بادشاہ نے اوس سے لیکر خواصون اور دائیون کے حوالہ کیا اون سب نے اوسکی پرورش و خدمتگذاری کی یہانتک کہ نشو و نما پاکر جوانی پر آیا اور گھوڑے پر خوب بیٹھنے لگا اور بادشاہ نے اوسکا نام بھی عمود رکھا اور وجہ تسمیہ وہی تھی کہ وہ بالاے عمود سے دستیاب ہوا تھا اور سائر مردم اوسکا نام ولد الملک لیتے تھے چنانچہ وہ بڑے ناز و نعم مین پلا اور طریقہ و آداب شاہی کا سکھلایا گیا اور جو کچھہ بادشاہونکو ضرور ہے مثل شہسواری و تیر اندازی اور گرفت و آویزش سے دشمن کو خمیدہ کرنا اور اسلوب جنگ اور پیچ و بند سے خصم کو زمین پر دےمارنا ان سب فنونکو تعلیم پایا یہانتک کہ ذکر اوسکا مشہور ہوا اور لوگونمین فخر اوسکا مذکور ہوتا تھا اور وہ درمیان بلد عین وردہ کے اپنے مکانمین کمتر قیام کرتا تھا بلکہ اکثر صید و شکار مین مصروف رہتا تھا اور اوسنے اپنے لیے راس العین کنارہ پر ایک قصر بنایا تھا اور وہان رہنے لگا تھا اور اوس قصر کا نام اپنے نام سے عمود رکھا تھا یعنی قصر عمود

اور ادھر ماریہ اوسکی مادر کا حال یہ تھا کہ اوسکو کچھ خبر نہ تھی اس بات کی کہ اوسکے فرزند کے ساتھ زمانے نے کیا کیا اور اس
بات کو ایک زمانہ گذر گیا اور کئی برس ہو گئے تھے یہانتک کہ لشکر اسلام بارادہ فتح ارض جزیرہ کے وارد ہوا جس وقت
بادشاہ نے اپنے اعیان دولت سے بابت عمود مشورہ کیا تب توتا نے اوسکو مشورہ یہ دیا کہ آپ ازدواج عمود بیٹے اپنے کا
دختر ماریہ سے کرا دیجیے کہ وہ بہت اصالت رکھتی ہے اور ابھی وہ باکرہ ہے اگرچہ عمر اوسکی تیس برس کی ہو چکی ہے
اکثر شاہون و شاہزادون نے اوسکی خواستگاری کی تھی لیکن کسی سے راضی نہوئی اسلیے کہ وہ اونکو اپنے سے کم سمجھتی ہے اور
جسوقت آپ اوسکو اپنے ولد کے واسطے طلب کرینگے تو اوسکا باپ اس امر سے امتناع نکریگا بلکہ وہ آپ سے ملحق
ہونے کی بہت شادمانی کریگا آخر بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور طرف ارسوس بن جارس کے ہدیہ عظیمہ
ہمراہ توتا کے روانہ کیا اور توتا سے کہا کہ تو ہی اس بات مین واسطہ ہو چنانچہ توتا چلا اور ارسوس کے پاس پہونچکر
باریاب سلام ہوا اور ہدیہ گذرانا ارسوس نے وہ ہدیہ قبول کیا اور توتا سے باتین کرنے لگا اس درمیان مین توتا نے
اصل مطلب بیان کیا ارسوس نے یہ بات قبول کی مگر اوسکے مہر مین یہ چار چیزین طلب کین ایک لاکھ دینار اور
دو قلعے بارعیہ و جملین اور بیس آدمی امرائے عرب سے تا کہ شب زفاف اپنی دختر کے اون امرائے عرب کو واسطے
حضرت مسیحؑ کے قربانی کرے توتا نے منظور کیا بعد ازان ارسوس طرف قلعہ اپنی دختر کے چلا اور اوسکے پاس پہونچکر اوس
بات سے اوسکو خبر دی وہ بھی راضی ہوئی تب ارسوس اپنی دختر کے پاس سے نکلا اور راہبون اور قسیسون کو جمع کرکے
عقد تزویج اپنی دختر کا ساتھ عمود کے کر دیا اور اونکے تئین احکام تقدیری سے کچھ خبر نتھی راوی کہتا ہے کہ پھر توتا
وہانسے خدمت مین شہریاض بادشاہ کی پھر آیا اور ابرام و استحکام امر سے اوسکو مطلع کیا اور جو شرطین ارسوس نے
درباره طلب قلعتین بارعیہ و جملین و ہزار دینار اور بیس امیر امرائے عرب سے واسطے قربانی اونکے بشب
زفاف اپنی دختر کے کی تعیین بیان کین ملک شہریاض اس بات سے خوش ہوا اور زر نقد تو بھیجدیا اور
درباب قلعتین یہ وعدہ کیا کہ جب زفاف واقع ہو گی تو دونون قلعے پدر عروس کو تفویض کر دونگا و بعد ازان اوسنے
عمود کو اپنے پاس بلایا اور اوسکو خبر دی کہ مینے عقد تزویج تیرا دختر ارسوس بن جارس سے کر دیا ہے اور تو آگاہ ہو
اے فرزند کہ منجملہ صداق کے بیس آدمی بھی ہین رؤساے عرب سے پس تو تیاری کر اور لشکر ہمراہ لے اور قصد
عرب کا کر اور اوسکی ہمراہی کے لیے توتا وزیر اور رودس حاکم حران کو بھی حکم کیا اور اونسے تاکید کی کہ اگر قابو پاؤ
تو عرب کو گرفتار کر لو تو جہانتک ہو سکے اس امر مین کوشش کرو آخر وہ سب روانہ ہوئے اور ہمراہ اونکے
جمعیت لشکر بیس ہزار مرد جرار تھے راوی نے کہا کہ یہان عیاض بن غنم سے خبرداروں نے آکر جو کہ وہان کا ماجرا
تھا بیان کیا اور کہا وہ لوگ آپکی طرف روانہ ہو چکے ہین اور وہ لوگ رودس حاکم حران و توتا صاحب کفر توتا ہین اور
عامر بن الملک دس ہزار آدمی کی جمعیت سے ہے اور اون سب کا یہ ارادہ ہے کہ ہنگام شب آکر تمکو گرفتار کرلیوین

پس چاہیے کہ تم لوگ اپنی حفاظت کے لیے بیدار و ہشیار رہو یہ سنکر عیاض بن غنم نے اعیان صحابہ کو طلب کرکے
استشارہ کیا تب خالد بن الولید نے مشورہ دیا کہ آپ اسیوقت عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھہ بھیجیے کہ وہ فورًا
ہمارے پاس پہونچیں اور ہم اونکو خبردار کردیں کہ دشمنوں نے ایسا کچھہ قصد کیا ہے تاکہ وہ لوگ بھی اوس سے ہوشیار رہیں
اور اونکو فہمائش کیجاوے کہ جب وہ لشکر اعدا سے قریب ہوں تو کمین گاہ میں پنہان رہیں تاکہ اونکو گرفتار کرلیوین اور ہمارے
اصحاب اونکی کمک کو پیچھے رہیں اور ہم لوگ بھی اونکے داہنے بائیں کمین گاہ میں گھات پر بیٹھیں تا دفعۃً دشمنوں پر جا پڑیں
چنانچہ جمہور صحابہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور بالاتفاق بولے کہ یہ راے باصواب ہے بالآخر خالد دو ہزار مردم جرار سے
نکلا اور اوسیوقت عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھا گیا کہ لشکر خالد سے آکر لاحق ہوجاوین اور جو کام اونسے
متعلق کرنا منظور تھا وہ اوس نوشتے میں درج کیا اور وہ حکمنامہ بدست سراقہ بن دارم روانہ کیا وہ اوسی روز اپنے نامۂ پر
سوار اون دونوں مکتوب الیہما کے پاس پہونچا اور نامہ پہونچایا اونھوں نے نامہ پڑہکر اوسی ساعت کوچ کردیا اور ادہر
صحابہ بھی اونکی روانگی سے مطلع ہوکر سوار ہوئے اور چلے اور اپنے عیون یعنے سراغ رسانونکو واسطے تجسس خبر اعدا کے
روانہ کیا **راوی** نے کہا اما خالد پس وہ عیاض کی خدمت سے ساتھہ دو ہزار اہل کارزار کے روانہ ہوا اور اپنے ہمراہیونکو
ایک ہی راستے پر نہیں لے گیا بلکہ ایک ہزار کو طریق یمین پر بھیجا اور اونپر سعد کو سالار کیا اور ایکہزار طریق یسار پر خالد نے
اپنے ہمراہ رکھا اور سعد کو فہمائش کردی تھی کہ اوس طریق سے دور نہو جیو اور اپنی خبر رسانونکو روانہ کیا **واقدی** رحمہ اللہ
نے کہا جب عمود با تفاق توتا و ردوس و بجمعیت بیس ہزار سوار روانہ ہوا اور برابر چلے گئے یہانتک کہ درمیان اونکے
اور لشکر عیاض بن غنم کے فاصلہ دس فرسخ کا باقی رہ گیا تو ایک مکان پر مقام کیا وہان استراحت و آرام کرنے لگے اور اپنے
گھوڑونکو دانہ چارہ دیا اور اپنی اپنی زرہ و اسباب حرب آراستہ و درست کرتے تھے **واقدی** نے کہا اوسی عرصے
میں جیش عبد اللہ بن غسان کا تو اونکے پیچھے سے آیا اور خالد بن الولید اپنے لشکر کو لیکر اونکے داہنے پر چلا اور جماعت
نجیبہ بن سعد بائیں طرف سے آپہونچی اور رومیونکو اصلا اسکی خبر نتھی پھر جب خالد کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے اوس قوم کو
ہر طرف سے گھیر لیا ہے تو مسلمین میں سے مردم واقف کار کو ایک سمت روانہ کیا کہ وہ لوگ وقوع شور و صدا پر آمادہ رہیں
وہ سب استماع آواز پر مستعد رہے بعد ازان خالد بن ولید نے مسلمانوں میں سے پانسو مردان دلاور کو اپنے ہمراہ لیا اور پانسو
مردان بہادر ساتھہ عدی بن سالم الہلالی کے کردیے اور اوس سے کہدیا کہ جب تو آتش جنگ کو مشتعل اور شرارے
اوسکے اوڑتے دیکھیو تو اپنے کمین گاہ سے برجستہ نکل پڑیو بعد ازان خالد نے قصد جیش عدو کا کیا اور اونکے سامنے
آیا اوسوقت سارے مسلمان باواز بلند تہلیل و تکبیر کرنے لگے **راوی** کہتا ہے جب رومیوں نے اونکی آوازین سنین
تو اپنے اپنے ہتیار سنبھالے اور اونمیں سے سواے وردوس اور اوسکے اصحاب کے اور کوئی سوار نہوا اور وہ سب
پانچ ہزار تھے کیونکہ اوسوقت اونمیں سواے وردوس کے اور کوئی بیدار و خبردار نتھا اور توتا عمود کے ساتھہ مصروف تھا

راوی کہتا ہے کہ اور صاحب حران بمقابلہ خالد کے آیا اگرا وسے خالد کو بہ ساعت قتل کیا ... کر ... کمال ... تیغ چلا
اور اوسکو اوسکے ساتھ طمع ہوئی یعنے گمان اوسکو ... یہ تھا ... کا ... اوسوقت ... خالد او ر اوسکی ہیبت کو
دیکھ رہے تھے اور رودس نے کہا کہ ہم انکے امر کو کافی ... تھے وہ لوگ لشکر خالد کو دیکھتے تھے کہ خالد نے اوس
دشمن خدا رودس پر نعرہ مارا اور مثل ابر کے اوسکو چھالیا اور برق کیطرح اوسپر آپڑا او یہ ابیات زبان پر لایا اشعار

وانا لقوم لا تكل سيوفنا	من الضرب في اعناق سود الكتائب	سيوف ذخرناها لقتل عدونا
واعزاز دين الله من كل جانب	قتلنا بها كل البطارق عنوة	واجلاء سوق الملك من كل جانب
الى ان ملكنا الشام قهرا وغلبة	وصلنا على اعدائنا بالقواضب	انا خالد المقدام ليث عشيرتي
اذا همهمت اسد الوغا في القالب		

یعنے ہر آئینہ ہم وہ قوم ہین کہ نہین کند ہوتی ہین تلوارین ہماری مارنے سے
گردنین سرداران لشکر دشمن کی اور ہتیار اونکو ہمنے براے قتل اپنے دشمنون کے ذخیرہ جمع کیا ہے و نیز جمع کرنا اسلحہ کا واسطے
اعزاز و ترقی دین خدا کے ہے ہر جانب سے اور ہمنے کل رئیسان نصاریٰ کو قتل کیا غلبہ کرکے اور واسطے نکال دینے
ارکان ملک و ملک کے ہر طرف سے یہانتک کہ ہم مالک ملک شام ہوئے از روے قہر و غلبہ کے اور ہم مسلط
ہوئے اپنے دشمنون پر بزور شمشیر ہاے تیز کے اور مین خالد ہون مقدمۃ الجیش اور مین اپنی قوم کا وہ شیر ہون جو
شیران جنگ جنگاہ مین گونجتے ہین آخر خالدؓ نے رودس کو نیزہ مار کر زمین پر گرا دیا پھر اوسکے تئین ہمام غلام خالد نے
باندھ لیا و بعد ازان خالد اور اوسکے اصحاب نے ہمراہیان رودس پر حملہ کیا اور اسی اثنا مین کہ وہ سرگرم کارزار تھے
ناگاہ نجیبہ بن سعد و عدی بن سالم مع اپنی جماعت کے نکل آئے و بعد ازان عبد اللہ بن غسان بھی اپنا لشکر لیکر سامنے سے
نمودار ہوا یہانتک کہ تمام وہ سرزمین صداے مہیب و بانگ ہزن سے پر ہوگئی اور اوس دشت مین ہر طرف
تہلکہ پڑگیا اور اعدا کو عربی گھوڑونکے آگے دہر لیا و بنام خداوند ارض و سما ہر سمت سے غلغلہ بلند ہوا اور ہر جانب سے
دشمنونکو چھاپ لیا کیونکہ اوسوقت توفیق الٰہی صحابہ کی مصاحب و ہمدم تھی پس اہل روم کو اتنی مہلت و قدرت
بہم نہ پہونچی کہ وہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوتے مگر یہ کہ تلوار اونکا کام تمام کر رہی تھی تا آنکہ کتنونکو قتل و پامال کیا
اور کتنونکو بھگا دیا اور بہتونکو اون مین سے اسیر کر لیا اور عمود و توتا کو بھی پکڑ لیا چنانچہ چار ہزار آدمی بندی تھے اور ایک ہزار
سات سو چھیاسٹھ آدمی قتل ہوئے اور باقی مردم بھاگ کر شہر یاض بادشاہ کے پاس پہونچے اور اوسکو اس واقعات
کی خبر سنائی فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یعنے روے زمین باوصف اس کشادگی کے اوسپر تنگ ہوگئی
اور اوسکو یقین ہوگیا کہ عہد دولت اوسکا منقطع ہوگیا اور ایام سلطنت مضمحل اور آخر ہوگئے پس جو لوگ اوسکے ارباب دولت
سے باقی رہ گئے تھے اونکو جمع کرکے استشارہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اون سب نے بالاتفاق ظاہر کیا کہ اے ملک اب
ٹھہرنا ہمارا راس العین مین نادانی ہے کیونکہ درمیان ہمارے اور حران و رہا و سروج کے بھی دوری ہوگئی تو اس صورت مین

عرب ہمارے اوس بلاد مین طمع کرینگے بلکہ قرین رائے صواب اندیش یہ ہے کہ ہم یہان سے کوچ کر چلین اور اپنے بلاد کے اوساط
و درمیان مین ہو رہین جہانسے ہمارے قلعے بھی قریب پڑین اور ہر طرف سے رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس پھونچ سکے
درین صورت اگر ہماری فتح اور عرب کی شکست ہوئی تو پھر ہم اونسے اپنے سارے مقامات چھین لینگے اور اگر ہمارے لیے
شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعون کی طرف بھاگ جاوینگے مثل ماردین و قلعہ مازن و کفر توثا اور سمت جملین و تل توناہ و باعیہ
و تل سماوتل قرح و سمور و و جلۃ الجبل وغیرہ کے قصد کرینگے اور اپنے اوپر امین ہو جاوینگے اس مشورہ کو بادشاہ نے پسند
و قبول کیا اور مرج طہ سے کوچ کرکے پہلے قصد راس العین کا کیا اور وہان آلات و سامان حصار مہیا کیا اور دس ہزار
فوج سے مرتودس کو شہر مین چھوڑا اور وہ مشاہیر شہسوارون مین سے تھا اور دختر ملک شہریاض اوس سے منسوب
تھی پھر جبکہ بادشاہ یہ بندوبست وہان کا کر چکا تو مرج رغبان کو کوچ کر گیا **روایت ہے ابو یعلی** سے
اوسنے روایت کی ہے طاہر المطوعی سے اوسنے ابو طالب بن بلیحہ سے اوسنے وہبان بن البشر بن ہزار د سے
اوسنے کہا مینے وقائع فتوح اول سے تا آخر احمد بن عامر الحوفی کے سامنے پڑھا اونھون نے سعدان بن حاصب سے
اونھون نے یحیی بن سعید ان المروزی سے اونھون نے ابی عبداللہ بن محمد الواقدی سے کہ وہ اون کے وزون بیچاننے
غربی قاضی تھے اونھون نے بیان کیا کہ جب ملک شہریاض اپنے لشکر کو مرج رغبان مین لایا تو اوسی عرصے مین
عیاض بن غنم نے بھی شہریاض کے پیچھے کوچ کر دیا یعنے تعاقب کیا اور قبل از کوچ نامہ اپنا مشتمل اخبار جنگ و حصول
فتح قلعہ زبا و قلعہ زلوبیا و فیروزی ملک خابور بحضور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روانہ کر دیا تھا اور
التماس دعا لکھی تھی اور مکتوب کے ساتھ خمس وغیرہ جو کچھ عمدہ چیزین قلعون سے دستیاب ہوئین تھین حبیب بن صہبان
کے ہاتھہ ارسال کین اور حبیب کے ہمراہ آٹھہ سوار کر دیے چنانچہ حبیب تو وہ سب اشیا لیکر روانہ مدینہ ہوا اور عیاض بن غنم نے
مع لشکر مسلمین تعاقب شہریاض کا کیا یہانتک کہ لشکر اسلام بھی طابق النعل بالنعل اون اعدا کے مرج رغبان پر جا پھونچا اور
اونکے مقابلے مین اوترا **راوی نے کہا ہے** کہ جب یہ خبرین ارسوس بن جارس صاحب ماردین کو گذرین اور خبر اسیر ہونیکی
عمود کی بھی پھونچی تو اوسنے اپنی دختر ماریہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے بیٹی آگاہ ہو کہ شوہر تیرا اسیر ہو گیا اور وہ سبب ذلت
اور مین ننگ و عار کرتا ہون اس بات کی کہ لوگ کہینگے دختر ارسوس کی ابن ملک عمود کو راس نہ آئی کہ جب وہ اوسکی
تزویج مین آئی تو وہ قید ہو گیا اور حال یہ ہے کہ یہ امر مجکو سخت و دشوار ہو گیا یہ سنکے ماریہ نے جواب دیا اے پدر بزرگوار
قسم ہے مسیح کی آپنے حق کہا اور کلمہ صدق فرمایا پس آپکے نزدیک اس بات مین کیا رائے ہے ارسوس نے کہا تو ہی بتا
کہ تیری کیا رائے ہے اوسنے کہا مینے یہ حیلہ تجویز کیا ہے کہ مین اپنے تئین اجنبی بناؤن یعنے بھیس بدلون یہانتک کہ لشکر
مسلمین مین داخل ہو کر اونکے امیر کے پاس جاؤن اور اوس سے کہون کہ مین تیرے ہاتھہ پر اسلام لانے کو آئی ہون
اسلیے کہ مینے اپنے خواب مین مسیح کو دیکھا اور اونکے ہمراہ حواریین ہین تو گویا کہ جو کچھہ تم لوگونکے ہاتھہ سے پھر واردات ہوئی ہے

مسیح سے بہت شکایت کرنے لگی اور گویا کہ مسیح مجھسے فرماتے ہین کہ تو اسلام قبول کر تو وہ حق پر ہین و گویا کہ اوسی خواب مین
تمہارے پاس آئی اور اسلام لائی اور گویا کہ مجھکو تیرے باپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے اور تو نے مجھکو میرے قلعے مین
چھوڑ دیا ہے پھر جسوقت امیر اونکا تجھسے کہیگا کہ تو ہمکو اپنے باپ کے قلعے کا اونکو مالک کر دیگی کیونکہ وہ جمیع حصون سے
بلند و استوار تر ہے اور سائر قلاع سے زیادہ محکم و پائدار تر ہے تو مین اوس سے کہونگی کہ تم اپنے صنادید و عمائد سے سو سوار
میرے ہمراہ کر دو کہ اونکو مین اپنے قلعے مین لیجاؤن پھر اونکو صندوقون مین بند کرکے اپنے باپ کے قلعے مین بھیجدون
اور مین بھی اونکے ہمراہ پاس متولی قلعہ کے جاکر اوس سے کہون کہ ان صندوقون مین میرا بہت سا مال ہے اسکو تو
میرے باپ کے خزانہ مین داخل کرلے پھر جب یہ وہ قوم میرے قلعہ مین آجاوینگے تو مین اونکو نہانخانہ یعنے تہخانہ مین
ڈال دونگی اوسوقت مین اون لوگون سے کہونگی کہ مین تمکو نہ چھوڑونگی جب تک تم اپنے امیر سے کہلا بھیجو کہ وہ میرے
شوہر کو میرے پاس بھیجدیوے یہ سنکے پھر ماریہ سے رومی نے کہا کہ تو چاہتی ہے کہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالے کیونکہ
عرب پر کسی کا حیلہ نہین چلتا بلکہ وہ خود صاحبان خدعہ و حیلہ ہین یہ تیرا مکر اونکے آگے پیش رفت نہ جائیگا پھر ماریہ نے
کہا اور اگر وہ لوگ مجھسے رہائی یعنے گرو و ضمانت طلب کرینگے تو جسوقت جو کچھ فدیہ و معاوضہ اونکے اصحاب کا قرار
پاویگا اوسوقت اوسکے عوض مین رہائی اپنے شوہر کی طلب کرونگی آخر رومس نے اوس سے کہا خیر وہی تدبیر کر جو
تو ارادہ کرتی ہے کیا عجب ہے کہ اسی مین کوئی مصلحت درست ہو غرض کہ ماریہ اپنے گھر سے رات کو نکلی اور قصد
مرج رغبان کا کیا اور اوسکے ہمراہ ایک خادم تھا اور چار غلام تھے جو اوسکے بغلون یعنے اشترونکو ہانکتے تھے اور اون
اشیاے پیشکش اور عمدہ ظروف بار تھے پھر جبکہ روانہ ہوئی تو ناگاہ اثناے راہ مین اپنے باپ کے غلامون [illegible]
کہ اونکی حراست مین چالیس قیدی مسلمین کے تھے اونمین عبداللہ بن غسان تھے اور مثل اونکے راوی نے کہا سبب
اس واقعہ کا یہ ہوا کہ جب عیاض بن غنم نے مع ان سب سردارونکے بقصد تسخیر راس العین کے کوچ کیا تو بسبب حادثے عبداللہ
ابن غسان کو باجمعیت مناسب طرف حران و سروج و رہا کے بھیجا تاکہ رسد غلہ وغیرہ واسطے لشکر کے لدوا لاوین
چنانچہ عبداللہ روانہ ہوئے جب بلاد روم کے وسط و درمیان مین پہونچے تو یکایک سائس بن نقولا و جریس بن
شمعون نے آکر اونسے ملاقات کی کہ وہ بھی رسد غلہ وغیرہ برائے لشکر ملک شہریاض کے لیے جاتے تھے اور اونکے ساتھ
تین ہزار آدمی تھے جو غرق باہن تھے یعنے زرہ و خود وغیرہ ساز حرب مین ڈوبے تھے جب ان لوگون نے
قلت جماعت مسلمین کی دیکھی تو اونمین اونکو طمع ہوئی آخر وہ سب بہم ہر جانب سے انپر آپڑے اور پکڑ لیا اور اون
سب مسلمانونکو اسیر کرکے پاس ملک شہریاض کے حاضر کیا شہریاض اونکے قتل پر مستعد ہوا اوسوقت اوسکے وزیر نے
کہا اے بادشاہ یہ میری راے نہین ہے اسلیے کہ عمود دلیر آپکا اور رومس حاکم حران و توتا صاحب الحجاب شمعون کے
ہاتھ مین گرفتار ہین پس اگر آپ ان اسیرونکو قتل کرینگے تو وہ بھی آپکے اصحاب اور عمود ولد کو مار ڈالینگے بہتر یہ ہے

کہ آپ ان قیدیونکو قلعہ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ مین بھیجدیجیے اور ملکہ ماریہ کے سپرد کر دیجیے کہ یہ سب اونکے پاس محبوس رہینگے پھر جسوقت عرب ان لوگونکو آپ سے طلب کرین تو آپ اونسے کہیے کہ وہ لوگ تو قلعہ ماردین مین ہماری بندی مین نہین ہین اور جنکے پاس وہ قیدی ہین ہمکو اونسے کچھہ کام نہین پس اگر آپ ایسا کرینگے تو آپکی قوت اور ہیبت اونپر بہت غالب ہوگی آخر بادشاہ نے اس راے کو پسند کرکے ان بندیونکو پاس ماریہ کے ہمراہ ملازمان ارسوس پدر ماریہ کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ لوگ اون اسیرونکو لیے جاتے تھے کہ خود ماریہ سے باثناے راہ مقام خنیس مین ملاقات ہوگئی جیساکہ پہلے ابھی مذکور ہوا ہے تب ماریہ نے یہ ماجرا سنکے ملازمونکو حکم کیا کہ بندیونکو ہمارے قلعے مین لیجاؤ اور خود بدستور جیدھر جاتی تھی راہی ہوئی یہانتک کہ لشکر مسلمین مین کچھہ رات گئے پھونچی اور اوسوقت سہیل بن عدی اور نجیبہ بن سعد مع ایک جماعت کے لشکر اسلام مین بطریق طلایہ و نگہبانی کے پھررہے تھے جب سہیل وغیرہ نے ماریہ کو دیکھا تو اوسکے پاس آئے اور پوچھا تو کون ہے اور تیرا کیا کام ہے ماریہ نے کہا مین امیر کے پاس جایا چاہتی ہون تب وہ لوگ اوسکو عیاض بن غنم کے پاس لے گئے جب سامنے گئی تو ہدایا پیشکش کیا اور ارادہ کیا کہ حضور مین امیر کے سجدہ کرے اونھون نے اوسکو اس بات سے منع کیا اور کہا حق تعالی نے ہمکو عزت دی اور ہدایت کی ہے بسبب اسلام کے اور ہمکو گمراہی سے نکالا ہے بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے دلون سے کینہ و حسد کو زائل کیا ہے اور ہمکو شرف و بزرگی بخشی ہے ساتھہ تحیت کے یعنے ساتھہ سلام کے اور ہمکو منزہ اور دور رکھا ہے اس بات سے کہ کوئی ہم مین سے ایک دوسرے کو سجدہ کرے کیونکہ اس بات مین رغبت نہین ہے مگر جبابرہ و متکبرین ملوک کو اور حق تعالی نے فرمایا ہے کہ اَلْعَظَمَةُ رِدَائِي وَالْكِبْرِيَاءُ اِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي فِيهِمَا قَصَمْتُهٗ وَلَا اُبَالِي یعنے عظمت و جلالت میری چادر ہے اور کبریائی و بڑائی میرا پیراہن ہے پس جو کوئی ان دونو چیزون مین مجھسے نزاع کریگا تو مین اوسکی گردن توڑونگا اور کچھہ پروا نکرونگا چنانچہ کلام جو عیاض بیان کرتے تھے ماریہ سمجھتی تھی جب کلام تمام ہوا تو ماریہ نے کہا اے امیر حقتعالی نے تمکو انھین سیرتونکے سبب سے غالب کیا تب عیاض نے اوس سے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین ماریہ دختر ارسوس صاحب ماردین کی ہون اور وہ شخص جو تمہارے پاس اسیر ہے وہ میرا شوہر ہے مجکو اوسپر صبر نہین ہے اور وہ شخص وہ ہے جسکا نام محمود ہے جسوقت مجھپر فکر نے ہجوم کیا اور شوق میرا اوسکی خاطر از حد فزون ہوا تو مینے اپنے خواب مین مسیح اور حوارین کو دیکھا اور مسیح نے مجکو تمہاری اتباع و پیروی کا حکم کیا پس مین تمہارے پاس اس نیت سے آئی ہون کہ تمہارے دین کی تبعیت کرون اور قلعہ اپنا اور اپنے باپ کا قلعہ دونون قلعونکو تمہارے سپرد کرون بشرطیکہ میرا قلعہ میرے لیے باقی چھوڑ دو اور میرے امور مین کچھہ تغیر و تبدل نکرو تاآنکہ مین مع اپنے شوہر کے اوسمین مقیم رہون اور مین بذات خود اپنے شہر پر حاکم رہون چنانچہ اوسکی ان باتون سے عیاض بن غنم نے تبسم کیا اور کہا اے ماریہ آگاہ ہو تو ہمارے پاس نہین آئی مگر اعوا سے

تا اپنے شوہر کے بارہ مین تو ہمکو رنج و اندوہ مین مبتلا کرے اور یہ شخص تیرا شوہر کیونکر بلکہ تیرا پسر ہے اور قصہ اوسکا
ایسا ایسا ہے جب ماریہ نے یہ حکایت عیاض بن غنم سے سنی تو رنگ اوسکا اوڑگیا اور چہرہ متغیر ہوگیا اور کہنے لگی اے
میرے سید و آقا آپکو یہ حال کیونکر معلوم ہوا اور آپ پر کسطرح ثابت ہوا کہ عمود میرا پسر ہے دحالانکہ وہ پسر ملک
شہریاض ہے تب عیاض نے کہا کہ آج کی شب خواب مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی اور حضرت نے
یہ ساری حکایت مجھسے بیان فرمائی ماریہ نے کہا مین چاہتی ہون کہ اوسکو دیکھون اگر وہ میرا پسر ہے تو میرے لیے اوسمین
کچھہ علامت و شناخت ہے کہ اوس سے مین اوسکو پہچان لونگی پس عیاض نے اوسکے احضار کا حکم کیا تو سعید بن زید نے
اوسکو حاضر کیا جب ماریہ نے اوسکو دیکھا اور نگاہ اوسکی اوسپر پڑی اور داغ اوسکے رخسارے کا اور اوسکا ایک کان کچھہ
بڑھا ہوا نظر آیا اور اپنے پارچہ عصابہ کو جسمین جواہر بندھا تھا معائنہ کیا تو بصدائے عظیم ایک نعرہ مارا کہ حضار مجلس حیران و
ازخود رفتہ ہوگئے اور ماریہ نے اپنے تئین عمود اپنے پسر پر ڈالدیا اور اوسکو لپٹ گئی اور کہنے لگی اسمین کچھہ شک نہین کہ
یہ میرا فرزند ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے کلام مین صادق ہین اور اوس لڑکے نے بھی اپنی مان کی طرف نظر کی اور
اوسکے خون نے جوش کیا تو شدت گریہ سے بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو وہ اور اوسکی مان پھر باہم دونون ملکر خوب
روئے آخر جب وہ دونون خاموش ہوئے تو عیاض نے اونسے کہا کہ تم دونون پر واجب و لازم ہے کہ جسطرح حقتعالے
نے تم دونون پر اپنا فضل و کرم کیا ہے تو اس نعمت کی شکرگزاری مین تم خدائے وحدہ لاشریک کی توحید پر ایمان لاؤ کیونکہ
حق تعالی شکرگزارون کے لیے اپنی نعمت و کرامت زیادہ کرتا ہے اور رحمت اوسکی نیکوکارون سے بہت قریب ہے
اور عذاب اوسکا مجرمون منکرون سے دور نہین ہے اور آگاہ ہو کہ حقتعالی کے لیے نہ کوئی حد و انتہا ہے اور نہ
اوسکے واسطے قد و بالا ہے اور نہ اوسکے لیے قبل ہے کہ اوس سے کوئی شے پہلے ہوا اور نہ اوسکے واسطے بعد ہے
کہ وہ نہو تو اوسکے پیچھے کوئی چیز رہ جاوے وہی اول ہے کہ ہستی عالم کی اوسی پر معول و موقوف ہے اور وہی آخر ہے
کہ وہی شایان مفاخر ہے چنانچہ جسوقت عمود نے یہ مقولہ عیاض کا سنا تو بولا واللہ تیرے قول مین کچھہ زور و فریب
نہین ہے وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے مین گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اوس خدا کے جو یکتا ہے جسکا کوئی ہمسر نہین دوسرا کوئی آلہ لائق پرستش کے نہین ہے
و بتحقیق کہ محمد صلعم بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا ہے راوی کہتا ہے جب ماریہ نے عمود اپنے پسر کو دیکھا کہ مشرف
باسلام ہوا تو اوسنے بھی اوسی وقت اوسکی موافقت کی اور طریق بدی سے باز رہی و بالآخر وحدانیت حقتعالی کی
شہادت ادا کی اور رسالت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقر ہوئی پس عیاض بن غنم اور جماعت مسلمین حاضرین
مجلس نے کہا حقتعالی اسلام تم دونونکا قبول کرے اور حقتعالی تم دونونکو توفیق علم و عمل کی دیوے اور برائینہ حقتعالے
نے اب تمہارے دلونکو قوی کیا اور تمہارے گناہونکو بخشدیا پس چاہیے کہ تم سرنو سے اعمال کرو ولیکن یہ تو بتاؤ کہ اس

قلعۂ نیسمہ پر ظفر پائی اور وہان پہونچنے کی کیا سبیل ہے ماریہ نے کہا تمکو مژدہ ہو کہ جب تمہارے اصحاب قریب حران اسیر ہوئے تو
ملک شہریاین نے اون اسیرونکو میرے پاس روانہ کیا تاکہ مین تمسے اون لوگونکے فدا و سربہا مین اس طفل عمود کو طلب کرون
چنانچہ مینے اونکو اپنے قلعہ کیطرف روانہ کردیا تھا اور اب مین اون لوگونکے پاس جاتی ہون اور اونکو اپنے باپ کے قلعے مین
بھیجتی ہون پھر اونکو قید سے رہا کرکے قلعے کا مالک کرتی ہون انشاء اللہ تعالی یہ سنکے عیاض نے اوسسے کہا حق تعالی نے
تجھے ہر حال مین توفیق بخشی اور تجکو بدیون سے نجات دی اور البتہ اسیری ہمارے اصحاب کی نہایت مجھپر صعب اور اس
صدمہ سے مجکو سخت تعب ہے اور اب تیری اس فکر صائب سے میرے دلکو تسلی ہوئی پس چاہیے کہ تو اپنے فرزند کو
ہمارے پاس چھوڑکر اپنے باپ کے پاس جا جب تجھسے ملاقات ہو تو اوس سے ظاہر کر کہ مینے اپنے سارے مکر و حیلے
عرب پر تمام کیے مگر کوئی تدبیر دربارۂ رہائی عمود کے پیش رفت نگئی اور بعد اظہار اس بات کے پھر جسوقت تو ہمارے
اصحاب کے پاس جائیو تو اوسوقت جو بصلاح و صوابدید تیرے بہتر ہو وہ عمل مین لائیو اوسنے کہا سمعًا و طاعۃً یعنے
بگوش دل مینے سنا بسر و چشم بجا لاؤنگی بعد ازان ماریہ سے اپنے زوج یعنے اپنے پسر کو مسلمانونکے پاس چھوڑکر اوسی شب کو
طرف ماردین کے روانہ ہوئی جب وہان پہونچی تو معلوم ہوا کہ ارسوس پدر اوسکا خدمت ملک مین بمقام مرج رعبان
گیا ہے مگر اوس حاجب سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ اساراے اہل اسلام تھے اور اوسنے اون اسیرونکو قلعۂ ارسوس مین
پہونچا دیا اور اوسکے قبضے مین سپرد کردیا تھا اور حال اس حاجب کا یہ ہے کہ وہ عاقل ترین مردم اور توریت و انجیل
وزبور پڑھا ہوا تھا اور بمقام میدی امراۃ کا راہب تھا اور اوسکا وہان ایک صومعہ یعنے معبد تھا کہ وہ لنبے لنبے پتھر کے
ستونون پر ایک سقف مسطح تھا اوسپر قبہ بنا تھا چنانچہ اوس بالاخانے پر زینے سے چڑھ جاتا تھا اور زینہ ریسمان
ریشم سے بنایا تھا اور اوس قبے مین لٹکا دیا تھا اور اوس زینے مین دو لنگر آہنی زمین پر لگے تھے جب وہ قبے پر چڑھتا تھا
تو زینے کو اوپر کھینچ لیتا تھا اور یہ خبر اوسکی مشہور تھی اور چرچا اوسکی عبادت و رہبانیت کا ہر ایک کی زبان پر مذکور تھا
پھر جب لشکر اسلام طرف اون بلاد کے متوجہ ہوا اور ملک خابور بطریق صلح کے فتح ہوا اوسوقت گرد اوس قبے کے
اجتماع خلائق ہوا اور کہنے لگے اے باپ ہمارے یعنے اے بزرگوار ہمارے آپ ہمارے حق مین کیا مشورہ دیتے ہین کہ
ہر آئینہ عرب نے ہماری جانب رخ کیا ہے و حال یہ ہے کہ وہ لوگ فتح ملک شام اور اکثر عراق کرچکے ہین اور ہماری
سرحد و سرزمین مین پہونچے ہین درینصورت ہم کیا تدبیر کرین یہ سنکے وہ راہب اپنے قبے سے جھانکنے لگا اور بولا اے
گروہ نصرانی ہمیشہ نعمتین و برکات خدا کی ظاہر و باطن تمپر نازل ہین کہ تم لوگ اپنے بلاد مین باطمینان تمام متمکن ہو اور گردنین
خلائق کی تمہارے آگے جھکی ہین یعنے تمہارے مطیع ہین اور مسیح نے تمکو سائر امم پر نصرت بخشی ہے اور ساری امتون کا منہ
تمسے پھیر دیا ہے اور تمہارے لیے زمین کو طول و عرض مین وسیع کیا ہے یعنے تمہارے ملک کو بڑی وسعت دی ہے
جبتک تم اچھے کامونکا حکم کرتے تھے اور برے کامون سے منع کرتے رہے اور ظالمونکو سزا اور مظلمونکی داد دیتے تھے

اور حکم حق کرتے تھے اور اپنی شریعت کی پیروی کرتے تھے اور اپنے نفوس کو حرامخواری و زناکاری سے بزجر و منع باز رکھتے
تھے پھر جبکہ تمنے ان سب باتونکو بدل ڈالا تو خدا نے اپنی برکتون کو بھی تمسے بدل دیا چنانچہ انجیل یحیی و انجیل مرقس مین
لکھا ہے کہ جو کوئی احکام حق کی پیروی کرتا ہے اور اپنی زبان کو راست گوئی پر لگاتا ہے اور اپنے پروردگار کے
حکمون پر عمل کرتا ہے اور ان اعمال کی اعانت اور اوسکی رعایت کو اپنے نفس پر لازم کرتا ہے اور کسی کی امانت مین
خیانت نہین کرتا ہے اور اپنی نماز و عبادت کو بطریق دوام بجالاتا ہے اور موافق اپنی شریعت کے عمل کرتا ہے
اور اپنی خواہش و نفسانیت کی پیروی نہین کرتا ہے تب زہد اوسکا اوسکی تمنا کو پہونچتا اور پہونچاتا ہے اور جسنے
جور و جفا کی اور ظلم و جبر روا رکھا اور جو کوئی طریق حق سے منحرف ہوا وہ بہت جلد فنا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے اپنا قاتل
ہوگا اور وہ خانہ خراب ہوگا اور انکار باعث اوسکی خواری کا ہوگا اور خوف اوسکا پیراہن ہوگا یعنے وہ ہمیشہ خوف
و خطر مین رہیگا اور جہنم اوسکا دثار یعنے اوسکی ردا ہے کہ اوسکو ڈھانپ لیگا اور توریت مین مرقوم ہے کہ ظلم نکرو خدا ظالم کو
دوست نہین رکھتا یعنے اوسپر مہربانی نہین کرتا اور مینے سنا ہے کہ قرآن مین بھی یہ مذکور ہے إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِينَ فَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ یعنے حق تعالی مفسدونکے کامونکی اصلاح بخیر نہین کرتا پس چاہیے کہ تم اپنے
کامونکو بصلاحیت بجالاؤ انتہی اور خوف خدا ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنے اہل و خاندان کی حمایت کے لیے قتال کرو اور اپنے
نبی کی شریعت کی اتباع کرو اور اپنے دشمنونسے جہاد کرنے کو باہر نکلو اسلیے کہ جہاد آج افضل ہے جمیع عبادات ماموربہا سے
یعنے جن عبادات کی بجاآوری کے تم مامور ہو تو جہاد اون سب سے بہتر ہے اور جو کوئی اعداے دین سے جہاد کریگا
تو جائیگاہ اوسکی بہشت ہے اے قوم آگاہ ہو کہ مین اپنے اس مقام سے اوترتا ہون پس چاہیے کہ کوئی تم مین سے میری ہمراہی
سے پیچھے نرہجاوے یہ کہکے اوسنے وہ زینۂ ریشمی نیچے لٹکا دیا اور اوتر آیا جب لوگون نے اوسکو نیچے اوترے ہوئے دیکھا تو
باداب سلام پیش آئے اور اوسکے دست و پا پر بوسہ دیا اور وہ راہب اون سبکو طرف کنیسۂ دمائر و کنیسہ باذلکے لیگیا
اور انکو وہان نماز پڑھائی اور دعا کی پھر اونکو جہاد کا حکم کیا اور قصد دیر ملوح کا کیا اور وہ دیر قبلہ تھا باشندگان وادی
روم کا اوسکے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا چنانچہ اوس راہب نے اس راہب دیر ملوح کو اوسکا نام لیکر پکارا
اور کہا یہ وقت عبادت کا نہین ہے یہ سنکے وہ راہب بھی اپنے دیر سے نکلا اور ہمراہ ہولیا پھر وہ راہب اول
جو جمعیت مردم ہمراہ لایا تھا مع اس راہب ثانی کے نصیبین کی طرف روانہ ہوا اور اوسکی آمد سنکر ملک قرقیاقس
استقبال کو نکلا اور وقت ملاقات اوسکے سامنے پیدل ہوگیا اور مصافحہ کیا اور اوسکے ہمراہ بیعہ یعنے مسجد نصاری تک
گیا وہان دیر یعقوب کی زیارت کی اور اہل نصیبین دوڑکر اوسکے پاس مجتمع ہوئے اوسوقت اوسنے اونکو وعظ
و پند سنایا اور امر بجہاد کیا و بعد ازان عازم راس العین ہوا اور اسکی خبر پاس رسوس بن جارس کے پہونچی چنانچہ
جسوقت عبداللہ بن غسان اور اصحاب اونکے اسیر ہوئے تو وہ سب اوسی راہب کے ہمراہ کہ اوسکا نام بیتا بن عبد المسیح تھا

بھیجے گئے تھے اور اوس سے اثنائے راہ مین ماریہ نے ملاقات کی تھی جیسا کہ بالاتفاق ہوا اور وہی کو ماریہ نے حکم کیا تھا کہ
ان قیدیونکو ہمارے قلعے مین لیجا اور جب میتا بن عبدالمسیح اون قیدیونکو لیکر ماریہ سے جدا ہوا اور دور پھونچا اتفاقاً
بد ماریہ بھی کہ اوس نواحی مین اپنے لشکر کے ساتھہ تھا اوس راہب سے ملاقات کو آیا تو اوس سے استفسار حال کیا
کہ کہانسے آتا ہے اور کسلیے جاتا ہے اوسنے بیان کیا کہ ملک شہر یاض نے ان اسیرونکو میرے ساتھہ بھیجا ہے تب
ارسوس نے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین میتا بن عبدالمسیح ہون جب ارسوس نے یہ باتین سُنین تو بہت مسرور
ہوا اور کہا قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ مین ایک زمانہ دراز سے تمہارا منتظر و مشتاق تھا اور تمہاری رائے اور صوابدید کا
متمنی تھا بالفعل تم ان لوگونکو میرے قلعہ مین لیجا کر پھونچاؤ اور تمھین بذات خود ان قیدیونکی حفاظت پر مسولی رہو
یہانتک کہ کوئی حکم ہمارا تمھارے پاس صادر ہو اور ہمارا یہ نہا تم لوچنانچہ میتا راہب نے بندیونکو لیجا کر قلعے مین پھونچایا اور
محبس مین قید رکھا اور خود انکی حراست مین مستعد ہوا اور اکثر اوقات اونکے حسن عبادت پر نظر کیا کرتا تھا اور اونکی تجوید تلاوت
یعنے خوشخوانی ولہجہ لسانی سُنا کرتا تھا تا آنکہ ایک روز اونکی طرف متوجہ و مخاطب ہوکر پوچھا کہ تم لوگونکے یہان روز و شب مین
کیا کیا اور کتنے فرض ہین عبداللہ بن غسان نے جواب دیا نماز پنجگانہ ہمپر واجب ہے پھر جو شخص اوسکو بجا لاوے اور
اوسکے رکوع و سجود کو خوب ادا کرے تو وہ دوزخ مین بھیجا نجائیگا حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے محافظت کرو اپنی نمازونکی ضایع و قضا ہونے سے
خصوص حفاظت نماز درمیان والی یعنے عصر کی کہ وہ مابین صبح و ظہر کے ہے اور بعض روایت مین مراد ہے نماز صبح سے
کہ وہ مابین دو نماز رات و دو نماز دن کے ہے اور بعض روایت مین مراد ظہر سے ہے جو مابین صبح و عصر کے ہے اور
ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے الصّلوٰۃ صلۃ ما بین العبد و ربہ ما الجابۃ الدّعاء وقبول الاعمال
وبرکۃ فی الرّزق و راحۃ فی الابدان وستر بینہ وبین النّار وثقل فی المیزان وجواز علی الصّراط
ومفتاح الجنّۃ یعنے نماز ایک علاقہ ہے درمیان بندگان و یزدان کے اوسی نماز مین دعا قبول ہوتی ہے اور
اعمال مقبول ہوتے ہین اور برکت و وسعت رزق ہوتی ہے اور بدنونکو راحت و صحت حاصل ہوتی ہے اور وہی نماز
درمیان نمازی اور دوزخ کے سد و حائل ہوتی ہے اور وزن میزان مین بہت بھاری ہے اور صراط پر تیزی سے لے گذرنیوالی
ہے اور کنجی جنّت کی ہے پس یہ نماز فرض و واجب تھی ساری اُمتون پر مگر اون لوگون نے اوس فرض کو ادا نکیا بلکہ اوسمین
تقصیر و کمی کی یہانتک کہ اس نماز کو حق تعالیٰ نے ہمپر فرض کیا سو ہمنے ادا کیا اور یہ نماز جامع و مجموعہ جمیع طاعات و عبادات کی
منجملہ اون عبادات کے ایک جہاد ہے تو نمازی گویا کہ جہاد کرنے والا ہے ساتھہ دو دشمن کے ایک نفس امّارہ دوسرا
شیطان مرید اور نماز ہی سے متعلق ہے روزہ تو ہر آئینہ نمازی نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور روزے پر زیادہ یعنے سوا ہے
روزے کے اوسی نماز مین تمسک بمناجات پروردگار ہے یعنے نمازی اپنے پروردگار کی مناجات سے دست بدامان ہوتا ہے

[illegible] کیا ہے [illegible]

[illegible] اور [illegible] زیادہ [illegible] کے نماز [illegible]

حق تعالی [illegible] اسجد واقترب یعنے سجدہ کر اور تقرب حاصل کر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ تمام شدہ عبادات کو حق تعالی نے زمین میں واجب کیا ہے سوائے نماز کے کہ اوسکو آسمان میں بھی فرض کیا ہے

اور بیچ جسوقت خدا کے قرب حضور میں حاضر تھا یعنے معراج میں تو فرمایا اے محمد اس نماز کو ہمنے جمیع انبیا پر فرض کیا تھا

سو ہمنے اسکو تیری امت کے سپرد کیا اور اوس نماز کو جمیع طاعات و عبادات کا جامع کیا اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھسے کہا اے محمد کھڑے ہو اور جسطرح میں کرون آپ بھی ویسا ہی

کیجیے سو جبرئیل نے آگے بڑھ کے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھسے کہا یہ نماز صبح ہے پس یہ اول نماز ہے کہ حضرت نے

اوسکو ادا کی اسی وجہ سے اسکا نام صلوۃ الاولی ہوا بعد ازان جبرئیل نے دوسری بار نماز پڑھی جسوقت کہ ہر شے کا

سایہ اوسکے مثل و برابر آیا اور مجھسے بیان کیا یہ نماز ظہر ہے بعد ازان اول وقت نماز عصر پڑھی اور کہا یہ نماز عصر ہے

بعد ازان پھر وہی نماز پڑھی یعنے مکرر جسوقت کہ آفتاب مائل بزردی ہوا یعنے جب دھوپ زرد ہو گئی بعد ازان پھر

جسوقت آفتاب غروب ہوا تو نماز پڑھی اور کہا یہ نماز مغرب ہے بعد ازان وقت ذہاب حمرۃ غربیہ یعنے جسوقت

شفق مغربی غائب ہوئی تو پھر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشاء ثانی ہے بعد ازان پانچوین مرتبہ نماز پڑھی اور اوسوقت

فجر نمودار ہوئی تھی تو کہا یہ نماز صبح ہے و بعد ازان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازین فرض ہوئین تھین دو دو

رکعت پھر زیادہ ہوئین حضر میں پھر نماز سفر میں چھوڑی گئی اپنی حالت پر یعنے وہ جو حضر میں زیادہ کی گئی تھی سفر میں کم

کی گئی یہ سنکے بیانے عبد اللہ بن غسان سے پھر سوال کیا اے اخ العرب اے برادر عرب تم جو اپنی نمازون میں تکبیر کے

ساتھ رفع یدین کرتے ہو یعنے ہر تکبیر پر دونون ہاتھ اوٹھاتے ہو اسکا باعث کیا ہے اور اسکے کیا معنی ہین عبد اللہ نے

کہا تو نہیں دیکھتا ہے کہ ڈوبنے والا جب کوئی چیز پاتا ہے تو اپنے ہاتھونکو اسطرف بڑھاتا ہے اور اوٹھاتا ہے تاکہ

اوس سے لٹک جاوے اور ڈوبنے سے نجات پاوے اوسیطرح بندہ نماز میں اپنے تئین غریق دریاے خطا و

گناہ سمجھکر اپنے دونون ہاتھونکو اوٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار میری دستگیری کر کہ میں خطاؤن اور

گناہون کے دریا میں ڈوبتا ہون اور تجھسے بھاگ کر پھر تیری طرف رجوع کرتا ہون و اما معنی قرأت و تلاوت

نماز میں یہ ہے کہ وہ خطاب یعنے ہمکلامی و ہمزبانی ہے درمیان بندہ اور اوسکے پروردگار کے و اما معنی

رکوع کے یہ ہین کہ میں تیرا بندہ ہون میںنے اپنے پہلو ونکو تیری طرف جھکایا ہے و اما سر اوٹھانا رکوع سے اور کہنا

بندے کا ربنا لک الحمد یعنے اے میرے پروردگار خاص تیرے ہی لیے تمام حمد سزاوار ہین اس سے مراد یہ ہے

کہ میں تیرا حمد کرتا ہون اپنی گلو خلاصی پر گناہون سے چنانچہ حق سبحانہ تعالی گویا کہ فرماتا ہے اذنبت کیا تو نے گناہ کیا

...فرماتا ہے اَنَا عَبْدُکَ یعنی مین تیرا بندہ ہون پس حق تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اَعْتَقْتُکَ مِنَ الذُّنُوْبِ کہ یعنے تیری گلو خلاصی
... سجدہ ... پیشانی ... اور سجدہ ... یہ ہے کہ اسی زمین سے تو نے مجھکو
پیدا کیا اور زمین سے اوٹھانے کے معنی یہ ہین کہ تو نے مجھکو اسی سے نکالا ہے اور سجدہ ثانیہ سے یہ غرض ہے کہ پھر تو
مجھکو اسی زمین مین پھیریگا یعنے پھر اسی خاک مین ملاویگا اور سر اوٹھانا دوسری بار غایت اوس سے یہ کہ پھر تو دوسری بار
مجھکو اسی زمین سے نکالیگا اور سلام داہنی جانب سے مراد یہ ہے کہ اے پروردگار میرے تو میرا نامۂ اعمال میرے
داہنے ہاتھہ مین دے اور میرے بائین ہاتھہ مین نہ دے (یہ اسلیے کہ اہل جہنم کا اعمال نامہ بائین ہاتھہ مین دیا جائیگا)
اور جب کتاب اعمال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوتی ہے تو فرماتے ہین جو شخص محافظت نماز پنجگانہ
کی کرتا ہے اوسکی مثال یہ ہے کہ ایک نہر شیرین ہے تو جو کوئی تم مین سے اوسمین ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے کیا کچھہ
اوسکی کساوت سے کچھہ باقی رہ جاتا ہے پس یہی حال نماز پنجگانہ کا ہے کہ بندہ پر کوئی گناہ باقی نہین چھوڑتی ہے
غرض کہ جب مینا راہب نے کلام عبداللہ کا سنا تو کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم لوگ حق پر ہو اور شک نہین
کہ دین تمھارا حق ہے اور قول تمھارا صدق ہے و بعد ازان وہ اسلام لایا اور بعد تھوڑے عرصے کے ماریہ بھی پہنچی
کیونکہ اوسکو معلوم ہوا کہ صحابہ اوسکے باپ کے قلعے مین محبوس ہین پھر جبکہ بالاے قلعہ پہونچی تو اپنے باپ کے مکان مین
اوتری اور ساری رات صحابہ کے قلق مین بسر کی جب صبح ہوئی تو مینا اوسکے پاس آیا اور وہ اسلام بجالایا ماریہ نے
اوس سے کہا اے مینا عرب کے ساتھہ تو نے کیا معاملہ کیا اوسنے کہا مینے اونکو حوالات استوار مین رکھا ہے جبتک کہ اونکے
بارہ مین جو راے ملک کی ہو ماریہ نے کہا واللہ تو نے کچھہ کوتاہی اور کمی نہین کی لیکن تو اونکو ہمارے بیعہ یعنے مسجد مین
ہمارے ساتھہ کردے تاکہ وہ ہمارے حسن عبادت کو دیکھین اور ہمارا پڑھنا انجیل کا سنین تو کیا عجب ہے کہ وہ ہمارے
دین مین داخل ہون مینا نے کہا سمعًا و طاعةً یعنے مینے حکم آپکا بگوش جان سنا و بدل بجالایا یعنے بسر و چشم بجالاتا ہون
بعد ازان وہ اون صحابہ کو بیعہ مین لے گیا جب رات ہوئی تو ماریہ بیعہ مین آئی اور اصحاب نبی صلعم کو دیکھا کہ وہ سب پا بزنجیر
ہین اور اوس جگہہ سواے مینا کے اور کوئی غیر نہین ہے تب ماریہ نے کہا اے مینا تو ہمارے علماے دین مین سے ہے اور
تجھسے امر حق پوشیدہ نہین ہے اور نہ ان لوگون کے دین پر بھی مطلع ہوا ہے پس تو بیان کر کہ حق ہمارے ساتھہ ہے یا انکے
ساتھہ یعنے حق پر ہم ہین یا یہ لوگ حق پر ہین مینا نے کہا اے ملکہ حق پر کچھہ پردہ نہین ہے یعنے حق پوشیدہ نہین ہے
البتہ حق انہین عرب کے ساتھہ ہے اور جس مقدمہ مین تو آئی ہے اور جو عہد تو لائی ہے اوسکو وفا کر پیش از آنکہ تو اوسکو
طلب کرے اور اوسپر تجھکو دسترس نہو یعنے پیش از فوت وقت اوس کام کو کرلے اور حال یہ ہے کہ تو اس قوم کا صدق
بیان اور صدق دین دیکھہ چکی ہے کہ حق تعالیٰ نے درمیان تیرے اور ولد تیرے عمود کے جمع کردیا یعنے تجھکو اوس سے
ملادیا پھر جسوقت ماریہ نے یہ باتین راز کی مینا سے سنین تو حیرت مین مبہوت ہوگئی اور اوس سے کہنے لگی کہ تجھکو یہ اسرار

کہان سے معلوم ہوے بیتا نے کہا یہ کیفیت اپنے باب مین لکھی ہے اور اوسی سے تمام وہ احوال بیان کیا اور کہو
خود وہان اوسوقت حاضر تھا تب ماریہ نے سجدہ شکر کیا پھر اوسوقت اوسنے جلد ... کہا یا ... برجستہ اونکے اصحاب
زنجیرون سے کھول دیا اور اونکے تئین ہتیار دیا اور بیتا کو حکم کیا کہ تو ان لوگونکا اکرام کر اور یہین اس امر کی فکر و تدبیر
کرتی ہون کہ والی قلعہ کو کیونکر گرفتار کرلیوین اور قلعے پر کسطرح متسلط ہوجاوین بعد ازان ماریہ اپنے قلعے کو گئی اور دوسرے
قلعے کا ایسے شخص کو والی کیا جس سے اوسکو طمانیت تھی فکر و اندیشے سے اور قلعہ سے اون لوگونکو جنسے خوف و اندیشہ
رکھتی تھی نکال دیا اور اوس قلعے کو بندوبست سے مستحکم کیا اور ادہر بیتا نے صحابہ کو بیعہ بیت المذبح مین متمکن کیا اور اونسے
کہدیا کہ کل جسوقت صبح ہووے اور والی قلعہ نماز کے لیئے آوے تو اوس جا ... نکل پڑو حق تعالی تمکو
اونپر نصرت دیگا راوی نے کہا پھر جب صبح ہوئی اور والی قلعہ اپنے خواص کے ساتھہ نماز کے لیے بیعہ کی طرف نکلا
اور اجتماع مردم کے واسطے ناقوس پھونکنے لگے تب قس یعنے قسیس سردار رہبانان جو مالک بیت المذبح کا تھا آیا تاکہ
دروازہ مذبح کا کھولے اور قربانگاہ کے قریب جاوے پس جسوقت اوسنے دروازہ مذبح کا کھولا یکبیک عبداللہ بن
غسان مع اپنے چالیسون اصحاب کے نکل پڑے اور یکبارگی سب نے پکار کر تکبیر کی کہ قلعہ مین اور لوگونمین جو وہان تھے
زلزلہ پڑگیا اور مسلمانون نے اونمین خوب تیغ زنی کی کہ اون سبکو قتل کیا اور قلعے پر اور جو کچھہ اوسمین تھا سب پر قبضہ کیا
چنانچہ رعایا نے یہ شور تکبیر سنکر یقین کیا کہ اہل اسلام قلعے پر مسلط ہوگئے تو وہ سب اپنے سامنے بھاگے اور راوی کہتا ہے
جب ماریہ نے شور تکبیر اور غلغلہ آدمیونکا سنا تو یقین کیا کہ قلعہ اوسکے باپ کا مسلمانونکے قبضے مین آگیا تب اپنے قلعے کا دروازہ
بند کرلیا اور شخص معتمد کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور اپنے حسن تدابیر سے اونکو آگاہ کیا اونھون نے حق تعالی کی نعمتونکا
شکر ادا کیا اور اکثر مردم مفرور پاس ملک شہر ... کے پہونچے اور اوسکو اس واقعہ سے خبر دی کہ قلعہ ماردین پر مسلمانونے
عمل کرلیا اوسپر سخت صدمہ اور قلق ہوا اور اپنے زوال ملک کا یقین ہوگیا اور اوسکے دلمین رعب سما گیا اور اوسکے لشکر پر
ہیبت طاری ہوگئی اور ارسوس کو بھی خبر پہونچی کہ اوسکا قلعہ چھین گیا اور خزانہ اوسکا لٹ گیا چنانچہ اوسنے اس امر کو تاشب
مخفی رکھا اور جن لوگون پر اوسکو وثوق و اعتماد تھا اونکو ہمراہ لیکر بطلب و تسخیر حران روانہ ہوا پس دوسری شب کو وہان
پہونچا جب قریب پھاٹک کے آیا تو اونکے روکنے کو نگہبانون نے سامنا کیا اوسوقت اصحاب ارسوس نے اون لوگون پر
شور کیا اور کہا دروازہ کھول دو اور دیکھو کہ یہ بطریق رودس ہے اور غرض اس سے یہ تھی کہ یہ اونکا پہلا لقب ہے
یعنے رودس قید عرب سے چھوٹکر آیا ہے تب نگہبانون دربانون نے دروازہ کھول دیا ناگاہ ارسوس اندر ...
اور مالک شہر ہوگیا اور یہ اخبار تمام اس بلاد مین فاش ہوگئی کہ ارسوس صاحب ماردین اپنے حیلہ اور حکمت عملی سے
حران کا مالک ہوگیا پھر اوسکے پاس وہ سائر مردم دوڑ پڑے جو طالب دیوان تھے یعنے طالب ایسے شخص کے تھے
جو لوگونکو جمع کرے پس اون سبکے اجتماع سے ارسوس کے پاس ایک لشکر عظیم جمع ہوگیا

بیتا

ذکر فتوح رہا و حران

راوی نے کہا کہ رودس صاحب حران کا ایک پسر تھا اوسکو رودس نے قید و بند مین رکھا تھا کیونکہ اوس سے
خائف تھا کہ وہ بڑا شجاع تھا اوسکا نام ارغوک تھا پس اوسکو گرفتار کرکے مقام عمق مین محبوس رکھتا تھا اور ارغوک کی
ماں کا نام بنت العسکر تھا وہ مالک و حاکم سمیساط کی تھی اور وہ اپنے اہل و اقربا کی ملاقات کو گئی تھی اور باعث مقید ہونے
اپنے پسر کے خشمگین و پر غضب رہتی تھی پھر جبکہ اوسکو یہ خبر پہونچی کہ ارسوس نے حران پر تسلط کیا ہے تو اوسپر سخت قلق
و صدمہ گذرا چنانچہ وہ سوار ہوئی اور سمیساط سے عمق مین آئی اور اپنا اختلال خاطر اپنے بیٹے سے ظاہر کیا اور اوسکو خبر دی
کہ ارسوس حران پر مسلط ہوگیا ہے پھر اوسکو حبس سے نکال کر اموال کثیرہ اسکی حوالہ کیا اور کہنے لگی کہ شہسوارون و دلیرون سے
اتفاق اور لشکر کو جمع کر اور اس شخص پر جا جسنے ایسا کام کیا ہے یعنے حران پر قبضہ کیا ہے چنانچہ ارغوک نے وہ مال خرچ کیا
پس مردم کثیر اوسکے پاس حاضر ہوئے کہ ایک جیش عظیم ہوگیا پھر اوسنے بقصد حران طرف فرات کے کوچ کیا اور یہ خبر
ارسوس کو پہونچی تو وہ بھی اوسکے مقابلے کو نکلا اور دونون جماعت باہم مقابل ہوئی اور ارغوک کے لشکر کا پیشرو ایک
مرد ارمنی تھا اوسکا نام ارجوک اور وہ بڑا دلاور تھا اوسکے ہمراہ تین ہزار آدمی کی جمعیت تھی مگر ارمنی کو شکست ہوئی
روایت ہے عبداللہ بن اُسید سے اوسنے کہا مجھسے روایت کی سالم بن ربیعہ نے دو مرد عادل تیمی سے
وراون دونون نے محمد بن عمر الواقدی سے کہ جب یہ خبرین عیاض بن غنم کو پہونچین کہ ارجوک ارمنی نے طرف ارسوس کے
کوچ کیا ہے تو عیاض نے رودس صاحب حران کو اپنے پاس بلا کر جو اخبار ارسوس کے اونکو پہونچے تھے اوس سے
ظاہر کیا اور کیفیت متسلط ہونے ارسوس کی حران پر بیان کی اور یہ کہا کہ اب ارغوک تیرے پسر نے ارادہ مقابلہ
ارسوس کا کیا ہے اور مین قصد تیرے قتل کا رکھتا ہون لیکن اگر تو ہماری دین مین داخل ہو جاوے تو قتل سے
تجھے امان ہے رودس نے کہا اگر تو مجکو چھوڑ دیوے تو جو جو قلعے میرے تحت مین ہین مین تمھارے سپرد کردون
اور کیا عجب ہے کہ مین حران مین بھی پہونچون کیونکہ وہانکے لوگ مجکو بہت دوست رکھتے ہین اسلیے کہ مین اونکے
حق مین احسان کرتا تھا اور میرا قول یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ مجکو دیکھینگے تو فوراً اوس بلد کو میرے سپرد کرینگے اور
مین تمھارے تئین حوالہ کردونگا اس شرط پر کہ تم مقام سویدخواہ نصیبین الصغرا مجکو دو اور مین تمکو اوسکا جزیہ یعنے محصول
ہرسال دیا کرونگا چنانچہ ابن غنم نے ان باتونکو اور شرطونکو منظور کیا اور عبداللہ یوقنا کو حکم کیا کہ اوس سے حلف لیوین
اونھون نے حلف لیا اور بعد اخذ و قبول حلف کے اوسکو رہا کیا اور اوسکے ہمراہ یوقنا کو بھی مع جماعت اوسکے
روانہ کیا اور رودس کے خیام اور اسباب تمام اوسکا پھیر دیا اور اوسکی جماعت کو بھی اوسکے ساتھ کردیا پھر وہ سب
آخر شب مقام مرج رغبان سے بقصد حران راہی ہوئے جب قریب حران پہونچے تو جاسوسونکو بھیجا اون لوگون نے

واپس آکر خبر دی کہ لشکر ارسوس کا بیرون حران نازل ہے اور لشکر ارغوک پسر رودس کا اوسکے مقابلے پر ہے
اور سوائے اس امر کے کہ ارجوک اسیر ہوگیا ہے کہ اوسکو ارسوس نے گرفتار کرلیا ہے باقی لشکر ارجوک کا بدستور اپنے حال پر
ہے مگر ارسوس نے اپنا ایلچی طرف لشکر ارجوک کے بھیجا ہے اور اونکو اپنی طرف طلب کیا ہے کہ تم ہمارے شریک ہو جاؤ
ہم تمپر انعام کرینگے اور یہ اسلیے تا اونکو اور اپنے لشکر کو لیکر رہا پر چڑہائی کرے اور اوسپر بھی متسلط ہووے کہ وہ بھی
اوسکے تحت تصرف مین آجاوے اور اون لوگون نے جواب دیا تھا کہ ہم پیشتر خود باہم اس باب مین مشورہ کرتے ہین
راوی نے کہا جب رودس اور یوقنا دونون وہان گئے اور دونون نے لشکر کی جانب نگاہ کی اور دیکھا کہ آگ روشن ہے
تو رودس نے یوقنا سے کہا کہ یہ آگ جو قریب بار روشن ہے شک نہین کہ میرے پسر کے لشکر کی آگ ہے پس ایک
شخص کو وہان بھیجا تاکہ خبر لاوے تب اوس شخص نے جاکر معلوم کیا کہ وہ لوگ کون ہین اور واپس آکر خبر دی کہ وہ قوم یعنے جیش
ارمن آمادہ ہین اس بات پر کہ ارسوس اونسے عہد و حلف کرے تو وہ اوسکے لشکر ہو جاوین یعنے شامل اوسکے لشکر کے
ہو جاوین اور یہ بات مقرر ہوئی ہے کہ کل جب صبح ہووے تو ارسوس اپنے اصحاب سے سو سوار و نکو ہمراہ لیکے طرف دیر
فرحا کے جو درمیان رہا و حران کے واقع ہے واسطے حلف کے جاوے اور لشکر ارغوک تیرے پسر سے پچاس مردم اکابر
بھی اوس دیر مین جاکر رہین باہم معاہدہ کرین یہ سنکے چہرہ یوقنا کا فرط سرور و فرح سے روشن ہوگیا اور رودس سے
کہا خوش ہو کہ وہ قوم اب ہمارے قبضے مین آئی بعد ازان وہان سے اوس دیر کو چلے اور قریب اوس دیر کے کمین گاہ
کیا بعد ازان یوقنا کا ایک غلام تھا قوم شریف سے اوسکو اونھون نے پالا تھا وہ اونکے ہمراہ حاضر تھا اوسکا نام شماس تھا
اور وہ بڑا دانشمند تھا سو یوقنا نے اوسکو بھیجا اور اوس سے کہا اے شماس تو پاس صاحب رہا کے جسکا نام کیلوک ہے
جا کہ اوس سے کہیو کہ اصحاب ارجوک مین جو لوگ متقدم ہین اونھون نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے اسلیے کہ وہ تیرے
لوگون سے ہو جاوین کیونکہ تو بھی اونھین مین سے اور اونکا طرفدار ہے اور ارسوس اہل روم سے ہے اور وہ ہمارے
لوگ دیر فرحا مین آتے ہین اور ارسوس اونکے ساتھ ہے اسواسطے کہ اونسے حلف و عہد کرے اور اونسے بھی حلف و عہد
لیوے مگر ارسوس تجھسے ارادہ درخواست رکھتا ہے کہ تو دو سو آدمیون سے نکل کر قرب دیر سے ہمارے لیے کمین گاہ مین
بیٹھے تاکہ جب ہم لوگ مردم ارجوک وہان پہونچین تو اوس وقت تو نکلکر ہمپر چھاپہ مارے چنانچہ شماس روانہ ہوا اور پاس
صاحب رہا کے پہونچا اور جو کچھہ اوسکے صاحب یوقنا نے اوس سے کہدیا تھا اوس سے بیان کیا غرضکہ قضا و قدر
الٰہی سے وہ حیلہ جسکی فکر و تدبیر یوقنا نے کرکے صاحب رہا سے کہلا بھیجی تھی اور اکابر جیش ارجوک کی جانب سے پیغام
بھیجا تھا ایسا ہوا کہ جب شماس یوقنا کے پاس سے صاحب رہا کے پاس پہونچا اور اوس سے وہ باتین جو ابھی مذکور
ہوئین بیان کین اور اس عہد کو اوس سے استوار کیا پس صاحب رہا چار سو آدمی اپنی قوم سے ہمراہ لیکر اور سلاح و ساز
حرب سے مضبوط ہوکر نکلا و بقصد دیر فرحا روانہ ہوا اور یوقنا بھی مع اصحاب اپنے اونسے قریب قریب کمین گاہ مین مستعد بیٹھے

کہ شماس بھی اونسے فرصت پاکر علیحدہ ہوگیا اور یوقنا کے پاس آکر خبر دی کہ صاحب رہا فلان مقام مین تمسے قریب کمین نشین ہے
اور او دہر حال ارسوس کا یہ تھا کہ جب اوسنے اپنا ایلچی طرف ارمن لشکر اجوک کے بھیجا تھا تو رودس ارمن کے پاس آیا اور اونکو
فہمائش کی کہ ارسوس تمسے حلف و عہد کرے اور تم اوس سے حلف کرو اس بات کا کہ تم اوسپر حملہ نکرو یعنے دوسرے گروہ
کے ساتھ آمیزش نکرو اور اتفاق اس امر پر ہوا تھا کہ حلف دیر فرا مین واقع ہو پھر آخر شب ہوئی تو لشکر ارسوس اور جماعت
ارمن از یکدیگر علیحدہ علیحدہ روانہ ہوئے اس خوف سے کہ کسی کی جانب سے غدر و عہد شکنی واقع نہو اور صاحب رہا سے
جو کچھ قرارداد ہوا تھا تو اوسکی طرف سے ان لوگونکی خاطر مطمئن تھی و بعد ازان گروہ ارمن نے قبل اپنے خروج اور کوچ کے
اپنی جمعیت مین سے ہزار مرد شجعان کو بلباس اہل رہا کے آراستہ کیا اور اونکو فہمائش کر دی کہ خفیہ لشکر سے پیش رومی
کرکے لشکر رہا مین جا ملین او سطور سے کہ گویا مددگار صاحب رہا کے ہین اور کہدیا تھا کہ کچھ کلام نکیجو جب تک دیکھو کہ صاحب رہا
اپنی کمین گاہ سے باہر نکلا پھر جسوقت وہ برآمد ہوئے اور تم اوسکے سامنے سے آؤ تو بآواز بلند باخود اظہار خوشی خوشخبری کا
کیجیو گویا کہ تم اوسکے ہمراہیون مین سے ہو یہانتک کہ وہ تمسے مطمئن خاطر رہین دریں صورت شاید کہ تم اوسپر قدرت و دسترس پاؤ
کہ اوسکو گرفتار کر رکھو یہانتک کہ ہمارا امیر اجوک بھی آپہونچے غرضکہ یہ کتیبہ ہزار ارمن کا بطریق پیش رومی کے اول شب سے
روانہ ہوچکا تھا اور کسیکو انکی روانگی کی خبر نتھی راوی نے کہا کہ جب ارسوس حوالی دیر مین جا پہونچا تو دفعۃً دوسو
شہسوار اصحاب نبی صلعم سے کمین گاہ سے نکلکر اوسپر آپڑے اور اونکا افسر عمرو بن معدی کرب زبیدی تھا اور سبب
یکایک خروج کرنے اصحاب کا یہ تھا کہ جسوقت عیاض بن غنم نے رودس کو بھیجا اور یوقنا کو بھی مع اصحاب اوسکے
اوسکے ساتھ کر دیا تھا تو رودس کیطرف سے بدگمانی ہوئی اور کہا بیٹنے بہت جلدی کی کہ ولی اللہ کو عدو اللہ کے ساتھ
کر دیا ہے تب خالد نے کہا اے امیر تو اپنی خاطر کو رودس کیطرف سے مطمئن رکھ کیونکہ یہ لوگ روم جو تبدل کرتے
ہین اوسے وفا کرتے ہین اور وہ لوگ اس بات مین عار رکھتے ہین کہ اونمین سے کوئی کچھ قول کرے اور اوسکو وفا نکرے
عیاض نے کہا اے ابو سلیمان بہر حال ہمکو لازم نہین ہے کہ ہم اپنے اصحاب اور اونکے ساتھ والون سے غافل
رہین بعد ازان اونھون نے عمرو بن معدی کرب زبیدی کو دوسو سوارون سے روانہ کیا تھا اور یہ لوگ حیران ہوکے
جاتے تھے کہ اثنائے راہ مین ارسوس مل گیا کہ وہ دیر فرا کو جاتا تھا آخر الامر اوسکو اور اوسکے ہمراہیونکو ان لوگون نے
گرفتار کر لیا اور اودہر یوقنا نے کیلوک صاحب رہا کو پکڑ لیا اور بقیہ رہ کمین مین پوشیدہ رہے رات کو طرف رہا کے
متوجہ ہوئے جب قریب رہا کے پہونچے تو یوقنا نے اوسطرح کا لباس پہنا جسطرح کا لباس صاحب رہا پہنے تھا
اور اصحاب یوقنا نے بھی ایسے لباس پہنے جیسے جماعت صاحب رہا پہنے تھے پھر جب رہا سے نزدیک ہوئے اور
شعلین روشن کیے ہوئے تھے تو دربانون نے پھاٹک کھول دیا پس یہ لوگ رہا مین گھس پڑے اور
جب اندر داخل ہوگئے تو ان لوگون نے بصدائے تہلیل و تکبیر و ثنائے رب قدیر کے اپنی آوازونکو بلند کیا

پس عوام الناس مین سے کسیکو جسارت نہوئی کہ کچھ کلام کر سکے پھر رہا مین جسقدر ذخیرہ اور اشیاے تحفہ اور خزانہ مال کیلوک کا تھا اوس سب کو یوقنا نے قبضے مین کیا اور رؤساے رہا مین جنسے کچھ اندیشہ وخطرہ تھا اونکو بھی گرفتار کرلیا ومن بعد ایک شخص کو اپنے اصحاب مین سے جسپر وثوق واعتماد تھا رہا پر حاکم مقرر کیا اور ایسا ہوا کہ کیلوک کے برادر عم او نے جب امان مانگی تھی تو عیاض نے اوسکو امان دی تب اوسنے تمام اون اشیا وخزائن پر جو بعد کیلوک کا تھا رہبری کی بعد ازان عیاض بن غنم نے ابن عم کیلوک کو اپنے ہمراہ آگے کرلیا اور بقصد حران روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو یہ دیکھا کہ رودس نے حران کو فتح کرلیا تھا اور یہ اسطرح ہوا کہ جب عمرو بن معدی کرب زبیدی نے ارسوس کو گرفتار کرلیا تھا تو رودس مع بقیۂ لشکر مسلمین روانہ ہوا تا آنکہ حران مین پہنچا اور جو لوگ شہر پناہ کی دیوارون پر حارس ونگہبان تھے اونکو ندا دی جب اونھون نے رودس کو پہچانا تو شہر کا دروازہ کھول دیا اور اوسکے روبرو تعظیم کو جھکے اور رب کے دار الامارۃ مین اوسکو لے گئے پھر جب رودس ... ان کا ... ہوا اور رئیسان بلد اوسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور اوسکی سلامتی کی مبارکبادی دینے لگے تو رودس ... مین خطبہ پڑھنے کو کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم آگاہ ہو تحقیق کہ حق تعالی نے مجھے آفتون سے نکالا اور ہلاکت سے نجات دی اور ... ایسا ... گذرا اور مینے امیر قوم مسلمین سے عہد کیا ہے کہ اس شہر کو مین اونکے سپرد کرون اور وہ مجھکو والی ... اور مینے امیر سے اس عہد پر حلف کیا ہے بے شبہ مین اپنا عہد وفا کرونگا اور مین تمھارے سامنے گواہی ... کہ جو جو دین خلاف دین اسلام ہین وہ سب باطل ہین وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئنہ محمد رسول وفرستادۂ خدا ہے جب اہل حران نے یہ کلام رودس کا سنا تو کہنے لگے کہ حق تعالی نے آپ کے ساتھ ارادۂ خیر کیا پس ہم بھی آپ کے ساتھ آپ کے اسلام پر موافقت کرتے ہین چنانچہ وہ لوگ بھی اسلام لائے مگر کچھ لوگ ونمین سے تو اسلام سے محروم رہے

ذکر فتوح قلعہ راس العین

روایت ہے ربیعہ بن ہیثم سے اوسنے روایت کی ہے عبد اللہ تنوخی سے اوسنے عبدان بن علیہ سے اوسنے کہا کہ اہل جزیرہ اسلام نہین لائے تھے مگر باعث اہل حران کے یعنے بسبب اسلام لانے اہل حران کے اہل جزیرہ ایمان لائے تھے پھر جب اصحاب نبی صلعم نے دیکھا کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے تو اصحاب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰى دِيْنِكَ وَلَا تُمَكِّنْ مِنْ بِلَادِهِمْ عَدُوًّا یعنے اے پروردگار ان لوگونکو تو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور انکے بلد سے کسی شے پر انکے دشمنونکو مکنت وقدرت نہ دے پھر اون لوگون نے اون شہرونکے کنیسون اور دیرونکو مسجدین اور جامع مسجد کر ڈالین اور جو کچھ حوالی ونواحی حران ورہا کے مضافات سے تھا وہ سب اونھون نے تفویض صحابہ کردیا

وبعد ازان عبداللہ یوقنا راسے حران مین آئے اور اصحاب نبی صلعم کو مجتمع کرکے در بارہ رہا مشورہ کیا کہ اوسکا حکم کیونکر
ہے تب سعید بن زید نے کہا کہ تمھین نے اس شہر کو اپنے حیلون اور اپنی تدبیرون سے لیا ہے تو ہر آئنہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلحَربُ خُدعَۃٌ یعنے جنگ حیلہ سازی ہے اور البتہ یہ حیلہ پورا ہوگیا اور جو لوگ
اس بلد مین ہین وہ سب بندگان وکنیزان مسلمین ہین اور اونکا سارا مال بھی مال مسلمین ہے تب یوقنا نے کہا تم خوب
جانتے ہو کہ جزیرے مین سے اکثر تمھارے قبضے مین ابھی نہین آئے ہین اور وہان ابتک بڑے بڑے قلعے مانع مداخلت
ہین پس صوابدید یہ ہے کہ ایسے خیر وخوبی کے کام کرو جس سے ذکر تمھارا بلند آوازہ رہے اور فخر تمھارا زیادہ ہو تب
سعید نے کہا ہر گاہ ایسا امر ہے اور یہ ارادہ ہے جیسا تمنے ذکر کیا تو یہان کے لوگونکو انکے حال پر چھوڑو یہانتک کہ
ہم چلکر دیکھین کہ انکے بارہ مین امیر عیاض بن غنم کی کیا رائے ہے چنانچہ یہی امر قرار پایا وبعد ازان یہ خبرین شاہ شہریاض کو
متصل پھونچین کہ بلاد حران ورہا وسروج وسنجن والکساس وعمق ان سب پر دخل عرب کا ہوگیا پس اوسکو اپنے
ملک کے زوال کا یقین ہوا تب وہ اور اوسکے معتمدین موثقین مقام راس العین مین داخل ہوئے اور بیعہ نسطوریا
مین جو آج جامع مسجد ہے اونھون نے نماز پڑھی جب اپنی نماز سے فراغت پائی تو شہریاض ملک نے کہا اے معاشر
روم آگاہ ہو کہ ہر آئنہ اہل عرب ہمارے بلاد مین شریک ہوگئے ہین اور یہ سارے بلاد اونکے معاقل ومامن ہین اونمین
وہ لوگ مجتمع ہوتے ہین اور وہان اونکے یار ومعاون ہین اون لوگون سے انکو رسد غلہ وعلوفہ پھونچتا ہے اور شہر وکے
اونکے پاس مالہائے خطیر آیا کرتے ہین اور ملک خابور تمام اونکا ہے اور اونھین کے حکم مین ہے اور اب درمیان ہمارے
اور اونکے سواے جنگ اس مرتبہ کے جو در پیش ہے اور کچھہ باقی نہین ہے اگر ہماری فتح ہوئی تو مقام وقیام عرب کا
ہمارے درمیان نرہیگا اور اگر عرب کی فتح ہوئی تو یہ ہمارے سارے بلاد اونکے ہین چنانچہ میری رائے مین ایک بات
آئی ہے کہ وہ صائب وباصواب ہے لوگون نے پوچھا وہ کونسی رائے ہے ملک نے کہا میری رائے یہ ہے کہ جنگ سے
اونکو دیر ودرنگ مین رکھین یعنے جنگ مین ایام گذاری کرین اور اس عرصے مین دونون شاہان بزرگ سفر وزعفرہ کو
نامہ لکھین کیا عجب ہے کہ یہ دونون اپنے اپنے لشکر سے ہماری کمک کرین اور ملک حرقناس بن خارس کو اور ملک انطاقی
کو جو نینوی وبلاد نینوی کا مالک ہے نامے لکھین اور جبر بن صالح النکاریہ کو بھی لکھین کہ یہ سب ہمکو مدد دیوین پھر جسوقت
یہ ملوک ہمارے پاس اپنے لشکرونکو بھیجین تو ہم باستعانت مسیح کے مسلمانون سے مقابلہ کرین کہ حقتعالی نصرت اپنی
جسکو چاہے عطا کرے چنانچہ وہ سب بالاتفاق یکزبان ہو کر بولے یہ رائے بہت خوب ہے پس وہ نامے لکھے گئے اور
ایلچیونکے ہاتھون ملوک مذکورین کے پاس مرسل ہوئے وبعد ازان شہریاض اپنے لشکر مین واپس آیا واقدی علیہ الرحمہ
نے کہا کہ عیاض بن غنم جو کہ اوسوقت جنگ قوم سے بازرہے تو اسلیے کہ اونکی رائے مین فتح بلاد اونکے اصحاب کے
ہاتھہ سے بدون قتال متصور تھی اسوجہ سے اونھون نے جنگ کرنے مین تعجیل نکی اور اسلیے کہ وہ قوی پشت تھے

باعث اون بلاد کے جنکی فتح ہوگئی تھی ونیز عیاض بن غنم نے عبیدہ بن الجراح کو بطلب مدد رقعہ بھیجا کہ جو خبر قوم کی تھا ری بابت آوے اوس سے ہمکو مطلع کرو آور راوی نے کہا کہ جب نامے ملک شہر یاض کے صاحبان اقالیم کو پہونچے تو اونہون نے اوسکی نصرت کے لیے لشکر معین کیے اور نامہ شہر یاض کا والی اخلاط کو پہونچا اوسکی ایک دختر تھی نہایت صاحب حسن و جمال اور وہ ازروی قوت کے منجملہ مردان شجاع کے تھی اوسکا نام طاریون تھا اور محل استقرار یعنے قرارگاہ اوسکا ایک جبل تھا جو ہمنام اوس دختر کا تھا یعنے جبل طاریون اور حال یہ تھا کہ جو کوئی اوس سے خطبہ و خواستگاری کرتا تھا وہ راضی ہوتی تھی مگر بشرطیکہ میدان مین اوسکا مقابلہ کرتی تھی اسلیے کہ اگر صاحب خطبہ اوس دختر پر غالب آوے تو وہ اوسکا شوہر ہوجاتا وہ تمام اہل خطبہ پر غالب آئی تھی و منجملہ خواستگار ونکے ایک لڑکا تھا سوسی نام پسر ملک طنطو والی جبل سناسنہ کا اور وہ اپنے پدر کیطرف سے ہدیہ واسطے پدر طاریون کے لیکر اخلاط مین آیا تھا اور خواستگاری کی تھی چنانچہ اوس دختر نے کہا میری وہی شرط ہے جو معروف ہے پس اوسنے میدان مین اوس جوان سے مبارزطلبی کی آخر اوسپر غالب آئی اور اوسکی پیشانی کے بال کاٹ لیے اس بات کو چند روز و شب گذر گئے تھے پھر جبکہ ملک شہر یاض نے ملوک کو بنابر استمداد نامے لکھے اور والی اخلاط کو بھی بطلب مدد نامہ لکھا تو والی اخلاط نے شہر یاض کی طرف چار ہزار سوار روانہ کیے اور اس جماعت پر اپنی دختر طاریون کو افسر کیا اور اوس سے کہا اے میری دختر آخر مینے تجکو لشکر پر مقدمۃ الجیش کیا ہے اور مین یہ چاہتا ہون کہ تو عرب پر ایسا غلبہ و حملہ کر جیسا کہ تو شہسوارون پر حملہ و غلبہ کرتی ہے یہانتک کہ تو نزدیک مسیح کے سکو ہو آور راوی نے کہا کہ ملک سناسنہ نے بھی اپنی ایک جماعت مردان کارزار کو ہمراہ لشکر طاریون کے کر دیا اور افسر اوس جماعت کا سوسی اپنے پسر کو کیا تھا چنانچہ وہ لڑکا مصاحبت و ہمراہی مین طاریون کے چلتا تھا اور یہ لڑکا یعنے سوسی کمال شاندار و طرحدار اور جمال مین بغایت وجیہ و حسن دار تھا ہلال ابرو اوسکا بدر نما تھا اور وصف خوبروئی مین وہ خوبان زمان سے یکتا و بیمثال تھا آخر جب نظر طاریون کی اوسکے چہرۂ جمیل پر پڑی تو اوسکو بچشم محبت و رغبت دیکھنے لگی اور دل اوسکا اوسکے دام عشق مین پھنس گیا پھر اوسنے اپنے لوگونکو حکم کیا کہ اوسکی جماعت کے ساتھ ساتھ چلین **واقدی** نے کہا اس واقعات فتوح مین بہترین وقائع یہ ہے کہ اس لڑکی یعنے طاریون کا ایک برادر عمزاد تھا اوسکا نام برغون تھا وہ بھی طاریون کے عاشقون مین تھا اور اوسکو بہت چاہتا تھا مگر یہ استطاعت نرکھتا تھا کہ اوسکو اپنا احوال سناوے اور برغون بھی مرد شجاع و سخت گیر تھا اور اوسکے قبضے مین معاقل و مامن بہت سے تھے مثل حران و معدن و ابرون و قف و انظر و بدلیس و ارزن اور وہ بھی واسطے نصرت شہر یاض کے اپنی تین ہزار فوج سے چلا تھا پھر جس وقت لشکر اوسکی عمزادی طاریون کا بدلیس مین پہونچا تو اوسنے اوس لڑکی کے لیے بڑا اہتمام اور اوسکا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور تحف و ہدایا سے وافر اوسکے پیشکش کیے اور اوسکے ہمراہ کوچ کیا یہانتک کہ یہ سب فوجین قلعہ کیفا مین پہونچین پھر وہان سے طرف موزر کے اپنا رستہ لیا اور ایک قلعہ پر جو معروف بالبتاج اور راہ نہر پر واقع ہے جا اوترے

اور یرغون پر اور عزادطار یوان نے اپنے جاسوس و ہرکارے مقرر کیے تھے کہ وہ اوسکو احوال دختر سے مطلع کرتے رہتے تھے پھر جب طاریوں مقام نہر پر اوتری تو اوس جوان سوسی کے پاس ایک آدمی بھیجکر کہلا بھیجا آگاہ ہو کہ محبت صادقہ نہیں ہوتی مگر بعد افراط عداوت کے یعنے بعد فرط عداوت کے اگر محبت ہوجاتی ہے تو پھر محبت صادقہ ہوجاتی ہے اور مین پشیمان ہوئی امر گذشتہ واز دست رفتہ پر کہ مجھسے جو کچھ تیرے ساتھہ ہوا یعنے رد خطبہ بعد غلبۂ میدان کے اور مجھکو معرفت اس بات کی حاصل ہوئی کہ جب ہم قتال اعدا سے مراجعت کرینگے اوسوقت تو اپنا ایلچی میری خواستگاری مین میرے باپ پاس بھیجیو اور بالفعل مین چاہتی ہون کہ وقت شب تو میرے ابن عم یرغون سے چھپ کر میری ملاقات کر تا درمیان میرے اور تیرے عہد و میثاق ہوجاوے کہ تو مجھسے حلف کرے میری خواستگاری کا میرے باپ سے او مین تجھسے حلف کرون کہ سوائے تیرے اور کسیکو مین قبول نکرون اور جب یہ پیغام اپنے ایک خادم کی زبانی کہلا بھیجا تو اوسکے ساتھہ کچھہ قسم حلویات وغیرہ سے یہ بھی بھیجا اور مثل اسکے کچھہ شیرنی وغیرہ اپنے ابن عم یرغون کے لیے او رسیطرح سارے امرا سے ندمار کے لیے بھی بھیجا تا کوئی اوسکے راز کو نجانے یعنے اسواسطے کہ بوجہ ہدیۂ عام کے ہدیۂ سوسی کی خصوصیت پہچانی نجاوے راوی نے کہا کہ یہ خادم جو ہدیہ و پیغام لیگیا اور اس کیفیت سے آگاہ ہوگیا وہ پروردہ اوسکے ابن عم یرغون کا تھا کہ اوسنے اوسکو اپنی گود مین پالا تھا اور اوس سے محبت شدید رکھتا تھا چنانچہ اوس خادم نے یہ سب باتین طاریون کی جو نسبت سوسی بن سلنطور کے واقع ہوئین تھین یرغون سے بیان کین اور کہا کہ طاریون آج کی شب ارادہ اوسکی ملاقات کا رکھتی ہے تا اوس سے قول و قسم اس بات مین محکم کرے کہ مین تیرے سوائے کسی غیر کو قبول نکرونگی یہ سنکے یرغون نے اس بات کو اور اپنے ارادے کو اپنے دلمین مخفی رکھا پھر جسوقت تاریکی شب نمودار ہوئی تو اوسنے اپنے لشکر کے امیرون اور افسرونکو طلب کیا اور اونسے کہنے لگا تم لوگ آگاہ ہو مین تمپر والی و حاکم اس وجہ سے ہوا ہون کہ سبکے علم مین میری عقل و دانشمندی تمہارے عقول سے بہت زیادہ ہے اون لوگون نے کہا اے صاحب ہمارے آپکا جو ارادہ ہو ارشاد کیجیے تا ہم آپکا فرمانا بجالاوین اور امتثال آپکے امر کی کرین یرغون نے کہا اے قوم تم جانتے اس بات کو کہ ہم لڑائی پر جاتے ہین اور حال یہ ہے کہ تم تھوڑے عرصے مین دیکھہ لوگے کہ گھوڑے ہمکو پامال کرینگے اور روند ڈالینگے اور نیزے ہمکو گھیر لینگے اور چھید ڈالینگے تب اون لوگون نے کہا یہ بات کیونکر ہے یرغون نے کہا کہ عرب نہ خواب غفلت مین ہین اور نہ کچھہ دور ہین اور البتہ نصرت اونکی جانب عائد ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ ملک شہر یاض از روے وفور ہمت اور از روے کثرت لشکر کے ہرقل بادشاہ اور دیگر ملوک روے زمین سے بزرگتر و زیادہ تر نہین ہے اور حال یہ ہے کہ عرب اونکی دولت و سلطنت پر متسلط ہوگئے اور اونکے معاقل و مامن کو لیلیا اور وہانکے ملوک کو گرفتار کرلیا یا دور کردیا اور مجکو یقین ہے کہ ملک شہریاض کو روز جنگ عرب کے مقابلے مین ثبات و قرار نہوگا کیونکہ اوسکے بلاد پر وہ لوگ مالک ہوگئے ہین کہ شہرہاے حران ورہا و سروج وغیرہ و خابور و ماردین

وقلعۂ ماردین یعنے قلعہ لمراۃ کو تسخیر کرلیا اور ارسوس کو اسیر کرلیا اور اوسکی دختر ماریہ کو بھی لے لیا اور گویا کہ تم بھی عرب کے امکان مین ہو کہ وہ مالک دیار شہر یا فض کے ہو کر تمھاری طرف پھر پڑینگے تو تمھارے دیار پر بھی غالب آوینگے اور تمھارے حریم یعنے اہل وعیال کو بندی کرینگے اور خوب جان لو کہ وہی لوگ حق پر ہین اور سیرت اونکی یہ ہے کہ جب وہ جو بات کہتے ہین تو اوسکو پورا کرتے ہین اور وہ اپنے قول وقرار کو وفا کرتے ہین اور جو کوئی اونکا مطیع ہوجاتا ہے وہ اپنی جان کی امان پاتا ہے اور اپنے اہل وعیال ومال سے ایمن ہوجاتا ہے چاہے وہ اونکے دین مین آوے خواہ اپنے دین پر رہے الغرض تم آگاہ ہو کہ اس لڑکی طاریون کی طرف سے میرے دلمین آگ بھڑکتی ہے اور مینے اوسکو پیغام بھیجا تھا کہ وہ میری زوجیت مین آوے اور مین اوسکا شوہر ہون مگر اوسنے اس بات سے انکار کیا اور اب وہ ابن ملک سناسنہ کو چاہتی ہے پس اگر اس لڑکی نے عقد تزوّج اپنا اوس سے کیا تو یہ سب یکدست ویکدل ہو کر ہمارے معاقل ومامن کو لے لیوینگے اور ہمارے قلعونکے مالک ہوجاوینگے پھر ہمکو انکے ساتھ یارائے مقاومت نرہیگا فلہذا میری رائے یہ ہے کہ مین آج کی رات طاریون کو گرفتار کرلون بعد ازان یرغون سنے وہ سب باتین جو خادم نے کہی تھین اون ندیمون سے بیان کین تب اون لوگون نے جواب دیا کہ اے ملک جب آپ اوسکو گرفتار کرلینگے تو کونسی زمین آپکی جای پناہ ہوگی اور کونسا قلعہ آپکا حامی ہوگا یرغون نے کہا مین ارادہ لشکر عرب کا رکھتا ہون کہ ہم اونسے امان حاصل کرینگے اونھون نے کہا ہرگاہ آپ اس امر پر آمادہ ہین تو عزم کیجیے یرغون نے کہا تم اپنی تیاری کرو اور کوچ پر مستعد ہو پس اونھون نے یون ہی کیا **واقدی** رح نے کہا پھر جب تاریکی شب ہوئی تو پیش ازانکہ سوسنی پوشیدہ ہوکر آوے یرغون خود بجائے سوسنی چھپ کر گیا اور سراپردۂ طاریون مین پہونچا جب دختر نے اوسکو دیکھا تو سوسنی سمجھکر برجستہ اوسکے سامنے اوٹھ کھڑی ہوئی اور اوسپر سلام کیا اور تعظیم کے لیے اوسکے آگے جھکی اور طاریون نے یہ کیا تھا کہ پہلے سے نگہبانون اور غلامون اور دربانون کو اپنے پاس سے دور کردیا تھا تا کوئی اسکے اسرار سے مطلع نہو بعد ازان کہ طاریون کو ثابت ہوا کہ وہ اوسکا برادر عم زاد یرغون ہے تو شرمندہ وترسندہ ہوئی اور اوس سے سوائے اسکے اور کچھ بن نہ آئی کہ نہایت الحاح والتجا سے اوسکی مدارات کرنے لگی یرغون نے کہا اے طاریون تجھے یہ گمان تھا کہ مین تیرے رازدرپردہ پر واقف نہوسکونگا اور تیرے امر کا تفحص نکرونگا ہوائے تجھپر بھلا کیا مناسبت ہے درمیان روم وارمن کے تا آنکہ تو طرفا ابن ملک سناسنہ کے مائل وراغب ہوئی اور مجھ ایسے کو ترک کیا بعد ازان یرغون اوسپر بغضب متوجہ ہوا اور اوسکو گرفتار کرلیا اور اوسکے منھ کو کسی گندی چیز سے بند کردیا یعنے کپڑا وغیرہ مثل لقمہ کے منھ مین بھر دیا اور اوسکے دونون بازو باندھ کر اپنے لشکر مین لے گیا اور اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ اپنا رخت وسلاح آراستہ کیے ہوئے گھوڑون پر سوار ہین اور خیمے اوکھڑ چکے اور اسباب لد چکی ہین پس یرغون نے وہان پہونچکر طاریون کو ہشتر پر سوار کرلیا اور فورًا وہانسے کوچ کردیا اور اصحاب سوسنی کوچ کرنا یرغون کا دیکھکر اپنے لشکریون سے کہنے لگے کہ تم لوگ کوچ کرنے مین توقف کرو جبتک کہ صبح روشن ہوجاوے اسلیے کہ

راستہ تنگ ہے اسمین گھوڑون و شترونکا ازدحام و ہجوم ہوجاویگا چنانچہ اون لوگون نے ویسا ہی کیا کہ ٹھہرے رہے
اور یرغون نے راہ روی مین شتابی کی یہانتک کہ اوسکو صبح نہوئی مگر مقام سور پر پہونچکر پس وہان وہ اترپڑا اور
وہ لڑکا یعنے سوسی پس اوس شب کو طاریون کے پاس نگیا اور نہ اوس سے کچھ سوال کیا اور اس خوف سے اوسکے
پاس نگیا کہ ایسا نہو اوسنے کچھ مکر و فریب اوسکی گرفتاری کا کیا ہو ولیکن جب صبح ہوئی تو اوسنے اپنے خادمون و ملازمون کو
حکم کوچ کا دیا اور خود سوار ہوکر طاریون کے سراپردے کے قریب آیا اور اوسکے لوگونکو دیکھا تو وہ منتظر تھے کہ طاریون
اپنے سراپردے سے برآمد ہو جب دیر ہوئی تو ایک خادم طاریون کا اندر خیمے کے گیا اور باہر نکلکر کہنے لگا کہ ملکہ اپنے
خیمے مین نہین ہے اور اوسکا کچھ معلوم نہین ہوتا اور نہ اوسکے غائب ہوجانے کا کوئی سبب معلوم ہوتا ہے یہ سنکے
اوسکے سب اصحاب مضطرب و حیران ہوئے اور ارادہ بازگشت کا کیا اوسوقت ملکہ کے ایک مصاحب و رفیق نے کہا
اگر ہم پھر چلینگے تو ہم ملک سے اسطور سے ایمن نہین ہین اس بات مین کہ وہ ہماری گردنین ماریگا اور کہیگا تم لوگون نے
یہ کیسی غفلت کی کہ میری دختر کو تمھارے درمیان سے کوئی پکڑ لے گیا پس تمھارے حق مین خیر نہین ہے اور ملکہ کو
سواے یرغون اوسکے ابن عم کے اور کوئی نہین لیگیا ہے اسلیے کہ اوسکے دلمین اوسکی طرف سے بہت کچھ خیال تھا
بعد ازان وہ سب سوار ہوئے اور اوسکی طلب و تلاش مین کوشش کرنے لگے راوی کہتا ہے کہ یرغون جب
مرج سور مین اوترا تھا تو وہان آرام کیا اور آمادہ کوچ تھے کہ ناگاہ وہ قوم یعنے اصحاب طاریون اوسکے سرون پر
جا پہونچے اور شور و غوغا کرنے لگے کہ اے یرغون تو ہلاک ہو ملکہ کو اپنی قید سے چھوڑدے اور قبل از حصول اپنی خواہش و پیش از
وقوع اپنی مرگ کے اوسکو بند سے رہا کر مگر یہ کہ یرغون نے اوس جماعت اور اپنے بنی اعمام یعنے عمزادونکو اور اوسکے اعزہ و اقربا کو
جو ہمراہ اوس لشکر کے تھے حقیر و خوار سمجھا پس اوس حالت مین اپنے بنی اعمام سے خطاب کرکے کہنے لگا تم خوب جان لو اس
بات کو کہ اہل عرب اپنے اعدا پر فیروزمند نہین ہوتے مگر بسبب صدق اپنے دین کے اور اسوجہ سے کہ قتال کرنا اونکا اوسواسطے
دین خدا کے ہوتا ہے اور آگاہ ہو کہ یہ قوم جنکی طلب مین ہم چلے ہین وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ اپنے امور مین غافل ہون
خصوص جبکہ اونکو معلوم ہوجاوے کہ ہم لوگ اونپر قصد رکھتے ہین اور اونکا ارادہ کرتے ہین اور وہ قابو مین آوینگے
مگر طریق عقل و تدبیر کامل سے اور ہر آئینہ دین اونکا ہمارے دین سے برتر ہے اسلیے کہ وہ خداے یکتا کی وحدانیت کا
اعتقاد رکھتے ہین اور ہم لوگ صلیب و صورتونکو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگ قائل اس بات کے ہین کہ خدا کے لیے
زوجہ اور پسر ہے وحال آنکہ وہ یکتا فرد اور مستغنی عن الغیر ہے اور مجکو قول اونکا معلوم ہے جس بات کے وہ قائل ہین
کہ مقتول اونمین کا جنتی ہے اور مقتول ہم مین کا جہنمی ہے کیونکہ ہم لوگ اونکے نزدیک کافرون مین ہین غرضکہ اگر تم لوگ
اپنے اعدا پر ظفر چاہتے ہو تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہو آخر اونھون نے
کلمہ توحید بالاعلان زبان پر جاری کیا کہ اونکے شور و صدا سے پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر اور درختون

اور پھر ونمین غلغلہ پڑگیا پھر جب دشمنان خدا نے اونکی آوازین سنین اور اونکے کلمات سے آگاہ ہوئے تو معلوم کیا کہ جماعت
یرغون دین اسلام مین داخل ہو گئی بعد ازان سوسی نے باتفاق اپنی جماعت کے یرغون کو گھیر لیا اور کہنے لگا اے یرغون
تجھپر ویل وہلاکی ہو کیا تجکو یہ بات کفایت نہین کرتی کہ تو لوگونکے درمیان نامدار اور دین نصرانی مین کافر ہو گیا کیا تجکو یہ
گمان ہے کہ تو نے جو اونکے دین مین رجوع کی ہے تو وہ ہمپر تیری نصرت و مدد کرینگے اور عرب کہان ہین جو تیری صدائے
استغاثہ اون تک پہونچے گی اور عنقریب ہم تجھسے فراغ کرتے ہین اور برے حال سے تم سب کو قتل کرتے ہین اب تم
محمدؐ کو پکارو کہ وہ تمھاری مدد کرین وبعد ازان ان لوگون نے یرغون اور اوسکے اصحاب پر حملہ کیا پس ان لوگون نے
بھی آگے بڑھ کے بصدق نیت وبتوفیق ارادت مقابلہ کیا اور اظہار کلمۂ حق کا اور اعلان دین کا سید خلق پر کیا اور اپنی
تلوارونکو خون اعدا سے رنگین کیا اور اونکو آب دم شمشیر سے سیراب کیا اور اونسے جہاد کرنے مین منازل جنت کے
طالب ہوئے اور دنیا کو طلاق ثلاثہ یعنے طلاق باین دیا تا آنکہ اونکے صدق شوق کی آگ بھڑکی تو زراعت کفر جلادی
اور اوسکو ہوا اوڑا لے گئی پھر جب شعاعین اونکے افکار کی پرتو فگن اور شعلین اونکے انوار کی روشن ہوئین تو اونھون نے
سوا اوس پروردگار واحد یکتا کے اور کسی شے کو ایسا نپایا کہ اوسکی طرف اشارہ بوحدانیت یا صفت اوسکی بالوہیت
یا نعت اوسکی بازیبت کرین پس اونھون نے توسن عبودیت کو میدان عذرخواہی مین جولان کیا اور بزبان اقرار
پکارنے لگے کہ آمَنَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ یعنے ہم ایمان لائے ساتھ اوس پروردگار کے جو کل عالم پر غالب ہے
اور کہنے لگے اوسکے سوا ہمنے غیر کی عبادت کیونکر کی وحال آنکہ بجز اوسکے کوئی ہمارا معبود نہین ہے پس وائے بر خجلت
وندامت جب ہم روبرو اوسکے کھڑے ہونگے اوس روز سامنے اوسکے جب سب پیش کیے جاینگے درینصورت ہم کس بضاعت
اور سرمایہ سے اوسکی رضا وخوشنودی کی خواہش کرینگے چنانچہ منادی قرآن اونھین کی طرف اشارہ کرتا ہے وَاٰخَرُوْنَ
اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِہِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْہِمْ یعنے اور دوسرے وہ لوگ جو اپنے
گناہونکا اعتراف واقرار کرتے ہین وہ ہین جنھون نے اعمال صالحہ اور افعال قبیحہ کو باہم مختلط کر ڈالا قریب ہے اور کچھ
بعید نہین کہ حقتعالی اونکی توبہ قبول کرے پھر جب اونکو ہول قیامت سے خوف ہوا تو اونھون نے لشکر طاعات آراستہ
کیا اور رایات امید رکاب اقبال مین رکھے اور اپنے لشکر عز وجلال کے ساتھ جولان گر ہوئے اور آفتاب اونکے اسلام کا
فلک اطاعت وانقیاد پر درخشان ہوا اور منادی جہاد اونکو ندا دینے لگا کہ اے اخیار نیکوکار تمپر سلام کہ بسبب تمھارے
صبر واستقامت کے تمھارا کیا خوب گھر آخرت کا ہے **راوی** کہتا ہے کہ آخر اون ناکسون نے یرغون اور اوسکی
جماعت کو گھیر لیا اور وہ اشرار اونپر چڑھ آئے یہانتک کہ یرغون اور اصحاب اوسکے جسوقت معرض ہلاکت مین
پہونچے یکبارگی دروازہ سور کا کھلا اور اوسمین سے سو سوار مانند شیر غضبناک کے نکل آئے اور باواز بلند تہلیل وتکبیر
کرتے ہوئے پکار کر کہنے لگے کہ اے کلمۂ توحید کے کہنے والو نصرت وتائید سے خوشدل ہو دیکھو ہم آپہونچے اور

تمھاری پکار پر ہم حاضر ہوئے ور تمھاری مدد کو ہم نکلے ہین عنقریب تمکو امر ہولناک سے ہم چھوڑاتے ہین ہم لوگ اصحاب نبی ہین
صلے اللہ علیہ وسلم **واقدی** رح نے کہا اور یہ سور جسکے اندر سے یہ سو سوار نکلے تھے قلعون مین سے وہ قلعہ تھا جسکو میتانی
سپرد اصحاب رسول علیہ السلام کیا تھا اور وہ سوار وہ تھے کہ عیاض بن غنم نے عبدالرحمن رض بن ابی بکر صدیق رض کو وہ سو
سوار ہمراہ کرکے واسطے رسد غلہ لانے کے بھیجا تھا اور اونمین مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و سعد بن غنیم
الاسدی و معمر بن ماجد السلمی و باری بن مرۃ الغنوی و ہلال بن عامر الانصاری و عینیۃ بن رافع الجھنی و حصر بن العشیر
الفرازی اور مثل انھین بزرگوارونکے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پھر جب یہ سب اصحاب قلعہ سور مین پہونچے تھے
تو طالوت والی حصن سور نے اونسے ملاقات کی اور اونکو باکرام تمام اپنے یہان مہمان کیا اور اونکی ضیافتین کین
چنانچہ یہ لوگ وہان تین روز سے طالوت کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے کہ یرغون اوس نواحی مین وارد ہوا
اور اوسکو وہ امر پیش آیا جو مذکور ہوا پھر جسوقت ان اصحاب نے صدائے تکبیر اونسے سُنی تو باخود ہا کہنے لگے یہ لوگ ایسے
معلوم ہوتے ہین کہ ہمارے دین مین داخل ہوئے ہین پس ہمپر انکی نصرت واجب ہے تاآنکہ وہ سب جو اوپر سے
جیساکہ ذکر کیا گیا اور اون دشمنان خدا پر حملہ کیا اور یرغون اور اوسکے ہمراہیون کی مدد کی اور وہ سب اشقیا ...
پاکر رات کو طرف مرج رغبان کے بھاگ کر پاس ملک شہر یاض کے پہونچے اور جو کچھ اونپر گذرا تھا ملک سے بیان
کیا یہ سنکے اوسکو زوال ملک اپنے کا یقین ہوگیا چنانچہ صبح ہوئی تو یرغون پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
گیا اور اونکے روبرو شکر و سپاس خدائے عزوجل بیان کرنے لگا کیونکہ حقتعالیٰ نے اوسکو اور اوسکے ہمراہیون کو
دشمنونکے ہاتھ سے اون اصحاب مستطاب کے ہاتھ پر نجات دی اور یرغون اور اوسکے اصحاب کا ایمان و اعتقاد
زیادہ ہوا اور اصحاب سے اپنی ساری حکایت نقل کی اور اونکے ساتھ عیاض بن غنم کی خدمت مین روانہ ہوا
پھر جب یہ سب مار دین مین پہونچے تو ان لوگونکے پاس میتا بھی حاضر ہوا اور وہ سارا ماجرا ان لوگونکا سُنچکا
تھا پس اوسنے آکر انپر سلام کیا اور اونکی سلامتی کی مبارکبادی دی اور اوسوقت میتا نے یرغون اور اوسکے اصحاب سے
یہ بات کہی کہ اگر تمھارا ارادہ ثواب جزیل کا ہو خداوند جلیل سے تو تم اپنے اسلام کو باتمام پہونچاؤ اور ...
مین تمہیر حالی کردون یرغون نے کہا وہ کونسا کام ہے میتا نے کہا تم اور تمھارے اصحاب یہین ٹھہرے رہو ...
تو بعنایات و برکات خدائے عزوجل کفر توتا کا قصد کرو پھر جب وہان رات کو پہونچو تو وہانکے باشندون سے کہنا کہ
... ملک نے ہمین تمھارے پاس ازبرائے حفاظت شہر کے بھیجا ہے پھر جسوقت اندر شہر کے داخل ہو جاؤ تو بنام
خدا و برکت رسول خدا سے اوسمین دخل و عمل کرلو چنانچہ یرغون نے ایسا ہی کیا کہ وہان متوقف رہا جب
رات ہوئی تو اپنا لشکر اور اسباب ضروری ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اصحاب نبی کو وہین چھوڑا کہ وہ لوگ رسد غلہ
لیکر اپنے لشکر کو راہی ہوئے اور یرغون جب کفر توتا مین پہونچا اوسوقت شب تمام ہوگئی تھی اور فجر کا ظہور ...

تب یرغون نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہانکی بول چال مین اپنی آوازونکو بلند کرین یعنے اونکی شناخت و شناسا کی بولیان
بولین تاوہ قوم نا آشنا و ناشناسا سمجھکر وحشت نکرین اور انکا اسباب بھی خچرون پر لدا ہوا وہان پہونچ گیا پھر جب اہل کفر توتا
نے شور لشکر سنا تو بالاے سور شہر پناہ پر چڑھکر اونپر مشرف ہوے اور جھانکنے اور پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو ان لوگون
نے کہا ہم ملک شہریاض کے لشکر سے بھیجے ہوئے تمھاری مدد کو آئے ہین اور **واقدی** نے کہا اس قصے مین عجیب
و طرفہ تر یہ امر ہے کہ پیش ازین ملک شہریاض نے اپنا شتر سوار اہل کفر توتا کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا تھا کہ ہم تمھارے لیے ایک
لشکر ہمراہ حاجب کے روانہ کرتے ہین جسوقت وہ پہونچین تو تم اونکے لیے دروازہ کھول دینا کیونکہ عرب اونکے آثار و تعاقب پر
آوینگے چنانچہ جب یرغون اور اصحاب اوسکے وہان پہونچے اور اہل کفر توتا سے کہا کہ ہم لشکر ملک سے آئے ہین تو اون لوگون نے
بے تامل دروازہ کھول دیا اور یہ سب اندر شہر کے داخل ہو گئے اور یرغون نے کچھ کلام نکیا یہانتک کہ دار الامارۃ یعنے
مکان حاکم نشین مین جا اوترا اور مستقر مجلوس ہوا اور پھاٹک شہر اور جو دروازے تھے سب مضبوطی سے بند کروا لیے
اور اپنے لوگونکو دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھا دیا اوسوقت اہل بلد کو حکم کیا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھرونمین جا کر آرام کرو
کیونکہ ملک نے ہمکو واسطے نگہبانی بلد کے تعنات کیا ہے تب اون لوگون نے بھی کہا اے سردار ہر آئینہ حکمنامہ بھی ملک کا
ہمارے پاس آیا تھا اوسمین یہی لکھا تھا جو تم کہتے ہو کہ حاجب کو ہم متولی حفاظت بلد کا کرکے بھیجتے ہین پھر جب یرغون نے
اونکا کلام سنا تو معلوم کیا کہ بے شبہ ارادہ ملک کا یہان لشکر بھیجنے کا ہے تب یرغون نے اونسے کہا تم اپنے گھرون کو
پھر جاؤ اور خبردار ہرگز کوئی تم مین سے رات کو گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ اگر کوئی تم مین شب کو ہمارے سامنے پڑجاویگا تو مارا جاویگا
آخر وہ سب اپنے اپنے مکانونکو چلے گئے یہانتک کہ سوائے والی بلد کے جو توتا کی جانب سے تھا اور سوائے اوسکے غلامان
و خدام کے اور کوئی اہل بلد سے پاس یرغون کے باقی نرہا پھر جب ایسا موقع ہوا تو یرغون نے والی بلد اور اوسکے غلمان کو
گرفتار کر لیا اور اونکو قتل کرکے اون برجون مین جو خالی پڑے تھے ڈلوا دیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا خوب ہوشیار
اور بہت خبردار رہو اسلیے کہ ملک شہریاض اپنا لشکر اس شہر مین بھیجنے والا ہے پھر جسوقت تم اونکو دیکھو کہ وہ آپہونچے
تو فی الفور اوترکر دروازہ کھول دو لیکن ایک پٹ پھاٹک کا بند رکھو اور ایک کھلا پھر جو جو سوار آوے تو اوسکو دروازے کے
باہر رکھو تاکہ وہ گھوڑے سے اوتر پڑے تب اوسکے ہتیار لے لو اور اوسکو باندھ کر برج مین ڈال دو **راوی** کہتا ہے
اوسی حالت مین کہ یرغون اپنے اصحاب کو یہ باتین تعلیم کر رہا تھا ناگاہ لشکر آپہونچا اور وہ ہزار سوار تھے اور افسر اونپر
ایک بڑا ندیم و مصاحب بادشاہ کا تھا تب اونھون نے پکار کر کہا دروازہ واسطے لشکر بادشاہ کے کھول دو اوسوقت
اصحاب یرغون مبادرت کرکے آئے اور پھاٹک کا ایک پٹ کھول دیا اور دوسرا پٹ بند رکھا اور کہنے لگے کہ ہم
آنے نہ دینگے مگر ایک ایک کو اسلیے کہ ہمکو خوف یوقنا اور اوسکے اصحاب کا ہے ایسا نہو کہ وہ تمھارے شمول مین گھس
آوین پھر جو جو سوار آتا تھا اوسکو بیرون دروازے سے گھوڑے سے اوتار لیتے تھے اور جب وہ اندر پہونچتا تھا تو

[illegible] ونکا ہتھیار سے لیتے تھے اور اوسکو باندھ لیتے تھے یہانتک کہ دو ہزار سوار و پیادہ [illegible]
ہو گئے اور [illegible] جب انسب سے فراغ کر چکے تو آواز بلند اللہ اکبر پکارے [illegible]
نے بطلوع فتح و نصرت عطائی و رہنمونی فیروز مند کیا چنانچہ اس صدا سے کفر تو تا مین زلزلہ پڑ گیا اوسکے باشندون [illegible]
اضطراب و رعب سما گیا اور اونکو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یعنے اہل اسلام اونکے شہر پر مسلط ہو گئے پھر کسی کو اونمین سے جسارت
نہوئی کہ شہر مین گھر سے باہر نکلے اور جو نکلا وہ قتل ہوا آخر جب صبح ہوئی تو یرغون نے اکابر و مشائخ شہر کو و بطارقہ
بلد یعنے رہبانان شہر کو طلب کیا جب وہ سب حاضر ہوئے تو اونکو گرفتار کر کے پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور
جو کچھ کیا تھا اور جیسا گذرا تھا لکھہ بھیجا غرض جسوقت یہ نامہ عیاض بن غنم کے پاس پہونچا تو وہ سجدات شکر بجا لایا اور پیشتر
ایسا ہوا تھا کہ جب عبد الرحمن بن ابی بکر اور اونکے ہمراہی سد غلیلہ لیئے لشکر مین پہونچے تھے تو اونھون نے عیاض بن
غنم اور مسلمین سے ماجرا یرغون کا اور جانا اوسکا طرف کفر تو تا کے بیان کیا تھا تو سارے مسلمین منتظر تھے کہ اوسکے
پاس سے کیا خبر آتی ہے آخر جب اونکو خبر فتح پہونچی تو حمد و سپاس خداے عزوجل بجا لائے اور فتح و نصرت کی فال
مبارک سے شادمان ہوئے اور واقدی رح نے کہا پھر عیاض بن غنم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ چلو سوار ہو
اور قوم کو ہرا دو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنے توانائی و قوۃ حاصل نہین ہوتی مگر باعانت
و عنایت خداوند برتر و بزرگ کے اور خالد بن الولید کو حکم کیا کہ اپنے اصحاب کو لیکر میمنہ قوم پر رہے اور عمرو بن سالم سے
فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھ میسرۂ قوم پر رہے اور حکم دیا کہ تم پہلے خروج نکیجو جبتک کہ آتش جنگ مشتعل نہووے
اور برق سنان و شمشیر نہ چمکے اوسوقت حملہ کیجیو اور تلوارون سے لڑیو کہ یہ قریب تر بزرگ ہے اور چاہیے کہ شعار تمہارا
یعنے علامت شناخت درمیان تمہارے تہلیل و تکبیر رہے اور اپنی مدت عمر کو آخر اور امید زندگانی فانی کو منقطع
سمجھیو اور حیات ابدی باقی سے رغبت رکھیو اور دور رہا کو اس دار ناپائدار سے کہ مقام رنج و محن و محل حوادث ہلاکت
ہے پس تم فریب دنیا مین نہ پڑو کہ وہ تمکو خدا سے غفلت و بے پروائی مین ڈالیگی پس ہمت کرو استقامت اور
ثابت قدمی پر مثل وقوف و ثبات اون لوگون کے جو حلاوت وصال الٰہی مین مبتلائے بلا ہوئے مگر مصون و محفوظ رہے
اور یہ کہ حق تعالیٰ نے اونکو امر کیا کہ ہماری طاعت پر قائم رہو پس اون لوگون نے سر تسلیم خم کیا اور جمیع علائق سے
مجرد ہو کر راتونکو اوسکی عبادت مین قیام کیا اور سحرگاہ وہ لوگ محبت الٰہی مین ایسے شوریدہ سر و از خود بیخبر ہو گئے
تو حق سبحانہ تعالیٰ نے اونکی مدح و ثنا فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے
اعتقاد کیا کہ اللہ جل شانہ ہمارا پروردگار ہے پھر اسی عقیدے پر قائم و مستقل رہے راوی کہتا ہے پھر وہ اصحاب
مستطاب اون جہات مقررہ پر جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا یعنے میمنہ و میسرہ پر جا کر مستعد ہوئے اور موحدون نے
صفین جنگ کی مرتب و آراستہ کین اور پھریرے نشانون کے اوڑنے لگے اور شقے علمون کے کھل گئے

اور باہم وعدے ملاقات روز موعود کے کرنے لگے اور کہتے تھے الٰہنا ما لنا سواک من نصیر فانت نعم المولی
ونعم النصیر یعنے اے خداوند ہمارے تیرے سوا کوئی ہمارا یاور نہین ہے اور تو ہی کیا خوب مولی ہے اور کیا ہی
اچھا مددگار ہے راوی کہتا ہے اور لشکر روم مین پکار پڑی کہ مسلمانون نے اپنی صفین درست کین اور بڑھ آئے ہین
آخر وہ بھی مستعد بجنگ ہوئے اور زرہ وغیرہ لباس حرب سے چست و درست ہوگئے اور آخرت سے گریز کر کے طرف
صلیب کے تضرع وزاری کرنے لگے اور جب نشانون کو اوٹھایا تو اونکے قسیسین ورہبان اونپر تلاوت انجیل کرنے لگے اور
باعث اونکے شرک کے دروازے دوزخ کے اونپر کھل گئے اور اونکے لشکر پر بسبب کفر مانند دخان کے تیرگی سی
چھا گئی اور مشیر اونکے لشکر کا شیطان تھا اور اون لوگون مین شور بلند تھا اور وہ اضطراب مین پڑے تھے پھر جسوقت
اہل اسلام نے اونکی کثرت جمعیت کو دیکھا کہ تمام قوم اونکی مجتمع تھی تو اونھون نے حکم قضا و قدر تسلیم کیا اور کہنے لگے
ہم راضی بقضا و قدر ہین اوسوقت غیب سے اونکو ندا پہونچی یعنے الہام ہوا کہ ہمنے تمہاری جانونکو مول لیا اور تمسے
قبول کیا تمکو چاہیے کہ حکم خداوند عزوجل پر صبر و استقامت کرو اور منھہ نہ پھیرو اور پیٹھہ نہ دو کیونکہ حکم سابق ہوچکا
اور قلم لوح پر جاری ہوگیا اور اوسنے بامر خداوند تقدیر کے یہ لکھا ان اللہ اشتری یعنے خداوند عالم نے مول لیا
پس وہ کون ہے جسکے لیے منت شایان ہے اور سراسر اوسکا احسان ہے وہ ہمسے کیا چیز ہے جو مول لیگا تب ہاتف
غیب نے جواب دیا کہ تمہاری جانونکو مول لیا اور تمہارے اموال کو قبول کیا عوض مین جنت کے کہ تمہارے لیے
بدلا ہے جنت سے اونھون نے کہا بہرحال ہمنے تسلیم و رضا اختیار کی تاکہ ہم عشرت کدہ بہشت مین فائز ہون پھر
اونپر القا ہوا کہ تم بطرف بازار خرید و فروخت آخرت کے کوچ کرو کہ وہان تمہارے لیے ہمنے مژدہ اے بہار مہیا کیا ہے
اور تمہاری قبض ارواح کے واسطے خداوند عزوجل جلوہ گر ہے پس یہ مژدہ پاکر اون سب نشانون نے خداوند عالم کی
تسبیح کی اور سجدے کیے اور آوازین اپنی ساتھہ توحید و تمجید کے بلند کین پھر جب اونکو لقا مین وصال ہوا تو سہیل حال
یعنے کوکب نیر وصال طالع ہوا اور اشجار اونکے احوال کے شگوفہ آور ہوئے اور رقیبان ملاء اعلی سپہر برین پر
اونکو من جانب رب العالمین ندا دیتے تھے کہ انی بما تعملون خبیر یعنے مین تمہارے اعمال خیر سے خبردار ہون
پھر اونھون نے جب سنا کہ منادی خاطر اونکو شام و سحر بشوق لقا ندا کرتا ہے تو اونھون نے اپنی جانون کو نثار کیا
اور اپنے کردگار کو راضی کیا اور جہاد مین کمال جہد کی اور حملہ کرنے مین شتابی کی اور حوض شہادت پر وارد ہوکر
سیراب ہوئے اور جنگ دشمن سے پس پا نہوئے اور برابر پیکار کفار مین مشغول رہے یہانتک کہ جبدن تمام ہوا اور
شام ہوئی تو مجاہدین اسلام کہتے تھے کہ کاش ہمارے لیے برابر دن رہتا اور تاریکی رات کا غلبہ ہمپر نہوتا راوی نے
کہا جب تیرگی شب گذر گئی اور روشنی صبح کی ہر طرف پھیل گئی تو مسلمانون نے مبادرت کی طرف حرب و ضرب کے
اور مہلت ندی بعض نے بعض کو پیشتر از انکہ واقع ہو حملہ مشرکین کا مسلمین پر پس اونکے لشکر میمنہ کو شکست ہوئی پھر

اونکے لشکر میسرہ نے شکست پائی اور اصحاب رسول اونمین گھس گئے اور تمام روز قتال کرتے رہے پھر جب شب ہوئی
تو از ہمدیگر جدا جدا ہو گئے اور جب تیسرا روز ہوا تو لشکر اسلام مین خالد بن الولید متولی و مہتمم جنگ ہوا اور اوسنے
لشکر کو بترتیب شائستہ آراستہ کیا کہ میمنہ پر قبیلہ باہلہ اور طی کو مقرر کیا اور میسرہ پر بنی عدی و نمیر و فزارہ کو قرار دیا
اور مقابلہ اعدا پر اپنے چپ و راست قوم کندہ و عاملہ و مراد کو قائم کیا اور قلب لشکر مین دلیران انصار کو جو صاحبان
کارزار اور اہل انتصار تھے برپا رکھا اور علم میمنہ بدست عامر بن سراقہ و لواے میسرہ بدست ضرار بن الازور دیا اور
نشان لشکر اپنے ایمن و ایسر کا عبدالرحمن بن الاشتر کو سپرد کیا اور رایت قلب لشکر کا حوالہ عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے
کیا پھر جب اس اسلوب سے ترتیب لشکر ہو چکی تو خالد نے لوگون سے خطاب کیا کہ ڈرتے رہو اوس خدا سے جسکی
طرف تمھاری بازگشت ہے اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالی تمھاری تائید اور نصرت کا متکفل و ضامن ہے
اور تم خبردار رہو اس بات سے کہ اہل اسلام تمھارے سامنے سے قتل کیے جاوین اور تم جنگ مین پیروی اون لوگونکی
کرو جنھون نے تم سے پہلے ملک شام کی فتح کی اور جو کوئی تم مین منھہ پھیریگا اور پیٹھہ دیگا اوسکا ٹھکانا جہنم ہے اور اوسپر غضب خدا
متوجہ ہوگا اور خوب جان لو اس بات کو کہ حقتعالی نے جہاد کو اور قتل عناد کو تمپر فرض و واجب کیا اور یقین کرو اس بات کا
کہ محبوب نزدیک خداوند عزوجل دو قطرے ہین ایک تو قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکے اور دوسرا قطرۂ اشک جو خوف خدا مین
بہے اور آج وہ روز ہے جسکے اجر و جزا کا کچھہ شمار نہین اور اے بندگان خدا اختیار تقوی کرو واسطے خداوند عزوجل کے
اور ایسے مقام پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم بڑے بڑے مقامون مین برجا رہے ہو اور دور رہو تودے ہو جانے سے
کہ تمھاری ہیبت جاتی رہے گی اور اپنے نبیؐ کی شریعت کو برپا رکھو اور یقین رکھو اس امر کا کہ حق تعالی صابرونکے ساتھہ ہے
اور وہ اجر نیکوکارونکا ضائع نہین کرتا ہے اور اب مین تمھارے بھائیونمین سے ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر طرف
صلیب کے جاتا ہون اور مین پھرنے والا نہین ہون مگر گرد صلیب سے ساتھہ شکست دینے کے کافرون اور
مشرکونکو جیسا کہ خداوند جل ذکرہ نے فرمایا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت کرنی مومنین کی
ہمپر لازم ہے پھر جسوقت تم دیکھو کہ صلیب قوم مائل بطرف زمین ہوا تو فورًا حملہ کرنا اور درنگ نکرنا اور نہ مہلت دینے
دینا پھر جب خالد اونکو وعظ کر چکا تو ہر ایک علمدار و نشان بردار کو اپنی جا پر بترتیب قائم کیا اور دلاوران اہل اسلام
مین سے جسکو انتخاب کرنا تھا منتخب کر لیا اور پھر لوگونسے تاکید کی کہ جسوقت تم دیکھو کہ صلیب زمین پر گرا فی الفور حملہ کیجیو
حق تعالی تمکو نصرت دیگا یہ کہکے خالد اور اوسکے اصحاب نے حملہ کیا اور طرف لواے ملک شہریاض کہ اوسکے صلیب تھی
قصد کرکے جا پڑے اور کثرت لشکر رومی اونکو حملہ کرنے سے روک نسکی واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت
پہونچی ہے اوس شخص سے جسپر مجکو وثوق حاصل ہے کہ جب خالد اور اوسکے ہمراہیون نے حملہ کیا تو کفار کے لشکر کو
پراگندہ کر دیا اور اونکے مبارزونکو ہلا دیا اور اونکے دلیرونکو اونکے مقامونسے ہٹا دیا اور سرداران نصرانیہ کو اونکے قریب سے

اوتا دیا اور اونکو سوائے اپنی تلوارونکے اور کسی پر اعتماد و تکیہ تھا اور اونھون نے صفوف اعدا کو اپنی تلوارونکے گھیر لیا
تھا جب مالک شہر ریاض نے شجاعت اصحاب رسول اللہ صلعم کی نسبت مرتبہ اوردیکھی تو تاج سر اپنے سے پھینک دیا اور
پادریان نصاریٰ و خوانین و سلاطین وغیرہ سب خوفناک ہوئے اور کہنے لگا اسے معشر روم بنی اصفر خوب یقین کر لو
اس امر کو کہ درمیان زوال دولت و سلطنت تمھارے یہی آج کا روز ہے پس چاہیئے تم مقاتلہ کرو اپنے دین کے
لیے اور واسطے اپنے خاندان اور ملک اور اپنے اہل و اولاد کے اور خبردار کہ تم پیٹھ پھیرو پھر جو شخص منھ پھیریگا اوپر
غضب مسیح کا ہوگا کہ مسیح اوسکو داخل جہنم کریگا اور راوی کہتا ہے مجکو روایت پہونچی ہے کہ اوسی روز ایک
بزرگ دسکا جس سے اونکے دین مین مشورہ کیا جاتا تھا وہ بھی وہان آ پہونچا اور اوسکے ساتھ تمام قسیسین و شماس
درہبان ریف جزیرہ کے آئے تھے تاکہ اہل روم کو قتال پر آمادہ و مستعد کرین اور اس متبرک کا نام روم مین دین الدیر تھا
اور وہ دیر مین رہا کرتا تھا اور اوس دیر کو دیر قرقوت کہتے تھے اور یہ لوگ قبل حملہ کرنے مسلمین کے پہونچے تھے اور
وہ دین الدیر درمیان صفوف لشکرونکے کھڑا ہوکر وعظ کرتا تھا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی حرمت کو شکست دیگا یعنے
اپنے خاندان کو فرار کرنے سے رسوا کریگا تو اوسکو مسیح کبھی قبول نکریگا بعد ازان کہ وہ وعظ کر چکا تو اوس قوم سے مع اپنے
ہمراہیونکے جدا ہوا اور ایک رایت پر شناخت کی علامت و نشانی باندھی اور قوم مین بلند کیا اور صلیبونکو اونچا اور
انجیلونکو وا کیا اور خدائے یکتا کے ساتھ شرک کرنے والے ہوئے **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے روایت
بیان کی عبد اللہ بن مالک نے اونسے موسیٰ بن ابی انعام سے اونسے اشعث سے اونسے یحییٰ سے اونسے کہا مجھے روایت
بیان کی بشیر بن عامر نے کہ وہ اون لوگونمین سے تھا جو جنگ مرج رغبان مین حاضر تھے اور یہ جنگ ہے جو یہان مذکور ہوتا ہے
جنگ روز سہ شنبہ تیسری شہر صفر سنہ سترہ ہجری کو ہوا تھا اور اثنائے میدان مین ہوا کہ ملک شہر ریاض نے شہر راس العین اور اپنے
تمام شہرونمین سوارونکو بھیجکر وہانکے اہل و اولاد اور لشکریونکے عیال و اطفال کو اور تمام بزرگان نصاریٰ اور
اونکے زنان و فرزندان کو بلوالیا اور روز جنگ اون سب کو دروازہ خیام پر کھڑا کیا اور اونکو حکم کیا کہ ہر ایک ایک عورت
اپنے بچے کو ہاتھون پر اوٹھاوے اور اپنے شوہر اور اپنے برادر کا نام لیکر شور مچاوے اور یہ اسواسطے کیا تاکہ وہ لوگ
قتال مین ثابت قدم رہین چنانچہ صدائے شور و غوغا ہر طرف سے بلند ہوئی اور تلوارین چلنے لگین اور اہل روم
نے بسبب اپنی زنان و فرزندان و بپاس تبرک یعنے دین الدیر کے بہ ثبات عظیم ثابت رہے اور اونکے مقابلے مین مرد
مین کھڑے ہوئے اور ریکان پہناور سے اونکو تیر مارتے تھے اور خالد بن الولید نے باتفاق اپنے اصحاب کے جھوقت
حملہ کیا اور قصد صلیب کا رکھتا تھا اوسوقت عیاض بن غنم سے لوگون نے سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے **اشعار**

سَنحمِلُ فِی جَمعِ اللِّئامِ الکَواذِبِ ۔ وَنَفرِی رُؤُسَہُم بِالقَواضِبِ
وَنَنصُرُ دِینَ اللہِ فِی کُلِّ مَشہَدٍ ۔ بِفِتیانِ صِدقٍ مِن کِرامِ الاَعارِبِ
فَیا مَعشَرَ الاَصحابِ جِدّوا وَجَندِلوا ۔ وَکُرّوا عَلیٰ خَیلٍ کِرامِ المَناسِبِ

فلما سمع

فقد ونکموا قصد الصلیب و بادروا + لترضی الہ الخلق معطی المواہب یعنے قریب ہے کہ ہم حملہ کرین اوس جماعت
تین جو لئیم و کاذب ہین اور کاٹین ہم سر اونکے تلوارونسے اور نصرت کرین ہم دین خدا کی ہر جگہ جو ہمارے حاضر ہونے کی
ہے یعنے جہان ہم حاضر و موجود ہون اور نصرت کرنا ہمارا باتفاق اون جوانونکے جو صادق الوفا ہین بزرگان عرب سے
پس اے گروہ اصحاب کوشش کرو اور اعدا کو سنگسار کرو اور بار بار حملہ کرو سوار ہوکر اسپان بزرگ نژاد پر اور
باز نرہو قصد صلیب سے بلکہ مبادرت کرو اس قصد مین تا ہم رضامند کرین خداوند خلق کو جو بخشنے والا مواہب
وعطایا کا ہے راوی کہتا ہے کہ بعدازان خالد نے باتفاق ہمراہیان اپنے بقصد صلیب حملہ کیا اور حال یہ تھا
کہ ملک شہر یاض نے جب اپنے لشکر کی صفین مرتب کی تھین تو گرد صلیب اعظم کے بارہ ہزار سوار زرہ پوش
کھڑے کیے تھے اور اونکے آگے خارہاے آہنی بکھیر دیے تھے تا کوئی اون تک نہ پہونچے پھر جب خالد اور اوسکے
اصحاب نے حملہ کیا اور صلیب کے قریب پہونچے اور اونکے گھوڑونکی ٹاپین اون لوہے کے گوکھروؤن پر پڑین تو
وہ گھوڑے منہ کے بل گر پڑے از پشت زین سے سوار بھی گرے اور اہل روم بھی اپنے شدت غیظ و خشم سے اون پر ٹوٹ پڑے
آگرے اور بہ شدائد تمام اونکو پکڑ لیا اسلیے کہ سواران خالد بسبب خار آہنی کے جو کہ گھوڑون سے زمین پر گر پڑے تھے تو
رومیون نے یکبارگی جمع ہوکر اونکو گرفتار کر لیا اور ہر جانب سے شورش و صداے دار و گیر بلند ہوئی اور وار تلوارونکا
کرنے لگے پھر جسوقت امیر عیاض بن غنم نے سنا کہ خالد اور اصحاب اوسکے ایسی آفت مین پھنس گئے اور اس مصیبت مین پڑ گیے
تو اوسپر یہ بہت شاق و دشوار گذرا اور اپنے دل سے کہنے لگا اے ابن غنم پیش خدا تیرا کیا عذر ہوگا کہ تیرے نشان کے تلے
ان بزرگوارون پر کیا گذری تب عیاض نے باواز بلند شور کیا اے گروہ مسلمین حملہ کرو اور دیر نکرو اور اپنی ہمتونکو بلند کرو
اور تعجیل کرو کہ ان سرورون سر بازونکو دشمنونکی قید سے مخلصی دو اور حق تعالی سے طلب نصرت کرو راوی کہتا ہے جسوقت
عیاض درمیان مسلمین کے صیحہ کر رہے تھے اور رومیون نے خالد اور اوسکے اصحاب کو اپنی صفونکے سامنے کھڑا کیا تھا
اوسوقت وضاح بن مجید بن خافور بن عمرو بن سالم بن النابغۃ الدیبانی نہایت غمناک و اندوہگین ہوا اور وہ فصیح ترین
مردم تھا از روے کلام کے اور جوانمرد ترین از روے اکرام کے اور تیز تر تھا زبان مین اور بلیغ ترین بیان مین اور
وہ حلیف خالد بن الولید کا تھا اور اوسی روز مرج رغبان سے آیا تھا چنانچہ اوسنے مسلمین سے خطاب کیا اور کہا
اے گروہ مومنین بتحقیق کہ صبر و ثبات یہ دونون دو لشکر ہین تو ایسا نہو کہ یہ دونون تمپر غالب آوین کہ تم بے صبر و ثبات
ہو جاؤ آج کا روز سخت روز مصیبت ہے کیا ہوا وہ تمہارا فخر اور کیا ہوئی تمہاری مروت اور کہان ہے دین تمہارا
کہ تم اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنونکے ہاتھو نمین چھوڑتے ہو پس تمکو لازم ہے کہ اونکو اس آفت و ہلاکت سے
نکالو اور ڈرو اوس خدا سے کہ اوسی کی طرف تمہاری بازگشت ہے اور خوب جان لو کہ ترک کرنا اشیاے نفیسہ کا اور
اختیار کرنا کالاے خبیثہ کا لائق نہین ہے کیا تمکو تحقیق نہین ہوا کہ دنیا مائل بزوال و فنا ہے اور آخرت عشر کدہ بقا ہے

اور کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ اولوالعزمی روحانیہ اور کالبد جسمانیہ پر سب سفر اس دنیا سے طرف دار آخرت کے انتقال
کرتے ہین پس دنیا سے کوچ کرنا لابد ہے اسواسطے کہ بقاء دنیا کی بہت ہی قلیل ہے پس زاد لے لو اے معاشر عرب کیونکہ
رحلت قریب ہے یعنے وقت مراجعت آخر روز کا نزدیک ہے اور قصد تمھارا مین جانتا ہون اور مراد تمھاری بھی
سمجھتا ہون اور حال یہ ہے کہ یہ سفر تمھارا سفر شاق ہے ہمین احتیاج زاد و راحلہ کی ہے لوگون نے کہا وہ کونسی زاد ہے
جو ہم لیوین اور اوس سے کوتاہی نکرین تو کہا زاد وافی وہ ہے جسکو حقتعالی فرماتا ہے وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى
یعنے زاد سفر لے لو کہ بہترین زاد تقوی و پرہیزگاری ہے تب اون لوگون نے کہا یہ تو وہ زاد ہے کہ ہم مین سے بعضے و ہم
قادر ہین اور بعضے وہ ہین جو اوسپر قادر نہین ہین تو کہا گیا دور رہو اس بات سے کہ باز رہو اس سفر سے بغیر اعمال کے
پس چاہیے کہ عمل اوس روز کا کرو کہ جسمین نہ بیع ہے نہ دوستی جسوقت اون لوگون نے زاد اخلاص اپنا درست کیا اور مردار
دنیا سے کنارے ہوگئے تو اونکو خلعت فضل و انعام کا پہنایا گیا اور تاج عز و اکرام کا اونکے سر پر رکھا گیا اور فردوس بھی انکا
مقام مقرر کیا گیا چنانچہ حقتعالی اونکے حق مین فرماتا ہے كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے اونکے لیے باغہاے
فردوس مہمانخانہ ہے اور کہا گیا کہ سنو جو کچھہ حقتعالی نے اونکے بارہ مین فرمایا ہے فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَنْتَظِرُ یعنے بعضے اونمین وہ ہین جنہون نے اپنی مدت زندگی تمام کی اور بعضے اونمین سے منتظر ہین راوی کہتا ہے کہ بعد
کلام وضاح کا سنکے مسلمانون نے اپنی خاطر جافی اور ہمت وافی سے رومیون پر حملہ کیا اور اونکے سینون مین نیزے اور اونکے
سرون پر طائر اجل پر مارنے لگا اور اونکے لشکر مین گھسکر ایسی تیغ زنی کی کہ اونپر وہ دن شامت کا ہوگیا راوی کہتا ہے
کہ درمیان اونکے بقیۂ روز سے تا شب ہنگامہ کارزار گرم رہا شبانگاہ لشکر طرفین قتال سے کنارے ہوئے اور اہل اسلام
حال پر خالد و اصحاب کے متاسف اور اونکی اسیری پر غمگین تھے پہر جسوقت خالد و اوسکی اصحاب اسیر ہوچکے اور شام کو دونون
لشکر ازیکدیگر جدا ہوئے تو ملک شہر یاض نے اون قیدیونکو ہمراہ اپنے حاجب نقیطا بن عبدوس کے طرف شہر
راس العین کے روانہ کیا اور اوسکے ہمراہ ہزار سوار کر دیے اور حکم دیا کہ انکو شبا شب لیجاؤ اور راہ طے کرنے مین بہت
تعجیل کرو اور انکو لیجا کر والی راس العین کے سپرد کردو چنانچہ وہ لوگ اون قیدیونکو لیکر روانہ ہوئے اور ہنوز فجر نے
طلوع نکیا تھا کہ راس العین مین پہونچ گئے اور ملک شہر یاض نے ایک ایسے شخص کو بھیجا تھا جو والی راس العین کو
اس قصے سے آگاہ کرے پس والی مذکور اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر ان لوگونکی ملاقات کی خاطر باہر نکل آیا اور شہر
راس العین مین ان لوگون کی آمد کا شور و غل پڑ گیا اور کوئی ایسا تھا کہ پیچھے رہ گیا ہو بلکہ وہ روز اونکا روز مشہور تھا
کہ تمامی مردم شہر حاضر و مجتمع ہوئے آخر والی راس العین نے اون سب قیدیونکو بڑے کنیسے مین جو کہ اب مسجد جامع
ہے ڈال دیا اور طوق و زنجیر مین جکڑ دیا راوی کہتا ہے مجھسے روایت بیان کی غانم الیشکری نے بشار بن
عدی سے اوسنے مراقۃ بن زہیر سے اوسنے خزیمۃ بن عازم سے اوسنے اپنے جد عبداللہ بن عامر سے اوسنے کہا

ایسا اتفاق واقع ہوا کہ جب رہا و حران و سروج کی فتح ہوئی تھی تو یوقنا نے رہ و میں اوس رہا و سکے اصحاب کو مجتمع کیا اور اون سے
کہا تم لوگ آگاہ ہو اس بات سے کہ بر آئینہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان بلاد یعنے رہا و حران و سروج وغیرہ کو تو ہمیر فتح کردیا باقی
رہا راس العین سو وہ شہر عظیم ہے اور حال یہ ہے کہ اہل راس العین نے بہت سے آلات حصار و سامان پیکار مہیا کیے
ہین یہانتک کہ امر اوسکا صعب و سخت تر ہو گیا اور فتح اوسکی مسلمانونکی ہاتھ سی دشوار و متعسر ہو گئی اور مین بے شبہ آمادہ ہون اس
بات پر کہ اپنی جان کو راہ خدا مین فدا کرون اور اپنے اصحاب کو لیکر وہان جاؤن کیا عجب ہے کہ اندرون راس العین کے
داخل ہون اور امید ہے کہ حق تعالیٰ میرے ہاتھہ پر اوسکو فتح کر دیوے یہ سنکے سعد بن زید نے اوس سے کہا حق تعالیٰ
تیرے عزم کو استوار کرے اور تیرے امر کو پایدار کرے راوی نے کہا کہ یوقنا اوسی شب کو روانگی پر آمادہ ہوا اتفاقاً
جاسوسان و مخبران مسلمین حران کی طرف سے آپہونچے اور یوقنا کو خبر دی کہ عاصم بن رواحہ متنصر یعنے جو نصرانی
ہو گیا تھا وہ پانسو سوار اپنی قوم کے ابا ذوالشمطا کی جانب سے لیکر آیا ہے کیونکہ ابا ذوالشمطا بہنگام فتح حران وغیرہ
سے اپنی قوم کو لیکر طرف قسطنطنیہ کے گیا تھا اور اس باب مین نامہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا
پاس ہرقل بادشاہ کے اس مضمون سے پہونچا تھا کہ اوسکو اپنے ملک سے نکال دو چنانچہ بادشاہ نے اوسکو
نکال دیا تھا اور وہ ساری قوم ہر طرف متفرق ہو گئی تھی پس اونھین مین سی عاصم بن واصہ پانسو سوارون سے
ملک شہریاض کے پاس آیا تھا اور ملک اوسکو بہت دوست رکھتا تھا پھر جب عاصم مقام بیرہ مین پہونچا تو
وہانسے ملک شہریاض کو نامہ لکھا اور اوسمین یہ لکھا کہ مین بلاد قسطنطنیہ سے نکلکر آپ کے بلاد مین آپکی خدمتگذاری
کے لیے حاضر ہوا ہون اور اس نامہ کو بدست ایک شخص کے اپنے عزیزون مین سے بھیجا اور نام اوس شخص کا رفاعہ بن یاجد
تھا چنانچہ یہ شخص پاس ملک کے پہونچا اور نامہ سپرد کیا ملک عاصم کے آنے کی خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور
اوس سے امر کیا کہ بہت جلد عاصم کو حاضر لاوے اور ملک نے کسیکو طرف والی راس العین کے بھیجا اور حکم بھیجا
کہ شہر مین ایک مکان واسطے عاصم اور اوسکے ہمراہیونکے خالی کردو کہ جسوقت وہ پہونچین تو اوسی مکان مین اتارین
پھر جسوقت یوقنا نے جاسوسون خبر رسانون سے یہ خبر سنی نہایت شادمان ہوا اور پوچھا کہ تم کس راہ سے آتے ہو
اونھون نے کہا راہ سروج سے ہم آئے ہین اور درمیان تمھارے اور اونکے ایک رات کی راہ باقی ہے یہ سنکے یوقنا کو نہایت
خوشی حاصل ہوئی اور اوسکے ہمراہی اور مصاحب اوسکے مثل عمر بن معدیکرب و سعید بن زید اور جو لوگ اونکے ساتھہ تھے سب
بہت خوش ہوئے پھر سب ایک مقام مین کمین اور گھات مین بیٹھے اسلیے کہ اونکو معلوم ہوا کہ عاصم مع اپنے ہمراہیونکے
اسی طرفسے گذر کریگا پھر جسوقت شب نے اپنے خیام ظلمت کے زمین پر برپا کیے اور خافقین مین اپنے اعلام سیاہ قائم کیے
ناگاہ سواران عاصم سامنے آپہونچے اور کمین نشینان یوقنا نے ٹاپونکی آہٹ سنی اور ہنہنانا گھوڑونکا سنکر متوقف رہے
یہانتک کہ وہ لوگ ہر طرف سے وسط اور درمیان مین آگئے پھر جب اونھون نے اونکو بیچ مین کر لیا تو ہر ایک اپنی کمینگاہ سے

کیباری گی نکل پڑا اور مجموع سب نے اون سوار ونکو ہمت سے گھیر کر پکڑ لیا اور اونمین سے ایک بھی بھاگنے نپایا اور
اونکے اسباب وشتران پربار کو قبضے مین کر لیا اور اپنے کمینگاہ کی طرف پھر آئے اور اپنے گھوڑون سے اوترے تب
سعید بن زید نے اون اسیر ونسے کہا تم مین امیر کون ہے کہ جس سے ہم کلام وخطاب کرین اونھون نے بطرف
عاصم بن رواحہ کے اشارہ کیا تب سعید بن زید نے کہا اے ابن رواحہ تم مین اور روم مین کیا مناسبت ہے کہ تونے
اونسے آمیزش کی اور اونکی طرف مائل ہوا اور عرب العربا کو جو خاص عرب ہین چھوڑ دیا اسلیے کہ تو ہم مین سے ہے اور
ہماری طرف کا ہے اور حسب ونسب تیرا وہی حسب ونسب ہمارا ہے ہو اسطے کہ قبیلہ انمار وایاذ وربیعہ ومضران سبکی
رجوع ونسبت اور علاقہ وواسطہ سبکا طرف انذار بن معد بن عدنان کے ہے اور حقتعالی نے ان سبکی سکونت کیواسطے
اپنا حرم یعنے مکہ مقرر کیا ہے اور اپنے خانۂ کعبہ کے جوار مین تم سب کا مسکن پسند کیا ہے اور حال یہ ہے کہ ہم سب بت پرستی
کرتے تھے اور عمل بقسمت ازلام کرتے تھے اور حرام راہونکی پیروی کرتے تھے یہانتک کہ حقسبحانہ وتعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ہماری طرف بھیجا اور اوسپر یہ وحی نازل کی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنے اے
محمد تو اپنے عزیز واقربا کو خدا سے ڈرا اور اوس نبی کو حکم کیا کہ بمقام دار الخیزران اقامت کر پھر اوس نبی نے لوگونکو
طرف خداپرستی وخداشناسی کے طلب کیا اور اونے سبکو فہمایش کی کہ تم لوگ اولاد اسمعیل بن ابراہیم خلیل سے ہو
وبتحقیق کہ خداوند عزوجل نے تمکو اپنی خلق پر فضیلت دی اور تمکو اپنے بلد حرام محترم اور بیت معظم اور مقام اور زمزم
مین آباد کیا اور پھر مین تمکو دیکھتا ہون کہ بتونکی پرستش پر متوجہ ہوا اور عمل بالازلام کے قائل ہوا اور ثبات کفر پر مائل ہو
کیا تمھارے تئین عقل نہین ہے کہ تمکو باز رکھے اور کیا تمھارے تئین بینائی نہین ہے کہ تمکو روک لیوے کیا تم
صاحب حکمت بالغہ نہین ہو کیا تم اہل راے بلند نہین ہو کیا اسیواسطے تمکو خدا نے پیدا کیا ہے کیا اسی کام کا تمکو
خدا نے حکم کیا ہے کہ تم پتھرون سے بتونکو تراشتے ہو اور فسق وفجور کی راہون پر چلتے ہو اوس واحد جلیل جبار
کے ساتھہ کفر کرتے ہو جسنے نہرون اور چشمونکو جاری کیا اور فلک دوار کو حرکت مین لایا اور لیل ونہار کو خلق کیا کیا تم
اوس صانع کارساز کی شکرگزاری نہین کرتے جسنے نجوم وکواکب کو طلوع کیا اور اوسی کیطرف کل عالم کی رجوع ہے
اور جب بت پرستون نے کہا تھا اے محمد تجکو کسنے حکم کیا ہے کہ تو ہمارے خدا معبودونکو بد کہتا ہے اور ہمارے علما
وعقلا کو احمق سمجھتا ہے تو اونے جواب دیا تھا کہ علم الہی نے مجکو حکم کیا اور عقل خدا آگاہی نے مجھے سوجھایا ہے کیا تم
نہین جانتے ہو کہ جو شخص مصنوعات مین نظر وفکر کرتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ مصنوعات کے لیے کوئی صانع ضرور ہے کہ
اوسکو کسیطرح کا تغیر وزوال نہین ہے پس مخلوقات مین نظر کرنی حکمت ہے اور خدا کی صنعت مین فکر کرنا مصلحت ہے
اور اقرار توحید انیت خدا نعمت ہے اور ایمان بخدا رحمت ہے تب اون لوگون نے کہا کہ آخر تو کسکی پرستش کرتا ہے فرمایا مین
اوسکی عبادت کرتا ہون جسنے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے وجود مین لایا اور اپنے عرفان کے لیے میرے دل کو کشادہ کیا

اور میری آنکھونکو بینا کیا اور سائر مخلوقات کو خلق کیا اور تمام موجودات کو مقدر کیا اور کل مصنوعات مین صنعت اپنی ظاہر کی اور ساتھ
قضا و قدر کے اقسام رزق نازل کیا اور ہر ایک کے لیے روزی مناسب اوسکے تیار کی اوسکی مشیت مین چون و چرا کو گنجائش نہین ہے
اور اوسکی قضا و رضا مین مجال دخل نہین ہے وہ کلام کرتا ہے مگر نہ بالفاظ زبان و دہان اور وہ ارادہ رکھتا ہے پر ارادہ اوسکا
ظاہر نہین ہوتا اور وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے مگر بگوش و چشم سر اور وہ برتر ہے احاطۂ مکان و قید زمان سے اور منزہ ہے
مشابہت و مباینت سے اور اوسنے فرمایا ہے لَا تَتَّخِذُوا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ یعنے دو خدا کا اعتقاد نکرو کیونکہ خدا واحد ہے و بس
اے ابن رواحہ کیا تو جانتا نہین ہے کہ جو کچھہ مینے بیان کیا وہی حق ہے اور قول میرا صدق ہے اور حق تعالی نے کسی نبی کو مبعوث
نہین کیا مگر یہ کہ اوسکی امت کو واسطے پیروی دین اسلام کے حکم کیا چنانچہ قرآن مین فرمایا ہے کہ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا
وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی ولیکن وہ حقانی اور مسلم تھا
اور نتھا مشرکین مین سے اور فرمایا خداوند عزوجل نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ
دِيْنًا یعنے آج مینے تمہارا دین کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کی اور تمہارے اسلام سے جو دین تمہارا ہے مین راضی ہوا اور فرمایا
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ یعنے حق تعالی نے تمپر تمہارے
دین مین کوئی عسر و حرج نہین ڈالا ہے سو تم ملت و طریقہ اپنے باپ ابراہیم کا اختیار کرو کہ اوسنے تمہارا نام مسلم رکھا ہے پہلے سے
پس اے عاصم تو خوب جانتا ہے کہ اسوقت تم لوگ ہمارے قبضۂ اختیار مین ہو کیونکہ تم سب ہماری بندی ہو اگر تم ساتھہ
خداے عزوجل کے ایمان لاؤگے اور تصدیق رسالت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ کی کروگے تو جو کچھہ ہمارے لیے ہے وہی
تمہارے لیے ہوگا اور جو کچھہ ہمپر گذرے گا تمپر بھی گذرے گا اور اگر تم انکار کروگے تو ہم تم سب کو قتل کرینگے راوی
کہتا ہے کہ جب یہ کلام سعید بن زید کا عاصم بن رواحہ نے سنا تو کہنے لگا کہ اگر ہم تمہارے قول کیطرف رجوع اور تمہارے
دین کی پیروی کرین تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جو کچھہ ہمنے حقتعالی کی ربوبیت و وحدانیت مین شرک کیا ہے اور غیر خدا کو
سجدہ کیا ہے اس صورت مین وہ ہماری مغفرت کریگا سعید نے کہا البتہ وہ آمرزش کریگا اسلیے کہ اسلام جو کچھہ قبل اسلام
عمل مین آیا اوسکو واگذار کرتا ہے اور قبل اسلام جو کچھہ تمسے فروگذاشت ہوا حقتعالی اوسکا مطالبہ نہین کرتا ہے اور تم اپنے
گناہون سے ایسے صاف و پاک ہو جاؤگے جسطرح ماں کے پیٹ سے نکلتے ہو بعد ازان وضاح نے یہ آیت پڑھی
قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ یعنے حق تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا کہ تو میری جانب سے میرے بندون سے بیان کر کہ اے میرے
بندو وہ بندے جنہون نے اپنی جان پر اسراف و ظلم کیا یعنے گناہگاری و نافرمانی کی ہے تو وہ رحمت خدا سے ناامید نہون
بتحقیق کہ حق تعالی سارے گناہونکو بخش دیتا ہے کہ وہ آمرزگار و رحم کنندہ ہے پھر جب عاصم نے یہ کلام سعید کا سنا
تو کہا اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ

ہے کہ اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشبہ محمد رسول و فرستادہ خدا ہے پھر جسوقت
عاصم نے یہ دیکھا کہ عاصم اسلام لایا تو وہ بھی سب کے سب اسلام لائے چنانچہ اہل اسلام اس بات سے نہایت خوش ہو
اور کہنے لگے البتہ اب ہمپر واجب ہے کہ ہم ان لوگونکے دلونکو خوش کرین بعد ازان وہ سب وہانسے کوچ کرکے حران کو
گئے اور عاصم وغیرہ نو مسلمانونکو وہان اوتارا اور حران کو اونپر چھوڑ دیا یعنے حران کو اونکے حوالہ کیا اوسوقت یوقنا نے
کہا قسم ہے رب کعبہ کی اب ہم فتح راس العین کرینگے تب سعید نے کہا اے عبد اللہ تو کیونکر فتح کریگا یوقنا نے کہا کہ عنقریب
اس بیان کی خبر مین تجھے دونگا اور تجکو دکھلاونگا بعد ازان یوقنا نے عاصم بن رواحہ سے درمیان اپنے اور اوسکے
تخلیہ کرکے راز دربردہ بیان کیا اور کہا مین تجھسے یہ چاہتا ہون کہ تو مجکو اور میرے چالیس اصحاب کو مشکین باندہ کر بھی
شتران بار بردار کے شباشب راس العین مین بھیجا اور والی راس العین سے ظاہر کر کہ جب ہمنے فرات سے عبور کیا تو یہ لوگ ہمپر بطریق
تاخت آپڑے مگر ہمکو مسیح نے ان پر غالب کیا اور فتح دی سو ہمنے بعضونکو قتل کیا اور باقی ان سبکو اسیر کرلیا ہے اور انکو
تمہارے پاس لائے ہین مگر خبردار اوسکو ایسی قدرت اور ایسا اختیار ہمپر نہ دیجیو کہ وہ ہم مین سے کسیکو قتل کرسکے اور اگر وہ
ارادہ قتل کا کرے تو اوس سے کہیو کہ درمیان ملک شہر ہائے اور عرب کے جنگ بپا ہے تو کیا جانتا ہے کہ کون ہمارے
لوگون مین سے اونکے یہان گرفتار ہو جاوے تو ہمارے پاس اوسکا یہی فدیہ ہوگا یعنے انھین ہمین عوض سربہا کا دیکر اپنا
قیدی چھوڑا لینگے تب عاصم نے کہا بھلا ہم سارے اپنے اصحاب کو کیون نہ بھیجا دین یوقنا نے کہا ابھی اسلام قوم کے دلونمین
جاگزین نہین ہوا ہے ہم اندیشہ کرتے ہین کہ کوئی انمین سے اشارہ غمازی کرے تو حال ہمارا زبون و فاسد کر دیوے
اور اعتماد و وثوق ہر ایک کے ساتھ متعذر ہے تب عاصم نے کہا واللہ بتحقیق قول تیرا درست ہے پھر عاصم نے
حران مین اون پانچسو سوارونکو اپنے بنی عم کے یہان اوتار دیا اور یہ بات جو یوقنا نے کی تو اس تدبیر سے تھی کہ وہ سب بطریق
رہا ہین مثلے بطریق اول کے رہین راوی کہتا ہے آخر عاصم اور اوسکے رازدارون نے بازو یوقنا اور اوسکے چالیسون اصحاب کا
باندہ کر اور اونکو ابا نور الشمطا کی حراست و قبضے مین کرکے حران سے راتکو لیچلے اور راہی بطرف راس العین ہوئے پھر جب
ایک مقام پر جو معروف بعلوی تھا پہونچے تو ناگاہ صدائے سم اسپان گوش زد ہوئی مگر اونسے اپنا امر مخفی رکھا یہانتک
کہ جب اونکے نزدیک گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ چارسو پچاس غلام حبشی کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور بعضے اونمین
تسبیح کرتے ہے تعقیب اونکو دیکھکر سعید بن زید اور ہمراہی اوسکے آگے بڑھے اور مثل اونکے یہ بھی تکبیر کرنے لگے اور اونسے قریب
ہوئے تو دیکھا اور پہچانا کہ وہ سب موالی اصحاب رسول خدا کے ہین اور افسر اونپر داس ابو الہول ہے اور سبب ان لوگون
کے اسطرف آنے کا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے نامہ اپنا بطلب کمک بنام ابو عبیدہ کے لکھا تھا اور کیفیت اجتماع قوم کفار سے
اطلاع دی تھی کہ یہ سب بمقام مرج رغبان جمع ہین سو جسوقت ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو داس کو واسطے نصرت اسلام
کے حکمنامہ بھیجا اور یہ داس اور ڈوبیکے اصحاب ملک سمیساط اور اوسکے شہرون مین رہتے تھے اور جب سے سمیساط فتح ہوا تھا

یہ ... اوسی دیار مین ... رکھتے تھے چنانچہ جسوقت نوشتہ ابوعبیدہؓ کا اوس کو پھونچا تو اوسنے مسیاط ... کو بھیجے
مقدمہ کو بسبب وثوق لکھتا تھا مقدمہ یہ کہ اوس جمعیت غلامان حبشی کو جسکا ابھی ذکر ہوا ہمراہ لیکر اسطرف آیا تھا غرض جب
سعید بن زید نے اوسنے ملاقات کی اور باہم بسلام علیکم تعارف ہوا تو باعث اجتماع و اتفاق اپنی جماعت کے خوش ہوئے
اور دائس نے شتران باردار کو دیکھا کہ اوسپر یوقنا اور اوسکے اصحاب سوار ہین تو کہنے لگا کیا تمنے ان اونٹونکو مع
اسباب لوٹا ہے تب سعید نے کہا یہ یوقنا عبداللہ ہے اور باقی سب اوسکے اصحاب ہین کہ ان لوگون نے خدا کے
واسطے جان نثاری کی ہے اور احوال سے اوسکو مطلع کیا پھر جب ابوالہول نے کلام سعیدؓ کا سنا تو اپنے گھوڑے سے
اتر پڑا سجدہ شکر کیا اور عبداللہ یوقنا کے پاس آکر سلام کیا اور کہنے لگا مرحبا و شاباش ہے اوس قوم کے لیے
جنھون نے دنیا کو زہد و پرہیزگاری سے چھوڑ دیا اور مرضیات حق تعالی کو طلب کیا بعد ازان ابوالہول نے سعیدؓ سے
کہا اے صاحب رسول اللہ اس حیلہ و تدبیر مین ہمکو بھی اپنے ساتھ شریک کروگے سعیدؓ نے کہا ہان تم بھی شریک ہو
مگر ان شتران باردار کو بطور ساربانون کے کھینچے چلو اور اپنی زرہین و ساز حرب چھپالو اور اوسپر کمربند کس لو اور آگے آگے اونٹونکو
ہانکتے چلو گویا کہ تم لوگ ہمارے عبید و خدام ہو اس صورت مین جو لوگ تمکو دیکھینگے تو نہ پہچانینگے چنانچہ ان لوگون نے یون ہی
کیا جسطرح سعیدؓ نے فہمائش کر دی تھی کہ اونھون نے اپنے ہتیارونکو جامہ اونکے نیچے چھپا دیا اور اونٹونکو کھینچتے چلے جب
زیخنہ تک پھونچے تو وہان اوتر پڑے اور زرہین وغیرہ ساز حرب کو پہن لیا اور پھریرے نشانونکے اور اون صلیبون کے
جو ابا ذو الشمطا کے ہمراہ تھے کھول دیے اور یوقنا اور اوسکے اصحاب کو گھیر لیا اور بطور اسیرونکے اونکو پیچھے کر لیا اور رستے چلے یہانتک
کہ جب راس العین سے قریب ہوئے تو سعیدؓ نے ایک شخص کو پاس والی راس العین کے بھیجا اور وہ شخص عاصم بن رواحہ کے
ہمراہیون مین سے تھا جو اسلام لایا تھا اور وہ اہل راس العین کا حلیف بھی تھا اور اوسکو بشیر اسلیے بھیجا تاکہ وہ والی راس العین کو
آمد عاصمؓ بن رواحہ اور ابا ذو الشمطا کی خوشخبری دیوے پھر جب وہ فرستادہ پاس والی کے پھونچا تو وہ اپنی جماعت کو ہمراہ
لیکر واسطے ملاقات و پیشوائی کے نکلا اور اوس فرستادہ نے اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ یوقنا اور اوسکے چالیس اصحاب
بھی بندی ہو کے آتے ہین چنانچہ اس خبر کو منادی نے راس العین مین پکار دیا تھا تو کوئی باقی نہ رہا مگر یہ کہ وہ ہمراہ والی راس العین
کے حاضر ہوا آخر سب نے ملاقات اون صحابہ کی کی جو قبضے مین ابا ذو الشمطا کے اسیر تھے بعد ازان گرد بگرد عاصم بن رواحہ کے
آئے اور والی راس العین عاصمؓ کو دوست رکھتا تھا اور اوسکو پہچانتا تھا جب اوسنے عاصمؓ کو دیکھا تو اپنے گھوڑے سے
اوتر پڑا اور عاصمؓ بھی اپنے گھوڑے سے اوترا اور دونون نے آگے بڑھ کر باہم معانقہ کیا اور دونون طرف کی جماعتون مین
بھی باخوبی صاحب سلامت ہونے لگی اور حاکم راس العین نے عاصمؓ سے پوچھا کہ تو نے ان لوگونکو اور اس ہارق[1] یعنے یوقنا کو
کیونکر گرفتار کر لیا ہے عاصم نے کہا جب ہم فرات پر پھونچے اور وہانسے عبور کیا تو یوقنا اپنی جماعت کو لیکر ہمپر آیا پھر
ہمنے او ... [illegible] ... نے اپنے فیروزمند کیا کہ ہمنے انہین سے پچاس آدمیونکو قتل کیا اور ان لوگونکو گرفتار کر لیا

[1] الہارق ... عن الدین ... ہارق وہ ... جو دین ... ۱۲

اور باقی بھاگ گئے یہ سنکے حاکم راس العین بہت مسرور ہوا و بعد ازان طرف یوقنا کے متوجہ و مخاطب ہو کر زجر و درشتی کلام
کرنے لگا اگر یوقنا نے کچھ جواب ندیا اور اہل روم یوقنا کو بشماتت گالیان دینے لگے پر یوقنا اونکی طرف نظر نکرتا تھا اور نہ اونسے
کلام کرتا تھا یہانتک کہ وہ واصل راس العین ہوئے پس حاکم نے اونکو حکم کیا کہ ان اسیرونکو پاس اون اسیرونکے کہ جو بیعہ
مین قید ہین اور انکی نوبت محافظت رکھو اور ہم ملک شہریاض کو لکھتے ہین کہ ان لوگونکے باب مین وہ کیا کہتا ہے
آخر ان سبکو نزدیک خالد اور اوسکے اصحاب کے پہونچا دیا و بعد ازان عاصم نے حاکم سے کہا تو خوب جانتا ہے کہ درمیان
ہمارے اور اہل عرب کے عداوت ہے اور یہ عرب یعنی بمقدار جمعیت مین مثل ہمارے ہین اور تو جو کہ سبکو روم یا ارمن سے
اونکی حفاظت کے لیے مقرر کرتا ہے اور یہ لوگ اونسے باتین کرینگے تو مین اون عرب کے طلاقت اور طلاقت لسانی سے
اندیشہ کرتا ہون ایسا نہو کہ وہ انکو ہموار اور ساز گار کرکے ملک کو اور تمکو ضرر پہونچاوین لہذا صوابدید یہ ہے کہ تم ان مین سے
بعضونکو اندر بیعہ کے مقرر کرو اور بعضونکو بیرون بیعہ متعین رکھو کیونکہ جو کوئی جہاد و جہد کرتا ہے وہ نائل براحت
نہین ہوتا اور جو شخص دنیا مین اندک بھی تعب و رنج اوٹھاتا ہے وہ آخرت مین بہت چین و آرام پاتا ہے چنانچہ والی
راس العین نے عاصم کی رائے صائب کو پسند و قبول کیا اور اوسکو مع اون اصحاب رسول خدا صلعم کے جو بہ تبدیل
ہیئت اوسکے ہمراہ تھے بیعہ مین اوتار دیا اور یوقنا وغیرہ کو خالد کے شمول مین کر دیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ اب
اس صورت مین جمعیت مسلمانونکی چھ سو سوار ونسے ہو گئی پھر جب یہ لوگ بیعہ مین مستقر و مستقل ہو گئے اور رات
تاریک ہوئی اوسوقت سعید نے خالد کے پاس جا کر سلام کیا اور کشود کار کی خوشخبری دی تب خالد نے کہا اے
ابن زید مجکو یہ خوشخبری اوسی وقت سے معلوم ہوئی ہے جب یہان کے لوگ ذکر کرتے تھے کہ یوقنا اور اوسکے چالیس
اصحاب بندی مین آئے ہین تب مینے نور ایمان کو روشن دیکھکر اس امر کو صحیح معلوم کیا پھر سعید نے کہا کہ والی راس العین نے
ملک شہریاض کو خوشخبری گرفتاری یوقنا اور اوسکے چالیس اصحاب کی اور بشارت آمد عاصم اور اوسکے ہمراہیون پانسو
اصحاب کی لکھی ہے **راوی** کہتا ہے کہ جب ملک شہریاض کو یہ خبر پہونچی تو اوسنے حکم کیا کہ بوقات یعنے نرسنگے اور قرنے
پھونکے جاوین پھر اس بات کو مسلمانون نے سُنا تو آپسمین کہنے لگے کہ قرنا بجانا اور نرسنگا پھونکنا نہین ہوتا مگر بسبب
امر مہم کے اور جب عباد بن بشیر عیاض بن غنم کے پاس گیا ہے تو عیاض اوسکے لیے کھڑے ہو گئے اور اوسپر سلام کیا اور کہا
اے ابن بشیر کس بات کی بشارت تو لایا ہے خدا تیری آنکھونکو ٹھنڈا کرے مگر عباد نے کچھ جواب ندیا یہانتک کہ اوسکے
ساتھ تخلیہ کیا اور سارا ماجرا اوس سے بیان کیا پھر جسوقت عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی سنی تو سجدۂ شکر خدا ادا کیا
پھر عباد نے کہا اے امیر سعید بن زید اور اوسکے اصحاب نے آپکو اور آپکے اصحاب کو سلام کہا ہے اور کہدیا ہے کہ تیاری
جنگ کی کرو امید ہے کہ حقتعالی تمہارے ہاتھون پر فتح کر دیوے اسلیے کہ درمیان تمہارے اور فتح راس العین کے
کچھ باقی نہین مگر اسیقدر کہ وہ قوم شکست پا کر فرار کرین اور تم فتح کرو عیاض نے کہا مجھے توکل ہے خدائے عز و جل پر

پھر جسوقت رات تاریک ہوئی تو عیاض نے سارے صاحبان نشان کو جمع کیا اور اونسے باتین کین اور اونکو تاکید کی کہ
کسی سے کسی امر کو بیان نکرو کیونکہ خوف جاسوسان روم کا ہے اور ایسا نہو کہ نے پاوے کہ صبح نمایان ہو جاوے مگر یہ کہ تم
ساز و سامان حرب سے درست رہو راوی کہتا ہے کہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی کہ مسلمان اپنے اسباب حرب سے
آراستہ ہوگئے پھر جسوقت آفتاب برآمد ہوا اور زمین پر دھوپ پھیلی تو خود پہنے اور بار گیر اپنے اپنے گھوڑون پر سوار
ہوئے اور آتش حرب افروختہ ہوئی اور شرارے اوسکے اوڑنے لگے اور قبائل ازیکدیگر متفرق ہوگئے اور آتش جنگ
مشتعل ہونے لگی اور شیرون بیرون نے حملہ کرنا شروع کیا اور اپنے رخسارون کو خاک پر وقت دعا کے ملتے تھے اور
اپنی شدائد احوال پر صبر و شکیب رکھتی تھی اور مدتہای عمر آخر ہو چکی تھی اور اجل قریب آپہونچی تھی پس وہ یعنے اہل اسلام جنگ مین جانفشانی
اور پورا کام کرتے تھے اور دشمنونکے لشکر سے قریب پہونچ جاتے تھے اور جنگاہ مین بحالت اضطراب آمد و رفت کرتے تھے
اور گرد و غبار کے بگولے بلند تھے اور دخان جنگ تمام جنگاہ مین چھایا تھا ہر طرف غل پڑا اور ہر سو شور مچا تھا اور
ہر سمت خون کے فوارے تھے اور لہو کی بوچھار تھی اور اسباب جا بجا لوٹ کے لیے پڑے تھے اور گوشت مقتولون کے
واسطے طائرون اور درندونکے رزق و خوراک تھی خروش اسپے کانونکو خراش تھی اور تابش آفتاب سے بدنون اور
جانونکو بیتابی و بے آرامی تھی حرب نے لوگونکی مدتہاے عمر قطع کر دی تھی اور زندگی سے دامن برزدہ اور مرگ پر
کمر باندھے تھے تنور کارزار ہر جانب گرم و فروزان تھے اور چشمہ ہاے پیکار ہر سمت جاری و روان تھے صفین اہل
کفر تھین یورش کا ہیجان تھا تمام لشکر غبار کے بادل مین نہان تھا ہر ایک اقسر مقدم سے جنبش و سکا بجبر اور عیش صافی اوسکا
مکدر تھا اور گھوڑے بار بار رو مین جاتے تھے اور ہر بار پھر آتے تھے تلوارونسے خود و سپر چوغان ہوتے تھے اور جسم
شدت غیظ مین خفقان کرتے تھے اور غبار بدنون پر ایسے جمے تھے گویا تن پر زرہین سیاہ سجی تھین اور غبار ونمین اسطرح
اوڑاوڑ کر پڑی تھی گویا چادرین بچھی تھین طائرونکا ہجوم تھا اور قیامت کی دھوم تھی چنانچہ اس مصاف بزرگ
اور ستیز سترگ مین مسلمانون نے استقبال کیا تو حسن معاد مین جن چیزونکی رغبت رکھتے تھے اپنی تمنا کو فائز ہوئے
اور اہل روم کہ اونھون نے اپنی جانونکو خواری مین ڈالا تو اونپر غضب و عقاب آیا کہ وہ سخت عذاب کو پہونچے
واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ ناگاہ عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قرطہ یہ دونون ملک شہر یاض پر جا پڑے
اور حال یہ تھا کہ ملک عزم گریز کر چکا تھا کیونکہ اوسکے لشکر والے اپنی اپنی نفسی نفسی مین ایسے مشتغل تھے کہ نصرت ملک سے غافل
تھے اور ملک کے پاس سوا اوسکے دس غلامونکے کوئی نرہا تھا چنانچہ عبداللہ بن قرط اور عبداللہ بن عیاض نے
ملک کو گھیر لیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجکو معلوم نہین ہوا کہ اون دونون مین سے پہلے کسنے بھالا مارنے مین سبقت
کی آخر اوسنے شہر یاض کے سینے مین نیزہ مارا کہ اوسکی پشت سے انی پار نکل گئی اور اوسکے غلامون نے جب اپنے ملک کو کشتہ
دیکھا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور عبداللہ نے گھوڑے سے اتر کر شہر یاض کا سر کاٹ لیا اور اپنے نیزے پر بلند کیا اور گھوڑے

صاحبان نشان جنکے پاس علم ہین یعنی ہاتھ مین نشان رکھنے والے سرداران ۱۲

سوار ہو کر آواز بلند پکارنے لگا کہ اے مسلمانو اور اے رومیو دیکھو تحقیق کہ مینے ملک کو قتل کیا ہے پھر اب جسکو تم مین سے
قائم رکھنا جنگ کا منظور ہو تو قائم رکھے و بعد ازان مسلمانون نے اعداء اللہ پر حملہ کیا اور اونکے درمیان تیغ زنی کرنے
لگے یہانتک کہ قتل ہوا جو قتل ہوا اور اونمین سے گرفتار ہوا جو گرفتار ہوا اور باقی بھاگ گئی اور سارا اسباب و مال و خیمے وغیرہ
سب بجنسہا چھوڑ گئے تا آنکہ اوسپر مسلمانون نے قبضہ کیا حدید بن ثابت الضمیری نے کہا مین بڑا حریص تھا اس بات کا
کہ جسوقت ہنگامہ جنگ موقوف ہو جاوے تو مین شمار مقتولان روم کا کرون تا آنکہ مینے ایک توبڑہ لیکے تھیلا اپنی
دوش پر لٹکایا اور اپنی آغوش مین سنگریزے بھر لیے پھر جسوقت جس مقتول پر گذر کرتا تھا تو ایک کنکری اوس
تھیلے مین ڈال دیتا تھا بعد ازان مینے اون سنگریزونکا شمار جو کیا تو وہ اسّی ہزار سات سو پچاس تھے مگر قیدیونکا
شمار نہین کیا گیا پھر جب ہنگامہ جنگ برطرف ہوا تو عیاض بن غنم نے حکم کیا کہ سارا اسباب اور سب اسیر کفرتوثا مین
روانہ کیے جاوین اور یہ سب ساتھ صلیب بن مازن کے بھیجا گیا اور اوسکے ہمراہ ہزار سوار کیے گئے اور اونکو حکم کیا
وہانسے تجاوز نکرین تاوقتیکہ راس العین فتح ہو و بعد ازان عیاض بن غنم نے تمام شب تلاوت قرآن کی اور صبح کو
اس جنگ سے پیچھے لگے ہوئے طرف راس العین کے یکبارگی کوچ کر دیا اور وہ رومی جو جنگاہ سے شکست پاکر
بھاگے گئے تھے وہ سب بحال تباہ راس العین مین جا پہونچے اور شہر مین ہر سمت شکست لشکر اور قتل شہریاض کی پکار
پڑ گئی اہل بلد پر سانحہ عظیم گذرا اور مرسیوس والی راس العین نے شہر اور دیوار شہر پناہ کی بڑی مضبوطی کی اور قصد
اس بات کا کیا کہ کل کی صبح کو قیدیونکو قتل کرے اور روم کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی بادشاہ اونکا مارا جاتا تھا تو بالعوض
اوسکے اپنے دشمنونکے اسیرونمین سے سو آدمی کو قتل کرتے تھے آخر جب دوسرے دن صبح ہوئی تو وہ دشمن خدا سوار ہوا
اور وسط شہر مین آیا اور حکم احضار قیدیونکا کیا اور وہ قیدی خالد وغیرہ اور جو خالد کے ہمراہی تھے تاکہ ان سبکو قتل کرے
ناگاہ جب اوسکے ملازمون نے ارادہ کیا کہ اسیرونکو حاضر کرین تو دفعتہ صبح ہوتے ہی عیاض بن غنم مع لشکر وہان آپہنچے
پس وہ لوگ اسطرف مشغول ہوگئے اور قیدیونکے امر سے ذہول ہو گیا اور عیاض بالشکر مسلمین باب اسطاحون پر
جا کر اوترے اور وہ باب شرقی تھا راس العین کا اور اوس باب پر ایک خیمہ کھڑا کیا واسطے مرسیوس عدو اللہ کے
ایستادہ تھا اور قریب خیمہ ایک منجنیق بزرگ بپا تھا اوسکی رسن کشی اور اوسکے اہتمام مین چالیس آدمی مقرر تھے اور
مالک و مہتمم اوسکا برادر عمزاد ملک کا تھا جسکا نام مترقیس بن اشفکیاض تھا کہ اوسی کا باپ قبل شہریاض کے
بادشاہ تھا اور یہی مترقیس صاحب و مالک دینار ہائے اشفکیاضیہ کا تھا چنانچہ جسوقت عیاض بن غنم مسلمین کو لیکر
واسطے قتال کے پیش آئے تو وہ اعداء اللہ قتل خالد وغیرہ سے باز رہے بلکہ مصروف بقتال ہوئے پس فلاخن سے
سنگ اندازی اور کمانونسے تیر اندازی کرنے لگے اور حسن اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک نوجوان اہل شہر راس العین سے جسکا
نام جمیل بن سعد الداری تھا عیاض سے آملا اور وہ تیر اندازی مین فائق ترین مردم تھا اور یون ہوا کہ اوسکی مادر ضعیفہ بھی

اوس سے اگر ملی تو جمیل نے کہا اے مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا مین وہ جہاد کرون جیسا حق جہاد کرنے کا ہے تو مجھکو
امید ہے کہ مین اون بھائیون اور اپنے جد سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے یہ کہکے
جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اوسکی مان نے کہا اے میرے فرزند سدھار حقتعالی تیری نصرت و تائید کرے
غرضکہ وہ آگے بڑھا اور آڑ پکڑکر کھڑا ہوا اور یہ ذکر اوسکا درمیان عرب کے مشہور و شائع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا مین
دیکھتا ہے تو کہتا تھا مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو حالت طیران مین جس جگہہ اور جہان کہو تیر ماردون
چنانچہ وہ اوسی حالت مین اوسے مارتا تھا کہ وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اوسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا
پھر جب قتال شروع ہوئی تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصاری کو جو بالاے دیوار شہر پناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے
لگا تو کوئی تیر اوسکا خالی نہین جاتا تھا مگر یا تو سینے مین لگتا تھا یا آنکھہ پر پڑتا تھا یہانتک کہ اونمین سے تیس بطریق کو
قتل کیا اون مقتولونمین سے اور اوس دیوار پر سے کوئی بطرف شہر اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین
گر پڑتا تھا یہانتک وہ برج جسپر وہ سب دیدبان تھے خالی ہوگیا راوی کہتا ہے کہ وہ عدو اللہ مرسیوس شل ابی العین
صاحب منجنیق جسکا ذکر ابھی اوپر گذر گیا ہے وہ بھی فلاخن انداز و نہین بڑا سنگ انداز تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے
لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا اے نوجوان دور کھڑا ہو تاکہ اوسکا سنگ فلاخن تجھپر نہ پہونچے کیونکہ ہمکو اوس سے
تیرے لیے بڑا اندیشہ ہے تب جمیل نے جوابدیا اے قوم مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ کتاب خدا مین
بیان کرتے تھے اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے
موت تمکو لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم و استوار برجونمین متمکن ہوگے پس ضرور ہے کہ مین اونکے سبب فائز بثواب ہون بعد ازان
جمیل نے اون لوگونمین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا آخر
وہ سب بطارقہ رسن کش وہانسے بھاگے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہمکو اس جگہہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہے
تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑکر ٹھہرو چنانچہ اونھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر
مستعد ہوئے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا
کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اوسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اوسنے مسلمانون مین سے چھہ آدمیونکو
قتل کیا اور راوی کہتا ہے کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نکرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوْقَاہُ اِلَی الشَّھَادَۃِ
یعنے مجھکو کمال شوق شہادت ہے اور مجھکو بڑی آرزو ہے اس بات کی کہ مین دار العلم اور مقام شہادت کو پہونچون
بس اوسکے باطن سے ندائی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہے تو اس امر کیطرف مستعد و آمادہ ہوجا اور دلمین کچھہ
خوف نلا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھہ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف
کرے اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہے ہم بھی اوسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہمکو

دوست رکھتا ہے ہم بھی اوسکو دوست رکھتے ہین تب جمیل نے اپنے دل سے جواب دیا کہ مین اسی دم اس امر مین اقدام کرتا ہون کیونکہ در حقیقت میرے دلکو کسیطرحکا کچھ تاُلم و توہم نہین ہے وتحقیق کہ مینے اپنی جان تیرے ہاتھہ فروخت کی تو اوسکی خریدکے لیے متوجہ ہو پس قریب ہے کہ مین جنت مین داخل ہون اور اوس شئے نفیسہ کو وہان دیکھون چنانچہ اوسکے قلب پر القا ہوا کہ ہمنے تیری جان کو قبول کیا پس شاد کام وشادمان ہو اور ہمارے شکر مین رطب اللسان ہو کیونکہ جو کوئی اپنی جان ہمارے ہاتھہ بیچے گا اوسکو نقصان نہوگا اور سن اوس کلام کو جو ہمنے کتاب مکنون مین لکھا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ یعنے جو لوگ راہ خدا مین قتل ہوئے انکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے قرب بارگاہ مین روزی پاتے ہین **راوی نے کہا** اور اسی کیفیت مین کہ جمیل مشغول بعالم وجدانی تھا ناگاہ اوس عدو اللہ مریبوس نے فلاخن سے جمیل کو پتھر مارا اور اوسی دم جمیل نے بھی قصد کیا کہ اوسکو تیر مارے مگر وہ پتھر جمیل کے سینے پر ایسا جا پڑا کہ پشت تک توڑ گیا پس جمیل نے کہ چلّے سے تیر جوڑ چکا تھا جب دیکھا کہ پتھر کام تمام کر گیا تو معلوم کیا کہ اب مین مرچکا اوسوقت طرف اپنے برادر عمزاد کے جسکا نام رافع بن خالد تھا نظر کی اور کہا کہ میری مادر ضعیفہ کو میرا سلام پہونچا دیجیو اور اوسکے سامنے یہ اشعار پڑہ کر سنائیو چنانچہ جمیل یہ ابیات کہکر فائز بدرجہ شہادت و داخل جنت ہوا

اشعار

ابا رافعا الا حملت رسالتی

مخبرا انی لقیت حمامی	وان جئت امی واخوتی وعترتی	فخصهم عنی بکل سلامی
وان سالت عن العجوز فقل لها	قتیل حجار لا قتیل سهامی	طریحا بباب الحصن للمطائرات
من الحجر الصلد الاصم عظامی	ولست ابالی ان قتلت لاننی	ارجو بقتلی فی الجنان مقامی

یعنے اے رافع تو کیون نہین میرے پیام کا حامل ہوتا ہے کہ خبر دینے والا ہو اس امر کا کہ مرا تئیں مینے مرگ سے ملاقات کی اور اگر تو میری بہنون عزیزون کے پاس جاوے تو میری جانب سے اونمین ہر ایک کو میرے سلام سے مخصوص کر اور اگر تجھسے میری مادر ضعیفہ میرا حال پوچھے تو اوس سے کہیو جمیل کشتۂ سنگ ہے نہ کشتۂ تیر اور دروازۂ قلعہ پر اس حال سے پڑا ہے کہ سنگ سخت خاموش سے استخوان کے پرزے اوڑ گئے ہین **راوی نے کہا** جب عیاض کو حال جمیل سے آگاہی ہوئی تو اوسکی مادر کے احوال پر رحم کرکے بہت بکا کی اور بعد نماز جنازہ کے اوسے دفن کرا دیا بعد ازان یہ خبر مادر جمیل کو پہونچی تو اوسنے صبر کیا جیسا کہ مردان کرام وعظام صبر کرتے ہین پھر اوس پیر ضعیفہ نے کہا يَا بُنَيَّ عِشْتَ سَعِيدًا وَمِتَّ شَهِيدًا وَسَلَكْتَ سَبِيلَ آبَائِكَ فَرَحِمَكَ اللَّهُ وَآنَسَ غُرْبَتَكَ وَنَفَعَنِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنے اے میرے فرزند تو زندہ تھا تو سعید تھا اور مرا تو شہید ہوا اور تو اپنے باپ دادا کی راہ پر گیا حقتعالی تجھپر رحم کرے اور اس مسافرت آخرت مین وہ تیرا انیس ہو اور مجکو بھی تیری شہادت سے روز قیامت نفع بخشے پھر اوس ضعیفہ نے یہ آیت پڑھی الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ یعنے وہ لوگ جو صابر ہین

جب اونپر مصیبت پڑتی ہے تو وہ کلمہ استرجاع زبان پر جاری کرتے ہین کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ یعنے ہم خدا ہی کے
ہین اور اوسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی ہے معمر بن الجون النبہانی نے
جسکا جد سراقہ اون لوگو نمین تھا جو فتح راس العین مین حاضر تھے اوسنے بیان کیا جب جمیل بن سعد شہید ہوا تو اہل روم
بہت خوش ہوئے اور اوس عدو اللہ مرسیوس نے جو بعد شہر یاض بالک امر تھا جب دیکھا کہ اہل اسلام قلعے پر قصد
کرنے والے ہین تو رات کو بیعہ نسطوریا مین گیا اور وہان نماز پڑھی اور قربانگاہ کے قریب گیا وہر گاہ بغض وکینہ اوسکا
مسلمانون سے اس مرتبہ بڑھا تھا کہ اوسنے دروازہ بیعہ پر کسی شخص عرب کی تصویر کھنچوائی تھی اور اوسپر لکھا تھا
هٰذَا نَبِیُّ العَرَبِ کہ یہ شخص عربونکا نبی ہے چنانچہ جو کوئی اوس بیعہ مین داخل ہوتا تھا وہ اوس تصویر پر تھوکتا
جاتا تھا اور اندر بیعہ کے شبیہ عرصہ قیامت ومیزان وصراط وجنت ونار کی بنوائی تھی اور اوسی مرقعہ مین ہیکل عیسیٰؑ بھی
کھینچی تھی اس ہیئت سے کہ اونکے ہاتھ مین صلیب تھا اور زیر پوار اونکی مادر مریمؑ صدیقہ تھین راوی کہتا ہے کہ جب
وہ عدو اللہ مرسیوس اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوسنے عاصمؓ بن رواحہ سے کہا کہ اس شب مین میرا ارادہ ہے کہ ان قیدیان
عرب مین سے دس نفر کو مقام مذبح مین ذبح کرکے تقرب بخدا حاصل کرون یہ سنکے عاصم نے اوسکو جواب دیا اے ملک
یہ میری راے نہین ہے کیونکہ آپ دیکھتے ہین جو کچھ امور عرب درپیش ہین اور یہ امر تو آپ کے قبضۂ اختیار مین ہے یہ سُنکے
وہ خاموش رہا اور وہان سے باہر نکلا اور عاصم نے رومیون سے کسیکو اندر بیعہ کے رہنے ندیا سبکو وہانسے باہر نکال دیا
اور دروازہ بیعہ کا باستحکام تمام بند کر دیا پھر جسوقت اوس بیعہ مین کوئی رومی باقی نرہا اور دروازہ اوسکا مستحکم
ہو گیا تو وہ صحابہ جو اسیر تھے اوس بیعہ کے اندر اندر بیت المذبح مین داخل ہوئے کیونکہ مذبح متصل وملحق تھا بیعہ سے تو وہان
دیکھا کہ بہت ہتیار مجتمع ہین کیونکہ اہل روم جسقدر قسم سلاح بطریق نذر اوس بیعہ ومذبح مین لاتے تھے اور چڑھاجاتے تھے وہ
سب وہین بطور سلاح خانہ جمع رہتا تھا چنانچہ اون صحابہ نے وہ اسلحہ اوٹھا لیے اور قصد کیا کہ کل صبح کو جسوقت اہل شہر
مشتغل بقتال ہونگے تو ہم لوگ اندرون شہر نرغہ کردیوین راوی نے کہا پھر جسوقت رات ہوئی تو وہ صحابہ اوٹھے اور
نماز اور قیام اللیل یعنے نماز شب اور ذکر اللہ مین مشغول ہوئے اور اون تصویرون اور شبیہ عرصہ قیامت اور صراط ومیزان
اور نار وجنت کو دیکھتے تھے اوسوقت عاصمؓ بن رواحہ نے سعید بن زید سے کہا کہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
دوڑنا کیا ایمان کو زیادہ کرتا ہے تب سعیدؓ نے کہا ہان البتہ یہی دین خدا اور رسول کی موجب جزا یقین ہے کیونکہ جب
روز قیامت آویگا اور دن حسرت وندامت کا ہوگا اور ہواے تند وباد صرصر قیامت کی چلے گی اور ساری خلق خدا محشور
ہوگی اور جہنم سامنے ہوگا اوس شخص کے جو اوسکا سزاوار ہوگا اور جب صفین کھڑی ہونگی پرہیزگار روتی اور بدیان لوہے
زندہ کیجاوینگی متقین ونمازگزار رونگی اور جب رایات اہل حق کے گڑنے لگینگے اور پھریرے نشانون اہل صدق کے سجنے
اوڑنے لگینگے اور جب منبر ہاے انبیا ومرسلین نصب کیے جاوینگے اور وسادہ ہاے ابرار وصدیقین جب تب مرتب ہونگے

اور جب روے زمین پر موحد ہونگی شادمان ہونگی اور کافرونکی جانین تنگی و نقصان مین پڑینگی اور تباہی و خواری پڑیگی و یہ
مشرکین کے اور ... ہوگی واسطے ظالمین کے اور جب ذلیل و خوار ہونگے ملوک و حکام جور و ستم اور
ستمگرون و رسوا ہونگے شاہان ... اور جب ... ہونگے ابرار و دیندار اور محزون و متحیر ہونگے تبار
بدکار ... خدا دیگا ملک جبار یعنے بادشاہ غالب کردگار لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے جسکے لیے آج بادشاہت
ہے وہ یکتا و زبردست ہے یعنے پروردگار اور اسکے ساتھ یہ فرمائیگا کیا ہمنے تمکو عذاب دوزخ سے نہین ڈرا
دیا تھا کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہین آیا تھا کیا تمنے نہین سنا ہے کہ پروردگار نے سید مختار صلی اللہ علیہ
وآلہ الاطہار پر کیا نازل کیا ہے قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ یعنے اے سید ابرار تو اوپر قوم کفار کے
تبلیغ حکم کردے کہ بہرہ مند ہو لو دنیا مین آخر کو ٹھکانا تمھارا جہنم ہے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ
یعنے وہ روز فیصل ہے کہ تمکو اور پہلے والونکو ہم جمع کرینگے غرضکہ وہ روز عرضہ ہے کہ اعمال سبکے پیش کیے جاوینگے
وہ روز وفا ہے کہ حق تعالی اپنا وعدہ پورا کریگا اور لوگ بدلا اپنا پورا پاوینگے وہ دن جزا کا ہے حسنات سے
اور دن سزا کا ہے سیئات سے وہ روز تمام کون و مکان کو زلزلے مین لانے والا ہے وہ روز قریب آنیوالا ہے
وہ دن فصل و داوری کا ہے وہ دن عدل و دادگری کا ہے اوسوقت ہر موقف اپنی جا پر کھڑے ہونے والونکو
پراگندہ کریگا اور ہر جاہل بعذر لاعلمی سرافگندہ ہوگا حسرت سے لوگ اپنے ہاتھونکو دانتونسے کاٹینگے اور دل
اونکے شدت خوف سے کانپینگے اور منادی ہاتف پکاریگا کہ کنارے ہو جاؤ اے قوم بدکار تحقیق کہ فرمان بردار
رستگار ہوگئے کیا تمنے کتاب مکنون مین نہین سنا ہے وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ یعنے اے منکرو آج جدا اور دور ہو جاؤ
مومنونکے نزدیک سے چنانچہ اوس حالت مین تشنگی اونکو بیتاب کردیگی اور دہشت اونکو اضطراب مین لاویگی بڑی تنگی مین
پھنسینگے سخت خستگی مین پڑینگے اپنے عرق مین غرق ہونگے منادی ملائک ندا دینگے اور یہ سب سنینگے وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ
مَسْئُولُونَ یعنے انکو کھڑا رکھو کہ انسے بازپرس ہے اور کہیگا انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ ہماری ہیبت اور ہماری مملکت کو
دیکھین انکو ٹھہرا رکھو کہ ہماری سلطنت و عظمت پر نظر کرین انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ یہ پیش کیے جاوین ہماری جناب مین
انکو کھڑا رہنے دو یہانتک کہ انسے مناقشہ کرین ہم حساب مین کہان ہین وہ لوگ جنھون نے انکار و نافرمانی کی کہان ہین وے
جنھون نے اصرار و طغیانی کی مین بہت بڑا جبار و غالب ہون پر کسی پر ظلم نہین کرتا مین بڑا رحیم ہون مگر بیرحمون پر
رحم نہین کرتا کہان ہین امت نوح جو صبح و شام مرتکب تھے باموز قبیح کدھر ہین قوم ہود کہان گئے اہل ثمود کدھر ہین
امت شعیب کہان گئے اہل شک و ریب کہان ہین اہل توحید کہان ہین اہل صلوۃ و تہجید کہان ہین امت قرآن
کہان ہین امت سوار براق کدھر ان کہ یہ سب واسطے جائزہ کے حاضر ہون کہ رب الارباب حاضر و ناظر ہے لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ
إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ یعنے آج کسی پر ظلم نہین ہے اسلیے کہ حق سبحانہ تعالی بسرحساب ہے اور اوسوقت

مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم باجماعت خدم وخیل حشم و بادبدبہ حشمت وفر وزینت ہونگے اور اونکے سر پر تاج رضا سے
خدا ہوگا او سیر بعلم اصفیا لکھا ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ یعنے قریب ہے کہ پروردگار تیرا ایسا تجھے
دیگا کہ تو رضامند ہوگا اور اونکے ہاتھ مین لواے حمد ہوگا اور داہنے اونکے انبیا اور بائین اولیا ہونگے اور ملائکہ
سامنے کھڑے ہونگے اور اہل موقف حضرت کی طرف دیکھتے ہونگے اور امت اونکی اونپر درود پڑھتی ہوگی اور چہرے
ان لوگونکے فرح و سرور سے درخشان ہونگے جامۂ اسلام انکا زیب تن اور ہاتھونمین انکے اونکا دامن ہوگا پکارتے
ہونگے اپنے پروردگار کو بکلمات تمجید اور شور کرتے ہونگے اہل موقف باقرار توحید کے نور ایمان اونکا نمایان ہوگا اور
جائزہ اونکا پیش خداوند جہان ہوگا گواہ کرینگے ہم انکو ساری امتون پر اور قبول کرینگے ہم انکی شہادت تو انکو اون پر
تارے رنج وبلا کے انسے غائب ہوجاوینگے اور ہول قیامت سے امن پاوینگے منادی ملک انکو ندا کریگا كُنْتُمْ خَيْرَ
أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم بہترین امت ہو کہ واسطے ہدایت اور امتونکے انتخاب کیے گئے تھے اہل موقف انکے
جمال پر بحیرت نظر کرینگے اور انکے فر جلال پر متحیر ہونگے اور کہینگے کہ رستگار وہی ہین جنہون نے انکی ملت کی پیروی کی
اور انکی شریعت کی تصدیق مین پیشیروی کی چنانچہ فرمایا ہے رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ
یعنے سائر کفار بشیر یہی آرزو کرینگے کہ کاش اہل اسلام مین ہوتے غرضکہ ایسے ہنگام مین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے مقام محمود مین وارد ہونگے اور وہان طول قیام کرینگے اور آرزومندی سے ہاتھونکو پھیلاوینگے اور نیازمندی
سے طلب و سوال مین بلبلاوینگے اور عرض کرینگے اے میرے پروردگار مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ میری امت
گنہگار کے حق مین میری شفاعت قبول کر بناگاہ بارگاہ الٰہ سے ندا آویگی کہ قسم ہے مجھکو اپنی عزت و جلالت کی مین تجھسے
خلف وعدہ نکرونگا اور اپنے عہد کو جو تجھسے کیا ہے نہ توڑونگا یہانتک کہ اہل موقف کو تیرا علو شان اور تیرا مرتبہ
شایان دکھلاؤنگا اور وہ مرتبہ تجھکو عطا کرونگا کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ یعنے قریب ہے
کہ پروردگار تیرا وہ نعمت و کرامت تجھکو عطا کریگا جہانتک کہ تو راضی ہو راوی کہتا ہے کہ جب ان کلمات
ہدایت آیات کو عاصم نے سعید سے سنا تو اوسکے ایمان کو ترقی ہوئی پھر جسوقت ہنگام سحر ہوا تو وہ صحابہ اقدام حرب پر
مستعد ہوکر اہل شہر پر برجستہ نکل پڑے اور استعانت بخدا کر کے کہنے لگے اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا كَنَصْرِ نَبِيِّكَ يَوْمَ
الْأَحْزَابِ یعنے اے ہمارے پروردگار ہماری ویسی مدد کر جیسی تو نے اپنے نبی کی امداد کی تھی روز جنگ بدر
وغیرہ کے اوسوقت خالد نے کہا خبردار تم لوگ ازیکدیگر متفرق نہونا کہ تمہاری ہیبت جاتی رہیگی اور خوف رکھو
اوس پروردگار سے جسکی طرف تمہاری بازگشت ہے اور اس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سب دشمنان خدا تمپر ہجوم
کرینگے اسطرح کہ مرد اونکے تمسے مقابلہ کرینگے اور عورتین اونکی تیر پتھر مارینگی اوسوقت تم دور رہو اس بات سے کہ
درمیان جنگ کے کسی مرد و عورت کی طمع و پروا کرو بلکہ حرب و ضرب مین ثابت قدم و بایکدیگر ہمدم رہو کیونکہ

تمہر مردونکا ظاہر نہین ہوتا مگر ہنگام ملاقات ہوا اور وسط مین آ گئے اور ہم لوگ گھبرائے والو نہین نہین مین سبب تمہر وہان
ٹھہرے کے اسلیے کہ ہمیر خوب ثابت و متحقق ہے کہ ہمارے ہر ایک کے لیے مدت اجل معین ہے کہ اوس سے تجاوز
نہین کرتا در نیصورت جو کوئی اپنے تئین خطرۂ عظیم مین ڈالیگا وہ امر عظیم کو پہونچیگا اور حال یہ ہے کہ اس شہر کا بڑا نام
ہے اور یہین کثرت و جمعیت مردم بہت ہے اور یہ شہر دیار ربیعہ کا قصر و پایگاہ ہے اور ہم لوگ اس قوم کے بیچ مین
اور اس شہر کے وسط مین ہو گئے ہین درینصورت اگر تم طالب ظفر ہو تو صبر و استقامت رکھو اور عجلت نکرو اسلیے کہ
صبر قرین حصول مرام ہے اور تعجیل موجب لغزش اقدام ہے اور استقامت نصرت انجام ہے اور خوب جان لو کہ یہ بیعہ
اونکا بہت بڑا بیعہ معظمہ ہے اور ضرور ہے کہ وہ لوگ نماز کے لیے وہان آتے ہین پھر جسوقت سالار اونکے لشکر کا مع ہمراہیان
وہان داخل ہو تو دفعۃً ہر طرف سے ہم اونپر جا پڑین اور گھیر لیوین اور قتل کرنا شروع کرین پھر جسوقت ملوک اونکے
اور امرائے نصاریٰ مارے جاوینگے تو پھر کسیکو جرات و جسارت ہاتھ اوٹھانے کی ہمیر نہوگی اور باقی عوام کا کچھ اعتبار
نہین ہے یہ سنکے عاصم بن رومہ نے کہا اے امیر خدا تیری نیکوئی کو زیادہ کرے امور حرب مین کیا خوب تجکو خبر و
آگاہی ہے کلام تیرا باصواب ہے اور خطاب تیرا مستحسن و لاجواب ہے پھر سعید نے کہا تمکو لازم ہے کہ ہر ایک تم مین سے
اپنے اپنے مقام پر ٹھہرا رہے اور ہتیار اپنے اپنی عباؤن مین چھپائے رکھے پھر جسوقت وہ قوم اپنی نماز مین مشتغل ہون تو یکبارگی ہم
اونپر حملہ کرین اور اونپر خوب فراخ دستی کرین پس سب نے اس راے کو پسند کیا اور وہ سب صحابہ ایک بڑے مکانمین
جو متعلق بیعہ سے تھا مقیم تھے اور اوس مکانمین مال و متاع نذر اس کثرت سے جمع تھا جو شمار و حساب سے افزون تھا

راوی ذکر کیا مجھسے روایت بیان کی عبداللہ بن یانس نے اپنے جد عیاض بن زید سے کہ وہ منجملہ اون صحابہ کے تھا جو فتح راس العین
مین حاضر تھے اونے کہا قصہ ہمارا اسطرح ہوا پہلے جو تدبیر کی تھی پھر اوس سے باز رہے چنانچہ امر مقدر الٰہی
یہی تھا ورنہ ہمنے وہ تدبیر کی تھی کہ ہم ہتیار عباؤن مین چھپائین اور جسوقت کہ وہ لوگ مشتغل بحرب ہون تب ہملوگ یکبارگی اونپر جا پڑین تعاقب
اوس و لشکر راس العین مین کسی نے اقبال نکی اور اوسکا سبب یہی ہے جو ہم ذکر کرتے ہین راوی ذکر کیا چنانچہ قضاے الٰہی سے یون ہوا کہ والی

راس العین کا ایک بھائی تھا کہ وہ بڑا زیرک و دانشمند تھا اور تدبیر و راے اوسکی صائب تھی اور وہ عارف
اوس حکمت کا تھا جسکی وصیت فہرابس نے اوسکو کی تھی اور فہرابس منجملہ حکماے یونانیین کے تھا وہ عالم تواریخ
نادر روزگار شہر یاض کا تھا کہ شہر یاض بے مشورہ اوسکے کچھ نکرتا تھا چنانچہ اوسنے برادر حاکم راس العین کو قتال عرب
سے منع کیا تھا اور اوسکو فہمائش کی تھی کہ عرب سے قتال کرنے مین تیرے حق مین خیر نہین دیکھتا ہون تو اس
امر کو اپنے لیے اپنے نفس پر لازم کر پھر جبکہ مالک شہر یاض کا وہ حال ہوا اور لشکر اوسکا مارا گیا اور بھاگا اور بعد
شہر یاض کے مرسیوس مالک امر ہوا تو اوس سے اوسکے بھائی نے فہمائش کی اور نام اوسکا ارسالوس تھا
اور معنی ارسالوس کے زبان یونان مین حکیم زمانے کا پس وہ کہنے لگا اے برادر معلوم کر کہ مرد عاقل وہ کامل کی

سزاوار نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو غیر موقع مین ڈالے اور زمام خواہش نفسی کا رام ہو جاوے یعنے نفس امارہ کے
اختیار مین ہو جاوے اور جو کوئی اطاعت نفس کی کرتا ہے وہ ذلت مین پڑتا ہے اور منسوب بجہالت ہوتا ہے لینے کو
خواہش دنیا خواری ہے اور پیروی نفس کی بیماری ہے اور طلب لذات سبب مہلکات ہے کیونکہ اوس لذت مین لپیا
زہر ہے جو تجربہ ہوا ہے اور صاحب لذت کے حق مین مورث رنج و عنا ہے شہوات نفسانی ہلاکت و شماتت ہے اور آرزو
دنیا عیب و سفاہت ہے تمتع دام ہے اور حب دنیا دام ہے عاقل پشیمان نہیں ہوتا اور جاہل مرد میدان نہیں ہوتا جلد
کو تامل نہیں اور مضطر کی رائے مستقل نہیں ہوتی خائن نیکوکار نہیں ہوتا اور دروغ گو راست گفتار نہیں ہوتا مرد حقیر شریف
نہیں ہوتا اور شریف خفیف نہیں ہوتا بسکسی کو فائدہ پہونچانے مین پہلوتہی کی وہ محبوبیت کو نہ پہونچا اور جو کوئی
تعلقات دنیا مین مسرور رہا وہ آخرت سے محروم رہا مرد ستمگار رستگار نہیں ہوتا اہل رشد محروم نہیں رہتے اور نادم ہو کے
مذموم نہیں ہوتے توبہ کرنے والے کو خوف نہیں ہے اور رجوع کرنے والے کو روک نہیں ہے جسنے پیروی
کی راہ صواب کی اوسنے نجات پائی ذلت عذاب سے اے برادر خوب جان لو کہ قیام ریاست کا سیاست سے ہوتا ہے
اور دوام دولت کا عدالت سے رہتا ہے تقویٰ خیر ہے واسطے اصحاب اخیار کے اور ہوا و ہوس شر ہے حق مین برادران
دیندار کے جو کوئی موافق اپنی حیثیت کے میانہ روی رکھیگا اوسکو ذلت نہوگی اور جو کوئی اپنی حقیقت کو بھول جاوے گا
اوسکی کچھ رفعت نہوگی تعلق رکھنا آمال و متمنیات سے موجب تضییع اعمال و اوقات ہے حسن اخلاق کیا خوب سبب
وفاق ہے اتفاق اہل خلت کا سبب نجات ہے ہلاکت سے سریع الزوال کو جلد طلب کرنا پیام اجل کا آنا ارتکاب عصیان کا
نشان ہے خذلان کا علامت توفیق کی آسانی ہے طریق کی جو کوئی انجام کار دیکھتا ہے وہ ہلاکت سے امن پاتا ہے
جسنے دنیا کو بچشم فنا دیکھا اوسنے آخرت مین اپنی تمنا کو حاصل کیا آگاہ ہو اے برادر کہ جملہ اخبار سے جو ہمارے
سامنے مذکور ہوا ہے ایک یہ ہے کہ عیسیٰ بن مریم نے ایک طائر کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت اور خوشنمائی پرون سے
کامل زینت تھی تب مسیح نے اوس طائر سے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین دنیا ہون کہ ظاہر میرا ملیح ہے اور باطن
میرا قبیح ہے حضرت مسیح نے کہا مجکو عجب آتا ہے اوس غافل سے کہ وہ امید تمام کرنے کسی شئے کی رکھتا ہے وحالانکہ
مرگ اوس کو بلاتا ہے پس مینے اس بات کو تجھسے بطریق تمثیل بیان کیا ہے تاکہ تو وعظ سمجھے اس مثال کو اور اس
زوال کو جو ملک شہریامن پر واقع ہوا کہ کل بساط پر موجود تھا اور آج صراط پر حاضر ہے کل وہ اپنی سلطنت و مملکت پر
فخر و ناز کرتا تھا آج قبر مین باسوز و گداز پڑا ہے کثرت لشکر کام نہ آئی وفور خزانہ و بسیاری سامان جنگ سے کچھ منفعت
نہوئی واللہ وہ ذلیل ہو گیا و باوجود کثرت کے قلیل ہو گیا جو کوئی اپنے افعال پر نازان ہے وہ اپنے اعمال مین متہم
و پشیمان ہے تو اپنے زعم مین راہ خدا پر چلتا ہے وحالانکہ تو پیروی اون لوگونکی کرتا ہے جنکو خدا نے ہلاک کیا ہے
پس کوئی فعل تجکو نافع نہیں ہے اور کوئی عمل تیرے تابع نہیں ہے تجکو لازم ہے کہ اپنی جان کے لیے اور اپنے اہل بیت

وا اہل بلد کے واسطے خدا سے خوف کر اور اپنے لیے انجام بخیر طلب کر ان عربون سے از روے صلح کے اور جو کچھ مینے تجھسے
از راہ نصیحت کے کہا ہے وہ قبول کر خونریزی سے درگذر عورتون پر رحم کر بچونکو بچا کہ تو بھی بچا رہیگا اور یہ قوم
جو بات کہتے ہین وہ کرتے ہین کیونکہ صدق اونکا دین ہے اور ایمان اونکا یقین ہے وہ لوگ طالبان ملک ہین سے
نہین ہین کہ ملک پر نزاع کرین اور اوسکی طرف مائل ہون بلکہ وہ طالب آخرت ہین اور جو کچھ اونکے لیے پیش خدا
مہیا ہے اوسی کے وہ خواہان ہین اور دیکھو کل رودس صاحب حران کے ساتھہ کیا وفا کی کہ وہ اپنے دین سے
نکل کر اونکے دین مین داخل ہوا اور اسیطرح ملکہ ماریہ نیتارسوس اور بڑے بڑے ملوک روم مثل یوقنا و بیرغون
وعمود و میناجو کہ ہمارے دین مین ودہیسے بڑا عالم تھا یہ سب اونکے دین مین داخل ہوگئے وحال آنکہ یہ لوگ مالک
ایسے ایسے بڑے ملکونکے تھے جو طول وعرض مین بہت وسیع و فراخ تھے اور حال یہ ہے کہ محاصرہ وحصارداری
وہی شخص کر سکتا ہے جسکے پاس غلہ رسد وافر وکثرت لشکر و سامان وسلاح بتوافر ہو اور حفاظت بلد پر قادر ہو
وحال آنکہ یہ شہر عظیم ہے اور جو کچھ سامان اسمین موجود ہے وہ ایک سال بلکہ کمتر سال کے لیے بھی مردمان شہر کو
وفا نہین کر سکتا پس اگر تو سلام نلاویگا تو اہل شہر لامحالہ اسلام لاوینگے اور تیری گردن باندہ کر مسلمانون کے
حوالے کر دینگے اور تو اونکے عظم شان پر خیال کر کہ اونکے قبضے مین حران ہے اور کفرتوتا و رہا و سروج و سجستان
وماردین وصور و خابور اور فرات سے تا بشام اور زمین مصر تک یہ سب اونکا ہے اور اونکے لشکر ونسے سارا ملک
عراق گھرا ہوا ہے اور تمام آفاق پر ہے اور مجھے خبر پہونچی ہے کہ ملک کسریٰ سنے طرف مقام محاق کے چڑھائی
کی ہے تو چاہیے کہ امیران عرب کے پاس اپنا ایلچی بھیجکر اعانت طلب کرتا کہ تجھکو کسریٰ پر فیروزمندی حاصل ہو
اور وہ تیری ایسی امداد کریگا کہ تو اپنی جان اور اپنے مال و عیال سے خوش رہیگا اور اس قوم کے ظل حمایت مین
تو خوشی سے زندگانی بسر کر خواہ تو اونکے دین مین داخل ہو خواہ اپنے دین پر رہ وہ کسی حال مین تجھسے بغض و عداوت
نرکھینگے راوی نے کہا مرسیوس نے جب یہ کلام اپنے برادر حکیم ارسالوس کا سنا تو اوسپر غضب ہوا اور اوسوقت
اوسکے ہاتھہ مین کوڑا تھا تو اوسنے ارسالوس کو کوڑا مارا اور کہنے لگا تو وہ ہے کہ مسیح نے تجھکو پیدا نہین کیا مگر
ذلیل و خوار تجھکو کیا ہوا ہے جو مجھے تو یہ مشورہ دیتا ہے کہ مین اپنا ملک عربونکے حوالے کر دون لامحالہ تو میری ہلاکت کا
باعث ہوتا ہے تو ہلاک ہو میرے پاس سے دور ہو اگر پھر میری نگاہ تجھپر پڑیگی تو مین تجھکو قتل کرونگا راوی کہتا ہے
کہ آخر ارسالوس وہانسے غضبناک چلا گیا مگر مرسیوس لعین نے اپنے ارکان دولت کو حکم کیا کہ وہ سب کنیسہ بیعہ نسطوریا
مین جمع ہون تاکہ اون سب سے حلف لیوے چنانچہ چاؤش ونقیب اوسکے گئے اور اہل شہر و مشائخ بلد اور وہانکے
جمیع اکابر و رؤسا کو جمع کیا اور علما و عُبّاد نصاریٰ کو اوس کنیسہ مین حاضر لائے اور پادریون اور دیر کے مجاورون کو
بھی بلا لائے تا کہ اہل شہر سے حلف لیوین پھر جب یہ سب بیعہ مین داخل ہوئے تو اوسکا پھاٹک بند کر دیا تا کوئی

عوام میں سے اندر نہ آوے چنانچہ یہ سب مجتمع تھے اور بلک مرسیوس اور مقربان دیر بیٹھے ہوئے لوگوں سے حلف و عہد لیتے تھے
اور وہ سب کے سب خطرات سے مطمئن و ایمن تھے ناگاہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبارگی تیغ بکف نکل پڑے
و باواز بلند تہلیل و تکبیر پکارتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم اتباع تنزیل و اصحاب نبی جلیل ہیں ہم حاملان قرآن اور
صاحبان صیام رمضان ہیں حق تعالی نے تمہاری گناہ گاری کے سبب تمہاری جاے امن کو تمسے لے لیا اور تمہارا
پردہ فاش کیا اور عمر ظالم کو تمپر مسلط کیا اب وہ تمہاری صلیب و صلیب پرست کہاں ہیں اور وہ صور و ہیکل جنکی
تم پرستش کرتے ہو کیدہر ہیں اور تقرب تمہارا قربان گاہ میں کیسا ہوا اور تدبیریں تمہاری شبانگاہ کی کیا ہوئیں اب
تم اپنے ارباب و خداؤنکو بلاؤ کہ تمہاری مدد کریں واللہ کہ باطل تمہارا جاتا رہا اور جاہل تمہارا باعث شرک کے
ہلاک ہوا تمہاری ایام سست و مضمحل ہو گئے دولت تمہاری زائل ہو گئی یہ کہکے اصحاب نے اونکو تلواروں کے آگے دھر لیا اور مرگ
نے اونکو جلد پکڑ لیا چنانچہ بطارقہ رئیسان نصاری کو بہ نیت ساوقہ قتل کیا پھر جسوقت روم نے اونکی خرابیونکو دیکھا
تو باخود ناشد رو فریاد کرنے لگے اوسوقت خالد نے مسلمانوں سے خطاب کیا اے اولیاء اللہ خوب تلواریں مارو
اعداء اللہ کو اور شہر کو انکا خون بہاؤ پھر جب بڑے بڑے افسر مارے گئے اور اونچے اونچے اہل کر و فر تہ تیغ ہو گئے
تو یہ حال دیکھکر اور یہ خبر سنکر عوام خلائق شہر پناہ کی دیواروں پر بھاگ گئے اور آگاہ ہو گئے کہ اونکی قوم جہنم واصل
ہوئی اور بلا انپر نازل ہوئی اوسوقت داس نے جاکر پھاٹک شہر کھول دیا کہ تمام لشکر اسلام تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے
داخل ہوئے اور قتل عام راس العین میں ہونے لگا یہانتک کہ وہ موارد ہلاکت کو پہونچے جمعیت مشرکین کی پراگندہ
ہو گئی شریعت سید المرسلین کی مسلمانونکی موید ہوئی راوی نے کہا کہ فتح راس العین شہر ربیع الاول سنہ ۱۷ سترہ میں
ہوئی تھی چنانچہ تمام مال وہانکا جمع کیا گیا اور سب آدمی شہر کے فراہم کیے گئے اور یہ لوگ بیس ہزار آدمی تھے اونمیں
انمیں سے دس ہزار مرد محارب و کارزار تھے غرض کہ اوس قوم سے اکثر آدمی اسلام لائے اور حکیم ارسالوس بھی مع
اپنے ہمراہیونکے ایمان لایا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ دیار بکر میں سے سواے راس العین کے اور کوئی ملک
تلوار سے نہیں لیا گیا یعنے اوس اقلیم میں جملہ بلاد بصلح و تدبیر ہاتھ آئے مگر راس العین بزور شمشیر قبضے میں آیا بعد ازان
میر لشکر اسلام عیاض بن غنم نے کل مال سے خمس نکالکر خدمت میں امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
ارسال کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم الاشعری کیجانب سے بخدمت
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعد سلام عرض یہ ہے کہ میں حمد کرتا ہوں اوس خدا کا جسکے سوا کوئی
معبود بحق نہیں ہے اور میں درود پڑھتا ہوں اوسکے نبی پر بعد ازان واضح ہو کہ جو امر دشوار تھا حق تعالی نے
اوسکی فتح باسانی کرادی ہمارے نوجوانوں کے شعاع انوار نے مثل برق خاطف کے آنکھوں میں چکا چوند ڈالدی
پھر جسوقت اوس قوم نے ہمپر عرصہ مقابل تنگ کر دیا اور ہمپر ازدحام کیا اوسوقت ہمنے ایک لشکر عظیم کو دیکھا

گروہ ہمارے سامنے سدباند ہوگئے اور فوج فوج پیش آئے اور موج موج ہم آپڑے ہر جانب سے نصرت اونکی عیان ہوئی اور وہ ہر قسم کے ساز حرب مین نمایان ہوئے اور تابش آہن کی مانند شعلہ کے تھی تلوارونکی کرچین ورنیان بھیں اور برچھیونکے پرچچے ہوتے تھے چنانچہ خصومت اوسوقت ہر طرف ہوئی اور آتش جنگ بھی بھبھی اور رف حرب تنون سے جہا ہوتے تھے کہ مسلمانون نے طاغیون اور خاسقونکو قتل کرلیا اور حقتعالی نے نصرت کافی بخشی اور دشمنونکو ذلت زدہ کی دی دشمنون نے پیٹھ پھیری اونکی مضرت سے نجات ملی سارے شہر اونکے کفر سے پاک ہوئی رئیس اونکے اندوہناک ہوے پادشاہ اونکا اول مخذول ہوا اور بدترین حال سے مقتول ہوا وبعدازان حقتعالی نے ہمکو فتح راس العین کی عنایت کی اور بعد اسکے ہم عازم دیار بکر کے ہوئے ہین حقتعالی معین ہے اور اوسی سے استعانت کرتے ہین بس اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور ہماری طرف سے تحیۃ سلام عرض کیجیے قبر سید المرسلین پر صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین بعدازان ابن غنم نے اس نامہ پر مہر ثبت کی اور لفافہ کرکے مع مال خمس حوالے عبداللہ بن جعفر الطیار کے کیا اور اونکے ہمراہ سو سوار مہاجرین وانصار مین سے کردیے چنانچہ عبداللہ مع ہمراہیان اپنے روانہ ہوگئے اور مسلمانون نے راس العین مین ایک مہینا مقام کیا اور بیعہ نسطوریا کو مسجد جامع بنایا اور اوسمین نماز ادا کی اور ساری کنیسونکو مسجدین بنا ڈالین پھر عیاض نے عرفجہ بن مازن العامری کو وہانکا والی مقرر کردیا اور اوسکے ہمراہ سو سوار تعنات کردیے وبعدازان مال رہا وکفر توتا سے بھی خمس نکال کر بعد عبداللہ بن جعفر کے سلامتہ بن الاحوص کے ساتھ روانہ کیا اور اوسکے ہمراہ بچاس سوارون کو بھیجا

ذکر فتح دارا و بیرحا ویاعما

راوی نے کہا جب عیاض بن غنم راس العین سے کوچ کرکے کفر توتا مین وارد ہوئے تو وہان اونکی خدمت مین وہ لڑکا یرغون حاضر ہوا اوسکو مرحبا کہا اور کفر توتا کا اوسکو والی کیا اور اوس لڑکی کی ملازمون نے رو برو اسلام پیش کیا وہ بھی اسلام لائی اوسکا عقد تزویج یرغون اوسکے عم زاد سے کردیا اور بیعہ کو جامع بنایا بعد وہانسے طرف دارا کے کوچ کیا جب وہان پہونچکر خیمے کیے تو اہل دارا سب حاضر ہوئے اور صلح کی درخواست کی اوس مقدار محصول پر اہل دارانے صلح کی وہ بیس ہزار مثقال سونا تھا یعنے اشرفی تھی اور تیس ہزار چاندی یعنے درم اور اپنے ہتیار دے دیوین آخر اونہون نے یہ سب کچھ منظور کرلیا بعدازان اونکے کنیسونکو جامع بنایا اور اونمین سے بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے اور باقی مردم نے اقرار اداے جزیہ کا کیا بعدازان عیاض نے دارا سے کوچ کرکے بیرحا کو گئے وہان والون نے بھی صلح کی اور مصالحہ اہل بیرحا کا مقدار محصول اہل دارا کے چہارم پر ہوا ولیکن ہرگاہ بنی اسرائیل بیرحا کی تعظیم بہت رکھتے تھے اور وہان نذرین لاتے تھے

اوسکا بانی بیرحا کا خرقیا بن تورح بن بازیا تھے اور خرقیا انبیاے بنی اسرائیل مین سے تو لوگ وہانکے پاس عیاض بن غنم کے پھر حاضر ہوئے اور مصالحہ اوس قدر پر چاہا جس مقدار پر معاملہ ساتھ اہل دارا کے ہوا تھا مگر اس شرط سے کہ اونکے مقدم نے یہ درخواست کی کہ مین مادام حیات اپنے مالک اس بلد کا رہون یہانتک کہ مرگ سے ملاقات کرون پھر اہل بلد مین سے جو کوئی ارادہ کریگا کہ تمہارے دین مین داخل ہو تو اوسکو کوئی مانع نہوگا یہ سنکے عیاض نے کہا تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا میرا نام طریاطس ہے تب عیاض نے کہا اے طریاطس ہم تمکو عدل پر حکم کرتے ہین اسلیے کہ خدا نے ہمکو فتح جو دی ہے تو محض بسبب پیروی امر حق اور راہ روی طریق صدق اور باعث عدل و داوری درمیان خلق کے اور ہم جور و ظلم سے اجتناب رکھتے ہین پس اسی وجہ سے جو ہم قصد کرتے ہین تو اپنے مقصود کو پہونچتے ہین اور تم دیکھتے ہو کہ جیسے تم لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم تمہارے سوالات برابر قبول کرتے ہین اور ہم تمسے وہ معاملہ کرتے ہین جسطور سے اہل دارا کے ساتھ ہمنے مصالحہ کیا ہے پھر طریاطس نے کہا کہ اہل مغربین سے اسیطرح مصالحہ کرو جیسا اہل بیرحا کے ساتھ کیا ہے چنانچہ عیاض رضی اللہ عنہ نے اوسکو بھی منظور کیا و بعد ازان یا تھا اور رہ پر وارد ہوئے وہان بھی حسب درخواہ طریاطس و موافق اوسکی راے کے معاملہ کیا اور عیاض نے جو مراعات درمیان طریاطس کا کہنا مانا تو اسلیے کہ اوسکی طبیعت کو ملائم کرے اور تاکہ تالیف قلوب سے سوا ... بلکہ کو پہونچین تو وہ لوگ جوق جوق بطیب خاطر آنے لگے اور بلا منازعت تسلیم اطاعت کرنے لگے و حال آنکہ عیاض کو معلوم ہوئی تھی کہ بلاد اونکے بہت مستحکم ہین اور قلعے اونکے نہایت استوار و دشوار گذار ہین راوی کہتا ہے کہ پھر طریاطس نے مال کثیر و زر خطیر اپنے خزانے سے نکالا اور اہل بلد سے کچھہ نہین لیا اور وہ سب حوالہ عیاض کر دیا اور عیاض نے قبول کیا پھر جب اہل نصیبین نے بھی خبر حسن سیاست اور شہرت عدالت مسلمین کی سنی اور جودت و خوبی احکام اسلام معلوم ہوئی تو اکثر اونمین سے اسلام لائے و منجملہ اونکے جو مشرف باسلام ہوئے صاحب دیر المندور تھے کہ اونھون نے دیر مندور کو مٹا کر اوسکا جامع بنایا اور عیاض رضی اللہ عنہ نے نصیبین مین ایک ماہ قیام کیا پھر جب وہانسے ارادہ کوچ کا کیا تو طریاطس پاس عیاض کے آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ ہماری نگاہ مین عظیم تر نظر آئے اسلیے کہ تمہاری صلوٰۃ و عبادات کو بہترین طاعات دیکھتے ہین آخر طریاطس اسلام لایا اور اسلام اوسکا بہت خوب و درست ہوا پھر وہ بدستور ہمیشہ ملک کا مالک اوس دیار کا رہا یہانتک کہ بعد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوسنے وفات پائی اور اوسی عرصے مین اسامہ رضی اللہ عنہ بن عامر الکندی مع اپنے دس نفر برادر عمزاد سے مسجد کندہ مین اوترے تھے اور عیاض نے دیار ربیعہ وغیرہ سے فارغ ہوکر کوچ کیا اور زیر قلعۃ المرأۃ کے جا اوترے اوس قلعے مین ماریہ تھی اور اوسکا بیٹا عمود بھی تھا یہ لوگ عیاض کے پاس مہمانی لائے اور لوازم ضیافت سے پیش آئے بعد ازان عیاض نے وہانسے کوچ کیا اور ساتوین شہر جمادی الاولی کو شہر آمد پر داخل ہوئے*

ذکر فتوح میافارقین و آمد

مروی ہے کہ بلد آمد میں دو برادر تھے صاحب ثروت و فر ایک کا نام بطرس تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا اور بطرس بیچ اوس بلد کے جانب شرق رہتا تھا اور یوحنا سمت مغرب سکونت رکھتا تھا اور یوحنا کی ایک لڑکی تھی اوسکا نام رغورۃ تھا اور بطرس کی بھی ایک بیٹی تھی بنام صفوا اور دونون بطرس و یوحنا اوس بلد میں مشغول رہتے تھے چنانچہ یوحنا نے ارادہ اپنے عقد تزویج کا کیا اور پاس مرطاوس صاحب دارا کے پیغام بھیجکر اوسکی دختر مریم نام سے عقد کیا اور مریم کو اوسکے باپ کے شہر سے اپنے پاس بلا لیا اور یہ عورت بڑی پر مکر و حیلہ گر تھی جب بلد آمد میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ اوس شہر میں مال و متاع بکثرت و نعمتیں فراخ ہیں اور باشندے وہان کے متحصن و مطمئن ہیں اسلیے کہ دیوار شہر پناہ بہت مستحکم و بلند ہے اور باغات اوسکے تمام سرسبز ہیں یہ دیکھکر وہ اپنی دایہ سے تخلیہ میں کہنے لگی کہ اے دایہ مینے اس شہر سے بہتر کوئی شہر محکم و بلند تر نہیں دیکھا کیا تو نہیں دیکھتی ہے کہ وسط شہر میں نہریں جاری ہیں اور دائرہ پہاڑ کی ہر طرف سے پا بدرتی ہے اور گرد اوسکی پہاڑ سے دیوار پناہ شہر پناہ کی تھی پھر اوسنے دایہ سے پوچھا کہ اصل بانی اس شہر کا کون تھا دایہ نے کہا آگاہ ہو کہ مالک تمام بلاد روم کا اول بلاد یونان سے آخر بلاد حمودیہ تک وہ بادشاہ تھا جسکا نام طیماوس تھا وہ بیٹا ارساوس بن میسطاط بن مکلاوس بن لاصغر بن العیص بن اسحاق کا تھا اور یہ اول وہ شخص ہے جسنے بیت حکمت اپنے بلد رومیہ کبری میں بنا کیا کہ اوس سے اوسکے بہت سے مطالب حاصل ہوتے تھے اور عجائب امور روے زمین کے اوسپر منکشف ہوتے تھے اور اوسنے اس فن کو اپنی طبیعت سے ایجاد کیا تھا اور اوس حکمت کو بصرف زر کثیر ممالک روے زمین میں جاری کیا اور اوسکی منفعت سے متمتع ہوا اور اوسکا ایک بیٹا تھا اصطنبول نام سو اوس لڑکے نے اپنے باپ طیماوس سے کہا کہ مین اپنے نام سے یہان ایک شہر بسایا چاہتا ہون جس سے میرا شہرہ رہے بادشاہ نے کہا اے فرزند یہ شغل بہتر ہے تم اپنے نام پر شہر آباد کرو پھر بادشاہ نے سامان اوسکا مال و زر و مردمان مہتمم و کاریگر سے مہیا کر دیا چنانچہ اصطنبول نے دیوار شہر پناہ کی چھ فرسخ میں کھینچوا کر شہر آباد کیا اور اوسکا نام اپنے نام سے اصطنبول رکھا اور بعد اسکے وہ چار برس زندہ رہا اور ایک بیٹا اپنا چھوڑ کر مر گیا اوسکا نام قسطنطین تھا تب اوس شاہزادے نے بقیہ بنا شہر کی تمام کی اسلیے یہ شہر دونون نام سے مشتہر ہوا اصطنبول تو باپ کے نام پر اور قسطنطنیہ بیٹے کے نام پر مشہور ہوا اور ایسا اتفاق ہوا تھا کہ پدر اوسکا یعنے طیماوس بادشاہ جب تسخیر بلاد کرتا ہوا یہانتک پہونچا تو یہان کے چشمہ سار اور دجلہ کو دیکھکر اس زمین کو بہت پسند کیا اور اپنے ارکان دولت و ارباب سلطنت کو طلب کیا کہ وہ سب بہتر شخص باسم ملک موسوم تھے یعنے وہ سب ملک کہلاتے تھے چنانچہ اونسے مشورہ کیا کہ مین یہان ایک شہر بنایا چاہتا ہون اور وہ شہر ایسا ہو کہ روے زمین پر

مثل اوسکا محکم تر و بلند تر نہو ولیکن وہ اس طور پر بنے کہ ہر ایک تم مین سے اپنی اپنی ذات سے ایک ایک شہر اور ایک ایک
برج تیار کرے کہ مجموعا ایک شہر عجیب و عظیم آبادان ہو جاوے یہ سنکر اون سبنے قبول کیا اور کہا اے بادشاہ
ہم حکم آپکا بجا لاتے ہین پھر وہ سب سوار ہوئے اور اپنے اپنے حدود شہر کا خط کھنچوایا اور بنوانا شروع کیا اور اطراف
بلاد و اقصاے ممالک سے معمار و کاریگرونکو بلوا کر ہر ایک ملک نے بطور خاص اپنا اپنا شہر و برج و حمام و کنیسہ
تیار کرایا جب بنا اون شہرونکی تمام ہو چکی تو ناگاہ وہ بادشاہ مر گیا تو اس شہر کا نام آمد رکھا گیا اسوجہ سے کہ جب
مدت بنانے شہر اختتام کو پھونچی تو مدت عمر بادشاہ کی بھی تمام ہوئی پھر وہ سب ملوک اور ملوک زادے ہمیشہ
وہانکے وارث رہے یہانتک کہ وراثت منتہی ہوئی طرف ان دونون برادر بطرس و یوحنا کے یہ سنکے مریم کو دایہ
بیان سے تعجب ہوا اور اس راز کو مخفی رکھا اور بطرس کا ایک بیٹا تھا لاوان نام چنانچہ بطرس نے اپنے بیٹے کے
لیے اپنے بھائی یوحنا سے اوسکی بیٹی صفورا کی خواستگاری کی اور اوس سے یہ شرط کی کہ تو اپنی بیٹی کا عقد تزویج
میرے بیٹے سے کردے تو مین اپنی بیٹی کا عقد تیرے بیٹے سے کردون مگر یوحنا نے منظور نکیا اسلیے درمیان اون
دونونکے شر و فتنہ عظیم برپا ہوا اور اوس شہر کے وسط مین دیوار حد کھنچی ہوئی تھی اور اوسمین جو دروازے تھے
سو وہ سب دروازے بند کیے گئے اور ہر ایک اپنی اپنی سرحد مین مشغول بکار خود ہوا پھر جب مریم نے یہ ماجرا دیکھا
تو درمیان اونکے بنابر صلح و اصلاح کے در آئی اور کہنے لگی کہ یہ بات تم دونونکے لیے جائز نہین ہے کیونکہ تم دونون
بھائی ہو اگر باہم ایسی تنازع برپا رکھوگے تو ملوک دیار بکر بطمع ملک تمپر عزم کرینگے غرض کہ مریم سوار ہوئی اور درمیان
اون دونون بھائیونکے صلح کرادی اور دروازے حد اندرونی کے کھلوا دیے اور طعام ضیافت بسامان عظیم
تیار کرکے بطرس اور اوسکے بیٹے لاوان اور اوسکی بیٹی صفورا کی بڑی دھوم سے دعوت کی تا آنکہ اون سبنے طعام
ضیافت تناول کیا بعد ازان اونکے لیے شراب منگوائی اوسمین زہر ملا ہوا تھا جب اونکو وہ شراب پلائی تو وہ سبکے
سب مر گئے اور اسیطرح اوسنے یوحنا اپنے شوہر اور اوسکے بیٹے کو بھی وہی شراب زہر آمیز پلا کر مار ڈالا پھر خود مالکہ
و ملکہ اوس ملک و شہر کی ہوئی اور ایک ایسا بیعہ بنوایا کہ تمام بلاد روم مین ویسا بیعہ کہین پایا نگیا اوسکے اندر و باہر
صحن مین نگینے جڑوائے اور سنگ رنگ برنگ کے نصب کرائے اور اوسکی دیوارونکو لاجوری کار سے مرصع نگار
کر دیا اور اوسمین پردے دیباج زرتار لٹکوا دیے اور شہر شہر کے مردمان مشاہیر کو طلب کیا اور اہل بلد سے جو کچھ
اونپر حیف و قلق تھا دور کر دیا اور اونمین ایسی عدالت گستری کی کہ تمام اہل بلد اوس سے راضی ہوئے اور اوسکے
حسن سیرت کی شکر گزاری کرنے لگے اور اون لوگونکو اعلی خدمات پر مامور کیا اور اونکو مزید انعام و اکرام سے مشکور کیا
پھر شہرہ اوسکی داوری و دادگری کا سنکر ہر طرف و ہر جگہ سے خلائق آنکر مجتمع ہوئی غرضکہ ملکہ مریم کی سلطنت
بلدہ آمد مین بارہ برس گذرے تھے کہ بعد ازان اوسپر نزول عیاض بن غنم اور ورود اونکے اصحاب کا ہوا ان سے

اگر مدینہ آمد کو گھیر لیا **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھے یہ **روایت** پہونچی ہے کہ عیاض بن غنم نے سعید بن زید کو
باب الروم پر مامور کیا اور معاذ کو باب الجبل پر مقرر کیا اور خالد کو باب الماء پر تعنات کیا جب ملکہ مریم نے یہ دیکھا
اور معلوم کیا کہ صحابہ حصار کی چڑھائی پر مستعد ہیں تو خود سوار ہو کر اپنے کنیسے میں آئی اور اپنے ارباب دول کو جمع
کر کے اونسے کہنے لگی کہ تم سب اس بات کو خوب یقین کر لو کہ یہ عرب تمہارے شہر میں آ پہونچے اور تمہارے گھر میں
داخل ہو گئے ہیں اور اونکے دلونمیں اس شہر کے لے لینے کی طمع ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کا قفل ہے
جب اسکو اونہوں نے کھول لیا اور فتح کیا تو تمام دیار بکر میرے باپ کے قبضے سے چھین لینگے اسصورت میں دین مسیح
بالکل مضمحل و شکست ہو جاویگا پھر ان شہروں میں مطلق ذکر اوسکا باقی نہ رہیگا اور میں خوب جانتی ہوں کہ جو ملوک
دین نصرانیہ میں مشار الیہم و نامور ہیں وہ سب منتظر ہیں کہ ہماری جانب سے کیا تدارک ہوتا ہے اور تم یہ بھی خوب جانتے ہو
کہ یہ شہر تمہارا ایسا متحصن و مستحکم ہے کہ اگر عرب سو برس مقاومت و محاصرہ کرینگے تو بھی قادر نہونگے اور قابو نپاونگے
لاجرم لازم ہے کہ اپنے حریم و خاندان و مال و متاع کے لیے قتال کرو اور بالاے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاؤ اور ان عربوں سے
مقاتلہ کرو و بعد ازان ملکہ نے قسیسین و رہبان و اکابر و بزرگان نصاریٰ کو طلب کر کے اونکو حکم کیا کہ اہل بلد اور
مردم لشکر سے حلف و عہد اس امر کا لیویں کہ یہ سب بالاتفاق یکدل و یکدست ہو جاویں روپوشی نکریں اور گھروں میں
چھپ نرہیں چنانچہ اونسے ان باتوں پر حلف و عہد لیا گیا آخر وہ لوگ دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھ گئے اور ہتیار
لڑائی کے اور اسباب حرب و آلات ضرب تمام تر درست کیے اور صلیب و رایات بلند کیے اور الگ الگ گروہ کو واسطے
ذات بر جونکے متولی کیا **راوی** نے کہا جب عیاض بن غنم نے یہ دیکھا کہ وہ لوگ بالاے دیوار شہر پناہ پر بہ
ارادہ قتال ہو گئے تو اپنے لشکر کے سرداروںکو جمع کر کے اونسے فرمایا کہ یہ مدینہ حصینہ جو دیار بکر کا سر ہے جس وقت
حقتعالی نے اسکو ہمپر فتح کیا کر دیا تو ہم مالک سارے دیار بکر کے ہو جاوینگے پھر تم لوگونکی کیا راے اور کیا صلاح
ہے اسلوب جنگ کس طور پر کیا جاویگا اور حال یہ ہے کہ ان اعداء اللہ نے اس قلعہ بلند کی بڑی مضبوطی کی ہے
تب خالد نے جواب دیا اے امیر ہم لوگ جو مالک بلاد ہوئے ہیں تو محض بعنایت خداوند بقوت و کثرت خود و یا اور نہ
بسبب اسباب و سامان کے بلکہ حقتعالی نے ہمارے لیے آسان کر دیا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ حق تعالی ببرکت اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکو بھی فتح کر دیگا کیونکہ اوسنے اپنے نبی سے وعدۂ فتح اسلام کیا ہے اگر یہ قوم اپنے شہر کے
ہر چہار طرف واسطے قتال کے پھیل گئے ہیں تو ہمکو امید ہے کہ یہ امر ہمارے لیے زیادہ تر سہل ہے اور اگر وہ اجتماع پر
اقامت کرینگے تو تم صبر و استقامت رکھو کہ انجام صبر کا نصر ہے اور چاہیے کہ اس عورت کو ایک نامہ لکھو جو
مشتمل ہو اوپر خوف و رجا کے یعنے اوسکو ڈراؤ بیم ہلاکت سے اور مژدہ دو امید کرامت سے تو کیا عجب ہے کہ
حق تعالی اوسکے دلکو ایمان کے لیے ملائم کرے یا وہ ملک اپنا بطریق صلح کے ہمارے تسلیم کرے چنانچہ عیاض نے

قلم دوات و کاغذ منگوا کر اوس عورت کو یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلوٰتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
مِنْ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ اَمِيْرِ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ بِاَرْضِ رَبِيْعَةَ وَدِيَارِ بَكْرٍ اِلٰى مَرْيَمَ الدَّارِيَّةِ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بنام خداے
رحمن و رحیم اور بعد صلوٰۃ اوپر ہمارے سید و آقا کے کہ وہ محمد ہین اور اوپر اولادکی ال کے یہ نامہ ہے منجانب عیاض بن
غنم کے کہ وہ امیر اون لشکرون مسلمین کا ہے جو حدود ربیعہ و دیار بکر مین وارد ہین لکھا جاتا ہے طرف مریم داریہ کے واضح ہو
(منسوبہ بشہر دارا)
کہ حق سبحانہ تعالی نے ہمکو نصرت امداد کی ہے اور تمام قوم کفار پر ہمکو فیروزمندی بخشی ہے اور بلوک کفار پر قابض و قادر
ہونے مین ہماری تائید فرمائی ہے ہم جس جس بلد پر نازل ہوئے اوسکے مالک ہوئے اور جو جو لشکر ہمارے مقابلہ
مین آیا اوسکو ہمنے شکست دی کیونکہ غلبہ و تسلط مخصوص واسطے حق تعالی کے ہے اور واسطے اوسکے رسول اور واسطے
مومنین کے اور قلعہ تیرا کچھ بہت بلند اور بڑا محکم قلعہ تدمر سے نہین ہے کہ وہ قلعہ منیعہ بنایا ہوا سلیمان بن داؤد کا
ہے اوسپر اہل اسلام نازل ہوئے اور اوسکو فتح کر لیا اور اسیطرح قلعہ بعلبک و حلب و انطاکیہ پر جو دار الملک
ہرقل بادشاہ کا ہے مسلط ہو گئے اور ہمارے تئین کوئی ایسی مشکل پیش نہین آئی مگر یہ کہ حقتعالی نے ہمپر آسان
کر دی اور اسی امر کا حقتعالی نے اپنی کتاب مین ہمسے وعدہ کیا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے نصرت
مومنین کی ہمپر واجب و لازم ہے پس جسوقت ہمارا یہ نامہ تجکو پہونچے تو بیدرنگ ہمارے امر کو تسلیم کر کہ اسصورت مین
تو بسلامت رہیگی اور پرہیز ہماری مخالفت سے والا ندامت اوٹھاویگی اور جسوقت ہمنے ارادہ کیا فوراً ہم تیرے
یہان پہونچینگے اور ہم وہ نہین ہین کہ تیرے دین پر یا تیرے کسی اہل بلد کے دین پر زبردستی کرین کیونکہ حقتعالی نے
فرمایا ہے لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنے امر دین مین اجبار کرنا جائز نہین ہے اور اگر تو باعث اپنی خودداری کے ہم سے
بے اعتنائی کریگی تو نتیجہ اسکا تجکو عنقریب معلوم ہوگا جیسا کہ حقتعالی نے فرمایا ہے فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا
وَّاَقَلُّ عَدَدًا یعنے قریب ہے کہ تم جانوگے کون عاجزتر ہے اس بات مین کہ اوسکا کوئی ناصر و یاور نہین ہے اور کون
کمتر ہے کثرت انصار و سامان کارزار مین اور سلام ہے اوپر بندگان خاصگان خدا کے و بعد ازان نامہ لپیٹا اور لفافہ
سربمہر کر کے ایک شخص کے حوالہ کیا جو مجاہدین مین سے تھا اور اوسکو حکم کیا کہ قریب اس قلعہ کے جا اور وہانکے
لوگونکو نامہ حوالہ کر کے بانتظار جواب توقف کر چنانچہ وہ شخص زیر قلعہ پہونچا اور اونکو اونکی زبان مین پکارا اور نامہ
دکھلایا اور اشارہ کیا تب لوگون نے اوپر سے رسی لٹکا دی اس شخص نے وہ نامہ اوس رسن مین باندھ دیا انھون نے
کھینچ لیا اور نامہ بر نیچے منتظر ٹھہر رہا اور لوگون نے وہ نامہ ملکہ مریم کے پاس پہونچایا اور پڑھا گیا پھر جب مریم نے
اوسکا مضمون سمجھا تو اپنے اعیان دولت کو جمع کر کے مشورہ کیا اور فرمایا جو کچھ امیر لشکر عرب نے ہمکو لکھا ہے اس
باب مین تم کیا کہتے ہو اون لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو رائے آپکی ہو وہی بہتر ہے اور ہمارے تئین آپ جو حکم
کیجیے ہم وہ بجا لاوین تب مریم نے کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ ناگوار ہے ننگ و عار اور جبکہ ہم ان عربون کا امر

تسلیم کرینگے تو اب وہ مہینے تنگ و بیمار رکھینگے اور کہینگے کہ تنے کیونکر اپنا بلد و قلعہ حوالہ کر دیا اور محاصرہ تمھارا نہ سال بھر کا ہوا
نہ ایک مہینا نہ دس دن کا و حال آنکہ یہ بلد تمھارا دیگر بلاد روم سے محکم تر ہے اور جب تمکو حاجت ہوتی تو تمھارے لیے
اندر ہی حصار کے زراعت بھی کرتے اور تمھارے پاس پانی بھی موجود تھا اور تمام چیزیں جنکی تمکو احتیاج ہوتی وہ
سب قلعہ میں مہیا تھیں اور رہا وہ میرے پاس ملوک دیار بکر نے نامے لکھے ہیں اور مجھسے وعدے کیے ہیں کہ وہ اپنے
یہاں سے لشکر میری نصرت کو بھیجینگے یہ سنکے اہل مشورہ نے عرض کی اے ملکہ یہ رائے آپکی بہترین رائے ہے چاہیے
کہ آپ اوس قوم کو ایک نامہ ایسے مضمون کا لکھیے تا وہ ہمسے قطع طمع کریں چنانچہ نامہ لکھا گیا اوسمیں یہ درج کیا کہ
تمھارا نامہ پہونچا مطلب تمھارا معلوم ہوا تمنے جو کہ اپنے حق میں ذکر نصرت خدا کا کیا تو کیا تم نہیں جانتے ہو کہ مسیح نے
تمکو مہلت دی ہے اور تمکو مہمل و مطلق العنان نہیں چھوڑا ہے اور بالفعل تمسے درگذر نہیں کیا ہے مگر اسلیے کہ بعد اسکے وہ
تمسے مواخذہ کریگا اور گویا کہ تمنے سر دست ملوک اور بلوک زادوں پر قبضہ و تسلط کیا ہے تو ہر آینہ میں تمپر اون لوگوں کو
بھیجتی ہوں جو نہایت سخت بازو ہیں اور تلواریں انکی تیز ہیں اور روانہ کرتی ہوں لشکر پر لشکر اور کمک پر کمک کہ وہ
تمسے بدلا لیوینگے اور بنابر گمان مسیح سے عقدہ و عار و اکراہ لینگے یعنے اونکو جو تمسے مغلوب ہونے کا ننگ و عار ہے تو وہ اوسکا
تدارک کرینگے اور میں وہ نہیں ہوں کہ اپنا قلعہ کبھی تمھارے حوالے کروں پس تم چاہو یہاں مقام رکھو چاہو کوچ
کر جاؤ والسلام پھر اوس نامے کو ایک ڈورے میں باندھ کر اوس معاہدی نامہ بر کے آگے لٹکا دیا اوسنے کھول لیا اور اوسکو
خدمت میں عیاض بن غنم کی پہونچا دیا پھر اونھوں نے جب وہ نامہ پڑھا اور اوسکا مضمون سمجھ لیا تو فرمایا ہمنے توکل کیا
خداوند عزوجل پر اور اپنے امر کو اوسی کے تیئں سپرد کیا اور یہ آیہ پڑھا وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ
أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنے جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ کرتا ہے تو حقتعالی اوسکے لیے کافی ہے یعنے
اوسکے قضاے حوائج کے واسطے بس ہے کیونکہ حقتعالی بالضرور اپنے امر کو بالغ و کامل کرنے والا ہے و ہر آینہ اللہ نے ہر
شئے کے لیے ایک مقدار معین کی ہے **راوی** کہتا ہے کہ پھر عیاض بن غنم آمادہ اس بات پر ہوئے کہ شہر آمد پر اقامت
کریں اور دستہ سواروں کا واسطے تاخت و تاراج کے اوپر شہر ہاے ہتاخ و میافارقین وغیرہ بلاد کے بھیجا جاوے
راوی نے کہا اوسی عرصے میں ناگاہ صداے ناقوس گوش زد ہوئی تو عیاض رض نے لوگوں سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس
کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا وہ کیا کہتا ہے عیاض نے کہا یہ کہتا ہے کہ جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
برادر عم زاد علی کو بھیجا تھا اور ایک جماعت مسلمین کو اونکے ہمراہ کر دیا تھا تاکہ اطراف و جوانب تبوک پر تاخت و تاراج کریں
اوسوقت گذر اونکا ایک راہب کے دیر میں ہوا تھا سو وہ راہب اپنا ناقوس پھونکتا تھا تو علی رض نے اپنے ہمراہیوں سے
کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے اون لوگوں نے جواب دیا اللہ و رسول بہتر جانتے ہیں اور یا علی یا تم جانتے ہو
علی رض نے کہا ناقوس یہ کہتا ہے کہ مهلاً مهلاً يا ابن الدنيا مهلاً مهلاً ان الدنيا قد اغوتنا واستغوتنا

وَاسْتَغَلْنَا غَدًا نَرَى مَا نَرَى مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِيَ عَنَّا اِلَّا لَنَا اَوْ عَلَيْنَا يَا اَبْنِي الدُّنْيَا جَمْعًا جَمْعًا يَا اَبْنِي الدُّنْيَا
شَرْطًا شَرْطًا مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِيَ عَنَّا اِلَّا اَتَقُلُ ظُهْرًا مِنَّا مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِيَ عَنَّا اِلَّا اَصَارَ مِنَّا جَهْلًا قَدْ
صَيَّعْنَا دَارًا تَبْقَى وَاسْتَوْطَنَّا دَارًا تَفْنَى یعنے اے دنیا زادو اے دنیا دارو جلدی نکرو سمجھ بوجھ کے بات کام کرو
کیونکہ دنیا ہمکو اغوا کرتی ہے اور فریب مین ڈالتی ہے اور ہمکو اپنے امور مین مشغول کرتی ہے کل ہم دیکھینگے جو کچھ
دیکھینگے یعنے قیامت مین جو کچھ دیکھنا ہے دیکھینگے کوئی دن ہمسے یعنے ہمپر سے نہین گذرتا ہے مگر یہ کہ وہ ہماری
بھلائی کا ہوتا ہے یا ہماری برائی کا اے دنیا کے بچو اپنے امور کو جمع رکھو اے دنیا والو اپنے کامون مین مستعد
و آمادہ رہو جو جو روز ہمپر گذرتا ہے وہ ہماری پیٹھ کو بار گناہونسے بوجھل کرتا جاتا ہے اور کوئی زمانہ ہمپر
نہین گذرتا ہے مگر یہ کہ وہ ہماری غفلت و نادانی مین بسر ہوتا ہے یہانتک کہ ہم دار بقا کو ضائع کرتے ہین اور دار فنا کو
اپنا وطن سمجھتے ہین یہ سنکے اصحاب علیؓ نے کہا اے فرزند عم رسول اللہ کیا یہ باتین نصرانی جانتے ہین اور سمجھتے ہین
علیؓ نے کہا ان باتونکو سوائے نبی اور صدیق کے اور کوئی نہین جانتا راوی نے کہا مجھسے روایت بیان
کی ربیع ابو سلیمانؒ نے موسیٰؓ بن عامر سے اوسنے اپنے جد سے کہ اوسکے جد نے اوسپر یہ روایت پڑھی تھی بمقام
حضار مین جو مضافات عسقلان سے ہے کہ آخر عیاض بن غنم نے شہر آمد پر چار مہینے قیام کیا بعد ازان حکم بن ہشام
نے لشکر کے پرے سے باہر نکلکر عیاضؓ سے طلب اذن کیا کہ میافارقین پر یورش کرے اور دوڑ مارے چنانچہ
عیاض نے اوسکو اجازت دی تو اوسنے مہاجرین و انصار مین سے سو صحابہ کو اپنے ساتھ لیا اور وہ لوگ بعد نماز
ظہر کے روانہ ہوئے تا آنکہ دجلہ کے پار اوترے اور چلے تو اونکے لیے طی الارض ہوا یعنے زمین سمٹتی جاتی تھی یہانتک
کہ وہ لوگ تھوڑی ہی سی رات گذرے تھوڑی دور چلے تھے کہ میافارقین مین پہونچ گئے اور اوسکو گھیر لیا بلکہ
اوس برج تک پہونچے جو معروف بہ برج شاۃ تھا اوسوقت حکم بن ہشام نے کہا مین حقتعالی سے آرزو رکھتا ہون
کاش یہ شہر میرے ہاتھ سے بلا قتال فتح ہوجاوے راوی نے کہا ہنوز یہ کلام حکم بن ہشام کا پورا نہوا تھا کہ
دفعتًہ ایک برج کے حاطے کا ایک دروازہ اونکے لیے خود بخود کھل گیا ناگاہ یہ سب اندر دھس پڑے اور اوسوقت
اہل شہر وسط شہر سے اپنے بڑے کنیسے تک جو معروف بہ بیعۂ ماریہ تھا راستہ صاف کرتے تھے اسلیے کہ اوس شب کو
نصاری کے یہان عید تھی پھر جب وہ لوگ نماز کے واسطے متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ باب بیعہ پر اہل اسلام نازل ہین
تب وہ شور و غوغا کرنے لگے اور لوگون نے اونکا غلغلہ سنا تا آنکہ صاحب بلد جسکا نام اسلاخورس تھا وہ یہ غل سنکر
آیا اور عربونکو دیکھکر بولا تم لوگ کون ہو حکم نے کہا ہم ہین اصحابؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسنے کہا تم کہانسے
آتے ہو حکم نے کہا ہم اپنے لشکر سے آتے ہین اوسنے کہا تم اپنے لشکر سے کب چلے کہا بعد نماز ظہر کے اوسنے کہا ہمارے شہر کا
پھاٹک کسنے تمہارے لیے کھول دیا حکم نے کہا ہمارے واسطے اوس شخص نے دروازہ کھول دیا ہے جسکے ہاتھ مین جمیع امور کی

اُنچیان مین لوسنے کہا تمنے ہمارا کچھ باک نکیا حکم نے کہا ہمکو کیا خوف ہے تمکو تو ہی ہے کہ ڈرو نہ مین ہیچ ہے تمہین ہین باندہ
زیر قہرمان حکم الٰہی کے ہین وہ ہر آئینہ حقتعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
یعنے اے ایمان والو تم کافرون سے نڈرو و اگر تم مومن ہو تو پس مجھی سے ڈرتے رہو تب اسلاعورس نے کہا کہ تمہارا دین
حادث و جدید ہے او ہمارا دین قدیم و ماید ہے اور حال یہ ہے کہ قدیم کو محدث پر فضیلت ہے حکم نے کہا اگر تیرا یہ قول حق
ہے تو تفضیل ابلیس کی آدم پہ لازم آتی ہے اسلیے کہ ابلیس مقدم تر ہے آدم سے کیا تجکو معلوم نہین کہ طینت آدم یعنے مادہ
آدم کا بصورت مشکوۃ تھا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ
یعنے حق تعالیٰ جسکا قلب واسطے اسلام کے کشادہ کرتا ہے وہ اپنے پروردگار کے نور کرامت سے منور ہے چنانچہ
اندر اوس مشکوۃ کے وقت جلوہ گری یعنے ہنگام نفخ روح کے نور اوسکے قلب کا روشن ہوا اور مرتبہ اتقا پر اعلا
و عروج کیا جب ابلیس نے اوسکو دیکھا تو وہ چونکہ اپنے پیراہن عبودیت و بندگی کو ضو تو حید سے سفید جانتا تھا
ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ وہ اوسکو شرک سے سیاہ نظر آیا پس صفت اصلی و قدیمی اوسکی بصفت وقت و بصورت حال
نمودار ہوئی بقول تعالیٰ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ یعنے ابلیس اپنی اصل خلقت مین زمرۂ کافرین سے تھا یعنے در
حقیقت وہ سالک طریق شرک اور زیر سایہ جبل نا عاقبت اندیش کے تھا اور قطع منازل عبادات بعجب و ریا
کرتا تھا او واقع مین وہ مشاہدہ جمال جلال سے عالم نابینائی مین تھا پس جسوقت وہ نور الٰہی مشکوۃ لبدیت سے منور ہوا
تو اوسنے اپنا مونھ آگ سے بھڑکا لیا یعنے اوسنے اوس نور سے طلب نار کی اور اوس سے اخذ آتش کیا اوسکا مفاد یہ
مفہوم ہوا اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ یعنے ہر آئینہ تجھپر میری لعنت اور میری رحمت سے تیرے لیے دوری ہے او ہل
آدم کی یہ ہے کہ جب اوسنے جو طلب مین آشیانہ و پایہ گاہ بشریت سے بازوے ہمت و قصد کے پرواز کر کے
حیطۂ انسانیت سے تجاوز کیا یہانتک کہ نار محن و آتش آلام سے قریب ہوا تو انوار الٰہیہ نے اوس سے مفارقت
کی اور باز و اوسکی اصطفائیت و برگزیدگی کا ٹوٹ گیا اور طائر اوسکی بلند پروازی و ترقی کا شکستہ پر ہو گیا تو دام
مین وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ کے گر پڑا یعنے آدم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا پھر جب وہ وادی محبت مین سرگردان
ہوا اور ابرہاے محنت و اندوہ نے پے در پے اوسپر ہجوم کیا اور برق اِهْبِطَا کا تازیانہ لگا اِهْبِطَا یعنے اے
آدم اور اے حوا تم دونون باغ جنت سے اوتر کر دنیا مین جاؤ پھر جب آدم علیہ السلام صحراے کربات مین آنکلے
تو یکایک آیت بشارت پہنچنے والی اونکی برگزیدگی کی اونسے آکر لپٹ گئی یعنے آئی کہ پھر پروردگار نے اونکو اپنا برگزیدہ
کیا فَتَابَ عَلَيْهِ یعنے حقتعالیٰ اوسپر متوجہ ہوا اور توبہ و انابت اونکی قبول کی غرضکہ اسلاعورس نے اون صحابہ کو
حکم کیا کہ اندر بیعہ کے داخل ہون اوسوقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمہاری بیعہ مین جا کر کیا کرین اوسنے کہا اوسکے
اندر جا کر تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنے نمازین پڑھو حکم نے کہا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ واسطے ذکر اپنے پروردگار

بلاے جاوین تو پھر اوس سے تاخیر کرین آخر صحابہؓ نے اپنے گھوڑے باندہ دئے اور اندرون بیعہ داخل ہوئے
اور مسلمانوں کا ارادہ صحابہ کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ آرائش بیعہ کی نمایش کراوے اسلیے کہ اوسکے اندر
ملمع و زرنگاری کی بڑی تیاری کی تھی اور اوسمین شبیہ بیت المقدس کھینچوائی تھی اور اوسمین صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس کا
بطور تبرک کے رکھا تھا اور اوسمین محراب داودؑ کا اور گہوارہ عیسیٰؑ کا بنایا تھا اور اوسمین تصویر مسیح و مریم علیہما السلام
کی لکھی تھی پھر جسوقت اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوئے اور اوسمین یہ تماشا دیکھا
تو عکرمہ بن ہشام اس آیت کی تلاوت کرنے لگے وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ
وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنے حقتعالی نے فرمایا اے عیسیٰؑ پسر مریم کیا لوگون سے تونے کہدیا ہے کہ تم لوگ مجکو
اور میری مادر کو سواے خداے واحد کے دوسرے اور دو خدا سمجھو چنانچہ اس آیت کو باواز بلند پڑھتے اور کہا اللہ
یہ سب کوئی چیز نہین بلکہ قول ہمارا سواے اسکے نہین ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ **راوی** کہتا ہے اونکی اس صدا سے بیعہ لرزہ مین آیا اور اوس قوم کو گھبرا دیا اور قندیلین ایک
دوسرے سے ٹکرا گئین اور اوسکا مجاور ایک شیخ تھا کہ وہ سب دینون اور شریعتونکا عالم تھا اور اوسکا نام عبد المسیح تھا جب
اوسنے یہ خرابیان بیعہ اور قندیلونکی دیکھین تو اوسکے چہرے پر حیرت اور اوس ساری قوم پر جو اوسکے اندر تھے ہیبت
غالب ہوئی تو اون سب نے اپنے ملک و مالک سے کہا کہ تونے ہماری ہلاکت کا ارادہ کیا ہے اسوجہ سے کہ تونے
عرب کو اندرون بیعہ کے ہمپر داخل کیا ہے آیا تو نہین دیکھتا ہے کہ ان لوگونکا یہان آنا گویا غضب مسیحؑ کا ہمپر ہوا ہے
تب اوس بطریق یعنے اوس رئیس نصاری نے کہا قسم ہے مسیحؑ کی جو تم سمجھتے ہو ایسا نہین ہے بلکہ انکا توحید
خدا اور ذکر اپنے نبیؐ کا ہے چنانچہ معجزہ اونکے نبیؐ کا ہمپر خوب ظاہر ہوا اور تمنے اوسکو دیکھ لیا واسطے ہمپر بیگانہ تھا
شہر خود بخود اونکے لیے کھل گیا اور وہ ہمپر آپہونچے پھر جبکہ وہ داخل بیعہ ہوئے تو کیونکر بیعہ جنبش و لغزش مین نہ آوے
اور قندیلین آپس مین کیون نہ ٹکرا جاوین اور جو کچھ مینے باتین کہین تو پہلے مین شک مین تھا اور اب مین شہادہ دیتا ہون
اوس شخص کو جو اونکے دین پر ہو **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا کہ یہ شخص خادم بیت المقدس کا تھا اور جس روز
بیت المقدس ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتح ہوا ہے تو یہ خادم بیت المقدس مین موجود تھا اور اوس نے
اون تبرکات سے جو اندرون قدس کے تھے یہ آواز سنی کہ یہ یعنے عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے کہ اوسکے عرض مین
مین فتح کریگا اور محمدؐ وہ شخص ہے جسکی بشارت مسیح بن مریمؑ نے دی ہے اور اوسی زمانے مین ایک شخص نے اوس
خادم سے سوال کیا تھا کہ مینے مسلمانونکو دیکھا ہے وہ صخرۂ بیت المقدس کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اوسپر جو عیسیٰؑ کا
قدم بنا ہے تو اوسکو بوسے دیتے ہین پس ہم مسلمانونکو دیکھتے ہین کہ وہ قدم مسیحؑ کو چومتے ہین تب اوس خادم نے کہا
اے فرزند ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ قدم مسیحؑ ہے و حالانکہ وہ قدم اونھین کے نبی محمدؐ بن عبد اللہ کا ہے جبکہ اونھنے

واسطے معراج کے بطرف آسمان عروج کیا تھا تب لوگون نے کہا کیا ایسا ہوا تھا اور وہ اس عروج کو بھو سمجھا ہے اوسنے کہا ہان سچ ہے مکہ سے بیت المقدس تک اوسکو سیر کرائی گئی اور وہان اوسنے سب نبیوں کو نماز پڑھائی بعد ہ اوسنے طرف آسمان کے سیر فرمائی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا اور کیفیت اس سیر کی حکمت نے اسطرح سنائی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینے سے نفوس مردم منبشط ہوئے اور رسالت سے مؤید اور کمالات اونکے مشہور آفاق ہوئے اور انوار جمال نے عالم کو منور کیا اور ارادہ باری تعالیٰ یہہ ہوا کہ آنحضرت صلعم کو قربت تام بخشے تمام اہل کونین پر اشرف وافضل کرے پس تمام عالم ملکوت مین ندا دی گئی کہ اب تم درستی اپنے احوال واعمال کی کرلو اور تہذیب آداب سے آراستہ ہوجاؤ کیونکہ یہ شب قرب وحضوری کی ہے یہ شب نزدیکی کی ہے جہنم سے یہ شب شادمانی وسرور کی ہے یہ شب ابتہاج ہے یہ شب معراج ہے اے فرشتو نردبان پیغامبری کا لگادو اور کرہ ہاو کرہ ہاے ہالہ کو ہموار کردو اور پائگاہ آداب پر ناقب کھڑے ہو رہو اے جبرئیل جنتونکو آراستہ کر حورونکو اور غلمانونکو زیب وزینت جلوہ دے اے جبرئیل اقدس اس گھڑی مین نازل ہو ہمارے حبیب کو بیدار کر اور براق پر سوار کر تاکہ ہم اپنی آیات ونشانیان اوسکو مشاہدہ کراوین چنانچہ جبرئیل نے وہ مرکب اپنے ہمراہ لیا جسکی خلقت عجیب اور صفت اوسکی غریب تھی اور اوسکی لگام جبال التقربت تھی اور زین اوسکا ساز حب سے تھا کہ جبرئیل نے اوس براق کو میدان کون ومکان مین نکالا اور تلاوت اس آیہ کے ندا دیتے تھے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ یعنے سزاوار تسبیح وہ خدا ہے جو اپنے بندے کو سیر ومشاہدہ اپنی آیات کا کراتا ہے چنانچہ جبرئیل اوس مرکب کو لیکر دروازے پر اوس شہسوار عرصۂ رسالت کے کھڑے ہوئے وبعد رفع حجاب اسرار کے جبرئیل نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادات وتذلل مین بسوے معبود مائل ہین اور سجادہ نشین اپنے وسادہ عمل کے ہین اور اشتیاق نے نحیف وزار کردیا ہے اور آرزومندی سے دردمند ہین پس جبرئیل انوار سعادات سے اوپر نور افشان ہوئے اور وعدے وعدہ سے مژدہ رسان ہوئے اور کہا یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ یعنے اے چادر پیچیدہ اے گلیم پوش اپنے قدم ہمت پر کھڑا ہو اور کمر بند عزم کو چست کر اور سوار ہو اور طرف آسمان کے صعود کر اور معراج قرب اور اوج ترقی پر عروج کر یہ سنکے سید عالم بشتابی تمام اوٹھہ کھڑے ہوئے اور مرکب تحیت وسلام پر سوار ہوئے اور جبرئیل نے بالاے ابر چڑھالیا اور خانہ کعبہ سے پہلے اوسوقت ذکر خدا جلیس تھا اور یاد خدا انیس تھی اور شوق اوسکا راہبر تھا اور جبرئیل خلیل تھے جب دائرہ قدس مین داخل ہوئے اور زیر مسجد اقصی پہونچے تو وہان ارواح انبیا بلباس انوار حاضر ہوئے اور بسلام وتحیت پیش آئے اور روبرو جلوہ گر ہوئے اور بصلوۃ ودرود ثنا خوانی کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت وذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے آدم علیہ السلام نے بیان کیا کہ حمد ہے اوس خدا کا جسنے مجھے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور مجھہ مین روح امر اپنا

ونفخ

دمیدہ کیا اور ملائکہ کو میرے لیے سجدے کا حکم کیا اور روا کرامت مین مجھے ساکن کیا اور ادریسؑ نے کہا حمد کرتا ہون مین
اوس خداوند کا جسنے میرے تئین مکان برتر پر مرتفع کیا اور مقام نورانی مین مجھے جگہ دی اور نوحؑ نے کہا مین شکر گزار
ہون اوس پروردگار کا جسنے مجھے قوم ظالمین سے نجات بخشی اور میرے تئین مومنونکا باپ اور مجھکو اونکا امن مقرر
کیا اور ابراہیمؑ نے کہا مین حمد کرتا ہون اوس کردگار کا جسنے مجھکو اپنا خلیل فرمایا اور اوسنے مجھپر نار کو خنک گوارا کیا
یعنے کہ آتش کو گلزار کر دیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اوسکی اصلاح کی اور موسیٰؑ نے کہا سپاس ہے اوس خالق کا
جسنے مجھے نو آیات بینات یعنے نشانیان روشن عطا کین اور میرے لیے لوحون مین ہر چیز کا وعظ و پند لکھا اور
ہر شے کو بتفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو ہلاک کیا اور میری قوم کو اوسکے ہاتھہ سے بچایا اور میرے
لیے دریا کو شگافتہ کیا اور مجھسے بطور تکلم کلام کیا اور سلیمانؑ بن داؤدؑ نے کہا مین شکر کرتا ہون اوس خداوند کا
جسنے تمام انس و جن کو میرا مطیع اور طیور و ہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئین طائرونکی گویائی اور اونکی بان سکھلائی
اور مجھے وہ ملک و سلطنت بخشی جو بعد میرے ویسی کسی کے لیے شایان نہو اور عیسیٰؑ نے کہا ستایش ہے
اوس خداوند کی جسنے مجھے گندگی نطفے سے پیدا نہین کیا اور اوسنے میرے لیے مردے کو زندہ کیا یعنے مجھسے مردے کو زندہ کرایا اور میرے
واسطے کور مادر زاد اور سفید بدن کو اچھا کیا یعنے ان عوارض و امراض کو میرے ہاتھہ سے اچھا کرایا پھر جسوقت ان
جملہ انبیا نے اپنی اپنی کرامتونکا فخر کیا اوسوقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ حمد ہے خدائے عزوجل کی
کہ اوسنے مجھکو اپنے لب لباب نور سے پیدا کیا اور میری قدر و منزلت کو زمین و آسمان مین بلند کیا اور میرے نام کو اپنے
ساق عرش پر لکھا اور میرے نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو معالم و مقام قدس مین مصطفیٰ
کیا اور میرے سینے کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجھپر آسان کر دیا اور میری قدر افزائی کی اور میرے گناہان گذشتہ و آیندہ
کی آمرزش فرمائی اور کفار پر مجھکو مؤید کیا اور مجھے ساتھہ رعب و دبدبہ کے مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے رسول کیا
اور مجھے منصور و مظفر کیا اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری طاعت تمام عرب و عجم پر فرض کی اور تمام
روے زمین میرے لیے مسجد قرار دی اور خاک کو میرے واسطے مطہر پاک کرنے والی کر دیا اور مجھکو روز قیامت
میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرائع سابقہ کو منسوخ کر ڈالا اور ساری امت سابقہ کو میری شفاعت
مین داخل کیا اور کعبے کو میرا قبلہ گردانا اور میرے بعد مجھکو میری امت کی صلوۃ کا شنوا کیا یعنے مین اونکی صلوۃ کو
سنا کرونگا تاکہ روز قیامت مین اونکی شہادت ادا کرون اور حقتعالی نے مجھکو شاہد کل کا گردانا اور میری امت کو
شاہد اوپر منکرین و ظالمین کے کیا ہے میرے نام کو سائر افلاک پر لکھا ہے اور حق جل و علا نے فرمایا ہے۔
اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا یعنے ہمنے تجکو تمام خلق پر شاہد مبعوث کیا ہے اور مژدہ دینے والا
اور ڈرانے والا بھیجا ہے واقدی رح نے کہا پھر جسوقت بطریق میافارقین یعنے اسلاعورس حاکم میافارقین نے

حکم بن ہشام سے یہ سارا کلام سنا تو کہنے لگا واللہ تمہارے دین مین کچھ شک نہین ہے بے شبہ تم حق پر ہو اور یہ
دین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت المقدس مین اسلام لایا تھا وبعد ازان مین اس شہر مین آیا اور اسکا
جو والی تھا وہ مرگیا تو بعد اوسکے مین والی ولایت ہوا اور پھر اپنے دین اول کی طرف مینے رجعت کی اور اب
مینے توبہ کی اور تمہارے دین مین آیا تو آیا ہوسکتا ہے کہ حق تعالی مجھسے قبول کریگا باوجودیکہ مینے ایسا ارتکاب گناہ ہو کا
کیا تب حکم نے جواب دیا کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ آدمی
کس چیز سے بہت خوش ہوتا ہے لوگون نے عرض کی کہ اپنے اہل سے یہ سنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اندکے
خاموش رہے اور صحاب بھی چپ رہے پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ نہین آدم زاد اس بات سے بہت
شادمان نہین ہوتا بلکہ جسوقت وہ کسی رہگذر مین ہو اور اوسکے پاس اوسکا شتر سواری کا بھی ہو اور اوسپر اوسکا زاد راہ
اور پانی اور اوسکے نفع وآرام کی چیزین بار ہون پھر جسوقت کسی ایسی راہ پر اوسکا گذر ہو کہ اوسوقت اوسپر شدت
تمازت آفتاب کی بہت ہو اور وہ کہین سایہ مین جاکر اپنے ناقے سے اوتر پڑے اور اپنے بازو کا تکیہ لگاکر سو رہے
وبعد ازان وہ بیدار ہو اور دیکھے کہ ناقہ اوسکا جاتا رہا اور گم ہوگیا اور اوسپر اوسکا کھانا پانی اور صرف سفر تھا اور
اوسکے فائدے کی چیزین تھین آخر اوسکی طلب وتلاش مین نکلا اور چپ وراست ڈھونڈھتا پھر اگر دستیاب
نہوا تب وہ اوسی مقام پر جہان سے شتر مفقود ہوا تھا پھر آیا اور اپنی موت کا اوسکو یقین ہوگیا پھر وہان
جب سو رہا وبعد ازان جب بیدار ہوا ناگاہ اوسنے وہین اپنے ناقے کو مع مال بجنسہ پایا اور اوسکی مہار تھام لی
وبعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس شخص کو اپنا زاد وراحلہ پانے سے جیسی خوشی ہوئی اوس سے
زیادہ حق تعالی خوش ہوتا ہے بندۂ مومن کے توبہ کرنے سے **راوی** کہتا ہے جب سلا عورس نے یہ
کلام حکم بن ہشام کا سنا تو اوسکی آنکھون سے اشک جاری ہوئے پھر اون سب صحابہ کو اپنے دار الامارۃ مین لے گیا
اور کہنے لگا واللہ حق ثابت ہوا اور صدق ظاہر ہوگیا غرضکہ وہ اسلام لایا اور اسلام اوسکا بہت خوب پسندیدہ
ہوا پھر اوسنے اپنی جماعت کو طلب کیا آخر وہ سب بھی اسلام لائے بعد ازان اوسنے اکابر وصنادید بلد کو
طلب کیا اور اپنے اسلام سے اونکو خبر دی اور کہا کہ جو کچھ مین اپنی ذات خاص کے لیے پسند کرتا ہون وہی تمہارے
لیے بھی چاہتا ہون وہر آئینہ دین ان لوگونکا برتر ہے اوسپر کوئی دین غالب نہین ہے پس جو جو تم مین سے
اسلام لاویگا وہ دنیا وآخرت دونون جگہ امن وامان پاویگا اور یہ لوگ ہرگاہ بلد آمد مین نازل ہوئے تو کچھ
شک نہین کہ تمام دیار بکر اونھین کا ہے درینصورت جو کوئی اونکی مخالفت ونافرمانی کریگا بالضرور وہ اوسکا
شہر لوٹ لینگے اور اوسکے اہل واطفال کو بندی کرلیوینگے اور بندگی مین لینگے پھر اگر تم لوگ اسلام لاؤ تو
تم اپنی جان ومال وبلاد سے ایمن رہو گے تب اون سبنے جواب دیا اے صاحب ومالک ہمارے

تو تین دن کی مہلت دیجیے تاہم انکو مشورہ کرین کہ ہمارے حق مین کیا مناسب و مصلحت ہے چنانچہ اسلاعورس نے
اونکو رخصت کیا وہ سب اوسکے پاس سے واپس آئے پھر جب رات ہوئی تو وہ سب مجتمع ہوئے اور آپس مین
حلف و عہد کیا کہ ہم دین عرب کا قبول نکرین اگرچہ وہ ہم سبکو مار ڈالین پس چاہیے کہ قتال پر صبر و استقامت کرو
پھر جب تین روز گذر گئے تو اسلاعورس نے اونکو طلب کیا تو اونمین سے تھوڑے سے لوگ آئے اور باقی نہین
آئے اور خبر دارون نے اسلاعورس کو اوس قوم کے عزم و ارادے سے خبر دی آخر اہل بلد مسلح ہو کر اوس سے
لڑنے کو آئے تب اسلاعورس بھی اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اونسے لڑنے نکلا اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اوسکے ساتھ تھے تا آنکہ جنگ شدید واقع ہوا جب رات ہوئی تو اسلاعورس نے صحابہ سے کہا کسی کو اپنے امیر
کے پاس بہت جلد روانہ کرو کہ وہ ہم لوگون کے لیے کمک بھیجے آخر اون صحابہ مین سے ایک کو روانہ کیا وہ
ہنوز بلد سے تھوڑی دور نہین گیا تھا کہ ناگاہ صداے سم اسپان سنکر متحیر ہوا پھر جب اونکا تفحص کیا تو وہ سب
لشکر اسلام سے تھے اور وہ پانسو سوار تھے اور افسر اونپر ضبتہ بن عدی تھے اور سبب ان سوارون کے آنے کا یہ تھا
کہ عیاض بن غنم نے اپنے خواب مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قصہ میافارقین اور حال
اہل بلد کا ارشاد کیا اور بنا بر روانگی لشکر کے حکم فرمایا جب عیاض خواب سے بیدار ہوئے تو ضبتہ بن عدی کو پانسو
سوار کے ساتھ روانہ کیا اور بحکم خداوند عز و جل سے طی الارض ہوا یعنے زمین ایسی سمٹ گئی کہ وہ لوگ اوسی رات کو
میافارقین مین پہونچ گئے تب وہ صحابی جو بطلب مدد جاتا تھا ان سب سوارونکو خفیہ دروازے کی طرف سے لایا اور اون
دروازے پر کچھ لوگ بنا بر محافظت کے تعنات تھے تب اوس صحابی نے اون محافظونکو آواز دی تو اونھون نے دروازہ
کھول دیا اور سب سوارونکو اندر داخل کر لیا پھر سوارون نے سوال کیا کہ ہمارے آنے کی تمکو کسنے خبر دی تب صاحب بلد
اسلاعورس نے جواب دیا کہ تمھاری خبر مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ ہر گاہ قتل اہل بلد سے میرا دل تنگ
ہوا اور مین سویا تو مینے حضرت صلعم کے وجود باجود کو خواب مین دیکھا وہ تمھارے آنے کی خوشخبری مجھسے فرماتے تھے
غرضکہ جب یہ سب پہونچ گئے اور قتال اہل بلد کے واسطے آمادہ ہوئے تو مسلمانون نے اہل بلد کو پکارا اور کہا
اے دشمنان خدا بتحقیق کہ بلا کی تیر اوتر چکی ہے کہ تمکو اصحاب مستطاب نے گھیر لیا ہے اور تمکو تلوارونکے آگے دم
لیا ہے یہ سنکے وہ لوگ اپنے گھرونکو بھاگے اور اپنے مکانون مین جا گھسے اور دروازے خوب مضبوط بند کر لیے ایسے
کہ اونکو یقین ہو گیا نزول اوس بلا کا جسکی تاب و تحمل اونمین نتھی یہانتک کہ الغیاث و فریاد پکارنے لگے اور امان
مانگنے لگے اوسوقت اسلاعورس نے کہا جو کوئی ہمارے پاس چلا آویگا وہ امان پاویگا آخر وہ سب حاضر ہوئے
تب اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا بتحقیق کہ ہمنے تمکو امان دی تمھاری جان و مال پر مگر یہ کہ تم اپنے
ہتیار حوالہ کر دیں اونھون نے اپنے سارے ہتیار جو جو اونکے پاس تھے حوالہ کر دیے پھر جب اوس قوم سے صدق قول صحابہ کا

دیکھ لیا تو وہ اسلام لائے مگر کچھ لوگ ونہین سے محروم رہے و بعد اوس جگہ جامع مسجد بنایا اور وہان صحابہ نے
تین روز مقام کیا اور اوس قوم مین حکم بن ہشام کو چھوڑا اور اونکے ساتھ دس صحابی مقرر کر دیے تاکہ وہان لوگو
شرائع و دین تعلیم کرین اور ضبیعہ بن عدی اپنا لشکر لیکر عیاض بن غنم کے پاس آیا اور اونسے سارا ماجرا بیان کیا
یہ سنکے عیاض بہت خوش ہوے

بقیہ ذکر بلد آمد

جبکہ اہل آمد نے دروازہ شہر کا نہ کھولا اور نہ مقاتلہ کیا تو اس بات سے عیاض بن غنم اور جملہ اصحاب تنگ ہوگئے
واقدی رح نے کہا کہ صحابہ پانچ مہینے تک بلد آمد کو گھیرے رہے چنانچہ خالد بن الولید جیسا کہ مذکور ہوا باب الماء پر
مامور تھے ہر روز سوار ہوتے تھے اور اپنا لشکر لیکر گرد شہر آمد کے پھرتے تھے جب رات آتی تھی تو اپنے مقام پر پھر
آتے تھے اور ہمام اونکا غلام ہر شب کو ایک روٹی جو کی پکا کر حجرہ مین رکھدیتا تھا کہ بعد مراجعت بعد نماز مغرب اوسی روٹی کو کھالیا
کرتے تھے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ تین دن و رات برابر گذر رہے کچھ نملا جس سے افطار کرتے تب خالد نے ہمام اپنے غلام سے
کہا اے فرزند کیا تیرے پاس کچھ نہین ہے کہ تو مجھے افطار کراوے یہ تیسری رات ہے کہ تو نے میرے لیے کچھ نہین نکالا
اوسنے کہا اے میرے آقا واللہ مین بدستور ہر شب روٹی پکا کر آپکے لیے حجرے مین رکھدیا کرتا ہون مجھے معلوم نہین
کہ وہ کیا ہوجاتا ہے بلکہ مجکو تو یہی یقین تھا کہ آپ نوش کرتے ہین چنانچہ جب چوتھی رات آئی تو ہمام نے موافق
عادت کے روٹیان پکا کر حجرے مین رکھدین اور وہ آپ چھپ کر بیٹھا تاکہ دیکھے کون وہ روٹیان نکال لیجاتا ہے ناگاہ ہمام
نے دیکھا کہ ایک کتا شہر کی جانب سے آیا اور اندر حجرے کے گھسا اور وہ روٹیان نکال لیچلا تب ہمام اوسکے
پیچھے لگا کہ کہان لیجاتا ہے تاآنکہ وہ کتا اوس تالاب سے جسپر خالد مامور تھے نکلکر طرف دیوار شہر پناہ کے گیا
آخر ہمام اوسکو چھوڑ کر پھر آیا جب خالد نماز سے فارغ ہوئے تو افطار طلب کیا اوس وقت ہمام نے کہا اے میرے
آقا ایسا ایسا امر واقع ہوا خالد نے کہا اے ہمام تو مجھے وہ مقام جہان کتا روٹی لے گیا ہے دکھادے تب ہمام
خالد کے آگے آگے ہولیا اور لیجا کر وہ مقام جسمین کتا روٹی لیکر گھس گیا تھا دکھا دیا جب خالد نے یہ دیکھا تو کہا اللہ اکبر
ہر آئینہ حقتعالی نے اب ہمکو فتح و نصرت بخشی پھر وہانسے پھر آئے اور اپنے اصحاب کو بلا کر یہ قصہ اونسے بیان کیا اور
اونسے کہا مین قصد رکھتا ہون کہ اس تالاب مین ایک منفذ ہے مین اوسمین سے اندرون شہر کے داخل ہونگا
اور مین چاہتا ہون کہ تم مین سے سو آدمی اپنی جانونکو خدا کے لیے فدا کرین اور تم خوب جانتے ہو کہ دنیا مقام صدق
ہے اوسکے لیے جو اوسکو بصدق بسر کرے اور دنیا مقام وفا ہے یعنے پورا پانے کی جگہ ہے جو چاہے اوس سے
اخذ کرے اور دنیا امید گاہ ہے جو کچھ چاہے اوس سے زاد آخرت لے لیوے اور دنیا دار نجات ہی جو چاہے

اوس سے حاصل کرے اور دنیا جاے نزول وحی خدا ہے اور مصلی یعنے جاے نماز ملائکہ کی ہے اور مسجد یعنے سجدگاہ
ہے احبا و دوستداران خدا کی پس تم اس دنیا کو اپنی کھیتی سمجھو حقتعالی ہمپر اور تمپر رحم کریگا چنانچہ ہمارے اور تمہارے
لیے یہ بات ہے کہ جو کوئی اس دنیاے فانی سے زاد آخرت کا چاہتا ہو تو چاہیے کہ وہ تجارت سودمند کو اختیار
کرے اور طول مدت کے فریب مین نہ پڑے یہانتک کہ تقصیر عمل مین مطمئن و بے پروا ہو جاوے آگاہ ہو لینے
تو اپنی جان کو خدا کے لیے بیچا اور اوسنے مول لیا بعد ازان خالد نے یہ آیت تلاوت کی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے حقتعالی نے مومنون سے اونکی جانونکو مول لیا ہے اور
اونکے مالونکو قبول کیا ہے بعوض اس بہا کے کہ اونکے لیے جنت ہے پس جو کوئی اپنے تئین بیچا ہو وہ چاہیے
کہ دلیری و دلاوری کرے اور جس چیز سے وہ ڈرایا جاوے اوس سے ہرگز نہ گھبراوے کیونکہ ہمارے تمہارے درمیان
مین وعدہ گاہ عرصۂ قیامت ہے اور وہ موقف حسرت و ندامت ہے لہذا تمکو لازم ہے کہ اپنے اسلاف کرام
اور دین اسلام کی پیروی کرو اور خدا کی برکت اور اوسکی اعانت پر تکیہ کر کے مستعد ہو جاؤ بعد ازان خالد نے
اپنے اصحاب مین سے سو جوانونکو انتخاب کر لیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنے اپنے ہتیار لگالیوین بعد ازان سوار ہو کر
پاس عیاض بن غنم کے گئے اور اپنے عزم پر اونکو آگاہ کیا کہ منفذ چشمہ سے مین اندرون شہر داخل ہونے والا ہون
اور تم اپنے ساز و سامان سے تیار اور گوش بر آواز رہو صداے تکبیر و تہلیل پر اونھون نے کہا مجھے معلوم ہوا تجلد
مین تیار رہونگا تم جاؤ حق تعالی تمھاری اعانت و نصرت کرے اور رجا ہے کہ عون و برکت خدا پر توکل کر کے روانہ ہو
چنانچہ خالد نے عیاض کو وداع کیا اور اپنے اصحاب پاس پھر آئے تو اونکو مستعد و تیار پایا تب اونکے آگے آگے راہی ہوئے
اور سب پیادہ پا تھے تا آنکہ در چشمہ پر پہونچے اور اوسوقت آدھی رات تھی پس حق تعالی نے حارسان و دیدبانان قلعۂ
شہر پناہ پر نیند غالب و مستولی کر دی کیونکہ حق تعالی جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکے تئین انجام کو پہونچاتا ہے
اور اوسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے راوی نے کہا اول جو شخص اوس چشمے کے اندر سے داخل بلد ہوا وہ خالد تھے
اور اونکے پیچھے لگے ہوئے عامر بن الاخوص و حذیفہ بن ثابت و عمران بن البشیر تھے اور اسیطرح وہ سب ایک منفذ
و سوراخ مین جو اندر چشمے کے ہو گیا تھا داخل ہو گئے مگر جو جوان نمین سے جسیم و فربہ اندام تھے وہ گھسنے سے عاجز رہے
اور اپنے حرمان شہادت پر تاسف کرتے ہوئے واپس آئے چنانچہ جتنے لوگ اندر شہر کے اوس منفذ سے پہونچ گئے
وہ اسی آدمی تھے اور سواے اون لوگونکے جو منفذ چشمہ سے داخل ہوئے اور کوئی اونکی معیت مین نہ پہونچ سکا
و لیکن بعد جانے اون لوگونکے ایک شخص اون لوگون مین سے جو باعث جسامت کے دخول منفذ سے قاصر رہا تھا
اوسنے بھی اوس سوراخ کے فراخ کرنے کی تدبیر کی کہ اوسکو کھود کر کشادہ کیا آخر وہ بقیۂ مردم بھی اندر داخل ہو گئے
ہو اپنے یارونکو جا لیا اور وہ سب وسط شہر مین پہونچ چکے تھے تا آنکہ اونکے پاؤنکی آہٹ سے سوتے ہوئے

جاگ اوٹھے اور بیٹھے ہوئے اوٹھہ کھڑے ہوئے تب خالدؓ نے قصد اون لوگونکا کیا جو دیوار شہرپناہ پر دیدبان
تھے تا آنکہ اونکو تیرونکی مار سے نیچے اوترنے ندیا پھر خالدؓ نے اپنے اصحاب مین سے دس آدمی کو باب شہر پر
بھیجا کہ اونھون نے قفلونکو توڑکر دروازے کھول دیے اور ادہر عیاضؓ بن غنم سوار ہوکر لوگونکو بیدار وہوشیار
و آمادۂ کارزار کر رہے تھے تا آنکہ جسوقت خالدؓ اور اونکے اصحاب نے باواز بلند تکبیر کہی تو فوراً عیاضؓ مع لشکر باب
شہر پر جا پہونچے اوسکو کھلا ہوا پاکر اندرون شہر دھنس پڑے اور اہل شہر طرف دیوار وبروج شہرپناہ کے
بھاگے تا کہ اوسپر پناہ لیوین اور رات بہت تاریک تھی کہ اندھیرے نے اونکو ڈھانپ لیا تھا چنانچہ کوئی ایسا
تھا جو اپنی خوابگاہ سے اوٹھا ہو مگر یہ کہ تلوار اوسکے سر کو اوسکے تن سے اوتار لیتی تھی اور جو کوئی اپنے فرزندان
دلبند کے پاس سے باہر نکلا شمشیر نے اوسکا جگر چاک اور بند بند جدا کیا اور خالدؓ باتفاق اپنے اصحاب کے برابر
پکار پکار تکبیر کہتے تھے اور اہل آمد کے لیے عالم اسباب قطع ہوگیا تھا اور اونکو عذاب نے گھیر لیا تھا **راوی نے کہا**
پھر اسیطرح برابر جنگ برپا رہی اور لاش پر لاش گرتی تھی اور مسلمین کے دلونکو شگفتگی وکشادگی ہوتی تھی اور
شمائل اونکے منقطع ہوگئے تھے اور شجاعان عرب سرہاے کفار عجم ٹکراتے تھے اور تلوارون پر تلوارین پڑتی تھین
اور ناکہین شرار کی گنتی تھین اور نابکارونکے دل دہلتے تھے اور نامردونکے بدن تھرتھراتے تھے آنکھونسے اشک
بہتے تھے فریاد کرنے والے کا شور کوئی نہین سنتا تھا اور کوئی کسی کی شفاعت وسفارش نہین کرتا تھا کوئی
منع کرنے والا نتھا جو کسیکو باز رکھتا اور کوئی کسی سے دفع بلا نہین کرتا تھا اور کسی کا دل اوپر ترس نہین کھاتا تھا یہانتک
کہ رات نے پیٹھ پھیری اور گریز کرگئی اور صبح آمادۂ طلوع ہوئی اور خالدؓ بعد اسے بس بس شور کرتے تھے تا آنکہ رات نے
اپنی چادر تیرہ وسیاہ کو تہ کیا اور آثار ضیا کے نمودار ہوئے اوسوقت اہل بلد نے اپنی خواریون اور خرابیونکو دیکھکر
طرف دار الامارۃ قصر شاہی کے رجوع کی اور ملکہ مریم کو ڈھونڈھنے لگے تو اوسکو نپایا اور نہ اوسکا کچھ پتا ملا اور
سبب اسکا یعنے اوسکے غائب ہوجانے کا یہ ہوا کہ جسوقت اوسنے داخلہ صحابہ کا اندرون شہر کے سُنا تو اوسکو
یقین ہوگیا کہ اونکے ہاتھہ سے مخلصی نہ ملیگی تب اوسنے اپنے تئین اور اپنے رفیقونکو مخفی کیا اسطور پر کہ جسقدر زر نقد قسم
وجواہر سے سکی لے لیا اور اوسکے دار الامارۃ مین ایک نقب تھی چنانچہ اوس سرنگ سے نکلکر دامن کوہ مین اوتر گئی اور
بلاد روم کی راہ لی **واقدیؒ** نے کہا جب اہل شہر کو یقین ہوا کہ ملکہ اونکی بھاگ گئی تو الغیاث والامان پکارنے
لگے اوسوقت صحابہ نے تلوارونکو روک لیا اور ہاتھونکو کھینچ لیا اور اون سب کو میدان شہر مین روبرو
عیاضؓ بن غنم کے جمع ومجتمع کیا تب عیاضؓ نے اونسے خطاب کیا اور بعد حمد خداوند عز وجل ونعت سید رسل کے یہ
بیان کیا کہ ہر آئینہ حق تعالی نے ہمکو تمپر فتح ونصرت دی اور ظفریاب وکامیاب کیا اگر حق سبحانہ وتعالی ہمارے
نبی کو نبی الرحمۃ مبعوث نکرتا اور مومنونکے دلونمین رحم نڈالتا تو بالضرور ہماری تلوار تم مین سے کسیکو نچھوڑتی

ولیکن ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین ہمکو واسطے ضبط غصہ اور عفو کرنے کے حکم کیا ہے چنانچہ فرمایا وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے جو لوگ گھونٹ جانے والے غصے کے ہین یعنے جو ضبط خشم کرتے ہین اور لوگون سے بعفو درگذرتے ہین تو حقتعالی ایسے نیکو کارونکو دوستدار رکھتا ہے بعد ازان عیاض رضؓ نے اونکے حق مین یہ تجویز کیا کہ جو کوئی اونمین سے اسلام لایا اوسکا اسلام قبول کیا اور جو اسلام نہ لایا اوسپر جزیہ یعنے محصول سالیانہ اوسی سال سے مقرر کیا اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا کہ فتح آمد مین درمیان اوس جماعت کے زید بن حالوک یہودی بھی حاضر تھا اور وہ دین یہودیہ و نصرانیہ کا بڑا عالم تھا اور وہ بنا بر اپنے گمان کے اولاد داؤد علیہ السلام سے تھا اسلیے بنی اسرائیل اوسکی شان مین بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اوسکے لیے ہدیے اور تحفے نذر لایا کرتے تھے چنانچہ عیاض رضؓ بن غنم جب آمد پر ظفریاب ہوئے اور اہل آمد سید انہین جمع کیے گئے اور موافق گفتار اوس قوم کے اونکے شیخ نے کلام کیا اوسوقت وہ عالم یہودی درمیان اپنی قوم کے اوٹھ کھڑا ہوا اور نام اوسکا ملیا بن متیا تھا اور اہل اسلام بھی اوسکے رتبے سے آگاہ تھے کہ وہ بیچ بنی اسرائیل اور اولاد داؤد علیہ السلام سے ہے پس وہ کہنے لگا کہ تم اصحاب نبی الرحمۃ ہو و بتحقیق کہ حقتعالی نے رحمت کو پیدا کیا اور اوسکو تمہارے دلونمین جگہ دی وہر آئینہ حق سبحانہ تعالی اسنے سارے امم پر تمکو افضل کیا اور صحف ابراہیمؑ و موسیؑ مین اسطرح نازل کیا ہے کہ آخر زمانہ مین ایک نبی اُمّی صلعم مبعوث کرونگا اور اوسکی امت کو ساری امتون پر فضیلت و برتری دونگا اور رحمت کو اونکے دلونمین متمکن کرونگا اور اونکے سبب سے اپنے ملائکہ پر مین فخر و مباہات کرونگا اور روز حشر آثار ضیا و انوار بہا سے اونکو غرّاً محجّلین اوٹھاؤنگا یعنے پر تو برکات وضو سے اونکے چہرے درخشان و دست و پا تابان ہونگے اور جب داؤد علیہ السلام مبتلای گناہ ہوئے اور وحشیان صحرا اونسے بھاگنے لگے تو وہ اوس سرزمین کے ایک صحرا کی طرف باہر نکلے اور مناجات کرنے لگے کہ الہی بحق اوس نبی عربی کے جسکو تو آخر زمانے مین مبعوث کریگا میرے گناہونکو بخش دے چنانچہ حق تعالی نے اونکی دعا قبول فرمائی یہ سنکے عیاض رضؓ نے کہا ہر آئینہ حق تعالی عفو کو دوست رکھتا ہے تو بتحقیق کہ ہمنے تمسے عفو کیا تب اہل شہر نے جواب دیا کہ ہرگاہ تمنے ہمسے عفو کیا تو اب ہم تمہارے دین کیطرف رجوع کرتے ہین آخر اونمین سے اکثر اسلام لائے اور بعضے جو اونمین اسلام نہین لائے تو اونپر سال آیندہ سے جزیہ باندھا اسطرح پر کہ ہر ایک بالغ سے چار مثقال طلا یعنے فی بالغ چار چار دینار سالانہ مقرر کیا اور اونکے ہتیار لے لیے اور اونکے اموال مین سے کچھ مال بھی اونکو حوالہ کر دیا اور باقی لے لیا اور بیعہ کو مسجد بنایا جو بالفعل معروف بہ جامع ہے پھر وہان بارہ روز تک مقام کیا اور صعصعۃ العبدی کو وہان کا والی و حاکم کیا اور پانسو عرب اوسی کے بنی اعمام سے اوسکے پاس تعنات کر دیے

ذکر فتوح یمانیہ و جبل جودی

راوی نے کہا کہ بعد فتح آمد کے عیاض رضؓ بن غنم نے پھر طرف اور قلعونکے کوچ کیا اور وہ قلعے بڑے بڑے سرکشونکے تھے

چنانچہ وہانکے باشندونکی طرف جو متوجہ ہوئے تو وہ سب اسلام لائے وبعدازان نعمان بن معرفت کو طرف اہل تکل کے بھیجا تو وہ سب
بھی اسلام لائے اور نام انکل کا یمانیہ رکھا گیا اسلیے کہ فتح اوسکی ہاتھہ پر حذیفہ بن الیمان کے ہوئی تھی وبعدازان عیاض نے
بجانب جابیہ عزم کیا پس وہ بھی بصلح فتح ہوا بعدازان رخ کیا طرف کوہ جودی وبطرف سیون و ذوالعزین کے آخران
مقامات کے باشندون نے بھی صلح کی اور جس امر کو درمیان مین قرار دیا اوسپہ عہد لیا بعدازان مسلمانون نے ہتاج پہ
عزم کیا مگر اہل ہتاج نے اقبال اسلام وقبول طاعت سے رد و انکار کیا اور آمادہ قتال ہوکر ساز و سامان جنگ مرتب
و غلانین بزرگ نصب کیا یہ دیکھکر عیاض بن غنم رض پر گران گذرا اور کہا یہ قلعہ مانع اور منیع ہے اگر اسکو ہم چھوڑ دینگے اور اس سے
گذر کر چلے جاوینگے تو یہ لوگ ہمارے بلاد کے لوگونکو آزار پہونچاوینگے اور اونپر تاخت و تاراج کرینگے حالانکہ وہ لوگ
اسلام لائے ہین یا انہون نے صلح کی ہے وہ سب ہمسے متعلق ہین اور ہمکو اونسے تعلق ہے [illegible] قلعہ سے
درگذر نکرینگے یہانتک کہ اوسکو فتح کرین انشاء اللہ تعالی تب خالد نے کہا اس قلعہ پہ ہمارے ساتھ چلو کیا عجب ہے کہ
کا فتح ہونا آسان ہوجاوے واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ حاکم ہتاج ایک بڑا شیطان [illegible] سخت سرکش تھا اوسکا نام یانس
بن کلبوس تھا اور اوسنے عقد تزویج کیا تھا میرونہ بنت یریونہ سے جو دختر [illegible] عالی تھی [illegible]
[illegible] لشکر اور مالک قلعہ استوار کا تھا چنانچہ میرونہ کہ ہنوز نوعروس تھی شوہر کے پاس سال بھر رہکر اپنے باپ ماںکی
ملاقات کو گئی تھی اور ایک مہینا اپنے میکے مین مقیم رہی پھر جب باپ ماں سے رخصت ہوکر طرف ہتاج کے اپنے شوہر
پاس چلی تو نیمہ راہ مین پہونچکر یہ خبر سنی کہ اہل اسلام قلعہ ہتاج پر [illegible] نازل ہین یہ سنکے اوسنے [illegible]
مقام کر دیا اور وہانسے کسیطرف نجا سکی اور حال یہ تھا کہ وہ دشمن خدا [illegible] اوسکا [illegible] بہت چاہتا تھا اور بغیر اوسکے
اوسکو صبر و قرار نتھا پھر جب اوسنے دیکھا کہ اہل اسلام اوسپر نازل اور وارد ہین تو اوسکو یقین ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کی ملاقات پر
قادر نہین ہوسکتا کیونکہ نہ وہ ادہر آسکتی ہے نہ یہ اودہر جاسکتا ہے تب اوسکی رائے نے یہ فکر کی اور ایسا مکر اندیشہ کیا کہ بحیلہ
و خدع مسلمانون سے پیغام صلح کرے تا زوجہ اوسکی پاس اوسکے آجاوے پھر عہد شکنی کرکے اطاعت سے انحراف و سرتابی
کرے چنانچہ یانس بن کلبوس نے اپنا ایلچی پاس عیاض رض بن غنم کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنی بقیہ عمر یہان اقامت
کروگے اور محاصرہ رکھوگے تو بھی ہمپر قادر نہوگے ولیکن تم ایک سال شمسی کامل ہمسے مصالحہ رکھو اگر اس مدت مین تمنے
فتح کرلی تو دیار بکر مین سے پھر کچھہ باقی نرہجاویگا اور اوسوقت ہم تمہاری اطاعت پذیرا کرینگے اور اگر تم فتح بلاد پر قادر
نہوئے تو اطاعت تمہاری ہمپر لازم نہوگی زیادہ والسلام چنانچہ یانس نے وہ نامہ پاس عیاض رض بن غنم کے ایک مرد عرب
[illegible] کے ہاتھہ روانہ کیا یعنی اصل اوس نامہ برکی عرب تھی مگر ایک مدت سے نصرانی ہوگیا اور وہ ملک [illegible]
کے باشندونمین سے تھا اور یہ شخص مدبر و منتظم شہر ہتاج کا تھا اور اوسکے برادران عم اوس انتظام مین اوسکے شریک
اور اعوان تھے اور نام اوسکا مرہف بن واقد تھا اور میل و رغبت اوسکی جانب عرب کی روم سے بہت زیادہ تھی جس

اوسنے نامہ خدمت مین عیاض کی پہونچایا اور عیاض نے صلح کو قبول کیا تا کہ مہلت اوس مقام کی طول نہو تو مرہف نے قصد واپس جانیکا کیا مگر وقت روانگی کے اوسنے عیاض سے کہا آگاہ ہو اسے امیر مین وہ نہین ہون کہ بدخواہی عرب سے باز رہون اور خیرخواہی مین کمی کرون حال یہ ہے کہ اس گروہ نے ایسی ہی تیاری کی ہے اس صورت مین اگر تم لوگ یہان سے کہین ادہر کہین کمین گاہ مین اونکی راہ کی گہات مین رہو اور اونکو مع اونکے ہمراہیون کے گرفتار کرلو تو جسطرح تم چاہو اطاعت یا خراج جو چاہوگے وہ فی الفور بے تامل تسلیم کریگا اور اپنا شہر بھی حوالہ کردیگا بس چاہیے کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو یہ سنکے عیاض نے جواب دیا ہم ایسے نہین کہ قول کرکے وفا نکرین اور امید ہے کہ حق تعالی ہماری صدق نیت پر نظر کرکے ہمکو فتحیاب فرمائیگا راوی کہتا ہے مجھسے روایت کی مالک بن بشر بن عامر نے اور وہ اون لوگون مین تھا جو فتوح شام و دیار بکر و دیار ربیعہ مین حاضر تھا چنانچہ اوسنے کہا جسوقت مرہف وہ باتین عیاض سے کہ رہا تھا ناگاہ سامنے سے گرد اوڑتی ہوئی نمودار ہوئی یہ دیکھکر عیاض نے میسرہ بن مسروق سے کہا سوار ہوکر جا دیکھو تو یہ کیسی گرد ہے تب میسرہ اور ایک جماعت صحابہ مین سے سوار ہوکر گئے تا آنکہ میسرہ فوراً پھر آیا اور کہنے لگا اے امیر آپکو مژدہ اور فتح مبارک ہو عیاض نے پوچھا اے ابن بشر وہ کیا خبر ہے اوسنے کہا یہ لشکر ابن ہبیرۃ المازنی کا ہے کہ بہت سے بلاد کفار کو تاراج کرتا ہوا آیا ہے اور مال کثیر اور آدمیونکو اسیر کر لایا ہے یہ خوشخبری سنکے چہرہ عیاض کا روشن ہو گیا اور واسطے پیشوائی ابن ہبیرۃ المازنی کے آگے بڑہے یہانتک کہ مازنی داخل ہوا اور عیاض و جماعت مسلمین پر سلام کیا و متاع و غنائم سامنے عیاض کے رکھا اوسوقت مرہف بن واقد یہ حال دیکھ رہا تھا یہانتک کہ ایک لڑکی روبرو بھی پیش کی گئی کہ اوسکے جمال و تجمل سے خورشید خجل تھا اور اوسپر شان شاہان عجم کی عیان تھی یہ دیکھکر مسلمانون نے طرف زمین کے اپنی نگاہین پست کین اور آداب الٰہی موافق اوسکے ارشاد کے بجالائے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ یعنے اے نبی تو مومنون سے کہدے کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین پھر جسوقت مرہف نے اوس لڑکی یعنے میرونہ کو دیکھا تو چلا کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وہ ہر آئینہ اے مسلمانو دین تمہارا حق ہے اور قول تمہارا صدق ہے تب عیاض نے کہا اے شخص تیرا کیا حال ہے اور تجھپر کونسا امر منکشف ہوا جو تونے اقرار شہادتین کا کیا اوسنے کہا یہی لڑکی زوجہ یانس مالک بتاج کی ہے جسکا ذکر ابھی مین تمسے کرتا تھا حقتعالی نے اوسکو تمہارے ہاتھ لگا دیا یہ سنکے عیاض نے سجدۂ شکر پروردگار ادا کیا پھر جب سجدے سے سر اوٹھایا تو کہا جو کوئی تقوی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے حقتعالی اوسکو رستگار کرتا ہے اور ویسے روزی دیتا ہے جدہر سے اوسکا گمان ہے اور وہ ہے جو اوسکے گمان سے باہر ہے واقدی رح نے کہا کہ جب میرونہ اپنے میکے سے چلی اور اوسکے ہمراہ بہت سی لڑکیان اعیان نصاری کی تھین اتفاقاً اوسی سرزمین پر جس راستے قافلہ میرونہ کا جاتا تھا گذر قیس بن ہبیرۃ المازنی کا مع لشکر ہوا تو مازنی نے میرونہ اور اوسکے ہمراہیونکو گرفتار کرلیا اور عیاض بن غنم کے حضور مین حاضر لایا اوسوقت عیاض نے

مرہف سے کہا تو یانس کے پاس پھر جا اور اپنے اسلام کو مخفی رکھ اور جو کچھ تو نے یہان دیکھا اور سنا ہے اوس سے بیان کر
اور اہل اسلام کی خیر خواہی کر اور اوس سے کہدے کہ اگر وہ اپنے اہل کا ارادہ رکھتا ہو یعنے اگر اوسکو اپنی زوجہ کی خواہش و
طلب ہو تو وہ اپنا قلعہ ہمارے تئین تفویض کرے اور جو امر ہم اوس سے چاہین وہ قبول کرے چنانچہ مرہف نے
یہانسے مراجعت کی اور یانس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا تو یہ امر اوسپر بہت شاق و صدمۂ عظیم ہوا تب مرہف سے
مشورہ کیا کہ اب تیری کیا راے ہے اوسنے کہا آپ یقین جانئے کہ یہ قوم عرب جو قول کرتے ہین اوسکو وفا کرتے ہین اور
اسی سبب سے یہ لوگ ہمپر ظفر یاب ہوئے ہین پس میرے نزدیک مصلحت اور خیر اسی مین ہے کہ آپ قلعہ انکو تسلیم کر دیجیے
تو وہ آپکو زوجہ آپکی اور جملہ جو کچھ آپکا ہے دیدیوینگے اور مین اس بات کی ضمانت کرتا ہون یانس نے کہا اے مرہف تو انکے
پاس جا اور انہین سے دس مرد معتمد طلب کر کہ وہ ہمارے پاس آکر ہمارے ایفاے مطلوب پر حلف کرین پس اگر وہ اس
بات مین عہد و فا کرینگے تو اونکے لیے مین قلعہ خالی کر دونگا اور ہمارے پاس ایسے شخص کو لانا جسکا قول مقبول عند الجمہور
اور فعل اوسکا مشکور ہوتا کہ میری خاطر کو اوسسے وثوق ہو اور چاہیے کہ وہ شخص ایسا ہو جسکا ذکر شجاعت مشہور ہو اور فتح
کرنے مین بلاد شام کے وہ معروف ہو اور قیود ایسے اوصاف سے مراد اوسکی طلب خالد بن الولید تھی اور یہ تجویز اوس
ملعون کی اس ارادے سے تھی کہ اون لوگونکو اس حیلے و مکر سے طلب کر کے گرفتار کر لیوے اور اونکے بدلے مین اپنی زوجہ
کی مخلصی کراوے چنانچہ مرہف پاس عیاض رضؓ کے آیا اور جو کچھ یانس نے کہدیا تھا وہ بیان کیا تب عیاض رضؓ نے کہا
اے مرہف اوس مردود کا ارادہ یہ ہے کہ وہ ہمسے خدع و فریب کرے اور ہم اپنے پروردگار سے امید رکھتے ہین کہ مکر اوسکا
اوسی کیطرف عائد ہوگا اور یہ آیہ پڑھا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ یعنے خدا تعالی مفسدونکے کام درست نہین کرتا
اور انجام کار اونکا بخیر نہین ہوتا یہ سنکے خالد رضؓ نے عیاض رضؓ سے کہا اے امیر مجھے جانے دو مین اس قلعہ پر چڑھ جاؤنگا
حق تعالی راہ راست کا موفق ہے عیاض نے کہا بہتر ہے برکات و عنایات خدا پر تکیہ کر کے عزم کرو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ یعنے قدرت و قوت خدا داد ہوا کرتی ہے چنانچہ خالد و مقداد و عمار و سعید بن زید و عمرو بن معدیکرب و مسیب
بن نجیبہ و قیس بن ہبیرہ و ضرار بن الازور و عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب بہادر روانہ ہوئے اور
انکے آگے آگے مرہف تھا یہانتک کہ باب قلعہ پر پہونچے اور اوس دشمن خدا نے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ غلامون خادمونکو
درکات و درۂ قلعہ مین بٹھا کر حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ داخل ہون تو اونکے ہتیار رکھوا لیوین چنانچہ اون غلامون نے
ایسا ہی کیا کہ سبکے ہتیار لیے مگر خالد و عبد الرحمن و ضرار رضؓ ان تینون نے ہتیار نہین دیے اور کہنے لگے ہم وہ نہین ہین
جو اپنے ہتیار غیر ونکے حوالے کرین اگر اوسکو منظور ہو تو ہم اوسکے پاس مسلح جاوینگے اور نہین تو ہم جدھر سے آئے ہین ادھر ہی
پھر جاتے ہین تب مرہف پاس یانس کے گیا اور کہا سبنے ہتیار حوالے کیے مگر تین آدمی نے ہتیار نہین کھولے پر وہ
کیا قدرت رکھتے ہین اور کیا کر سکتے ہین اونکے حال پر چھوڑ دیجیے جسطرح چاہین چلے آوین بالفرض اگر وہ آگ بھی ہونگے

تو بھی ہمکو کچھ کہ نہین پہونچا سکتے ہین پس چاہیے کہ تو جزع و ہراس کو او نپر ثابت ہونے نہ دے تا کہ او نکو طمع و حوصلہ ہو کلام
سنکر یانس نے کہا قسم ہے حق مسیح کی بے شبہہ تو سچ کہتا ہے کہدے او نسے کہ وہ سب ہتیار باندھے ہوئے آوین تا کہ اون
سب پر ثابت ہو کہ ہم او نسے کچھ خوف نہین کرتے ہین اور سوا اسکے اس صورت مین او نکے دلونمین ہمسے وحشت بھی
نرہیگی غرض کہ مرسف گیا اور غلامونکو حاکم نے کیا کہ جس جس کا ہتیار لیا گیا ہے واپس کر دو پھر او نکو ہتیار دیکر ہمراہ لے چلا
جب وسط قلعہ مین پہونچے تو یکایک یانس سے ملاقات ہوئی کہ وہ وہان منتظر کھڑا تھا پھر جسوقت اوسکی آنکھین صحابہؓ سے
دوچار ہوئین تو اوسکے دلمین رعب چھا گیا اور ہیبت سما گئی اسوجہ سے کہ جو کوئی خدا سے خوف رکھتا ہے اوس سے ہر شئے
ڈرتی ہے چنانچہ یانس تھرانے لگا اور گرا پڑتا تھا و حال انکا اوسنے پہلے سے اپنے خواص اصحاب کو فہمائش اس بات کی کر دی تھی
کہ جب مجکو دیکھو مین او نسے قریب ہوا ہون اور او نسے مصافحہ کرتا ہون تو یکبارگی تم او نکو گرفتار کر لیجیو پھر جب خالدؓ نے اون لوگوں
بشت کیطرف نگاہ کی تو او نکے مافی الضمیر کو متفرس دریافت کر کے یانس سے خطاب کیا کہ اے بطریق بر جائے خود باش
تو نہین جانتا ہم وہ قوم ہین کہ ہم مکر و کید نہین کرتے ہین و ہر آئنہ ہمنے بہت سے ملوک کو مقہور و ہلاک کیا اور او نکے بلاد لے لیے
یہ کہکے اپنی تلوار ہلانے اور چمکانے لگا اور یانس کو خوف مین لایا اور اوسکو دہشت مین ڈالا یہانتک کہ یانس کے خیال مین یہ سمایا
کہ جتنے لوگ قلعہ مین تھے سب او نھین مین سے اوسکو نظر آنے لگے آخر خالدؓ آگے بڑہا اور یانس کی رگ گردن پر ایسی ضربت شمشیر
لگائی کہ اوسکے سینے تک اوتر گئی اور دیگر صحابہ نے یکبارگی اہل قلعہ پر ہجوم و یورش کر کے تلوارین مارنے لگے او کشتو نکے پشتے
کر دیے اور حال یہ تھا کہ دیہات ہتاج سے باشندگان فسطاس و فرساط کو واسطے قتال مسلمین کے یانس نے جمع کر رکھا تھا
نام مقام — نام مقام
چنانچہ جسوقت یانس کو خالدؓ نے قتل کیا اور اہل فسطاس و فرساط نے جب کی استقامت و ثابت قدمی قتال اہل قلعہ پر اس
شدومد سے دیکھی تو وہ لوگ آپسمین کہنے لگے تم خوب جانتے ہو کہ اہل عرب اپنے اصحاب و ہمراہیون سے غافل و بے پروا
نہین رہتے ہین بلکہ او نکے معاون و مددگار رہتے ہین و بتحقیق کہ او نھون نے ہر گاہ بلاد آمد و دیگر بلاد کو فتح کر لیا ہے تو شہر ہتاج
وغیرہ کب او نکو مانع ہو سکتے ہین پس چاہیے کہ ہم لوگ اپنے لیے مسلمین کے نزدیک رسوخ اختیار کرین اور اونکے ہمراہ ہو کر
اہل قلعہ سے لڑین چنانچہ ایسا ہی کیا کہ او نھون نے بھی تلوارین میان سے لین اور مسلمین کے ساتھ ہو کر قلعہ والونکو قتل کرنا
شروع کیا اور ادہر لشکر اسلام مین جو بیرون قلعہ گوش بر آواز تھے سو جسوقت عیاضؓ بن غنم نے اندرون قلعہ سے شور
غوغا سنا تو کہنے لگے ہم آگاہ ہوے مسلمانو کہ ہر آئنہ یانس نے ساتھ خالد اور اوسکے ہمراہیونکے غدر و عہد شکنی کی لہذا
مجاہدین لازم ہے کہ اپنے تئین او نتک بہت جلد پہونچاؤ یہ سنتے ہی ابو الہول مع چار سو اپنے اصحاب کے فوراً نکل پڑا
اور وہ سب پیدل تھے چنانچہ یہ سب پہاڑی پر چڑھ کر قلعہ کیطرف اوتر پڑے پھر جو جو اہل قلعہ بہ اسے بھاگے جاتے تھے
او نکو تہ تیغ کیا یہانتک کہ او نمین سے کوئی بھاگ نہ سکا اور ہنوز ابو الہول اور اصحاب اوسکے داخل قلعہ نہوئے تھے کہ خالدؓ
نے قلعہ فتح کر لیا تھا اور اوسپر تسلط بخوبی کر چکا تھا اوسکے بعد ازان عیاضؓ اور سائر مسلمین قلعہ مین در آئے اور جو کچھ اوس

قلعہ مین تھا سب پر قبضہ کیا اور عیاض نے سالم بیٹے [illegible] کو اوس قلعہ پر والی و حاکم کیا اور وہان سے بڑھ
سروج میں تعنات کیے اور اہل فسطاس و قرس [illegible] کے ایک [illegible] تھا اس باب مین کہ وہ
لوگ کبھی کسی عورت سے زناکاری نہ کرینگے اس بات پر [illegible] خالد [illegible] و معاذ و شرحبیل و [illegible] بن
ابی بکرؓ و فرزند عمرؓ اور عیاضؓ نے [illegible] رکھا گیا جبکہ [illegible] گرفتار کر لیا تھا [illegible] عیاضؓ نے
طلب [illegible] کوچ کیا تا آنکہ [illegible] اور [illegible] تغلب و [illegible]
و حذیفہ [illegible] نے پیشیروی کرکے [illegible] عیاضؓ [illegible] حاضر ہوئے سو عیاضؓ نے اونکو امان دی اور اونپر جزیہ
مقرر کر لیا اور اون سبھونکو اونکے شہرونکو رخصت کر [illegible] عیاضؓ کی [illegible] اور اونکے
حسن سیرت اور طیب عدالت پر شکرگزاری کی اور واسطے عیاضؓ اور مسلمین کے سامان ضیافت دیا گیا اور عیاضؓ نے دامن
کوہ مین بطرف میدان خیمہ گاہ کیا اور دس روز وہان مقام رکھا بعد ازان سائر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
جمع کرکے اون سے مشورہ طلب کیا اور کہا میرا ارادہ کوچ کا طرف دیار ربیعہ اور طرف بنی ضمرہ قوم کے ہے تو چاہیے کہ تم
لوگ رحمکم اللہ مجکو مشورہ دو کہ کس راستے پر اور کس رستے سے ہم اوسپر چلین تب ایک شخص نے معاہدین مین سے جو سبھونسے
زیادہ اون بلاد کا عارف تھا عرض کی کہ اے امیر اگر مجکو اجازت ہو تو مین عرض کرون عیاضؓ نے کہا جسکے پاس کوئی
راے اور تدبیر ہو چاہیے کہ وہ بیان کرے تب اوسنے عرض کی آپ خوب یقین کیجیے کہ اگر آپ ابھی قصد دیار ربیعہ کا کرینگے
تو آپکو وہان ایک زمانہ طویل گذریگا لہذا بالفعل بہتر یہ ہے کہ یہانسے قریب ایک قلعہ بلند و محکم واقع ہے اوسکا نام
حصن لغوب ہے اور نام والی قلعہ کا بطالقون بن کنعان بن عبدیوس ہے اور وہ صاحب جیش عرمرم یعنے خداوند لشکر
اعظم ہے اوسپر عزم کیجیے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ

ذکر فتح حصن لغوب

بعد ازان اوس شخص نے کہا اے امیر جاننا چاہیے کہ بہت سی گڑھیان اور اکثر قلعے بطالقون کے تحت حکومت اور
زیر دست ہین اور بارہا وہ یہانسے سوار ہوکر بطمع تاراج باشندگان ان شہرونکے جاتا ہے اور غارتگری کرتا ہے لہذا
راے یہ ہے کہ اگر آپ اوسپر لشکرکشی کیجیے تو امید ہے کہ حقتعالی آپکی فتح کرے کیونکہ اگر آپ اس قلعہ کو فتح کر لیوینگے تو
جہان کہین کا آپ ارادہ کرینگے وہان جا سکینگے و نیز موجب خوشدلی و طمانینت قلبی اوس شخص کی ہوگی جسکو آپ
اپنے اصحاب مین سے اپنی طرف سے یہانکا خلیفہ مقرر کر جاوینگے یہ سنکے عیاضؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو
کچھ اس شخص نے کلام کیا تمنے سنا ہمین تمہاری کیا راے ہے تب خالد نے کہا کہ کلام اس شخص کا حق اور نطق اسکا
صدق ہے آپ عزم کیجیے اور حق تعالی پر تکیہ و توکل کیجیے بعد ازان وہ لوگ عیاضؓ کے پاس سے اپنے اپنے

مقاموں پر آئے اور تمام شب اس فکر میں رہے کہ کس شخص کو طرف اس قلعے کے بھیجنا چاہیے تو ہر ایک نے بالاتفاق یوقنا کو
اختیار کیا اور یوقنا کو پاس عیاض رض کے بلوایا تب عیاض رض نے یوقنا سے کہا اے عبداللہ تمام جمیع اصحاب کی رائے نے
تجھپر اتفاق کیا ہے کہ تو ہی اس قلعے میں جا اس امر میں تیری کیا رائے ہے یوقنا نے کہا قشعال امیر کے امور کی اصلاح
کرنے میں سنا ہے کہ یہ قلعہ سخت و دشوار گذار ہے اور جب وہاں میں پہونچوں تو احتمال طول امر ہے مبادا کہ یہ وقت فوت
ہو جاوے اور معلوم نہیں کہ انجام اسکا کیا ہو ولیکن میں بہر حال اپنی جان خدا و رسول کے واسطے نثار کرتا ہوں چنانچہ میں
اپنے برادران عمزاد سے ایک سو مرد کو لیجا کر کسی گوشے میں فلاحین کے بطور کمین اوتار دیتا ہوں اور اپنی عورتوں اور اولاد کو
مقام بقر میں چھوڑتا ہوں اور میں باشندگان فلاحین میں جا ملتا ہوں اس تدبیر سے اگر شمول اون باشندوں کے اوس قلعے
میں میرا گذر ہو گیا تو انشاء اللہ تعالی تسخیر قلعہ کرتے ہیں عیاض رض نے کہا اے عبداللہ تیرا امر اور تیری حیلہ گری ساری زمانے میں
مشتہر ہے میں ڈرتا ہوں کہ تو اسطرح وہاں جاکر اپنے تئیں اور اپنے ہمراہیونکو مہلکے میں ڈالیگا کہ وہ تم سب کو گرفتار
کر لیوینگے اور حق تعالی نے فرمایا ہے لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ یعنے اپنے تئیں ازخود ہلاکت میں نہ ڈالو
تب یوقنا رض نے کہا پھر اگر یہ منظور نہیں ہے تو مجھکو اذن دیجیے کہ انکے بلاد پر بطریق تاخت و تاراج کے جاؤں عیاض رض نے
کہا ہاں اجازت ہے اوسوقت یوقنا رض اپنے ہمراہیونکو ساتھ لیکر نکلا اور وہ سب ہزار مرد اوسکی قوم سے تھے اور اون [illegible]
شہرہاے آرزن و تمرد و سعرد و پاسا و حیزان و معدن پر عزم بالجزم کیا واقدی رح نے کہا ناگاہ قضا و قدر
الہی سے ایسا ہوا کہ مالک شہرہاے سعرد و حیزان و معدن و تمہر و طراجر و سلوا اس کو جسکا نام حرسلوا تھا ساتھ
بطالقون کے عناد تھی اور درمیان ان دونوں کے جنگ رہا کرتی تھی اور ایک دوسرے کے درپے تخریب ہوتا تھا
پھر جب خبر آمد صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتشر ہوئی اور یہ سب صحابہ میافارقین میں تھے اوسوقت باشندگان
بلاد مذکورہ کے صاحب سعرد کو مشورہ محاربہ دینے لگے مگر اوسنے اپنے میں طاقت محاربہ ساتھ عرب کے نپائی
تو اوسنے ہدایاے نفیسہ ہمراہ لیکر خود پاس بطالقون کے چلا تا اوس سے بعد مصالحہ فیمابین کے صلاح و مشورت
کرے کہ قتال مسلمین پر یکدست و یکدل ہو جاویں چنانچہ اوس عرصے میں کہ وہ ہدایا اپنے ہمراہ لیے ہوئے جاتا تھا ایک
قریہ میں جسکا نام آرغبر تھا جا اوترا اور گھوڑونکو واسطے رفع ماندگی اور چرنے کے چھوڑ دیا اور اس انتظار میں روانگی پر
آمادہ بیٹھا تھا اتفاقا اوسی حوالی میں یوقنا بھی گھات و تاک میں لگے تھے کہ ناگاہ اونھوں نے اوس قریہ کو گھیر لیا اور
جو لوگ وہیں موجود تھے اونکو گرفتار کر لیا چنانچہ بشمول اون لوگونکے وہ بطریق یعنے حرسلوا والی سعرد بھی مع ہمراہیان
اپنے اسیر ہو گیا پس وہ شب تو دار و گیر میں گذری جب صبح ہوئی اور قیدی پیش کیے گئے تو یوقنا نے اونسے خطاب کیا کہ
دیکھو حق تعالی نے کیسا مجھکو تمپر منصور و مظفر کیا اور آگاہ ہو کہ میں بھی ملوک روم سے ہوں کہ مالک بلاد تھا اور لشکر کشی
اور فرمان روائی کرتا تھا اور صلیب پرستی بھی کی اور قربانگاہ سے تقرب رکھتا تھا پھر جب حق تعالی نے اس قوم کو یہاں بھیجا

تو مینے انکے حالات کی پرورش و آزمایش کی اور انکے کامون پر نظر کی تو ہمکو یہ ثابت ہوا کہ حق بجانب انکے ہے تب مینے انکے
قول و فعل کی پیروی کی وحال آنکہ ہم ملک شام مین ایسی قدرت رکھتے تھے کہ سارے ملوک عجم بخصوص کسریٰ بن ہرمز اور سائر
ترک و دیلم ہمسے عاجز و ہراسان تھے اور تمام مزرعات روے زمین ہمارے لیے تھی اور ہم کچھہ پروا عرب کی نکرتے
تھے یہانتک کہ باینہمہ مکنت و قدرت کے جب عرب نے ہمپر خروج کیا تو اونکے رعب و صولت سے ذائقہ ہمارا
تلخ ہو گیا اور ساری شجاعت و جسارت ہماری جاتی رہی تا آنکہ وہ ہمارے تمام قلعون اور حصنونکے مالک ہو گئے اور
ہماری جمیع املاک پر قابض و متصرف ہوئے اور پروردگار نے اونکو ہمپر نصرت و فیروزمندی بخشی اسلیے کہ وحدانیت و توحید
خداوند مجید کا اشارہ انھین کیطرف کیا جاتا ہے یعنے خلق اللہ مین انھین لوگونکیطرف اشارہ ہے کہ یہی لوگ موحدین
خدا ہین پس الحاصل اگر تم لوگ بھی خداے واحد پر ایمان لاؤ تو دنیا و آخرت مین تمھارے لیے آسایش و فراغی حاصل ہو
اور مین تمکو مطلق امان کردون اور اگر تم انکار کروگے تو مین تمکو آخر تک یعنے تم سب کو قتل کرونگا یہ سنکے اون لوگون نے
کہا آج کے روز و شب ہمکو مہلت دو کہ ہم بجاے خود تامل و تدبر کرین تب یوقنا نے اون سبکو مہلت دی اور حرسلو بطریق
کے تئین تخلیہ مین بلاکر پوشیدہ اوس سے باتین کین اور اوس سے کہا تو اوس بات پر عمل کر جسکے سبب سے جہنم سے تیری
گلو خلاصی ہو اور اسلام قبول کر اور تو اپنے تئین مودی و آمادہ کر یہانتک کہ جو باتین ہمنے سنی ہین کہ وہ درمیان تیرے
اور صاحب اس قلعہ یعنے بطالقون کے واقع ہے تجکو اوسپر دسترس ہو جاوے تب اوس بطریق یعنے حرسلو نے کہا تم
سچ کہتے ہو مگر تمکو اس راز درپردہ کی کسنے خبر دی یوقنا نے کہا مجھے خدا و رسول نے اس امر پر مطلع کیا مگر تو یہ بیان کر کہ باعث عداوت
درمیان تیرے اور اوسکے کیا ہے حرسلو نے کہا سبب عداوت یہ ہے کہ بطالقون نے اپنے عقد تزویج کے لیے خواستگاری
میری دختر سے کی تھی اور میرے پاس ہدایا اور پیام بھیجا تھا مینے پھیر دیا اور انکار کیا تھا یہ وجہ میرے اور اوسکے عداوت
کی ہوئی ہے یہانتک کہ وہ میرے بلاد پر تاخت و تاراج لاتا ہے اور مین اوسکے شہرون پر غارتگری کرتا ہون اور
اب مین اوسکے پاس ہدیہ و نذر لیکر ملنے یا آشتی کرنے آتا کہ ہم اور وہ یکدست و یکدل ہوجاوین ناگاہ تم آپہونچے اور مجھے گرفتار کیا
یوقنا نے جواب دیا کہ جو امر جس مین اپنے لیے چاہتا ہون وہی تیرے حق مین بھی ارادہ رکھتا ہون اور مین تجھپر جبر و زبردستی
بھی نہین کرتا ہون کہ تو اپنا دین چھوڑ دے ولیکن تجھسے معاہدہ کر اس امر پر کہ تو ہمسے خلاف و انحراف نکرے اور
مین تجھے رہا کرتا ہون چاہیے کہ تو والی قلعہ کے پاس جاکر اوسکے سامنے انکساری اور فروتنی ظاہر کر اور اظہار اپنی ندامت
و پشیمانی کا کر کہ مین دربارہ تزویج اپنی دختر سے تمھارے پیام کو رد کر کے بہت شرمسار ہوا ہون آخر اب مینے
اوسکو اپنے ہمراہ لیا اور بزینت و آرائش تمام آراستہ کیا اور مال کثیر بطریق جہیز اوسکے ساتھہ کیا اس ارادے سے کہ
مین اوسکو تمھارے لیے پیشکش کرون پھر جب مین اوسکو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہانتک کہ جسوقت فلان قریہ مین
پہونچا تو یکایک قوم عرب برجستہ پھیر آپڑے اور تمام مال و اسباب ہمارا لوٹ لیا اور ہمارے آدمیونکو گرفتار کر لیا

اور مین اونسے اپنے تئین بچا کر تمھارے پاس بھاگ آیا ہون تا کہ تم میری دستگیری کرو اور میری دختر کو قید عرب سے چھوڑا دو
غرض کہ جب وہ یہ بیان سنیگا تو طمع اوسکو دامنگیر ہوگی اور شوق دلی کی کشش سے وہ ہماری طرف نکل پڑیگا اوسوقت امید ہے
کہ حق تعالیٰ ہمکو فیروزمند و فتحیاب کریگا پھر انشاء اللہ جب ہم اس قلعے پر متسلط و مالک ہونگے تو البتہ تو اپنے بلاد پر بدستور باقی رہیگا
اور امان واطمینان سے گذران کریگا اور تو خوب جان لے کہ فعل میرا وہی فعل عرب ہے جو کچھہ مین کرونگا اوسکو تمام عرب
پذیرا وامضا کرینگے اور برابر جاری رکھینگے چنانچہ جب اوس بطریق نے یہ کلام یوقنا کا سنا تو کہنے لگا مین یون ہی کرونگا لیکن
مین ڈرتا ہون کہ مسیح کا مجھپر غضب ہوگا اس بات سے کہ مین اپنے اہل دین پر غدر و خدع کرتا ہون یوقنا نے کہا کہ اگر تیرے
زعم مین یہ گناہ ہے تو یہ تیرا بار مین اپنے اوپر لیتا ہون یعنے تیرا گناہ میرے ذمے ہے تو مجھپر چھوڑدے کہ عیسیٰؑ بن مریمؑ
روز قیامت مجھسے اسکا مطالبہ و مواخذہ کرین بطریق نے کہا اگر ایسا ہے جیسا تم کہتے ہو تو مین اس کام کو کرتا ہون اور یہ
میرے نزدیک کوئی امر دشوار نہین ہے ولیکن مجکو یہ اندیشہ ہے کہ جو کچھہ تم کہتے ہو ہرگاہ مین اوسکو بجالایا اور شاید کہ وہ
اپنے قلعے سے نہ نکلا بلکہ اوسنے اپنے اصحاب مین سے کسی کو باجمعیت میری اعانت و نصرت کے لیے میرے ساتھہ کردیا تو
تمھارے دشمن سے تمکو کچھہ فائدہ حاصل نہوگا تب یوقنا نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیے حرسلوا بطریق نے کہا میری راے
مین اسکے سواے دوسری صورت ہے یوقنا نے پوچھا وہ کیا ہے اوسنے کہا تم اپنے اصحاب کو یہان سوا ہمراہ لیکر
چلو اور مین بھی تمھارے ہمرکاب ہون اور صبح نہونے پاوے کہ قلعہ تک جا پہونچین پھر جب وہ مشرف و زیر نظر
ہوجاوے تو میرا گھوڑا اور میرا ہتیار مجکو دو کہ مین گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا بہت جلد وہان جا پہونچون اور جسوقت
یطالقون کو ہمراہ اوسکے ارباب دولت کے دیکھون اور میری اوسکی چار آنکھین ہون تو مین اپنے سر پر خاک ڈالکر
شور و فریاد کرون کہ اے ملک عربون نے میرے اصحاب اور میرے غلامونکو پکڑلیا اور جو کچھہ آپکے لیے ہدیہ و تدرو
میرے ہمراہ تھا لوٹ لیا پھر جب وہ کہیگا کہ عرب کہان ہین تو مین کہونگا کہ قلعہ سے ایک فرسخ پر نازل ہین پھر
جسوقت وہ یہ بات سنیگا تو ممکن نہین کہ وہ میری نصرت سے تاخیر کرے اور سواے اسکے اوسکو کچھہ چارہ نہوگا کہ فوراً تمھاری
طرف عزم کرے اور حال یہ ہے کہ اکثر لشکر اوسکا متفرق ہے کہ جابجا اونکو قلعون پر تعنات کردیا ہے اور اوسکے پاس ہزار
سوار یا کچھہ کم ہونگے پھر جبکہ یوقنا نے یہ کلام حرسلوا کا سُنا تو اوسکی باتون پر یقین اور وثوق ہوا اور اپنے پاس سے اسیرونکو
پاس عیاض رضہ بن غنم کے بھیجدیا چنانچہ وہ اسیر جب عیاضؓ کے پاس پہونچے تو اون قیدیون سے فرمایا ہم تمکو رہا کرتے ہین
اس شرط پر کہ تم لوگ اپنے مین جاکر ہمارے احسانات بیان کرو اونھون نے کہا ہان البتہ ہم آپکا ذکر خیر مشتہر کرینگے اور کیونکر
نکرینگے کہ آپ ہماری جان بخشی اور رہائی کرتے ہین تب عیاضؓ نے اون بندیونکو چھوڑدیا جب وہ لوگ ہر طرف منتشر ہوے
اور باشندگان بلاد نے حسن سیرت و طیب عدالت امیر اسلام کی سُنی تو اطاعت و فرمان برداری مین سب حاضر ہوئے
اور ادہر یوقنا اوسی رات کو اپنی جمعیت لیکر طرف قلعہ یطالقون کے روانہ ہوئے ہنوز سپیدۂ فجر نمودار نہوا تھا کہ سلمنے

قلعے کے جا پہونچے اوسوقت یوقنا نے حرسلو ابطریق کو رخصت کیا اور اوس سے عہد واثق لیا اور اوسکا گھوڑا اور سلاح دیدیا
اور وہ اونکے پاس سے یون چلا جیسے کوئی اپنے تئین کسی سے چھوڑا کر بھاگتا ہے اور وہ چند قدم جانب قلعہ گیا تھا کہ اوسنے
ملک بطالقون کو سامنے طرف قلعہ سعرج کے جاتے دیکھا اور اوسکے ساتھ ہزار سوار اور ہزار پیادے تھے اور اوسوقت
سبب اوسکے خروج کا یہ ہوا تھا کہ کچھ لوگ اوسکے اصحاب مین سے جو کنیسہ قدیم مین رہتے تھے اونھون نے آکر جو کچھ ہمراہیان
یوقنا کے ہاتھ سے اذیت پائی تھی وہ بطریق بطالقون سے بطریق استغاثہ بیان کیا تھا پس یہ اسی ارادے سے چلا تھا
کہ اون مستغیثونکو دست یوقنا سے نجات دے تا آنکہ اوسی ہنگام مین جسوقت بطریق حرسلو ارو بروی بطالقون کے پہونچا
تو بیدل ہو کر باالحاح وزاری پیش آیا اور حال اپنا بیان کر کے اوسکو نرم دل کیا اوسنے پوچھا آخر تو نے کیونکر مخلصی پائی اوسنے
کہا مین اپنے ہاتھ بندھے ہوئے چھوڑا کر اس گھوڑے پر سوار ہو بھاگا پھر جب اونھون نے مجھے بھاگتے دیکھا تو وہ بھی اپنے
گھوڑون پر سوار ہوے اور میرا تعاقب کیا اور میرے پیچھے لگے ہوئے یہین قریب آگئے ہین جب بطالقون نے یہ احوال سنا
تو اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہو چنانچہ اوسیوقت بطلب یوقنا روانہ ہوا اور کہنے لگا یہ وہی شخص ہے جسکا ارادہ کر کے
مین چلا تھا سو خدا نے خود اوسیکو ہم تک پہونچا دیا تو چاہیے کہ اوسپر یورش کرو اور کوئی اونمین سے بچنے نپاوے
یہانتک کہ اونکو نیزون سے چھید لو اور یوقنا نے بحلم و تحمل تمام تامل کیا اور ہر طرف سے شور مچا اور رنج و بلا نے ہاتھ
پھیلایا اوسوقت یوقنا اور اوسکے اصحاب خداوند عزوجل سے طلب اعانت و امداد کرتے تھے چنانچہ اوسوقت کہ یہ لوگ قریب بہ ہلاکت تھے ناگاہ ایک
جانب بلندی سے کنوٹیان گھوڑونکی دور سے نظر آنے لگین اور گویا کہ وہ بطریق تساقط ٹوٹے پڑتے ہین آخر جب وہ قریب ہوئے
اور یوقنا نے اونکو بنظر غور دیکھا تو اتفاقاً وہ سب اصحاب رسول خدا تھے صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سب تین ہزار سوار تھے اور افسر اونکا
خالد بن الولید تھا اور باعث اوس لشکر کے آنے کا یہ ہوا کہ جب یوقنا اپنے بنی اعمام کو ہمراہ لیکر عیاض سے رخصت ہو کر بقصد قلعہ لعوب
روانہ ہوا تھا تو عیاض نے اوسکے حق مین اندیشہ کر کے لشکر سوارونکا بسرکردگی خالد کے روانہ کر دیا تھا چنانچہ خالد کو جسوقت
اوس نواحی مین احوال قتال یوقنا معلوم ہوا تو گھوڑونکی باگین چھوڑ دین اور بگٹٹ آپہونچے اور پکار کر کہا ای اہل ایمان اے
حاملان قرآن گھیر لو ان صلیب پرستونکو اور ذکر اللہ مین اپنی آوازونکو بلند کرو راوی نے کہا جب یوقنا نے یہ دیکھا کہ نصرت خدا
آپہونچی تو شان اپنی عظیم سمجھکر صاحب قلعہ سے مقابل ہوئے اور اوسکی شان عظمت سے اوسکو پہچانا اور اوس سے تیغ زنی و نیزہ بازی
ہونے لگی آخر یوقنا نے نیزہ مار کر زمین پر اوسکو گرا دیا اور خالد نے اور اوسکے اصحاب نے لشکر بطالقون کے ساتھ وہ کام کیے جو آگ لکڑی سے
کرتی ہے آخر جب یوقنا نے صاحب قلعہ یعنے بطالقون کو قتل کیا تو اوسکا سر کاٹکر نیزے پر بلند کیا اور اوسکے لشکر سے پکار کر کہا کہ تم کسکے
لیے قتال کرتے ہو ہمنے تو تمہارے صاحب و مالک کو قتل کر ڈالا پھر جب اونھون نے سر بطالقون بالاے سنان دیکھا تو منھ
موڑا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے اونمین سے اکثر کھپ گئے اور باقی پہاڑ پر چڑھ گئے اور اون قلعون مین جو بطالقون سے متعلق
تھے غل پڑ گیا کہ بطالقون مارا گیا آخر وہانکے لوگ نکل بھاگے واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ بطالقون کی ایک زوجہ بڑی عاقل و

زیرک اور پیند فکر و تدبیر تھی جب اوسنے اپنے شوہر کا حال ایسا کچھ دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قلعہ وہاں بعد اکثر مارے گئے اور باقی منتشر و متفرق ہو گئے تو اوسکو یقین ہو گیا کہ اب اوسکے ملک کو زوال آیا اور اوسکا خانہ خراب اور خانمان تباہ ہو گیا تب اوسنے اپنے ارکان دولت کے اکابر و مشائخ کو طلب کیا اور کہنے لگی اے گروہ آگاہ ہو کہ ہر آئینہ صاحب تمھارا مارا گیا اور جمعیت اوسکے ہمراہ تھی پریشان ہو گئی اور عربونکے ہاتھونسے تمپر ایسی واردات گذرین اور ملوک دین نصرانیہ پر کیسی کیسی مصیبتین پڑین اور دیکھو وہ لوگ کسطرح مالک ملک شام ہو گئے اور سرزمین ربیعہ اور دیار بکر اور بلاد مصر پر کیونکر متسلط ہو گئے صالح امیر اونسے قریب ہین شریعت اونکی جاری ہے اور ذکر اونکا ہر جا ساری ہے اکثر ملوک و بطارقہ اونکے دین مین داخل ہو گئے اور وہ لوگ جس قلعہ پر جاتے ہین فتح کرتے ہین اور جس لشکر سے مقابل ہوتے ہین اوسکو شکست فاحش دیتے ہین یہانتک کہ وہ تمھاری سرزمین مین وارد ہوئے اور تمھارے گھرونمین نازل ہو گئے اب تم اپنی رائے رشید سے کیا مشورہ دیتے ہو اون لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو کچھ آپ نے کلام کیا ہم خوب جانتے ہین مگر یہ امر آپکے امر پر موقوف اور آپ کی رائے عالی سے متعلق ہے ملکہ نے کہا صواب دید یہ ہے کہ تم سب اپنا خون بچاؤ اور اپنے خانمان اور اپنے مال و متاع کی حفاظت کرو اور جسطرح اہل بلاد نے معاملہ کیا ہے وہی تم بھی کرو کہ اگر اونسے مصالحہ کر لوگے تو جان و مال و ننگ و ناموس سے امین و مطمئن رہوگے اور اونکے سایہ پناہ مین زندگانی بخوشی بسر کروگے یہ سنکے اون لوگون نے جواب دیا کہ تجویز آپکی عین صواب ہے ملکہ نے کہا پھر تم مین سے کچھ لوگ ان عربونکے پاس جاوین اور ہمارے لیے اونسے التماس صلح کرین راوی کہتا ہے پھر بعد مشورے کے وہ سب ملکہ پاس سے رخصت ہوئے پھر اونمین سے تیس آدمی جو بڑے اخیار و ابرار قوم تھے نہر قلعہ سے عبور کرکے جانب لشکر خالدؓ روانہ ہوئے جسدم خالدؓ اور جملہ مسلمانون نے اونکو اپنی طرف آتے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ سب ساکنان قلعہ ہین تو مسلمانون نے اونکا استقبال کیا اور اونپر سلام کیا اور اونکو مرحبا کہا اور اونکے ہمراہ ہو کر خیمہ خالد پر لیگئے اوسوقت خالد فرش خاک پر یعنے زمین بے فرش پر بیٹھے تھے اور خواص اصحاب اونکے گرد تھے اور وہ سب ہمہ تن بحضور دل و جان ذکر اللہ مین مشغول تھے اور اونکے پاس نہ کوئی پردہ دار تھا نہ کوئی دربان چنانچہ ان لوگون نے جا کر خالدؓ اور اصحاب خالدؓ پر سلام کیا تب خالدؓ نے اپنی جماعت سے خطاب کیا کہ جواب سلام بمزید تحیت مؤدی کرو اور یہ آیت پڑھی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْہَا اَوْ رُدُّوْہَا یعنے جب کوئی تمھارے تئین کوئی ہدیہ سلام و دعا اور کوئی عطیہ نیل و عطا سے پیشکش کرے تو تم بہتر اوس سے پیش کرو مثلاً جواب سلام علیکم کا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہو یا مثل اوسکے ادا کرو مثلاً سلام علیکم کا جواب وعلیکم السلام دو پس اوس قوم مین جو اکابر تھے اور اونکے دین کے علما تھے وہ آگے بڑھ کر کہنے لگے تم مین کون امیر ہے جس سے ہم کچھ خطاب و کلام کرین اون مسلمانون نے جواب دیا کہ ہم مین نہ تو کوئی امیر ہے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ اپنے برادر ایمانی کو بچشم حقارت دیکھے کیونکہ اسلام نے ہم سب کو برابر و یکسان کر لیا اور دین نے ہمارے وضیع و شریف کو ایکجا جمع کر دیا ہم سب عباد اللہ ہین پھر جب اوس قوم نے یہ باتین سنین تو وہ سب کہنے لگے کہ واللہ تم لوگونکو حق تعالی نے ہمپر نصرت نہین دی مگر اسلیے کہ تم اپنے نبی کی اتباع و پیروی مین صادق ہو اور قول تمھارا اپنے دین مین بحق ناطق ہے درینصورت ہم تمسے

یہ درخواست کرتے ہین کہ تم اپنے ایک قول پر رہا ابھی تحمل و قرار دیدیا اور طغرہ پر تمنے سا ئرا اہالی بلاد کا معاملہ کیا ہے ہمکو بھی اوسمین شریک کرو تب خالد رضی نے کہا آخر تم لوگ ہمارے لیے کسقدر بدل مال کروگے یعنے کتنا جزیہ و محصول دوگے اونھون نے کہا جسقدر تم ارادہ رکھتے ہو ہم قبول کرینگے مسلمانون نے کہا ہم نہین چاہتے ہین مگر اوسیقدر جسپر مردم منبجی شہر والے راضی ہون تاکہ وہ خوشدل رہین اور حال یہ ہے کہ جو شخص رحم نہین کھتا ہے اوسپر بھی کوئی رحم نہین کرتا ہے و تحقیق کہ ہمنے اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ شقی کے قلب سے رحمت نکال لیجاتی ہے **راوی** نے کہا پھر جسوقت اوس قوم نے یہ کلمات سُنے تو چہرے اونکے فرط شادمانی سے روشن ہوگئے اور کہنے لگے تحقیق کہ حق تعالیٰ نے تمکو بسبب حق کے نصرت دی ہے (یعنے تمکو نصرت دینی حق ہے کیونکہ تم مستحق نصرت ہو) اور ہم تمھارے دین مین سوا اسے حق کے اور کچھ نہین دیکھتے ہین بالآخر وہ سب کے سب اسلام لائے اور اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور اون سب کو اونکے کنیسون مین جا بجا مجتمع کیکے جو جو حسن سیرت و مکارم اخلاق اصحاب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور جو کچھ امنکے کلمات طیبات سے سنا تھا بیان کیا یہ سنکر اہل شہر نے جواب دیا ہم ایسے نہین ہین کہ تمسے بذات خود کنارہ کشی کرین اور تمھارے کہنے سے باہر ہون کیونکہ تم اہل دانش و دین ہو پس لابد ہے کہ جس امر مین تم اپنے لیے راضی ہو اوسی مین ہماری بھی رضا ہے چنانچہ اکثر وہ اسلام لائے مگر بعضے اونمین محروم ہے و آثا ملکہ نے جسوقت یہ باتین سنین تو دل اوسکا کشادہ و شادمان ہوا اور سامان ضیافت و ہدایا پاس خالد کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ اپنی جانب سے نہر اوترکر ہمارے قلعے مین آؤ پھر اونکے لیے نہر پر پل بندھوا دیا کہ خالد رضی نے مع اپنے ہمراہیونکے اوس پل سے عبور کیکے تبعیدین آاو ترے اور وس جا پر ملکہ اپنے محل سے مشرف و نگران تھی اور اونکی طرف نظر رکھتی تھی آخر اوسنے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ قوم محض تارک دنیا و طالب آخرت ہین رضی اللہ عنہم اور اوسپر خوب ثابت ہوا کہ یہ لوگ غارتگر و ظالم نہین ہین اور یہ لوگ سفیہ و بے عقل نہین ہین اور انمین کوئی مخالف اپنے برادر ایمانی کا نہین ہے اور یہ سب مشتغل بذکر او مستقل بصبر ہین بالآخر جب ملکہ انکے محاسن عبادت خوب دیکھ چکی تو اپنے قصر سے اوترکر ان لوگونکے پاس آئی اور مشرف باسلام ہوئی اوسوقت خالد رضی نے کہا حق تعالیٰ تیرے اسلام کو تجھسے قبول کرے اور تجھسے راضی ہو اب تو اپنے قلعے مین جا اور اپنے محل مین آباد ہو تجھپر کسی کے لیے سبیل و دست برد نہین ہے و بعد ازان نظر یوقنا کی ملکہ پر پڑی اور وہ اونکے تئین بہت خوش آئی اور زوجیت اوسکی منظور ہوئی تو خالد کو برائے مشورت ملکہ کے پاس بھیجا اوسنے قبول کیا تب خالد رضی نے اس بات کو عیاض بن غنم کے پاس کہلا بھیجا اور اونسے استشارہ و استجازہ کیا اونھون نے جواب بھیجا کہ عقد نکاح یوقنا کا ملکہ سے کردو اور جتنے بلاد اوس قلعے سے متعلق ہین جمیع بلاد و جو مکان ملکہ کو منظور ہو وہان اقامت کرے

ذکر فتح طنزہ و ہمہرہ و سعرد

راوی نے کہا کہ بعد ازان خالد رضی نے عزم جانب سعرد و ہمہرہ کے کیا تو وہان یکایک اہالی قلعہ طنزہ پاس خالد رضی کے حاضر آئے اور صلح کی درخواست کی بطوریکہ مطیع اسلام رہین تب خالد رضی نے جواب دیا کہ جو کوئی تم مین سے اسلام لاویگا

تو اسلام اوسکا ہم قبول کرینگے ورنہ صورت جو ہمارے لیے حلال ہے اوسکے لیے بھی حلال ہوگا اور جو کچھہ ہمپر حرام ہے اوسپر بھی حرام ہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر باقی رہیگا تو سال آیندہ تک اوسپر جزیہ یعنے محصول مقرر ہوگا چنانچہ اہل شکم کو اہل طرف نے قبول کیا پھر اونکے لیے ایک عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان طرف بھرو سعود و معدن وارزن کے کوچ ہوا بالآخر وہان والون سے بھی صلح قرار پائی اور وہ سب بھی اوسی حکم پر راضی ہوئے کہ جو چاہے اسلام لاوے تو حال اوسکا حال اہل اسلام سے ہے اور جو چاہے اپنے دین پر رہے تو اوسپر جزیہ ہے و بعد ازان جبکہ ایام عدۃ ملکہ قلعہ کے تمام ہوئے جو زوجہ ملک بطالقون کی تھی اور نام اوسکا جانوسہ تھا اوسوقت یوقنا نے اوس سے عقد تزویج کیا و بعد ازان خالد نے وہانسے کوچ کرکے بمقام سوقاریا عیاض بن غنم سے ملاقات کی اور سوقاریا شہر جالوت کا تھا پھر جب خالدؓ مع اصحاب عیاض سے جا ملے اور فیمابین مسلمین کے طرفین سے سلام و کلام بشوق تمام مؤدی ہوئے تو وہان پانچ شبانہ روز مقام کرکے عزم طرف بدلیس و اخلاط کے کیا ناگاہ یہ خبر پہونچی کہ طاریون ملکہ زادی زوجہ یرغون کی وہ یرغون جسنے فتح کفر توتا کیا تھا اور اس ملکہ کا احوال مذکور ہو چکا ہے سو وہ اپنے باپ پاس بھاگ گئی اور اپنے دین نصرانیت پر پھر گئی پس یہ بات مسلمین پر بہت شاق ہوئی واقدی رح نے کہا مجھسے روایت بیان کی محمد بن یونس نے اوسنے کہا مجھسے روایت کی ہے اسمعیل نے قیس سے اونھون نے کہا بتحقیق کہ طاریون نے ہرگز نصرانیت اختیار نہین کی اور نہ دین اسلام سے منحرف ہوئی بلکہ وہ اپنے باپ پاس جو چلی گئی تو محض اسلیے تا اوسپر کوئی حیلہ تدبر کرے اور بلد و قلعہ اپنے باپ کا مسلمانونکو دلوا دیوے ہو واسطے اوسنے یہ ارادہ کیا کہ جسطرح یرغون اوسکے شوہر نے کفر توتا مین کیا تھا اوسیطرح وہ خود بھی اپنے باپ کے قلعے سے کرے اور اس باب مین رائے اوسکی اور رائے اوسکی شوہر کی متفق ہوئی مگر یرغون نے کہا مین تیرے ہمراہ نجاؤنگا کیونکہ البتہ مجکو تیرے باپ سے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے گرفتار کریگا طاریون نے کہا اگر ایسا اندیشہ ہے تو اپنی جاپر تو استقامت رکھہ بعد ازان طاریون نے ساز و رخت حرب مردانہ وار اپنے تن پر آراستہ کرکے آمادہ روانگی و چلنے پر تیار ہوئی اور اوسوقت اپنے غلمان و خدام کو مجلس اپنے خلوت مین طلب کرکے اونسے کہنی لگی تم آگاہ ہو کہ مینے ایک امر پر عزم کیا ہے چاہتی ہون کہ اوسکو بجا لاؤن اور اوس بات کو تمسے بھی ظاہر کرون اون لوگون نے جواب دیا اے ملکہ غلامونکو سوائے اطاعت آقا کے کوئی عذر نہین ہے ہم تیرے امر کی پیروی کرینگے تب طاریون نے اونسے بیان کیا کہ یقین کرو بیشبہ میرے تئین اقامت درمیان ان عربونکے بہت ناگوار ہے اور مجکو اشتیاق اپنے وطن کا بھی بہت ہے چنانچہ مینے تجویز کیا ہے کہ از روے حیلے کے تمکو ہمراہ لیکر پہاڑ کیطرف شکار کو نکلون پھر جب رات ہو تو اپنے ملک کی راہ لون یہ کلام اوسکا سنکر وہ غلمان و خدام بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے اے ملکہ یہ رائے بہت خوب و مناسب ہے پھر طاریون نے کہا مگر مین تم مین سے کسی پر جبر و زبردستی نہین کرتی ہون بلکہ جس شخص کا دل چاہتا ہو کہ وہ یہان رہجاوے اور وہ اس دین پر مائل ہو تو وہ ٹھہر جاوے اوسکی نسبت کچھہ ملامت نہین ہے اور جو کوئی ارادہ وطن کا رکھتا ہو وہ میرے ساتھہ عزم کرے کہ بالضرور مین آج کی شب جانے والی ہون اور قسم ہے مجکو اس امر کی جو مینے ظاہر کیا ہے اگر مجھے خبر پہونچی کہ تم مین سے کسی نے یرغون میرے شوہر خواہ اور لوگون مین کسی سے میرا راز فاش کیا تو بالیقین مین اوسکی گردن ماروںگی غرض کہ جسکو میرے ہمراہ چلنا منظور ہو وہ میرے ساتھہ روانہ ہو چنانچہ اون لوگون نے اس امر کو قبول و منظور کیا پھر جب

شب تاریک ہوئی تو طاریون یہ غون اپنے شوہر سے رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اوسکے ہمراہ ایسے بارہ نفر نکلے تھے جو اسلام سے
ارادت رکھتے تھے اور طاریون کے اور بھی بارہ غلام کفر قوتا ایسے تھے جنکے دلونمین اعتقاد اسلام راسخ تھا اور وہ سب مسلمین سے
محبت رکھتے تھے بالآخر طاریون سنے پہاڑ کا رخ کیا اور جاتے جاتے اوس مقام تک پہونچی کہ قلعہ ارزن کو اپنے پس پشت چھوڑکر
شہر بدلیس پر مشرف ہوئی اوسوقت صاحب و مالک بدلیس اوسکی پیشوائی کو آیا اور اوسکے لیے مہمانی و ضیافت بھجوائی اور
طاریون اوسدن بقیہ روز وہین مقیم رہی

ذکر فتوح بدلیس و ارزن و مضافات

راوی نے کہا کہ باقتضاے قضا و قدر ایسے اسباب بہم پہونچے اور ایسا موقع ہوا کہ جب عیاض رضہ بن غنم سوقاریا پر نازل ہوے
اور خالد مع اپنے اصحاب کے اونکے شریک و لاحق ہوئے اور یوقنا بھی وہین آملے اوسوقت اہل اسلام اپنے احوال سلامت پر بہت
شادمان ہوئے اور یوقنا اور خالد نے اپنی اپنی سرگذشت اور فیروزمندی بیان کی اور عیاض رضہ سجدات شکر نعمت پروردگار بجالائی بعد ازان
عیاض رضہ نے یوقنا کو پاس والی بدلیس کے ایلچی بھیجا اور بدلیس و ارزن اور قف اور انظر وغیرہ یہ سب قلعے ایک بطریق کے تھے
جسکا نام سروند بن بولص تھا اور ملکہ طاریون بھی وہین اوتری تھی اور اوسوقت سروند ملکہ طاریون ہی کی پاس موجود تھا ناگاہ
جسوقت سروند کو خبر ورود آمد یوقنا کی معلوم ہوئی تو وہ اونکی پیشوائی کے لیے سوار ہوا اور اونکو اپنا مہمان کیا و بعد ازان طاریون
نے یوقنا کے ساتھہ تخلیہ کیا اور کہا اے میرے عم تم ہرگز یہ گمان نکرو کہ مین بھاگ آئی ہون اور روم کی طالب ہون بلکہ مینے ارادہ
کیا ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ کچھہ تو خیرخواہی رسول خدا و مسلمانونکی کرون اور مین چاہتی ہون کہ اپنے باپ کو بطریق حیلہ و غدر کے قتل کرکے
اوسکا قلعہ تسلیم اہل اسلام کرون ولیکن اے میرے عم تم مجکو مشورہ دو اور تدبیر بتاؤ کہ کس طور پر اس کام کو کرون اور تم خوب جانتے ہو
کہ یہ بلد بدلیس اور خلاط جیسے قلعہ قف و انظر واقع ہین اوس قسم کے مقامات مشکلہ ہین کہ جب عرب یہان ارادہ عبور کرینگے تو قادر
نہو سکینگے اس باب مین جو راے تمھاری ہو اور مجکو بڑا اندیشہ یہ ہے کہ جب مین اپنے باپ پاس پہونچونگی تو پھر مجکو قدرت واپسی
طرف اپنے شوہر اور بجانب اہل اسلام کے ممکن نہو گی یوقنا نے کہا تو خوب یقین کر کہ ہرگاہ تو اس نیت خالص سے عزم کرےگی
تو حق تعالی بالضرور تجھپر دروازے خیر و برکات کے کھولیگا پس تو اپنے اوسی ارادے پر روانہ ہو اور مین بھی لا محالہ رسالت امیر عیاض رضہ
کی لیکر تیرے باپ پاس آتا ہون اور عنقریب پیام پہونچاتا ہون اور مین صبح کو کوچ کرونگا پھر جسوقت وہان پہونچونگا تو جو کچھہ
مشیّت و تقدیر الہی ہوگی ویسی تدبیر عمل مین آویگی اور جس امر کا ہم ارادہ رکھتے ہین انشاء اللہ تو بھی اوس تک پہونچیگی بعد ازان
جو جو اوسکو کرنا چاہیے وہ سب اوسے تعلیم کردیا پھر طاریون نے یوقنا کو وداع کرکے اوسکے پاس سے اپنے فرودگاہ کو چلی اور
اپنے باپ کی نسبت کہنے لگی کہ یہ بے عقل مجھپر بڑی کد کریگا تا کہ جس امر پر میرا اعتقاد ثابت ہے اوس سے مجکو طرف دین مسیح کے
پھیرے کاش مجکو یہ اندیشہ نہوتا کہ اوسکے اصحاب اور صاحب اس قلعہ کا اوسکی اعانت مین ہمپر یورش کرینگے تو ضرور مین اوسکو

گرفتار کر لیتی بعد ازان وہ سوار ہوئی اور قطع مسافت مین شتاب روی کرتی تھی اور اثناے راہ سے اوسنے اپنے غلامان مین سے بعضونکو
اپنے باپ پاس روانہ کیا اور مژدہ اپنے آنے کا کہلا بھیجا پھر جسوقت وہ بشیر پیشگاہ ملک جا پہونچا اوسوقت اوسنے شہر کو آراستہ کرلیا
اور واسطے پیشوائی کے سوار ہوا اور امرا وندما کو اور اکابر و سار شہر کو ہمرکاب لیا اور قریب خیضریا کے پہونچکر طاریون سے ملاقات
ہوئی پھر جسوقت ملکہ نے اپنے باپ کو دیکھا تو سواری سے اوتر پڑی اور پاپیادہ باپ کی طرف دوڑی (نام مقام ۱۲) اور ملک بھی پیدل ہوا اور
سارے لشکری گھوڑونسے اوتر پڑے اور بحضور ملکہ تواضع سے سرنگون ہوئے اور ملک نے طاریون کو اپنے سینے سے لگا لیا اور استفسار
حال کیا کہ اے بیٹی تیرا امر کیونکر ہوا اور تعجب کیا واقعہ گذرا اوسنے کہا یرغون نے مجھکو پکڑ لیا تھا اور لشکر مسلمین کیطرف لیگیا اور وہ
مسلمان ہوا اور مجھکو بھی اوسکی اطاعت و پیروی سے بخوف مسلمانونکے کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ اب جو وہ لوگ داخل دیار علیہ ہوے
تو مین اونسے چھپکر آپ پاس بھاگ آئی ہون یہ سنکے ملک حیرت و افسوس سے انگشت بدہان ہوا و بعد ازان اوسکی سلامتی کی
تہنیت و مبارکباد دی پھر ملک و ملکہ سوار ہوکر شہر کو چلے اور تمام لشکر گرد و پیش جلو مین حاضر تھے تا آنکہ ملکہ دار الامارہ مین داخل
ہوئی اوسوقت تمام خدم و حشم و زنان ہمسایہ و ہمپایہ و غلمان و کنیزان ملک لشوق دیدار حاضر ہوئے اور بڑے ذوق و شوق
اور کمال جوش و خروش سے پیش آئے اور خوب سا روئے اور ملکہ بھی روئی اور سبھون نے علی قدر اپنی اپنی مقدرت کے نذرین
گذرانین اور صدقے اوتارے اور بیعہ مین نذر و نیازین چڑھائین و بعد ازان ملکہ مجلس خاص مین بحضور ملک سارا ماجرا اپنا اور
ذکر ملک شہر یاض کا اور کیفیت سلب قلعہ راس العین بیان کرنے لگی تب اوسکے باپ نے پوچھا اے میری بیٹی تو نے اونکے
دین مین اونکی کیا سیرت دیکھی اوسنے کہا اے ملک حال اوس قوم کا یہ ہے کہ وہ لوگ محض دین کے لیے لڑتے ہین اور دین ہی
کے طالب ہین اور عدالت کو دوست رکھتے ہین یہانتک کہ خلائق اونکی جانب رجوع کرتے ہین مگر یا ابتہ والله کوئی دین افضل
دین مسیح سے نہین ہے اور مینے نذر معین کی تھی کہ جب مین قوم عرب کے ہاتھ سے مخلصی پاونگی تو بیعہ یوحنا مین دو مہینے کامل
عبادت کرونگی اور رجب تک یہ دونون مہینے پورے ہونگے تو اس مدت مین نہ کسی قربان گاہ کے قریب جاونگی اور نہ (یعنی) شراب پیونگی
اور نہ گوشت خوک کھاونگی یعنے ترک لذات کرونگی اور نہ آب معمودیہ سے اغتسال کرونگی یعنے اوس مدت عبادت تک طریقہ
تنصر کو بھی ملتوی رکھونگی پھر جبکہ مین اونکے دین کے لوث سے طاہر و پاک ہو لونگی اوسوقت قربانگاہ کے قریب ہونگی اور صلیب و
صلبان کو مس کرونگی یہ بات سنکر اوسکا باپ خوش ہوا جب صبح ہوئی تو ملکہ طاریون بیعہ یوحنا مین گئی اور اوسکے اندر ایک گوشے
مین تخلیہ کرکے بیٹھ رہی اور فقرا و مساکین پر تصدق جاری کیا اور اپنا شعار دین اور طریقہ عبادت خوب ظاہر کیا اور یوقنا نے
جو اوس سے وعدہ اپنے آنے اور پیام عیاضؓ کا اوسکے باپ پاس پہونچانے کا کیا تھا تو وہ اوسکے انتظار مین اقامت پذیر
تھی واقدی رحمۃ نے کہا مجھسے روایت بیان کی ابو محمد نے اوسنے کہا مجھسے روایت کی ایک مرد ثقہ نے جسپر مجھکو وثوق ہے
اور اوسنے نقل کی ہے عبس بن ہبیرہ سے چنانچہ قیس نے کہا جب یوقنا برسم رسالت طرف بلد بدلیس کے گئے تھے اور طاریون
سے باتین ہوتین تھین اور صاحب بدلیس نے اپنا سفیر پاس یوقنا کے بھیجا تھا اور وہ خود خبر ورود یوقنا سنکر اپنے حصن پر

پہونچ گیا تھا اور وہین یوقنا کو بھی طلب کیا اوسوقت مین بھی یوقنا کے ساتھ تھا پھر جب ہم لوگ داخل قلعہ ہوئے اور بیت الامارۃ مین پہونچے
تو صاحب حصن یعنے سرویند اپنے تخت مملکت پر بیٹھا ہوا تھا ہم لوگون نے اوسکو سلام کیا اور یوقنا نے پیام دیا کہ ایہا الملک مین
اپنے افسر اور سپہ سالار لشکر اسلام کا جو سرزمین جزیرہ مین نازل ہے وہ عیاض ابن غنم ہے اوسکی طرف سے تمہاری طرف ایلچی بھیجا گیا ہون
تمکو بطرف توحید خداے یکتا اور بسوے نبوت سرور انبیا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوت وطلب کرون یعنے تم خدا کو واحد
جانو کسیکو اوسکی ذات وصفات مین شریک نسمجھو اور آنحضرت علیہ السلام کو نبی مطلق وبرحق یقین کرو اور جو کچھ ہمارے لیے
حلال ہے تم بھی اپنے لیے حلال جانو اور جو چیزین ہمپر حرام ہین تم بھی اوسکو حرام سمجھو وبملاحظہ احوال ملوک گذشتگان اندرو مالکان
ممالک و دیار کے عبرت پذیر ہو کہ وہ کیونکر اور کس خرابی سے ہلاک ہو گئے اور تم مجکو اس پیام کا جواب دو تا مین پیش امیر جا کر عرض
کرون سرویند نے جواب دیا کہ میرے سردارین خود ارادہ رکھتا تھا کہ ایلچی تمہارے امیر کی خدمت مین بالتماس صلح روانہ کرون
اور کچھ خراج اونکو دیا کرون اس شرط پر کہ مین بدستور اپنے دین پر باقی رہون اور ہمارے شہر کے باشندون مین سے جو کوئی تمہارے
دین کیطرف رجوع کرے تو مین اوسکا مانع ومزاحم نہونگا یوقنا نے کہا آخر تمنے کیا مقدار خراج کی اپنے دلمین تجویز کی ہے کہ بعد
صلح کے بابت ہر ایک بدلیس وارزن وغیرہ بلاد محروسہ ومقبوضہ اپنے کے کسقدر دینا منظور ہے تا کہ مین جب پیغام صلح پاس
امیر لشکر کے لیجاون تو اوسپر اونکو ورعرب کو راضی کرون تب سرویند نے کہا اے سردارین اونکو سو ہزار دینار یعنے ایک لاکھ تو دینا
دونگا اور پانسو زرہین اور ہزار کمانین پیشکش کرونگا مگر باین شروط کہ تا حین حیات میری کوئی دوسرا شخص متولی وحاکم مقرر
نکیا جاوے اور تمہاری جانب سے میرے پاس زیادہ ایک دو آدمی سے بود وباش نکرین اور وہ ایک شخص کا یہان رہنا
بھی محض اس غرض سے ہو تا اونکو معلوم ہو کہ شریعت اسلام پر کون ایمان لاتا ہے ومنجملہ شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ میری مملکت مین میرا ہی
امر نافذ رہے اور جو کوئی اسلام لاوے البتہ معاملہ اوسکا اوس شخص سے متعلق رہیگا جو کوئی کہ تمہاری جانب سے ہمارے یہان
مقیم رہیگا اور ہم اون مسلمانون پر کچھ حکم نکرینگے یوقنا نے جواب دیا کہ ہمنے ان شروط پر تمہاری صلح کو پذیرا اور امضا کیا اور ہمنے تمہارا
عہد پورا کیا کہ جو شرطین تمنے ذکر کین ہم اوسپر منجانب خدا ورسول خدا عہد کرتے ہین راوی نے کہا پھر یوقنا نے اوسکو عہد وضمان
خدا ورسول کا دیا اور رسم ہدایا فیما بین اپنے اور اوسکے اوس طور پر جاری کیا جسطرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فیما بین ہرقل
سلطان روم کے کیا تھا چنانچہ یوقنا نے بھی اوسیطرح سرویند سے ہدیہ قبول کیا اور اپنا ہدیہ بھی اوسکو عطا کیا اور جمیع مسلمین کیطرف
سے اوسکے ساتھ حلف کیا اور قیس کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا تا کہ جو کچھ فیمابین یوقنا وسرویند کے قرار پایا تھا اوس سے
اونکو مطلع کرین پھر جبکہ نامہ یوقنا اس مضمون کا پاس عیاض کے پہونچا تو وہ اوس مقام سے کوچ کر کے بدلیس مین آئے
اوسوقت سرویند نے صلحنامہ یوقنا کا پیش کیا پھر جب عیاض اوسکی ملاقات کو گئے تو اوسنے بہترین ہدایا اور مال کثیر پیشکش کیا
اور اپنے یہان مہمان لیا اور عیاض نے بھی ایک عہد نامہ لکھدیا راوی نے کہا کہ ناگاہ مسلمانان اہل یمن وبدویان عرب نے
وہانکی لڑکیونکا حسن وجمال جو دیکھا تو اونکے دل اونکی طرف بشدت مائل وفریفتہ ہوئے یہانتک کہ اون لوگون نے اون جاریات سے

مباشرت کی جب عیاضؓ کو آگاہی ہوئی تو یہ امر اونپر سخت ناگوار گذرا تب حکم کیا کہ جنھون نے ایسا فعل کیا ہے وہ حاضر کیے جاوین
چنانچہ ہر دو گروہ پیش کیے گئے حد کی گئی اور اونسے حق اللہ یعنے دیت لی گئی اور حد جاری ہوئی اور عیاضؓ نے اونسے خطاب کیا کہ تمنے
بعد ایمان کے کفر کیا بھلا کیا تم ایسے کردار کے لیے مامور ہو اور کیا ایسے ہی کامونکے لیے تم خلق ہوئے ہو اور کیا تمنے نہین سنا ہے
کہ حق تعالی نے اپنے امر کن سے جسمین حرف کاف و نون ہے کیا ارشاد کیا ہے چنانچہ یہ کلمات سنکے سارے مسلمانونکو ہیبت
اور عبرت ہوئی راوی نے کہا پھر جب رات ہوئی تو یوقناؓ پاس عیاضؓ کے حاضر ہوئے اور تخلیہ مین باتین بلاریونکی
بیان کین اور کہا تحقیق کہ اوسنے ہمکی راہ مین اپنی جان فدا کی ہے اور وہ اس فکر و تدبیر مین گئی ہے کہ کسی حکمت عملی سے وہ
ملک بلد مسلمین کے ہاتھ لگے اور بیٹے اوس سے وعدہ کیا ہے کہ مین بھی اوسکے پاس پہونچکر اس امر مین اوسکی اعانت کرون پس
عیاضؓ نے فرمایا ہرگاہ اوسکو ایسا امر درپیش ہے تو ہمپر واجب ہے کہ اوسکی مدد کے لیے خالد بن الولیدؓ کو باجمعیت اوسکے اصحاب کے
روانہ کرین یوقناؓ نے کہا اس باب مین جو کچھ آپ کے نزدیک صوابدید ہو وہ کرنا چاہیے تب عیاضؓ نے کسی کو پاس خالدؓ اور معاذؓ
وقیسؓ و مسیبؓ بن نجبہ و عمروؓ بن معدیکرب و عبدالرحمنؓ بن ابی بکرؓ کے بھیجا اور ان سبکو بلواکر وہ باتین جو یوقناؓ نے کہی تھین
اونسے بیان کین اور کہا تم لوگونکی اس امر مین کیا رائے ہے

ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قف و انظر ۞

چنانچہ کلام عیاضؓ سنکے خالدؓ نے جواب دیا حقتعالی امیر کے امور کو صلاح و بخیر انجام کرے ہرگاہ اسطرح کا امر پیش نہاد ہے تو آپ یوقنا کو بہم
رسالت و سفارت کے روانہ کیجیے اور ہم لوگ بھی اونکے ہمراہ جاوین جب وہان پہونچینگے تو جو کچھ ارادہ و مشیت الہی مین ہے ظاہر ہوگا مثل
معروف ہے والحاضر یری مالا یری الغائب یعنے حاضر وقت جو کچھ دیکھتا ہے غائب وہ نہین دیکھتا ہے پس حقتعالی جو ہر حال مین
حاضر و ناظر ہے تو وہی ہر شے پر قادر ہے ہم غائب اوسپر ماہر نہین ہوسکتے پس جب ہم وہان جاوینگے تو جو کچھ واقع ہوگا مشاہدہ
کرینگے عیاضؓ نے کہا بسم اللہ برکات خدا پر تکیہ و توکل کرکے روانہ ہو آخر خالدؓ اور وہ سب مستعد و آمادہ ہوکر روانہ ہوئے چنانچہ ہمراہ
یوقناؓ کے صحابہ مین سے پینتیس ۳۵ آدمی تھے اور بیس ۲۰ آدمی اصحاب یوقنا سے تھے آخر جب یہ سب اخلاط پر وارد ہوئے اور اہل روم و ارمن نے
سطح قلعہ سے مسلمانونکو دیکھا تو اونکو یقین ہوا کہ یہ سب رسل و ایلچی ہین تب ان لوگون نے یہ خبر ملک سے بیان کی کہ یہ لوگ جو
آئے ہین عرب کے ایلچی ہین یہ خبر سنکے ملک نے حکم اونکے احضار کا کیا تا آنکہ ایک سیاول جانب دروازہ کے گیا جہان سے مسلمانونکے پاس
آیا اور دیکھا کہ وہ گھوڑون پر سوار ہین تب چوبدار نے کہا چلو تمکو ملک نے طلب کیا ہے پھر وہ اونکو ہمراہ لیکر دارالامارۃ تک
پہونچا اوسوقت ملازمون نے ملک کو خبر کی کہ وہ سب حاضر ہین اور نام اوس ملک کا بوسطیوس تھا اوسنے سبکو اپنے حضور مین
طلب کیا پھر جب یہ لوگ ڈیوڑھی مین داخل ہوئے تو غلمان و خدام نے اونسے ہتیار رکھوا لینے کا ارادہ کیا تب خالدؓ نے کہا
ہم وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارین غیر کے حوالے نہین کرتے ہین کیونکہ حقتعالی نے ہمارے نبیؐ کو بسیف مبعوث کیا اور تیغ بکف بھیجا

اور ہم لوگ وہی سے کہ مقبل و بہیرو ہین و نصیحہ [illegible] لیے [illegible] کی ہے ہم [illegible] ایسے سے جدا
طریقے لئے خدام نے کلمات خالد سے ملک کو مطلع کیا [illegible] نے حکم دیا اونسے بہت تعریف کی جسطرح [illegible] ہین
آنے دو تا اونکو یہ گمان نہو کہ ہم اونسے خوف رکھتے ہین [illegible] یہ بات خلاف شان [illegible] ملوک ہے چنانچہ خدام اونکے بلانے
اونکو اندر لے گئے جب ملک نے اونکی طرف نگاہ کی تو اون سب نے سلام کیا اور زمین پر بے تکلف بیٹھ گئے جسطرح
شیر و درندے بیٹھتے ہین اور وہ سب دست بقبضہ شمشیر ہو کر جو کچھ دعوت دین و ترک دنیا سے اونپر واجب تھا ادا کرکے
تبلیغ کیا اور یوقنا نے اپنے اصحاب کو وعظ کیا کہ تم لوگ ان لوگونکو مامور اس امر کا نکرو یعنے اونسے طالب اس بات کے
نہو کہ وہ ہمارے لیے سرنگون ہون ورنہ تم اونکے آگے گردنین جھکاؤ کیونکہ صحابہ اس فعل کو پسند نہین کرتے تھے غرضکہ
جب اوس جلسے مین صحابہ کے جلوس کو فی الجملہ استقرار ہوا تو ترجمان نے جو مکالمہ بانہین کا مُبیّن تھا صحابہ سے خطاب
کیا کہ اے عرب والو کس باب مین تم لوگ ہمارے یہان آئے ہو یوقنا نے جواب دیا کہ امیر جیوش مسلمین نے جو سرزمین
ہدلیس مین نازل ہے ہمکو تمہارے پاس بہم رسالت و سفارت کے اسلیے بھیجا ہے تا ہم تمکو دعوت و طلب کرین
اس امر پر کہ تم وحدانیت خداوند وحدہ لاشریک کا اعتقاد اور رسالت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرو اور یا تم اوس
حکم مین داخل ہو جسمین اور لوگ داخل ہوئے ہین کہ تم لوگ مانند ذلیلونکے اپنے ہاتھونسے جزیہ نذر گذرانو پس ترجمان نے
کلام یوقنا کا ملک سے بیان کیا **راوی** نے قدامہ سے **روایت** کی ہے کہ درمیان صحابہ اور ملک بوسطیروس کے
کوئی ترجمان نتھا بلکہ یوقنا زبان ومیہ مین جو اوس قوم کی بولی تھی خود تکلم کرتے تھے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے
روایت بیان کی اوس شخص نے جو میرے نزدیک ثقہ ہے اوسنے کہا کہ درمیان صحابہ اور ملک کے لامحالہ ایک ترجمان تھا
کیونکہ ملک ارمنی تھا وہ سواے زبان ارمن کے نہین سمجھتا تھا اور یوقنا رومی تھے وہ زبان ارمن نہین جانتے تھے الغرض جب
ترجمان نے کلام یوقنا سے ملک کو آگاہ کیا تو وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا قسم ہے مجھکو حق مسیح کی اور کتاب انجیل کی مین ہرگز
انکو جزیہ نہ دونگا اور نہ انکے دین مین داخل ہونگا یہانتک کہ ہم سب مرجاوین اور یہ لوگ زنہار اپنے دلمین یہ گمان نکرین
کہ ہم بھی مثل لشکر رومیونکے ہین جنکو اونھون نے شکست دی ہے وحالانکہ ہم صاحب شدت وصولت و خداوند فر و قوت
ہین اور ہم اپنی کمانونسے وہ تیر چلاتے ہین جو نامزد بہ نُشّاب ہین اور عرب اوسکو قاطع اسباب کہتے ہین اور مین اپنے
ایلچیونکو طرف والی خوی وسلماس کے بطلب کمک بھیجتا ہون اور اسراغوس والی مرج سے بھی التماس نصرت
کرتا ہون اور اونکو پس پشت اونکے بھگاتا ہون کہ وہ اولٹے پاؤن پھرتے ہین اور اونسے جملہ بلاد کو چھوڑواتا ہون اور سواے
اسکے ہمارے پاس اور کچھ جواب نہین ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام بوسطیوس کا مسلمانونسے بیان کیا یوقنا نے کہا
ہمکو اذن واپسی دو اور رخصت کرو تا ہم لوگ جاکر اپنے مالک کو یہ جواب پہونچاوین تب ملک بوسطیوس نے کہا آج
کی شب ہمارے یہان مقام کرکے کل صبح کو کوچ کرنا بعد ازان اپنے ملازمونکو حکم کیا کہ ان لوگونکو فلان مکانمین اوتار دو تب

یہ لوگ اوس مکان مین جسکا حکم ہوا تھا جا اوترے اور منتظر ہوئے کہ دیکھیے ملکہ طاریون کی جانب سے کیا ظہور مین آتا ہے راوی نے
کہا جب صحابہ نے برخاست کی اوسیوقت ملک ہو رہی کہ یہ پوچھا گیا اور طاریون اپنی دختر سے ملاقات کرکے
ذکر عربونکا کیا کہ یہ لوگ ایلچی ہین اپنے امیر کے فرستادہ میرے پاس آئے ہین اور انکے ساتھ ایک جماعت ہے یعنے یہ لوگ
ایک جماعت ہین اور ایسا ایسا پیغام کرتے ہین اور مینے انکو یہ جواب دیے ہین آخر اس امر مین تیری کیا رائے ہے طاریون
نے کہا اے ملک وہ لوگ کہان ہین اوسنے کہا شب مینے اونکو روک رکھا ہے تاکہ تجھسے اونکے باب مین مشورہ
کرون طاریون نے کہا مین چاہتی ہون اونکو دیکھون کہ وہ کون ہین کیونکہ احوال اونکا مجھسے مخفی نہین ہے اگر یہ لوگ اکابر
و عمائد عرب سے ہونگے تو البتہ اونکے امور کو ہم تدبیر کرینگے اور آپ مجھکو اجازت دیجیے کہ مین ان لوگونسے گفتگو کرون
اور آپکے مژدہ مصالحہ سے انکے دلونکو شادمان کرون اور اس بات کی اونکو طمع دون پھر جب وہ اس امر مین مطمئن ہوجاوین
تو بر طبق میرے اشارے کے آپ ان لوگونکو گرفتار کر لیجیے اور اپنے یہان قید رکھیے پھر اونکو مخلصی نہ دیجیے اور جسوقت انکو
گرفتار کیجیے تو اونکے صاحب و امیر سے کہلا بھیجیے کہ اگر تم ہماری طرف ایک قدم آگے بڑھوگے تو ہم ان لوگونکا سر
تمھارے پاس بھیجینگے درینصورت جب امیر اونکا اس بات سے مطلع ہوگا تو ہرگز ادہر نہ بڑھیگا آخر اوسوقت صلح اس
بات پر ٹھہریگی کہ اونکے اصحاب کی رہائی کیجائیگی غرض کہ اس صورت مین مسیح آپکی نصرت اور طول عمر کریگا اور آپ کی قدر
و منزلت کو بلند کریگا بالآخر لشکر مسلمانونکا آپکے ملک و دیار سے چلا جائیگا پس میرے نزدیک اس رائے سے کوئی رائے
فائق تر نہین ہے یہ سنکے ملک نے کہا اے میری پیاری بیٹی مسیح تیری عمر دراز اور تجھکو از روے قدر کے سرفراز کرے
تو ہمارے لیے اونکی طرف جا کر اقامت اس امر کا کر اوس بیعہ ویرانہ کو چھوڑ کر ہمارے محلسرا کے بیعہ مین قیام کر کیونکہ اگر تو یہان
اقامت کریگی تو تجھکو ذوق ہے یعنے یہانکے تیرے رہنے مین مجھے اندیشہ ہے وہ ہر گاہ مقصود تیرا عبادت ہے تو جس
مکان مین تو رہیگی وہی عبادتگاہ ہے جب طاریون نے کلام ملک اپنے والد کا سنا تو کہنے لگی مین یہانسے حرکت نکرونگی
جب تک ویرانی پادری یہانکا رخصت نہ ہوے چنانچہ ملک نے پادری کو بلوا بھیجا جب وہ آیا تو ملک اوسکی تعظیم کو اوٹھا
اور بہت سا اوسکا اکرام کیا اور اوسکو اپنے پہلو مین بٹھایا اور قصہ اپنی دختر کا اوس سے بیان کیا تب پادری
نے طاریون سے کہا مین تجھکو اجازت دیتا ہون کہ جس جگہ تیرا جی چاہے وہین عبادت کیجیو مسیح سے تیرے
گناہونکے لیے طلب آمرزش کی اوسنے تیری خطا بخشدی پس طاریون نے بشگفتہ دلی کشادہ پیشانی اظہار شادمانی کا
کیا اور پادری کی شان مین دعا کی اور اپنے والد کی سواریونمین سے ایک سواری پر سوار ہوکر اوس مکان مین گئی
جس مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقیم تھے اور اوس مکان مین سواے طاریون اور اوسکے باپ کے کوئی اندر
نہین گیا چنانچہ یوقنا نے طاریون کو دیکھا تو شادمان و فرحان ہوا تب طاریون نے یوقنا سے کلام شروع کیا
کہ اے سردار قوم ہمارے والد ہمارے تم لوگونکے حالات سے ناواقف ہین اور تمھاری باتین نہین سمجھتے ہین مگر مین

[illegible] میرا [illegible] سان سے [illegible] واسطے [illegible] گا [illegible] کہ [illegible] دین کی مجھکو اپنے قسم ہے اور [illegible] آگاہ کرو یہ حال ہے [illegible]
تمہارے [illegible] تمہارے [illegible] دین میں گئی تو [illegible] وطن کو ہوئی [illegible] اپنے [illegible] محبت [illegible] مجھکو [illegible] نکالا اسکو [illegible]
پاس سے ہرگز مفارقت نکرتی یہ باتین کرکے طاریون اور پدر اوسکا دونون وہان سے نکلکر اپنے گھر مین آگئے اوسوقت طاریون اپنے
باپ سے کہنے لگی کہ آپ اپنے آسانی امور پر مسرور ہو جیسے یہ لوگ تو آئے ہین مین انکو پہچانتی ہون کہ یہ سب اکابر و عماید قوم مین
اور وہ شخص جسکی شان و حیثیت کہ ایسی رومیونکی سی ہے وہی یوقنا ہے جو بطارقہ و رئیس حلب کا اور زندہ درگاہ [illegible] ہے
میرے نزدیک مصلحت یہ ہے کہ ہم ان لوگونکو اپنے نزدیک اس مجلس مین طلب کرین اور فوراً انکو گرفتار کرلیوین اور کوئی ہمارے
اس راز و اسرار پر مطلع نہوگا غرض کہ یہ باتین طاریون کی سنکر اوسکا باپ بہت خوش ہوا اور ایلچی اپنا اون صحابہ کے پاس بھیجکر
بلوایا تب وہ اون بلہ صحابہ کو اپنے ہمراہ لایا اور ایک گوشہ قصر مین انکو ٹھہرایا اور **واقدی** رح نے کہا کہ اوسوقت اہل خدمات
اوس سرکار کے جو رئیسان بلد و افسران فوج تھے اور جابجا قلعون پر مامور و تعینات تھے حضور مین ملک کے بتقریب تہنیت آئے
اور طاریون کے آنے کی اور دین مسیح مین پھر اوسکے رجوع کرنے کی مبارکباد دیتے تھے اور طاریون نے اپنے باپ سے کہا میری
رائے مین مصلحت یہ ہے کہ ہم اور آپ ان عربونکے پاس چلین اور [illegible] انکے نشست کرین اور انکے ساتھ کھانا کھاوین تاکہ یہ لوگ
ہمسے مطمئن و ایمن ہو جاوین اور ہم انسے ظاہر کرین اس بات کو کہ ہم اپنے اہل ملک اور اپنے ارباب دولت سے مشورہ کرتے ہین بعد
مشورہ اگر ہم تمسے مصالحہ کرینگے تو لامحالہ جزیہ دینگے یا مقاتلہ کرینگے بعد ازان ان لوگونکو کھانا جو بھیجین تو وہ بنگ ملا ہوا ہو
اور جب وہ کھاوین اور بنگ و نیم اپنا عمل کرے اور وہ نشہ مین مبہوت ہو جاوین اوسوقت ان سبکو قید کرلیوین پھر جو چاہین
انکے ساتھ کرین غرض جب رات ہوئی تو ملکہ طاریون اور ملک یہ دونون صحابہ کے پاس گئے اور چند ساعت اونسے باتین کرکے
پھر آئے پھر جب صبح ہوئی اور ملک نے اپنی مسند پر جلوس کیا اور طاریون کو معلوم ہوا کہ اب وہ اپنے امور مین مشتغل ہے اوسوقت
صحابہ کے پاس پہونچی اور اونسے کہا کہ جسوقت کہ مین اور میرا باپ دونون تمھارے پاس آوین تو فوراً اوسکو پکڑ لو اور ایکدم
کی تاخیر نکرو کیونکہ رائے ملک کی ایسی باتون پر متفق ہوئی ہے یعنے تم لوگونکی گرفتاری پر وہ آمادہ ہے یہ سنکے صحابہ نے
طاریون کی بڑی شکرگذاری کی اور اوسکی فطانت سے مشکور ہوئے اور طاریون یہ بات صحابہ سے کہکے فوراً واپس گئی پھر جسوقت
شب ہوئی تو طاریون مع اپنے والد کے صحابہ پاس آئی اور اپنے باپ کے آگے آگے حاجب و نقیب کی طرح آتی تھی اوسوقت طاریون
نے صحابہ کیطرف اشارہ کیا کہ ابھی جلدی کرو اور چند سے توقف رکھو تب وہ صحابہ قصد مقررہ سے باز رہے چند ساعت فیمابین باتین
رہین پھر ملک اونسے رخصت ہو کر مع طاریون اپنے محلسرا مین آیا اور تخلیہ مین اپنی دختر سے کہنے لگا کہ [illegible] جو تیرا
ارادہ گرفتاری کا ہے تو یہ مناسب معلوم نہین ہوتا بلکہ میرا ارادہ یون ہے کہ مین اپنے رئیسان بلد اور والیان قلعجات کو طلب کرکے
تیرے لیے اونسے عہد لیتا ہون کہ تجھسے کبھی بدی یا [illegible] نکرین اور تیرے مطیع رہین اور خزانہ و ذخیرہ اپنا اور جن چیزونکا اندیشہ ہے وہ
سب قلعہ یرقبوس مین بھیجے دیتے ہین کیونکہ وہ اس سرزمین کے تمام قلعون مین محکم و بلند تر ہے **واقدی** رح نے کہا یہ وہ قلعہ ہے

جسکا ذکر ہمنے کیا ہے کہ وہ وسط بحیرہ اجیس مین ہے وہان کیکو مجال گذار نہین ہے چنانچہ ملک نے طاریون سے کہا کہ جسوقت
مین تجکو والی قلعۂ برقیوس کا کرون تو اوسوقت تو ان عربونکو رخصت کردے کیونکہ مجھسے آگے کبھی کسی نے افراد ملوک سے ایلچیونکو
گرفتار نہین کیاہے ونیز اس صورت مین لوگ ہمارے تئین کہینگے کہ عربونسے ڈر گئے کہ اونکے ایلچیونکو فریب سے پکڑ لیا ہے وحال آنکہ
مین اونسے ارادہ جنگ کا رکھتا ہون پس اگر میری فتح ہوئی تو منو المراد اور اگر وہ ہمپر غالب آئے تو مجکو تقلید و پیروی ہوگی اپنے امثال کی
ملوک گذشتہ مین سے یعنے جو حال اونکا ہوا وہی ہمارا بھی حال ہوگا اور حال یہ ہے کہ مینے ایلچی اپنا پاس ملک ورفتیل صاحب زن الروم
کے روانہ کیا ہے کہ ملک موصوف اپنی فوج وجمعیت لیکر ہماری اعانت کو خود یہان آوے اور مینے اوسکو وعدہ اس امر کا لکھا ہے کہ
عقد تزویج اوسکا تیری خواہر خارونہ سے کر دون ہمین تیری رائے کیا ہے یہ سنکے طاریون نے کہا اے ملک ہرگاہ آپ نے ایسا
قصد کیاہے تو جب تک آپ کے پاس اجتماع لشکر ونکا نہو جاوے اور ملک ورفتیل بھی اپنی فوج لیکر آجائے اور کوئی آپ سے جدا
نہ ہوجائے اوسوقت تک ان عربونکو چھوڑنا چاہیے اور جب یہ لوگ اپنے صاحب کی جماعت کیطرف روانہ ہون تو آپ بھی اپنی فوج لیکر
انکے پیچھے پیچھے چلے جائیے اور انکے لشکر کو قابو مین کر لیجیے اوسنے کہا اے بیٹی یہ بات خلاف رائے ہے کہ ہم انکو اپنے قبضے سے نکال
دیوین بلکہ مصلحت یہ ہے کہ انکے صاحب پاس ہم اپنا ایلچی بھیجکر کہلا بھیجین کہ صحابہ تمہارے فرستادہ سب ہمارے پاس باکرام تمام
مقیم ہین اور ہماری رائے یہ ہے کہ ہم اپنے عید کے روز باتفاق عقلا کے اپنے امر مین فکر کرینگے بعد ازان یا تو ہم باداے جزیہ مصالحہ
کرینگے خواہ مستعد بقتال ہونگے اوسوقت حق تعالی جسکو چاہیگا نصرت بخشیگا اور ہم اونکے لشکر کو میدان بطان مین اوتارینگے
کہ وہ میدان وسیع لائق مقابلہ لشکر ونکے ہے اوسی میدان مین ہمارا اونکا مقاتلہ واقع ہوگا اور ہم اونسے سارے بلاد چھین لیوینگے اور دروب
یعنے درے ونا کے اونپر بند کر دیوینگے یہانتک کہ پھر کوئی اونمین سے ہمسے نہ بچیگا و بعد ازان ہم دیار بکر پر قابض ہونگے اور ارض ربیعہ
سر کرینگے پھر ان بلاد مین سواے ہمارے کوئی بادشاہ نہوگا یہ سنکے طاریون نے جواب دیا جو آپ کے نزدیک مناسب ہے وہی
کیجیے ہم آپ کے تابع فرمان ہین بعد ازان طاریون اپنے باپ کے پاس سے اپنے محل مین داخل ہوئی پھر جسوقت طاریون کو معلوم
ہوا کہ دروازے قصر شاہی کے بند ہوگئے تو وہ خفیہ صحابہ کے پاس گئی اور اونسے ساری کیفیت گذشتہ بیان کی اور جو کچھ اوسکے
باپ نے کہا اور ارادہ کیا ہے وہ ظاہر کیا یہ سنکے خالدؓ نے دعا کی اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا الْاَمْرَ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ یعنے اے میرے
پروردگار ہمارے امر کو آسان کر بدون سختی و دشواری کے بعد ازان کہنے لگے سبب حقتعالی کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکے
اسباب کو مہیا کر دیتا ہے تب یوقنا نے کہا اے صاحب رسول اللہ آخر اسکی کیا صورت ہے خالد نے کہا الحمد للہ ہمارے امور
منوط بنصر و مقرون بفتح ہین کیونکہ اس شخص نے اپنے ایلچی واسطے جمع کرنے ملوک و جیوش کے روانہ کیے ہین اور اونکو ہمسے قتال کرنے
آمادہ و اغوا کرتا ہے بہرکیف بہتر یہ ہے کہ ہم صبر رکھین یہانتک کہ ملوک و جیوش مجتمع ہون طاریون نے کہا اے صاحب رسول اللہ
یہ قول آپکا باصواب ہے حقتعالی آپکو توفیق بخشیگا اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی وہ جمہور ملوک و جیوش تمہارے قابو مین
آجاوین کیونکہ میرے باپ کو سواے اسکے چارہ نہوگا کہ ہنگام درپیش ہونے کارزار کے وہ مجکو معہ کاوالی کریگا اور والیان

قلعجات کو میرے پاس تعینات کیا [illegible] کے [illegible] ہو [illegible] صاحب [illegible] [illegible] ہو [illegible]
تم اوپر حملہ و غلبہ کر سکتے ہو انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] ہے کہ [illegible] [illegible] ہو اتو اوس وقت
مین جید صالح یوقنا کو بحیثیت و ہیئت [illegible] صاحب [illegible] ارزن مین بھیجا [illegible] مالک ملک
ارزن کے ہوجاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] تمہین ہم اپنے مقصد پر [illegible] غنیمت
ہوئی **واقدی** رحمہ نے کہا مجھسے روایت کی ہے صالح بن [illegible] عبد الرحمن [illegible] سے اونہون نے اوس شخص
جسنے اونسے بیان کیا غرض ان سب نے روایت کی ہے کہ جب ارلے ملک [illegible] کی تقرری ہوئی اوس امر
جسکا ذکر ہمنے ابھی کیا ہے آخر بادشاہ نے ہیجکو پچپن کے تئین اپنی عملداری کے [illegible] قلعجات کے پاس
روانہ کیا تاکہ اونکو بحضور بادشاہ حاضر کرین چنانچہ وہ اون سب کو حاضر لایا [illegible] سے باقی نرہا تھا تک
کہ دوفتیل صاحب ارزن بھی آیا اور اوسکے ہمراہ اوسکا لشکر تھا اور اجتماع ان سبھون کا اوس تب کو ہوا جسکی صبح کو عید بڑی
تھی کہ بیعہ کو خوب آراستہ کیا تھا اور وہان بڑے بڑے قسیس و رہبان یعنی پادریان نصاریٰ [illegible] دیارات
آئے تھے اور روس بیعہ مین داخل ہوکر نمازین پڑھین اور قربانیان کین تھین پھر جب وہ سب اپنی نمازون اور
قربانیون سے فراغت پا چکے تو بادشاہ اپنے تخت پر جالس ہوا اور [illegible] طاریون [illegible] اوس وقت
ملک نے سائر ملوک و رؤسا سے خطاب کیا کہ آگاہ ہوئے تم سب کو اسلیے جمع کیا ہے [illegible] تمہاری بہتری ہو
جسمین درستی تمہارے جملہ امور کی اور پائداری تمہارے ملک و دین کی ہے [illegible] کیا ہے کہ ولایت و تصرف
تمہارے امور کا صرف ملک طاریون کے تفویض کرون یعنے مین اپنا ولیعہد اوسکو مقرر کرون کیونکہ تم لوگ خوب جانتے ہو
کہ وہ بڑی زیرک و دانشمند ہے اور تدابیر حرب و شجاعت مین بہت ہوشیار ہے اگر مدت عمر و ایام زندگانی ہمارے
آخر ہوجاوین تو یہ ملک مالک تمہارے امر کی ہوگی تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو [illegible] سب بالاتفاق اوٹھ کر
کھڑے ہوکر اور سر تسلیم خم کرکے عرض کرنے لگے کہ اے بادشاہ یہ بات ہو کہ آپ نے [illegible] کیا خوب ہے آپ
اسکو جاری و امضا کیجیے یہ کلام اون لوگونکا بمجرد سننے کے ملک برجستہ اوٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سر سے تاج اوتار کر ملکہ
طاریون کے سر پر رکھدیا اور اوسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے تخت پر بٹھا دیا اور خوشل حاجب کے داہنی جانب کھڑا ہوا اور
صاحب ارزن ملکہ کے بائین طرف کھڑا تھا اور سارے ملوک از روے آداب کے سر نیچے تھے اور ملکہ سے بیعت کی
اور پادریون نے بیچ مین ہوکر اون ملوک و امرا سے واسطے ملکہ کے عہد و میثاق لیا اور اون لوگون نے بگوش جان سنا و بسر و
چشم قبول کیا و بعد ازان خواہر طاریون کا عقد تزویج صاحب ارزن کے بیٹے سے منعقد کردیا اور وہ سب بیعہ سے نکل کر
ہمرکاب طاریون کے قصر ملک تک آئے پھر اون سب نے خوان شاہی پر طعام ضیافت تناول کیا اور ملکہ نے اونکو خلعت
عطا کیے اور حکم تیاری و آرائش شہر کا دیا اور خیمے اون ملوک و امرا کے حوالی شہر مین برپا کرائے اور قتال مسلمین پر اونکو

ماسور کیا واقدی رحمہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی اسمٰعیل بن اسحق نے ابی الاحوص سے کہ جب عیاض بن غنم رض نے
خالد کو ہمراہ جماعت کے طرف ملک ارمینیہ یعنے الخلاط کے روانہ کیا تھا اور عرصہ ہوا ان لوگونکی کچھ خبر معلوم نہوئی تو
عیاض کو اونکے حق مین بدگمانی اس بات کی ہوئی کہ شاید وہ لوگ کام آئے چنانچہ عیاض نے بدلیس سے طرف
سرزمین ارزن کے کوچ کیا اور اوسکے نواح مین بطریق بنام ... رہا اوترے اور جاسوس ... بلد الخلاط مین روانہ کیا چنانچہ
وہ جاسوس کچھ دنون غائب و مفقود رہکر بعد دریافت احوال واپس چلے آئے اور بیان کیا کہ ملک ارمینیہ وغیرہ مین طاریون نے
اپنی دختر کو اپنی سلطنت مین بحین حیات اپنے اپنا جانشین و قائم مقام کیا اور اپنا تاج اوسکے سر پر رکھا اور سائر ملوک
و والیان قلعجات نے ملکہ کی بیعت کی اور اسی خوشی مین شہر کو بزیب و زینت تمام آراستہ کیا ہے اور والی ارزن بھی
آیا ہے اور اپنے بیٹے کا عقد تزویج ملکہ کی خواہر سے کر لیا ہے اور ساری وہ قوم تمہارے قتال پر مستعد و آمادہ ہے جب عیاض رض
نے یہ خبر سنی تو بولے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم یعنے قدرت و توانائی خدا ہی کے لیے ہے ہمارے اصحاب
بے شبہ مبتلائے آفات و بلا ہوئے یہ کلام عیاض سنکے مسلمانون نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ آپ نے کیا کہا عیاض رض
نے کہا ہر آئینہ ہمارے اصحاب واسطے ایک امر کے گئے تھے مگر مفسدے مین پھنس گئے مسلمین نے کہا خدا سے امید واثق
رکھیے اور اوسی پر توکل و تکیہ کیجیے اور عیاض نے اوس مرج میدان مین دس روز تک مقام کیا اور اون صحابہ کے رنج و فکر
مین بیمار ہوگئے تو لوگ اونکی عیادت کو آنے لگے تب عیاض نے کہا جب حقتعالیٰ اپنے بندے کے حق مین کسی امر خیر کا ارادہ
کرتا ہے تو نشانی اوسکی یہ ہے کہ لوگ اوسکی زیارت و ملاقات کو آتے ہین واقدی رح نے کہا کہ جب عیاض کو صحت
حاصل ہوئی تو اوس عرصے مین ایک روز اکابر صحاب کے ہمراہ تفریحاً سوار ہوئے تو اور سب تو مشغول بسیر و مشی تھے
اور عیاض رض رنج و قلق مین خالد اور اصحاب خالد کے مشغوف تھے ناگاہ سعید بن زید دوڑتا اور پکارتا ہوا آیا کہ جلد چلو
جلد چلو یہ سنکے عیاض فوراً اوسکے پاس گئے اور کہا اے ابن زید کیا خبر ہے خدا تجھپر رحم کرے سعید نے کہا خالد و اصحاب
خالد کی مدد کو جلد پہونچو کہ وہ سب دریائے مصیبت مین پڑ گئے ہین اور اونکے بیچ مین خالد بھی قریب بہلاکت ہے عیاض
نے پوچھا آخر یہ ماجرا کیا ہے سعید نے کہا کہ طاریونکو اوسکے باپ نے اپنے حین حیات مالک ملک اور اپنا جانشین کیا
اور اوسکے لیے سائر ملوک و والیان قلاع سے عہد لیا آخر ملکہ جب مالک مملکت ہوئی تو اپنے باپ پر قابو و وقت پاکر
اوسکو قتل کیا اور اپنے باپ کی زبانی اور اوسی کی طرف سے سائر ملوک اور والیان قلاع کو بلوا بھیجا جب وہ لوگ
ملکہ کے پاس حاضر ہوئے تو اوسنے اون سب کو بھی قتل کیا چنانچہ ملکہ کے بعض خدام مین سے اس راز پر مطلع ہوکر پاس
بعضے رئیسان نصاریٰ و والیان قلعجات کے جو باقی بچے تھے گئے اور جو کچھ ملکہ طاریون نے کیا تھا ظاہر کیا یہ سنکے
اون لوگون نے اپنے ہتیار لگائے اور قتال پر مستعد ہو بیٹھے اور جب دوسرا روز ہوا تو ملکہ سوار ہوکر اپنے باپ کے لشکر مین
طرف میدان کے نکلی اور ہم لوگ بھی اوسکے ہمرکاب سوار ہوئے چنانچہ ہمکو کچھ خبر نہوئی کہ دفعۃً وہ ساری قوم ہمپر ٹوٹ پڑی

اور گھیر لیا اور ہم سے خطاب کر کے کہنے لگے کیا تمکو یہ گمان تھا کہ مسیح تمہارے امر سے غافل ہے اور کیا وہ تمہارے گناہوں کا تم سے مواخذہ نکریگا
وحال آنکہ اب تم صلیب کے تابع ہو۔ آنکے پیشتر کہ انھوں نے قصد کیا کہ ہمکو پکڑ لیویں اوسوقت ہمارے اور اونکے درمیان میں ایسی
قتال شدید واقع ہوئی کہ کسی نے مثل اوسکے نہ دیکھا ہوگا نہ سنا ہوگا اور ہمنے بھی اونکے لاشوں سے زمین پاٹ دی آخر جب رات ہوئی تو
جنگ ملتوی ہوئی اور سارے حرب تن سے کھولا اور سارا لشکر ہمراہ صاحب ارزن الروم کے ہو گیا اور ملکہ کے ساتھ ہمگی چند نفر اوسکے
خدام اور اوسکے باپ کے غلمان میں سے باقی رہ گئے چنانچہ ملکہ نے ان خادموں اور غلاموں کو بعطاے خلعت وانعام خوشدل
کر کے طرف قوم ارزن کے بھیجا اور اونسے کہلا بھیجا کہ جو کچھ مینے کیا ہے محض از روے خوف واندیشہ کے تمہارے حق میں بنا بر
حفاظت تمہارے خاندان کے کیا ہے اسلیے کہ یہ سب رؤساے نصرانیہ اور والیان قلعجات بالاتفاق قصد گرفتار کرلینے اور
قتل کرنے ان عربونکا رکھتے تھے وحال آنکہ اگر یہ سب ایسا کرتے تو صحاب ان عربونکے ہرگز تم میں سے کسی کو روے زمین پر
باقی نچھوڑتے آخر جب یہ خبر ارزن کو پہونچی تو اونکے دانشمندوں نے کہا واللہ ملکہ نے ہمارے حق میں سراسر خیر واحسان کیا
پھر قوم ارزن سے پانچ ہزار مردم نے ملکہ کی اطاعت کی اور میں جنگ بپا چھوڑ کر آپکے پاس بسرعت تمام دوڑا ہوا آیا ہوں غرضکہ
جب عیاض نے کلام سعید کا سنا تو فوراً حکم کوچ لشکر کا دیا اور بہت جلد روانہ ہوئے اور قطع مسافت میں نہایت شتابی کی
یہانتک کہ محاذی اوس قوم کے جا پہونچے تو دیکھا کہ جنگ برپا ہے تب عیاض رض نے اور سب اصحاب نے بصداے بلند تکبیر کہی کہ
انکی آوازیں اوس سرزمین اور پہاڑوں میں گونج گئیں اور اوس وقت حال قتال خالد رض وصحاب خالد کا یہ تھا کہ اونھوں نے اپنی کمال
جانفشانی وجان نثاری سے جناب اقدس الہی کو راضی کیا اور ایسی قتال شدید اونسے سرزد ہوئی کہ روے زمین پر مثل اوسکے
کم ہوئی ہوگی اور اسیطرح برابر جنگ بپا رہی یہانتک کہ معلوم نہوتا تھا کہ کون کہ قتل ہوا بعد ازان کہ غبار صاف ہوا اور
گرد بر طرف ہوئی تو دریافت ہوا کہ اعراب صحرائیوں میں سے ایک سو بیس آدمی قتل ہوئے اور معاذ بن جبل کا بیٹا اسی ہنگامے
میں گم ہو گیا ہر چند تلاش ہوئی پر نملا پھر جب رات ہوئی تو معاذ باچند اشخاص طرف مقام معمعہ کے گئے وہاں اپنے لڑکے کو
پایا اوس حالت میں کہ وہ دم توڑ رہا تھا کہ ہر آئینہ اوسکے زخم بہت کاری لگے تھے تب اوسکو اپنے مقام پر اوٹھا لائے اور اوسکی
بالین پر معاذ بیٹھے روتے تھے اور عبدالرحمن بن غنم برادر عیاض نے کہا کہ جب مینے اوس لڑکے کو دم توڑتے دیکھا تو میں رونے لگا
یہانتک کہ رونے میں میری آواز بلند ہوئی تب وہ لڑکا بولا چپ رہو یہ غزوہ مجکو بہت محبوب ہے اور مجھے زیادہ تر خوش آیا
اون غزوات سے جو ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مینے غزوہ کیا تھا اوسوقت معاذ نے کہا اے فرزند اس صلہ مین
تو ملاقات اپنے پروردگار کی کریگا آخر جسوقت اذان ظہر کی ہوئی تو وہ مر گیا اور ہنوز مردم لشکر اپنی نماز سے فارغ نہوئے تھے
کہ معاذ اوسکو اوسکے پیرہن میں کفنا چکے اور دوسرا اپنے خون میں تر تھا پھر جب لوگ نماز سے فراغت پا کر آئے تو اوسکو مدفون
پایا تب سبھوں نے معاذ سے کہا حقتعالی تجھپر رحم کرے تو نے انتظار کیوں نکیا کہ ہم بھی اوسکے جنازے پر حاضر ہوتے معاذ نے
جواب دیا یہ بات خلاف سنت ہے بلکہ یہ فعل جاہلیت کا ہے کیونکہ ہم لوگ اوس زمانے میں بخواہش تمام اپنے اموات کے

دفن مین

دفن مین تاخیر کرتے تھے تاآنکہ ہم دربارۂ دفن ہو تاکے مامور بتعجیل ہوئے غرضکہ جب معاذ نے دفن پسر سے فرصت پائی تو اپنے
مقام پہ پھر آئے اور اپنا سر و ریش اپنی دہوکر سرمہ لگایا اور اپنا لباس پہنکر عیاض کے خیمے مین حاضر ہوئے اور لبون پر اظہار
تبسم اور زبان پر اکثر تکبیر تہا اور یہ اسلیے کہ اس سے وہ اپنے تئین تسکین و تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے هَنِيئًا لَكَ يَا وَلَدِي
یعنے اے میرے فرزند یہ شہادت تجکو مبارک ہو یہ سنکے عبدالرحمن نے کہا یہ تمہاری کیا باتین ہین معاذ نے کہا مینے رسول خدا
صلے اللہ علیہ سلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے جس شخص کا فرزند مرجاوے اوس حالت مین کہ والد اوسپر حریص ہو اور وہ اوسکو
نہایت عزیز ہو اور مرنا اوسکا اوسپر شاق عظیم ہو تو بصورت غزوہ اوسکا بہترین غزوات ہوگا اور اجر و صلہ اوسکا قضاے
الہی مین واسطے اوسکے اور میت کے کوئی شئے خوبتر مغفرت سے نہین ہے اور بدلا اوسکے دار دنیا کا خوشترین دار آخرت ہوگا
اور اوسکے اہل سے نیکوترین اہل ملینگے اور حقتعالی اوسکی زوجیت مین حور العین عطا کریگا جو نہایت سرخ و سفید ہونگی القصہ
جب روز روشن ہوا تو لشکر اسلام بطلب جہاد سوار ہوا و بناگاہ ایک پرا گھوڑونکا نمودار ہوا اور اوسپر لوگ جو سوار تھے وہ سب
بے ہتیار تھے پھر جب جانبین سے باہم دوچار ہوئے تو وہ سب سوار پیادل ہوکر بقصد ملاقات سپہ سالار لشکر اسلام کے آگے بڑہے
مگر یوقنا نے پیش قدمی کرکے اونکو للکارا کہ تم لوگ کون ہو کہانسے آتے ہو اونہون نے کہا ہم اہل ارزن الروم ہین اور یہ شخص ہمارا
مقدم و پیشوا ہے اور یہ اشارا اپنی جماعت مین سے طرف ایک شیخ کے کیا کہ وہ نیک پیرمرد تھا تب یوقنا نے اوس سے درشت کلامی
کی پس اوسنے کہا حقتعالی نے تمہاری طرف میری راہبری کی اسطرح پر کہ مین جو امشب بہ نیت قتال فردا کے سویا تھا تو رویا
مین مینے مسیح علیہ السلام کو دیکھا اونہون نے برائے اتباع شریعت محمدؐ کے مجکو امر کیا اور فرمایا کہ ہر آئینہ نبیؐ ان عربونکا وہی ہے جسکی بشارت
خدا نے مجکو دی ہے پھر جو شخص اوس سے روگردانی کریگا وہ ہم مین سے نہین ہے جب یوقنا نے اوسکا یہ کلام سنا تو وہ خود بھی
مع اصحاب اپنے گھوڑونسے اوترکر پیادہ اون لوگونکے ہمراہ ہوکر پاس عیاض رضؓ کے گئے اور سارا ماجرا اونسے بیان کیا یہ سنکے عیاض رضؓ
بتعظیم شیخ درفشیل اوٹھ کھڑے ہوئے اور اوس سے مصافحہ کیا پھر سب مسلمانون نے شیخ سے اور ہمراہان شیخ سے مصافحہ کیا
پھر شیخ یعنے درفشیل نے جو باتین اپنے رویاے صادقہ کی یوقنا سے کہین تہین وہ تمام عیاض سے بیان کین بعد ازان شیخ
اور اوسکے جملہ اصحاب مشرف باسلام ہوئے اس بات سے ملکہ طاریون بہت خوش ہوئی اور اپنی خواہر فارونہ کو سپرد شیخ کردیا
کہ وہ اوسکو لیکر ارزن الروم کو گیا اور عیاض امیر نے اوسکے ہمراہ دس مسلمانونکو کردیا تاکہ اہل ارزن کو واسطے اسلام کے دعوت و طلب
کرین اور اونکو شرائع دین سکھلاوین واقدی رح نے کہا وہ دسون آدمی جو جماعت درفشیل کے ہمراہ بھیجے گئے اونکے نام یہ ہین
رافعہ بن عبداللہ و سلامتہ بن عدی و مرقال بن الاکوع و ابن خویلد و جریر بن صاعد و عبداللہ بن ضبرۃ و سہل بن سعد و مصعب
ابن ثابت و حازم بن عمرو و ابو نمیر بن بشار راوی نے کہا کہ درفشیل نے بعد قبول اسلام اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم کو
وداع کیا اور اونسے رخصت ہوکر کوچ کیا اور وہ دسون اصحاب ہمراہی بھی اوسکے ساتھ تھے تاآنکہ ارزن الروم مین پہونچا
اہل شہر نے خیریت درفشیل اور اوسکے اصحاب سے بہت شادمانی کی اور پیشوائی کو نکلے و بعد ازان جب ملک درفشیل نے

اپنی مجلس مین جلوس کیا تو اکابر و عمائد مردم کو طلب کیا اور اونسے تمام سرگذشت چشمدید اپنی بیان کی اور اونپر اسلام کو عرض کیا آخر اونمین سے اکثر مشرف باسلام ہوئے اور اون دسون اصحاب نے نومسلمونکو احکام اسلام بتائے اور قرآن مجید پڑھایا وبعد ان ویشیل نے تمام اون قلعون و گڑھیونکو جو متعلق بلد اخلاط سے تھے مسلمانونکے حوالہ کر دیا پھر وہانکے باشندہ نمین سے کچھ لوگ تو اسلام لائے اور کچھ لوگ ادائے جزیہ پر سال آیندہ سے مقر ہوئے و بعد ازان عیاض نے اصحاب کو طرف خوی و سلماس و سمانب اور مضافات و س سرزمین کے براے دعوت اسلام روانہ کیا آخر وہ سب اسلام لائے مگر بعضے محروم سے اور کچھ لوگ ... سب مین سے اون نومسلمانون کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے کہ اونھون نے اونکو احکام شرع بتائے اور قرآن سکھلایا و بعد ازان عیاض نے ملک طاریون کو ولایت ممالک اخلاط پر مستقر کیا ❖

ذکر فتح ارزن و سعرد و جبل ہارون ❖

واقدی رحمہ نے کہا جب بعد فتح ارض بعیہ کے دیار بکر و ارمینیہ کے تئین جسکو اخلاط بھی کہتے ہین حقتعالی نے واسطے مسلمین کے ہاتھ پر عیاض بن غنم رضہ کے فتح کر دیا تو عیاض نے ایلچی پاس یرغون کے کہ قرتوتا مین بھیجا کہ اوسنے وہان جاکر حسب الحکم ولایت ارمینیہ یعنے ممالک اخلاط کی حکومت پر یرغون اور اوسکی زوجہ طاریون کو مستقر و مستقل کیا اور ان دونونسے عہد و میثاق خدا کا اس امر پر لیا کہ درمیان خلائق کے معاملہ بعدل کیا کرین اور پیروی شریعت کی رکھین اور موافق خدا کے حکم جاری کیا کرین چنانچہ اون دونون نے اس عہد کو قبول کیا وبعد ازان عیاض رضہ نے فلیح مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بسر کردگی جمعیت ایک سو آدمی کے طرف بلاد عراق کے روانہ کیا تاکہ وہ مردمان عراق کو دعوت اسلام کرین اور وعدہ کیا کہ ہم بھی وہین آملتے ہین چنانچہ وہ سطرف تو روانگی فلیح کی برسم رسالت ہوئی اور خود سرزمین ارمینیہ سے کوچ کرکے اوس رستہ پر چلے جو بر سر وارد ارزن ہوتے تھے پھر ارزن سے نکل کر بطرف سعرد و جبل ہارون کے گئے اور واقدی رحمہ نے کہا جس شخص نے بنیاد بلد سعرد کی ڈالی تھی وہ سمول بن ماریا تھا اور پہلے یہ شخص زمین بابل مین تھا جو حدود و تیماسے ہے پھر جسوقت وزیر کسری کا وہان اوسکی گرفتاری کی ارادہ سے آیا تو وہ بھاگ کر اس سرزمین پر آیا اور اپنے لیے یہان یہ شہر سعرد آباد کیا غرض جب عیاض یہان آئے اور لوگونکو دعوت اسلام طلب کیا تو اونمین جو عاقل تھے اونھون نے اسلام قبول کیا اور جنھون نے انکار کیا اونپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اونکے لیے عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان عیاض نے وہانسے کوچ کیا اور شہر شمطار اور اساوح مین آئے پس یہان والون نے بھی قبول اسلام کیا اور اوس زمانے تک شہر جزیرہ حدبت نہوا تھا بلکہ بنا اوسکی جس شخص نے ڈالی وہ ایک شخص تھا اہل بنقید سے اوسکا نام عبدالعزیز بن عمرو تھا اور نہر دجلہ اوسکے پشت سے ہے چنانچہ عیاض جب جزیرہ مین وارد ہوئے اور اونھون نے باتفاق اپنے ہمراہیونکے زیارت کوہ جودی و مقام سفینہ کی کی اور گرد اوس مقام کے دلدل بہت رہتی تھی تو مردم اون بلاد کے اوسکو کھینچ چلتے تھے اور مالک اوس جزیرے کا ایک شخص جزیری تھا اوسکا نام صالح تھا سو اوسنے عیاض سے صلح کی اور

قبول اسلام مین اطاعت کی اور شہر عادیہ مین وہ سکونت پذیر تھا اور اوسکے تحت حکومت کراس و زعفران و قفیز و دربیس اور اوسکے سوا اور بہت سے مقامات تھے چنانچہ جسوقت پیغام عیاض کا اوسکو پھونچا تو بے تامل ونے اسلام قبول کیا اور مع سلاح و اطاعت کی اور عیاض کی خدمت مین حاضر ہوکر اسلام لایا اور اوسکے اہل بلد کے حق مین عہدنامہ لکھا گیا کہ جو شخص اونکو دعوت اسلام کرتا تھا تو نفاذ اون عہود مکتوبہ کا کرتا تھا

ذکر فتوح اسماعیلیات

راوی نے کہا بعد فراغ جزیرہ کے پھر عیاض نے طرف ممالک غربی کے کوچ کیا اور روارد ہوئے اوس بلد مین جسمین بدیع قبطی رہتا تھا آخر اوس سے بھی مصالحہ کیا اور جو کچھ اوس پر جزیہ مقرر کیا گیا وہ اوسنے قبول کیا بعدازان عیاض نے وہانسے کوچ کرکے اسماعیلیات کا قصد کیا وہان پھونچکر عمرو بن جندب کے تئین بسر کردگی ایک جماعت کے واسطے تاخت و تاراج اوپر موصل اور اوسکے مضافات کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ گئے اور تاراج کرکے غنائم کثیر قبضے مین لائے اس بات پر بعضون نے صدائے شور و فریاد بلند کی یہ غل سنکے باشندگان موصل اور ساکنان نواحی نکل پڑے اور خوب مقاتلہ کیا یہانتک کہ جندب سے ساری غنیمت چھین لی اور جندب کو بھی شہید کیا پس اصحاب نے جندب کو بجانب غربی دفن کردیا پھر جب عیاض کو یہ خبر پھونچی تو اسماعیلیات سے کوچ کرکے موصل پر نازل ہوئے اوسوقت اہل موصل بسلاح و سامان جنگ طرف عیاض کے نکلے تب خالد نے باشکر جنگ آور اہل موصل پر حملہ کیا آخر اونکو شکستہ بال و خستہ حال کردیا اور اوسوقت اوس شہر مین شہر پناہ نتھا جو مانع تاخت ہوتا چنانچہ موصل کو خالد نے بزور شمشیر لیا اور جانب نینوی کے نظر کی کہ وہ ایک شہر ہے جو شامل ہے زمین و پہاڑ سے تب خالد نے وہان والون سے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہے لوگون نے کہا یہ نینوی ہے خالد نے کہا عجب نہین ہے کہ یہی شہر یونس بن متی علیہ السلام کا ہو اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ اوس عرصے مین مالک نینوی کا ملک انطاق تھا سو عیاض نے اوسکو نامہ لکھا اوسنے اطاعت سے انحراف کیا تب صالح جزیری کو اوسکے پاس بھیجا صالح نے اوسکو فہمایش کی کہ یہ اہل اسلام جس امر کا ارادہ رکھتے ہین یعنے اجابت اسلام چاہتے ہین اگر تو اونکی اطاعت سے سرتابی کریگا تو مین تجکو ضرر پہونچاونگا اور تجکو زندہ نچھوڑونگا آخر اوسنے درجواب نامہ عیاض کے یہ مضمون لکھا کہ مین چھ مہینے کا مصالحہ کرتا ہون اسلیے کہ اس مدت تک مین انتظار کرونگا امر کسری کا اگر اہل اسلام اوسکے بلاد کو فتح کرلینگے تو مین بھی اونکی اطاعت مین داخل ہونگا اور یہ عذر اوسکا اسوجہ سے تھا کہ وہ تابع حکومت کسری کا تھا چنانچہ اس بات کو مسلمانون نے منظور کیا اور اوسی شرط پر اوس سے مصالحہ کرلیا بعدازان عیاض نے خدمت میں امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے نامہ لکھا کہ مشتمل تھا اون اخبار فتح و ظفر پر جو حق تعالی نے اونکو فیروزی بخشی تھی نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عیاض بن غنم الاشعری الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اما بعد سلام اللہ علیک و رحمۃ و برکاتہ فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فالحمد لله الذی ایّد الاسلام بنصرہ ومحّص الشرک بقهرہ فلله الحمد علی ما اولی ومنح فازال وکشف ورفع وصرف من عظائم ولخذ من غنائم حمداً یزید الآمال انفساحا والصدور انشراحا وقد لانت لنا شدۃ بعد صلابتها ورقت الایام بعد قساوتها ویسّر الله تعالی امرنا وقد اوردنا الاعداء موارد المهالک وضیّقت علیهم المسالک فارتبکوا فی رقافهم واستترکوا فی وثاقهم ولم یجدوا فی الارض لا فی السماء مرتقا ولتشتّد بهم الفرق فازعجهم القلق وانهم احالوا وخایلوا وداهنوا وراسلوا واظهروا القصد من الایام والدخول فی الاسلام والتردد به من الظلم والجنوح الی السلم فاقررناهم علی ذلک بعد ان اشرفوا علی المهالک فمنهم من اسلم وبایع ومنهم من اقام تحت الذمۃ وتابع وقد نشر الله اعلامنا واعزّ دیننا وقهر عدوّنا وشدّ سیوفنا واعلا کلمتنا واظهر شریعتنا وقد صرف الله شرورهم واخمد نورهم وازال نصرتهم وکفی البلاد والعباد مؤنتهم والحمد لله وحدہ وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلّم والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ الله وبرکاته یعنے یہ نامہ خداوندیہ نامہ ہے عیاض بن غنم الاشعری کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے کہ بعد حمد خدا وصلوۃ مصطفے کے سلام خدا ورحمت وبرکات اوسکی آپ پر نازل ہوں مین حمد وشکر کرتا ہون اوس خدا کا کہ اوسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اور مین درود وسلام بھیجتا ہون اوسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ستائش ہے اوس خدا کے لیے جسنے اپنی نصرت سے دین اسلام کی ترقی کی اور اپنے غضب سے شرک وکفر کو ذلت دی اور منت وسپاس ہے خدا کے لیے اس بات پر کہ اوسنے نعمتین بخشین اور احسان کیا یس اوسنے اپنی عطایائے عظیمہ سے ہمارے دشمنونکو ہمسے دور کر دیا اور اوسنے ہمسے کشف اندوہ وملال وصرف اجلال کیا اور غنائم وافرہ سے جو اوسنے ہمارے تئین عنایت کین اوسکے بدلے ہمسے محض حمد وشکر اپنے لیے پسند کیا اور وہ حمد وشکر ہمارے ہی حق مین موجب مزید کشائش کار وباعث واشبد خاطر بیقرار کا ہے اور حال یہ ہے کہ اوقات شدائد بعد صعوبات کے ہمارے لیے سہل ہو گئے اور ایام نا فرجام بعد سختیونکے ہمپر نرم ہوئے یعنے دن سختیونکے نکل گئے اب حق تعالے ہمارے امور کو آسان کریگا اور تحقیق کہ دشمن ہمارے معرض ہلاکت مین پڑ گئے اور راہین اونپر تنگ وبند ہوگئین اور اپنی تنگی وخواری مین شامل ورباہم معاہدہ کرنے مین شریک ہوئے اور نہ اونکو زمین مین کہین نکاسی ملی نہ آسمان پر چڑھنے کا اونھون نے رستہ وزینہ پایا اور اونمین سخت تفرقہ پڑا اور بیقراری نے اونکو از جا وازخود رفتہ کر دیا اور اونھون نے بڑے بڑے حیلے کیے اور بہت بہت باہم تنگدلی وپاسداری کی ونہایت چرب زبانی سے لاف زنی کرتے رہے اور آپسمین مکاتبات ومراسلات بکثرت جاری کیے یعنے بہت کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور اکثر ایام گذاری کی اور اظہار داخل ہونے اسلام کا کیا یعنے حیلہ سازی سے وعدہ واقرار اسلام لانے کا کیا اور تاریکی جہل سے قبول اسلام مین متردد رہے اور بشتیر میل بصلح رکھتے تھے آخر ہمنے اسی مصالحہ پر اونسے اقرار کیا چنانچہ بعد ازان کہ وہ مشرف وقریب بہلاکت ہوئے تو بعضے اونمین سے اسلام لائے اور بیعت کی

اور بعضے لوگ نہین زیر قدم ہے یعنے ذمی ہوئے اور ثابت کی وجہ تحقیق کہ حق تعالی نے ہمارے عظمونکو ہر جا بلند کیا اور ہر طرف دستکے
پھر ہرونکو کھلا رکھا اور ہمارے دین کو غالب و ہمارے دشمنونکو مغلوب کیا اور ہر کہین ہماری تلوار کو تیز و حملہ آور و ہمیشہ ہمارے
کلمات کو بالا رکھا اور ہماری شریعت کو غلبہ دیا اور اونکی صورتونکو بدل ڈالا اور اونکے چہرے کی روشنی کو شرمندہ کر دیا اور نصرت کو
اونسے دور کیا اور اونکو ایک دوسرے کی مدد سے باز رکھا اور حق تعالی بلاد اسلام اور عباد مسلین کی مؤنت و کفالت کے لیے
کافی ہے اور حمد ہے واسطے خدائے واحد و یکتا کے اور صلوۃ و سلام خدا نازل ہو او پر سید و پیشوا ہمارے محمد مصطفےٰ کے اور اونکی آل
اصفیا اور اصحاب باصفا پر اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلین پر اور رحمت و برکات خدا او پر آپ سب کے اور اس نامے کے
ساتھ خمس حاصل دیار بکر کا بھی بتفویض شرجیل بن حسنہ کے جو کاتب وحی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے روانہ کیا اور
اونکے ہمراہ دو سو سوار بھی کر دیے اور نامہ اونکے سپرد کر کے حکم جلد روانگی کا دیا چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور بعد چند روز اونکے
جانے کے عامر بن فزینہ فرستادہ سعدؓ بن ابی وقاص کا عراق سے پاس عیاضؓ بن غنم کے پہونچا اور درخواست مدد و کمک
اوپر کسری کے کی سو عیاض نے اوسکی امداد کے لیے ایک جماعت مردان شجاعت کی بھیدی پس حقتعالی نے ملک عراق کو
سعد کے ہاتھ پر فتح کر دیا اور ماجرا اوسکے حرب کا اور واقعات وہانکے جو کچھ امور سعد سے گذرے ہم ذکر کرتے ہین واللہ الموفق

ذکر فتوح العراق

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی اوس شخص نے جسکے وثوق و اعتماد پر مجھے بڑا اعتقاد ہے وہ کہتا ہے
جب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو بسر کردگی لشکر کافی طرف عراق کے بھیجا تو وہ روانہ ہو کر راہ
چلے گئے یہانتک کہ سرزمین صعبہ مین پہونچے اور خبر اون لشکر کی یعمور بن میسرۃ العبسی کو علی الاتصال پہونچین اور وہ اوس
زمانے مین بعد ایاس بن قبیصہ کے والی عرب تھا اور نعمان بن المنذر بھی جانب کسری بن یزدشیر سے اوسی نواحی مین والی
ملک تھا چنانچہ اون دونون نے کسری کو نامہ لکھا اور اس خبر کو مندرج کیا کہ لشکر مسلمانونکا مدینے سے بھیجا ہوا عمرؓ بن الخطاب کا
بقصد سر کرنے اور لے لینے ملک عراق کے آپہونچا ہے پس اے بادشاہ خواب غفلت سے بیدار ہو اور بیخبری سے ہوشیار ہو
اور اپنے مصالح امور دولت و سلطنت مین فکر و تدبیر کیجیے اور آگاہ ہو اس بات سے کہ یہ وہ زمانہ ہے جسکو ہم سنا کرتے تھے اور
اوسکی تصدیق نہین کرتے تھے بلکہ تکذیب کر کے اوسکو درست نہین جانتے تھے اور وہم گمان اس بات کا نہ رکھتے تھے کہ کوئی ہمپر
جسارت و جرأت کریگا اور نہ کوئی ہماری طرف لشکر بھیج سکیگا سو وہ وقت معین آ گیا کہ والی مدینے کا عمرؓ ہوا ہے اور وہ صاحب
فتوح کثیرہ کا اور وہ بہت سے ملوک کو شراب شر بلا کر ہلاک کر چکا ہے پس ضرور ہے کہ اپنے قدم ہمت سے کھڑے ہو اور اپنے
دشمنونکے مقابلے کے لیے روانہ ہو کر پیش قدمی کرو اور ہمنے آپکو خبر دی تاکہ اپنے کام پر ہوشیار و خبردار ہو رہو اور اپنے دل
سے دور رکھو کہ اس بات کو سہل سمجھکر طرح دو کیونکہ اکثر امر خفیف ثقیل ہو جاتے ہین اور بشتر کار آسان دشوار ہو جاتے ہین

اور حال یہ ہے کہ شہر بشہر ایک چنگاری معلوم ہوتی ہے و بالآخر اوس سے بہت سی آگ بھڑک جاتی ہے زیادہ تطاول
راوی نے کہا پھر جب نامہ یزدجرد پہونچنے تھا پاس کسری کے پہونچا اور پڑھا گیا تو اوسکے بدن مین ہیجان غضب سے رعشہ
و لرزہ پڑ گیا اور اپنے تخت پر غیظ و غضبان سے جنبش کھانے لگا اور قبائل سادہ و حمیر اور رہ کو اور اقوام دیلم و سہارنہ کو طلب
کر کے اوس نامے کو اونکے سامنے پڑھوا کر سنوایا اور اونسے کہا کہ یہ امر جو ہم پر واقع ہوا اور ہمارے زمانے مین اوسپر شرف مطلع ہوئے
یعنے اوسکو بچشم خود دیکھا تو اب ہم تم لوگونکی کیا راے ہے اور تمہارا کیا مشورہ ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ عرب اس کوشش
مین ہین اور نظر و فکر اس باب مین رکھتے ہین کہ اپنے لیے مواضع سکونت ٹھہرا کر اون مین مقام و منزل کرین اور حال یہ ہے
کہ ان لوگون نے روم کے ساتھ بڑا شر کیا اور اونکو بہت ضرر پہونچایا اور اونکے شہرون پر متسلط ہو گئے اور اونکے خزانون پر
قبضہ کر لیا و حال آنکہ روم جمعیت عظیم مجتمع ہوئے تھے اور اونمین سے کوئی باقی تھا جو شام مین نہ پہونچا ہو اور ایسا کوئی تھا
جو مقام یرموک شریک حرب نہوا ہو اور یہ عرب تو جماعت قلیل ہین جو تمہارے بلاد مین در آئے ہین اور عازم و آمادہ ہین
اس بات پر کہ ملک تمہارا تمہارے ہاتھ سے چھین لیوین اور تمہارے لیے اب کچھ اور سود مند نہین ہے سواے اسکے کہ عزم بالجزم
کرو اور شتاب روی پر بکمال حزم کاربند رہو اور دشمنونکو اپنے اہل و عیال و اموال اور اپنے خانمان و اولاد و بلاد سے دفع کرو اور
خوب سمجھ لو کہ عرب کے تئین بڑی آرزو ہے اور اونکے دلون مین یہ بات سمائی ہے کہ تمہارے شہرون اور قلعون پر تسلط
کرین اور ہر گاہ وہ تمکو اپنی جنگ سے خوف زدہ اور اپنے مقابلے سے باز ماندہ دیکھینگے تو وہ تمپر ایسے جھپٹ پڑینگے جیسے شیر
اپنے شکارون پر ٹوٹ پڑتے ہین غرضکہ مؤذن و نقیب اونکے اول روز سے علی الاتصال پکارتے رہے اور غیرت و غضب
دلایا کیے چنانچہ مروی ہے مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ اَمِنَ غَائِلَةَ النَّوَائِبِ یعنے جو کوئی انجام کار پر نظر رکھتا ہے وہ افتاد
ناگہانی مصائب سے امین رہتا ہے القصہ کسری نے دروازے خزانے اور خلعت خانے کے کھلوا دیے بعد ازان کسری ترتیب
فوج مین مصروف ہوا چنانچہ مہرزان کو خلعت دیکر پچاس ہزار پیادہ و سوار کا افسر کیا اور عطار بن مہرود کو خلعت دیکر بیس ہزار
جمعیت کا سردار کیا اور خارین بن ہیان کو بھی خلعت پہنا کر بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار کیا اور سب افسرونکو حکم کیا کہ سرزمین نریدان
مین جا کر مع اپنی اپنی جمعیت کے خیمے کرین چنانچہ وہ سب حسب الحکم کاربند ہوئے و بعد ازان کسری نے ایک ایک نامہ طرف والی
خراسان و ممالک ماوراء النہر کے روانہ کیا اور اوسمین بعد ذکر حالات کے مضمون مدد طلبی مندرج کیا کہ وہ لوگ مع اپنی اپنی فوج کے
قتال اصحاب رسول خدا صلعم پر بہت جلد پہونچین پھر جسوقت نامے اوسکے اون ملوک کے پاس صادر ہوئے تو بالضرورہ متوجہ
بروانگی ہوئے اور طرف عراق کے دوان و شتابان مانند گھٹاے پران کے روان ہوئے اور منجملہ قوم کے یہ چند رئیس ابھی موجود تھے
شہریار بن کباد و فرجان الاہوازی و ہتیل بن جسوم و جابر الہمدانی اور اوسکے ساتھ چالیس ہاتھی مست تھے واقدی رحمۃ اللہ نے
کہا پھر جب یہ سب فوجین مجتمع ہوئین تو کسری نے کوچ کیا اور سبھونکو سرگرم کر کے سرزمین شہر طاق و فراشتہ کیطرف لیگیا
اور اوسکے لشکر خاص کا سالار مہران تھا پھر وہان جائزہ و شمار جیوش کا ہوا تو ایک لاکھ پچاس ہزار سوار و پیادہ مرد کارزار تھے

۔ سے اتباع و تبعین کے اور پشت پیش جیوش کے قوم دیلم اور اہل عجم تھی اور اون سب کے آگے آگے وہ سارے فیل تھے اور اون ہاتھیون کی
ارت پر بلند ایک گدی دیباج کی کسی تھی اور ہر ایک گدی پر چالیس چالیس مرد مقاتل سوار تھے اور چیتے وہل بجاتے تھے اور
ایک ہاتھی کی سونڈ مین ایک ایک تلوار تھی تاکہ آدمیونکو اوس سے قتل کرین اور اون ہاتھیونمین ایک فیل اعور تھا کہ برا
خوب مانند کوہ کے بلند تھا اور وہ سب ہاتھیونسے مقدم تھا یعنی سبکے آگے چلتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو اور سب ہاتھی اوسکے
پیچھے پیچھے ہوتے تھے اور جب وہ ٹھہر تا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور اون ہاتھیونکے پیچھے گلہ جوان پیلونکا بندھا تھا اوپر
ہتیار سلاح و خزانہ لدا تھا غرضکہ جب ساز و سامان سے روانگی پر آمادہ ہوئے اوسوقت اُردشیر بادشاہ نے اعادہ اپنے
کلام سابق کا کرکے ذکر دو مقامونکا کیا کہ اے اہل فارس تم لوگ ہمیشہ ملوک رہے اور ہیبت تمھاری دلونمین اقوام ترک و
دیلم و روم و جرامقہ کے متمکن رہی ورسیطرح تم حق مین رعایا کے معادل ہو یعنے اونکی اصلاح و رفاہ ملحوظ خاطر رکھتے ہو تو
چاہیے کہ اس قوم یعنے عرب کو بزور مال دفع کرو یعنے اگر یہ لوگ طالب و طامع مال ہون تو انکو مال کافی دیکر میان سے
نکال دو اور اگر اس سے انکار کرین اور خواہان ملک ہون تو انسے جنگ کرو چنانچہ اُردشیر بادشاہ نے یہ کہکر سران
لشکر کو رخصت کیا اور وہ سب روانہ ہوگئے

ذکر فتوح خورنق وقتل نعمان بن المنذر و فتح حیرہ و قادسیہ

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی حسن بن اسحاق نے اور کہا مجھے خبر دی ہے سلیمان بن عمرو نے
اور سلیمان نے کہا مجکو روایت پہونچی ہے کہ سعد بن ابی وقاص تیس ۳۰ ہزار سوار سے عراق کو روانہ ہوئے اور راہ سے
بجیلہ و نخع و شیبان و ربیعہ و اخلاط کے ملے جو داخل عرب ہے اور لشکر سعد مین ایسا کوئی عراق کو نہین گیا جسکے اہل و
اولاد اوسکے ہمسفر نہون اور ملوک فارس مین سے ایسا کوئی نہین گیا جسکے ہمراہ اوسکا کُل مال نہو تاکہ بجدّ و عزم تمام مقاتلہ
کرین اور ملک کسریٰ نے اسی امر کی خاطر اونکو وصیت و فہمائش کردی تھی چنانچہ **راوی** کہتا ہے کہ سعد نے منزل رجبہ سے
طرف حیرۃ البیضا کے کوچ کیا اور وہین لشکر نعمان بن المنذر کے خیام بپا تھے اور اوسی کے میدان مین بحوبے ایستادہ تھے
اور جمیع عرب باشندگان عراق بھی کہ وہ سب اسّی ہزار تھے شریک لشکر نعمان تھے اور نعمان نے اونکو وفور انعام و خلعت سے
مستفیض کیا تھا اور ملک کسریٰ کیطرف سے اونکو وعدہ بکل جمیل دیتا تھا یعنے اقرار تمام بذل و عطا کا کرتا تھا اور اون سے
کہتا تھا کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب ہین اور تم بھی عرب ہو اور ہلاکت ہر شے کی اوسی کے ہم جنس سے ہوتی ہے اور یہ عرب
بھی مثل ہمارے ہین کچھ انکو ہمپر فضیلت نہین ہے بلکہ فضیلت ہم مین ہے کیونکہ درمیان ہماری قوم کے ملوک ہین کہ اوس
قوم نے ہم اکاسرہ و ملوک کو مقدم و سر آمد اپنی دولت و جمعیت کا کیا ہے تا آنکہ ہم اونکے لیے رکن ہین اور اونکے دشمنون پر
اونکے مددگار ہین اور اصحاب محمد کے لیے کوئی امر فخر کا نہین ہے جو وہ ہمپر افتخار کرین بلکہ ہمارے لیے اونپر فخر ہے کیونکہ

ہرگاہ اونکے گمان مین حق تعالیٰ نے اونمین سے نبی مبعوث کیا اور اوسپر اپنی کتاب نازل کی ہے جسکو وہ قرآن کہتے ہین تو
ہمارے واسطے انجیل ہے اور ہم مین عیسیٰ بن مریمؑ اور جمیع حواریین ہین اور ہمارے لیے مذبح یعنے قربانگاہ ہے اور ہم مین
قسیسین و رہبان و شماسہ ہین اور ہمارے لیے ناقوس ہے و بہرحال دین ہمارا عتیق و قدیم ہے اور اونکا دین نو ایجاد
و جدید ہے پس لازم ہے کہ ہنگام وغا کے ثابت قدم رہو اور جیسا کہ ملک کسریٰ کو تمہارے ساتھ حسن ظن ہے چاہیے
کہ تم ویسکے مطابق ہو راوی کہتا ہے اوسی درمیان مین کہ نعمان یہ باتین قوم سے کر رہا تھا کہ ناگاہ عمدہ اوسکا ایاس
صاحب حرس یعنے سردار نگہبانون و پاسبانونکا اوسکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ملک اسوقت ہمارے دشمنون نے
ہماری طرف ایلچی بھیجا ہے یہ سنکے نعمان نے کہا اوس ایلچی کو میرے پاس لاؤ اوسنے اوسکو حاضر کیا اور وہ ایلچی سعد بن
ابی عبید القاری تھا پھر جب وہ روبرو نعمان کے اوسکو حاضر لایا اور جسوقت سعد روبرو نعمان کے کھڑا ہوا تو اوسوقت
حجاب و خدام نے اوسپر زجر و قہر سے شور کیا کہ تمام یہ سرزمین ہمارے بادشاہ کی ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس خطاب سے
غرض اون لوگونکی یہ تھی کہ سعد نے مراسم تعظیم شاہی کو ترک کیا اور آداب ملوک ادا نکیا تھا) مگر سعد نے اونکی باتون پر
کچھ التفات نکی بلکہ بطرف نعمان خطاب کر کے یہ کلام کیا کہ حق تعالیٰ نے ہمکو مامور اس امر کا کیا کہ ہم ایک دوسرے کو سجدہ نکرین کیونکہ
یہ رسم و عادت قبل بعثت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایام جاہلیت مین جاری تھی مگر جب سے حقتعالیٰ نے آنحضرت علیہ السلام
مبعوث کیا تو اونکے لیے ہدیہ و تحفۂ سلام کا مقرر فرمایا اور اونکے پیشتر انبیا مین بھی یہی طریقہ نافذ تھا کیونکہ سلام ایک نام ہے نامہاے
خداے عزّوجلّ سے مگر یہ تحیت جو تمہاری ہے وہ شیوہ جبابرہ و متکبرین ملوک کا ہے یہ سنکے نعمان نے جواب دیا کہ ہم جبابرہ
مین سے نہین ہین بلکہ جلالت و عظمت ہماری تمسے عظیم تر ہے اسلیے کہ تم اپنے دین مین موحد ہو اور حقتعالیٰ کو واحد جانتے ہو
مگر پسر خدا عیسیٰ بن مریمؑ سے انکار کرتے ہو تب سعد نے کہا تو مجھے بتا کہ عیسیٰ بن مریم مین جو قدرت حاصل تھی وہ حالت
عبودیت تھی یا شان ربوبیت تھی غرض کہ درمیان اون دونکے بہتیرا اس قسم کا مکالمہ سرگرم رہا یہانتک کہ کلام سعد سے
نعمان بہت عجب مین آیا اور نہایت متحیر ہوا پھر سعد سے کہنے لگا افسوس ہے تیری قوم پر کیا چیز تجھکو یہان لائی ہے
اور تو کسلیے آیا ہے سعد بن ابی عبید نے کہا ہمارے امیر سعد بن ابی وقاص نے مجھکو تمہارے پاس اسلیے بھیجا ہے کہ تو بھی عرب سے
ہے پس حیف ہے کہ کوئی امر موجب تیرے زیان و منقصت کا ہو اور تجھکو اوسکا ضرر پہونچے اور یہ قوم علوج و گبر ہین کہ کوئی
دین نہین رکھتے ہین انکے لیے کوئی شریعت نہین ہے کہ اوسکو بجا لاوین اور نہ اونکے واسطے کوئی فریضہ ہے کہ اوسکی پیروی
کرین اور اوسکو ادا کرین اور ہم تمکو دعوت و طلب کرتے ہین بطرف شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
کے یعنے تم گواہی دو اور اقرار کرو کہ سواے اللہ کے کوئی الٰہ لائق بندگی کے نہین ہے اور محمدؐ فرستادہ اوسی خداے
یکتا کا ہے اور چاہیے کہ جو کچھ ہمارے لیے حلال ہے وہی تمہارے لیے بھی حلال ہو اور جو شے ہمپر حرام ہے تمپر بھی حرام ہو
اور اگر تم اس امر سے انکار کرو تو پھر جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی انحراف کرو تو خبردار رہو حرب خدا و رسولؐ سے

چنانچہ نعمان نے جب کلام سعد سنا تو اوسکی باتون پر تمسخر اور خندہ زنی کی راہ سے ہنسا اور کہنے لگا تمھارے نفوس تمسے
بطالت کی باتین کرتے ہین یعنے تمھارے دلونمین یہ خیال خام سمایا ہے کیا بھلا جو تمنے روم پر باندہا ہے اور اونسے جزیہ
مقرر کیا ہے مثل اونکے ہمکو سمجھے ہو اور ویسا ہی ہمسے بھی چاہتے ہو تو قسم ہے مسیح کی ایسا نہوگا بلکہ ہمارے لوگ بڑی ثابت قدم
اور بہت مضبوط دل اور نیزہ بازی مین نہایت سخت بازو ہین تو تیغ زنی مین کیا ہی مرد میدان ہین بھلا کسنے تمھارے
دلونمین یہ باتین ڈالی ہین اور کسنے تمھارے کانونمین پھونکا ہے اور کسنے تمھین اوسکی بو سونگھائی ہے کہ تمھاری خاطر مین
صورت محال اس امید کی پسند آئی ہے یہانتک کہ تم قحط بلاد سے آئے ہو یعنے جن بلاد مین قحط رہتا ہے وہانسے بھاگ آئے ہو
اور قصد ملک قوم اسا ورد رکھتے ہو اور ارادہ اخذ بلاد اکاسرہ و ملوک کا کرتے ہو حال آنکہ یہان ساز و سامان حرب مہیا ہے
اور حرارت جنگ سے گرم ہے اور آتش نبرد مشتعل ہے اور حال یہ ہے کہ اردشیر بادشاہ نے اپنی فوجین بھیجی ہین بکثرت
تمام لشکر کشی کی ہے پس گویا کہ تم اونکے نیچے نہین ہو کیونکہ وہ لوگ آ پہونچے ہین تو تم سے اپنے مقصود کو پہونچینگے یعنے تمکو قتل و
اسیر کرینگے اور تمھارے دلونمین جو باتین بھری ہین اوسکو تمھارے دل سے دور کرینگے تب سعد بن ابی عبید نے کہا اے
نعمان تو تعلی کرتا ہے ساتھ باطل کے اور زبان پر لاتا ہے کلام غیر عاقل کیا تو نہین جانتا ہے کہ انجام بخیر واسطے پرہیزگارون کے
ہے اور حال یہ ہے کہ حقتعالی نے اپنے فضل و کرم سے پاس ہر اس کو ہمسے اوٹھا لیا اور جمہور ناس پر ہمکو مظفر و منصور کیا
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سَتُفْتَحُ عَلٰی اُمَّتِیْ کُنُوْزُ کِسْرٰی وَ قَیْصَرَ یعنے قریب ہے کہ خزانے کسری
و قیصر کے میری امت پر کھل جاوین یعنے عنقریب مال و ملک کسرای عجم و قیصر روم مسلمانونکے ہاتھ لگے گا چنانچہ گنجہاے قیصر تو
حقتعالی نے ہمپر مفتوح کر دیے اب گنج کسری تیرے صاحب کا باقی ہے سو حقتعالی بموجب وعدہ اپنے نبی کے وہ بھی ہمکو
عطا کریگا یہ کلام سعد کا نعمان نے سنکر جواب دیا کہ بھلا کہانسے تیرے صاحب یعنے تیرے نبی کو اس بات کا علم ہوا اور کہانسے
وہ اس علم کا وارث ہوا حال آنکہ مینے سنا ہے کہ وہ پڑھا لکھا نتھا تب سعد نے کہا کہ حقتعالی نے ہمارے نبی علیہ السلام کو
بصیرت علم کی عالم ازل و قدم سے عنایت فرمائی تھی اور جو کچھ ازل سے تا ابد قلم قدرت نے لوح محفوظ مین لکھا ہے وہ سب
اونکو بتایا اور سکھلایا پس وہ عالم کان مایکون کے تھے پھر جب نعمان نے یہ بیان سعد کا سنا تو کہنے لگا حیف ہے تیری قوم پر
تو یہانسے اپنی قوم کیطرف چلا جا کہ ہمارے پاس سواے سیف کے اور کچھ تیرا جواب نہین ہے یہ سنکے سعد بن ابی عبید سوار ہوئے
اور اپنے لشکر کی جانب معاودت کی تو دیکھا کہ لشکر نزدیک آ پہونچا ہے چنانچہ سعد بن ابی عبید نے امیر سعد بن ابی وقاص سے
سارا ماجرا نعمان بن المنذر کا اور جو کچھ اوسنے جواب دیا تھا بیان کیا تب امیر نے یہ شعر پڑھے ؎ سَاَحْمِلُ فِیْهِمْ حَمْلَةً عَرَبِیَّةً
وَلَا اَنْثَنِیْ وَاللّٰهِ عَنْهُمْ بِعَسْكَرِ ✣ فَاِمَّا تَرَی النُّعْمَانَ فِی الْقَیْدِ مُوْثَقًا ✣ وَاِمَّا طَرِیْحٌ فِی الدِّمَاءِ مُعَفَّرٍ
یعنے قریب ہے کہ مین اونکے درمیان حملہ کرون حملہ کرنا شجاعان عرب کا اور واللہ اونسے میرے تئین نامرد و بودا نکریگا لشکر
اونکا پھر مین یا تو نعمان کو قید و بند مین بندھا دیکھونگا یا اوسکو خون مین غلطان و بسر افتادہ دیکھونگا بعد ازان سعد بن ابی وقاص

لوگونکو حکم کوچ کا دیا تو وہ سب روانہ ہوئے یہانتک کہ لشکر نعمان پر جا پہونچے پھر بوقت وہ لوگ تین سعایہ کے مقابل ہوئے
تب نعمان نے اپنے لوگونکو سوار اور تیار ہونے کا حکم کیا آخر وہ عرب عراقی اور انکے لشکر والے اپنے گھوڑونکی طرف دوڑے
اور سوار ہوئے اور کچھ گھوڑونکو تنگ لیا اور دف وغیرہ باجے جنگی بجانے لگے کہ دماما اور رونکی دلیری زیادہ ہوئی اور
نشانونکے پھریرے اوڑنے لگے پھر جسوقت سعد رضی اللہ عنہ اونسے قومہت مقابل ہوئے کہ وہ لوگ اپنے ساز و سامان سے
چست و درست تھے تو انھون نے بھی اپنی فوج کی ترتیب کی کہ صفونکو آراستہ کیا اور باگیدگر ربط دیا چنانچہ میمنہ لشکر پر
سعد بن عبید القاری کو مقرر کیا اور میسرہ پر سعد العشیرہ کو مامور کیا اور قلب لشکر کے جناح امین پر سعد بن شجیبہ کو قائم
کیا اور الیسر پر سعد بن لاقیس الہلالی کو نصب کیا اور قلب لشکر مین خود امیر سعد بن ابی وقاص نے قیام کیا اور انکے
ساتھ ابو محجن الثقفی و زہیرہ بن الحویۃ و شرحبیل بن کعب تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی عمار
بن عامر نے اونسے کہا مجھے خبر دی علی بن مسہر نے ابان سے اونسے حسن سے اونھون نے کہا جب صفین برابر آراستہ ہو چکین
اور تکمیل تمام مرتب ہوئین اوسوقت امیر سعد درمیان صفونکے گشت کرتے ہوئے جو لوگ اونمین عرب سے تھے مثل
قبیلہ بجیلہ و طے و بنی ہلال و نخع وغیرہم کے اونکو وعظ و پند کرتے تھے کہ آج وہ دن ہے کہ مثل اسکے پھر نہ دیکھینگے کیا تمنے نہین سنا ہے
کہ تمھارے بھائیون نے سواد شام مین جب اونپر فوج شام نے ہجوم کیا تو اونھون نے کیا کیا کام کیے تھے چنانچہ یہ کلام سعد
سنکے تمام مسلمین چونک پڑے اور جاگ اوٹھے اور کہنے لگے دیکھو ہم اونپر بقصد شدید حملہ کرتے ہین کیا عجب ہے کہ حقتعالی ہمکو انپر
نصرت و فیروزی بخشے یہ کہکے بہادرون نے اپنے گھوڑون کو ڈپٹ کر اوڑایا پھر وہ گھوڑے مانند آندھی کے چل نکلے اور سوار ہوکے
اور وہ مردان کارزار برابر سرگرم قتال شدید رہے یہانتک کہ آفتاب قبۂ فلک کا کلس ہوا یعنے دوپہر دن آیا اور اوسوقت تک
اصحاب نعمان مقابل تلوارون اور نیزونکے ٹھہرے تھے تا آنکہ قعقاع بن عمرو التمیمی یا کہ بشر بن ربیعۃ التیمی ان دونو مین سے
کوئی نعمان سے ملاقی ہوا اور اوسکے سر پر جا پہونچا اور اوسوقت وہ اپنے سوارونکے غول مین تھا آخر قعقاع خواہ بشر نے
اوس غول پر حملہ کرکے اوسکو متفرق کر دیا پھر لشکر پر جا پڑا تو اوسکو پراگندہ کیا اور جوانمردی دکھلائی کہ نعمان کے سینہ پر
ایسا بھالا مارا کہ اوسکی پشت سے پار ہو کر انی چمکنے لگی پھر جب حیرۃ البیضا والے لشکر نے ملک نعمان کا ایسا حال تباہ دیکھا
تو آخر پس پشت منھ پھیر کر بھاگے و بارادہ قادسیہ رخ طرف جیش فارس کے کیا اور یہان مسلمانون نے اونکے اسباب
و مال کو غنیمت مین لیا اور اوس رات کو براحت و آرام تمام بسر کی بعد ازان جن لوگونکو مسلمین نے گم کیا یعنے جو لوگ شہید ہوئے
اونکا شمار کیا تو وہ سب پانسو بیس مرد کام آئے لیکن وہ اہل نخع تھے کہ حق تعالی نے اونکا خاتمہ بشہادت کیا راوی نے
کہا کہ مسلمانون نے وہانکے غنیمت کا سارا مال و اسباب جمع کیا اور سعد ابی وقاص نے قصر خورنق اور تخت شاہی پر قدرت
پائی پھر جو کچھ اموال غنیمت سے وہان دستیاب ہوا تھا وہ سب مقام حیرہ مین چھوڑ دیا اور اوسپر سالم بن مسروق کو محافظ
رکھا اور اوسکے پاس سو مرد اولاد مہاجرین و انصار سے تعینات کر دیے راوی نے کہا و اما وہ لوگ جو لشکر نعمان بن المنذر سے

گریز کرکے قادسیہ کو گئے تھے اور قادسیہ مین جنود فرس ہمراہ رستم زاد بن اسفندیار کے مقیم تھے اور رستم زاد کے ساتھ بہتیرے امرا و ملوک
تھے مثل شہریار بن کنارہ و حزیل بن جسوم و شرسوم الہمدانی و جنابیقوس بن قتاک و شاہیر بن جسوسا پھر جب ان لشکریون نے
جیش نعمان کے فراریونکو دیکھا تو اونسے اونکا حال پوچھا تو اونھون نے سارا ماجرا بیان کیا کہ مسلمانون نے نعمان بن المنذر کو قتل کیا
اور حیرہ پر تسلط کیا اور قصر الخورنق اور تخت شاہی اور تمام جو کچھ وہان تھا سب لے لیا یہ خبر سنکے لشکر فرس مین ہل چل پڑ گئی اور انمین
ہیبت سا گئی اور رنگ چہرونکا اوڑ گیا اور بدنون پر لرزہ پڑ گیا مگر یہ کہ رستم زاد نے سائر اساورہ و امرا و ملوک دیلم کو اپنے
خیمے مین طلب کرکے جمع کیا اپنے تخت پر کھڑا ہوکر خطبہ شروع کیا اور کہا اے قوم آگاہ ہو کہ قوام دولت و سلطنت سیاست سے
ہے اور ناموس و ننگ ریاست سے ہے اور اب تم لوگ عرب کے مقابلے پر ہو کہ وہ لوگ تم پر آپڑے ہین تو لازم ہے
کہ تم بھی نکل پڑو اور جلد سوار ہو اور اونکی طرف بڑھ چلو یہ سنکے وہ سب امرا و ملوک رستم زاد کے پاس سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام پر
جاکر ساز و سامان حرب درست کرنے لگے ناگاہ اس عرصے مین کہ وہ سب تیاری و کمربندی مین مصروف تھے دفعۃً لشکر
سعد ابی وقاص اونکے سامنے سے نمودار ہوا اور وہ لوگ عربی گھوڑون پر تھے اور وہ گھوڑے باریک کمر اور بہت سبک سیر تھے
اور اونپر شہسواران اسلامیہ و دلیران محمدیہ سوار تھے یہ دیکھتے ہی رستم نے فوراً صف آرائی کی کہ ملوک پارس و روم کو اپنے سمت
راست اور ملوک دیلم کو جانب چپ قائم کیا اور خود رستم زاد قلب لشکر مین مستقر ہوا اور اوسکے گرد دیگر امرا اور ملوک نے حلقہ
و ہالہ باندھا اوسوقت یکایک ابو موسی اشعری سفیر و فرستادہ امیر سعد کا طرف رستم زاد کے آیا اور قلب لشکر مین جہان رستم تھا
قصد جانے کا کیا جب حجاب و خدام نے ابو موسی کو اوسطرف آتے دیکھا تو اوسکے آگے بڑھے اور اونکے ساتھ ترجمان تھا تب
اونھون نے ابو موسی سے کلام کیا کہ اے عربی تو کس ارادے پر یہان آیا ہے ابو موسی نے کہا مین رسول و ایلچی امیر لشکر اسلام کا
ہون چنانچہ اون حجاب نے جو کچھ ابو موسی نے کہا تھا وہ رستم زاد سے جاکر بیان کیا رستم نے حجاب کو تعلیم کیا کہ تم اوس فرستادہ سے
جاکر یہ کہو کہ ہمارے مقدم جیش کے پاس جانے سے تیری کیا غرض ہے ولیکن جو کچھ تیرا ارادہ ہے ہمسے بیان کر ہم اوسکا جواب
تجھکو لا دیتے ہین چنانچہ ترجمان نے پاس ابو موسی کے جاکر جو کچھ رستم نے کہا تھا بیان کیا یہ سنکے ابو موسی نے اوس ترجمان سے
کہا تو جا کے رستم زاد اور اوسکے اصحاب سے کہدے کہ ہم تمکو دعوت اور طلب کرتے ہین طرف شہادت خدا اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اگر تمکو اسلام کا انکار ہے تو جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی منکر ہو تو سیف شاہد صادق ہے یعنے ہمارے
تمھارے درمیان مین تلوار ہے کہ وہ صدق شہادت وا کریگی و بتحقیق کہ حقتعالی نے اپنی کتاب مجید مین فرمایا ہے
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت و امداد مومنونکی ہمپر واجب و لازم ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام ابو موسی کا
رستم زاد اور اوسکے اصحاب پاس پہونچایا اور ابو موسی نے طرف امیر سعد کے مراجعت کی پھر جسوقت رات ہوئی تو لشکر رستم سے ایک
جماعت نے فرار کرکے لشکر مسلمین مین آکر پناہ لی جب صبح ہوئی تو رستم کو خبر ہوئی کہ ایک گروہ اوسکے لشکر سے طرف عسکر مسلمین کے
بھاگ گئے ہین تب اوس رستم نے اپنا ایلچی امیر سعد کے پاس بھیجا اور استدعا کی کہ گروہ اساورہ و مرازبہ سے جو لوگ تمھارے طرف

بھاگ گئے ہین اونکو ہمارے یہان بھیجدیجیے یہ پیغام سنکے امیر سعد نے اونکو جواب دیا کہ تم وہ قوم ہو کہ اپنا قول توڑتے ہو اور
نقض عہد شکنی کرتے ہو حالانکہ وہ لوگ ہمارے پاس تمہارے ظلم سے آئے ہین اور ہماری صحبت سے رغبت رکھتے ہین تو یہ واجب ہے
کہ ہم اونسے دفاع ضرر کرین اور اونپر تمکو دست کسیطرح نہ دیوین یہ جواب پاکر ایلچی جب آیا اور ماہیت تمام اوس جواب کی بیان
کیا وہ یہ کلام سنکے غضب مین آیا اور لشکر کو حملہ ومقابلہ و محاربہ کا حکم دیا راوی کہتا ہے کہ لوگ لشکر دشمن کے ہاتھیون پر سوار
تھے وہ شاور بن سلیم ونسلیک بن الکتم وضرار بن کتانا اور اونکے ساتھ والے تھے پھر جب اون لوگون نے افواج رستم زاد کو دیکھا
کہ وہ بقصد مسلمین کے آگے بڑھتے آتے ہین تو گروہ قعقاع نے کہا اے امیر یہ قوم دشمن ہماری ہے اچھی پہچان ہے پر ہاتھیونکا اونکے
آگے آگے ہے جب گھوڑے عرب کے اونکو دیکھینگے تو ہرگز اونکے مقابلہ مین ٹھہر نسکینگے اور ہاتھیون کی چنگھاڑ سننے کی تاب نہ لاسکینگے
تب امیر سعد نے کہا کہ تم لوگ اپنی نیتونکو خدا کے ساتھ خالص ومعتبر رکھو اور رضائے خالق زمین وسما کے واسطے کوشش کرو اور
تیر پھینکو اور پیکان فیلونکے چہرون پر مارو اور تلوارون سے اونکی سونڈونکو کاٹ ڈالو راوی کہتا ہے کہ اون ہاتھیونکے
آگے آگے ایک فیل عظیم ہیکل کوہ تمثال چلا کرتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو سب ہاتھی اوسکے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا
تو سب ٹھہر جاتے تھے اور جدہر وہ پھرتا تھا سب ہاتھی اوسکے ساتھ ہی پھرتے تھے غرضکہ جب طرفین سے لشکرون نے حملہ
کیا اور جانبین سے مبارزان فوج جنبش وجالش مین آئے ناگاہ حلقہ ہاتھیونکا آگے آیا گویا کہ پہاڑ حائل ہوگیا اور اونپر
بڑے بڑے شجاعان عجم سوار تھے پھر وہ سب فیل جو سیف بخرطوم تھے یعنے سونڈون مین تلوارین پکڑے تھے آگے بڑھکر
لشکر مسلمین کو قتل کرنے لگے اور گھوڑے سواران مسلمین کے اونکے آگے نٹھہرے اوس عالم مین سعد بن ابی وقاص نے اپنے دونون
ہاتھ پھیلائے اور خلوص خاطر سے بخشوع وخضوع تمام درپیش پروردگار ارض وسما مشغول بمناجات ودعا ہوئے اور
کہنے لگے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ کہ اے ہمارے پروردگار
ہمپر صبر ڈال یعنے ہمارے دلونکو ثبات وقرار دے اور ہمارے قدمونکو ثابت وبرجا رکھہ اور ہمکو قوم کفار پر فتح وفیروزی بخش
اور اونپر ہمکو منصور ومظفر کر زہیرہ بن الحویہ کہتا ہے مین سعد کو دعا کرتے دیکھتا تھا مگر نگاہ میری ہاتھیون پر تھی ناگاہ ایک
فیل احول چشم پھر پڑا اور اوسنے مدائن کی راہ لی ہرچند سارے ہاتھی اور تمام آدمی کد کرتے تھے اور زور مارتے تھے کہ اوس
فیل برگشتہ کو پھیر لاوین مگر کچھہ قابو نچلا آخر وہ فیل یکہ اپنے سامنے چلا گیا اوسکے پیچھے سب ہوئے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ
یعنے مِنَ الْفِيَلَةِ اور حقتعالی نے مومنونکے حق مین قتال کے لیے کفایت کی ہاتھیونسے یعنے حقتعالی دینداروںکے حق مین ایسا کافی
ہوا کہ قتال کفار کو خود اونہین کے ہاتھی کفایت کرگئے بالآخر جب وہ سب ہاتھی پھر گئے تو رستم غضب مین آکر آگے بڑہا اور اوسکے
ہاتھہ مین جو سونے کی سانگ تھی اوس سے اون ہاتھیونکے منھہ پر مارنے لگا اور اپنی فارسی مین کلمات زجر وقہر زبان پر
لاتا تھا اور اپنی قوم کو قتال پر ابھارتا تھا اور جبر آمادہ کرتا تھا تو لوگ اوسکے خوف سے حملہ ومقابلہ کرتے تھے اور وہ خود
اون لوگونکو بلاتا تھا جو اوسکے لشکر سے بھاگے جاتے تھے اور سوار بھی اوسکے سامنے سے ہزیمت پائے ہوئے گھوڑے بھگائی

جاتے تھے مگر اہل اسلام اون مفرورون بھگوڑونکا پیچھا نکرتے تھے بلکہ اپنے موقف و مقام پر بپاے استقلال قائم تھے اور دل
اونکے معاملہ الہی مین مطمئن تھے اور دشمنونکے سینونمین نیزے مارتے تھے اور امر حق اونکے دلون پر ناظر تھا کہ اونکی خاطر مین سواے
حق کے کچھہ اور نہ تھا چنانچہ جسدم امیر سعد مسلمانونکو ترغیب قتال کررہے تھے کہ ناگاہ اسود العبسی نے آکر اونسے ملاقات کی مگر وہ اوسوقت
بدحواس تھا اور عقل اوسکی زائل تھی سعد اوس سے امیر سعد نے پوچھا اے ابو قبیس تیرے پیچھے والونکی کیا خبر ہے اوسنے کہا اے امیر
اس صف سے دور رہو اسکے اندر گذر نکرو اسلیے کہ اسمین سامنا موت سخت کا ہے اور اوسکے اندر ایک شیر زبردست ہے کہ وہ جنود
فارس و روم مین سے ایک بڑا مرد جبار ہے اور اوسنے مسلمانون مین سے چار مرد مبارز کو قتل کر ڈالا ہے اور مینے جو اوس سے مقابلہ کیا
تو قریب تھا کہ وہ مجھپر آ پڑے اگر اوسوقت منجانب اللہ میری مدد پر خالد بن جعفر بن قرطہ نہ آجاتا تو اوسنے مجھے مار ہی
ڈالا ہوتا اسلیے کہ اوسمین کمال شجاعت و شہامت ہے تب سعد نے اوس سے کہا اے ہمدم مسکین امر مقدور سے جو تقدیرات
الہی ہے بشر کو مفر کہان ہے کیا تو نے قول ملک الجبار کا نہین سنا اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ
بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے موت تمکو پکڑ لیگی اگرچہ تم برجہاے محکم مین مخفی ہوگے آخر کو جس صف کا
ذکر اسود نے کیا تھا امیر سعد اوسمین در آئے وہان خالد بن جعفر سے ملاقات ہوئی اور اونکا رنگ متغیر دیکھکر پوچھا اے
ابن جعفر تیرے پیچھے کیا خبر ہے اوسنے کہا یہان ایک اژدہا ہے سیاہ و شیر غران ہے اے امیر اس شہسوار سے کنارے رہو کہ وہ
دشمن دین سخت سرکش ہے اوسکے ہاتھہ مین ایک عمود طلائی یعنے سونے کی سانگ ہے کہ اوس سے وہ اپنے خصم کو مورث
ہلاکت کرتا ہے اور وہ اکثر اپنے ہمسرون اور بہت شجاعونکو قتل کرچکا ہے پس قریب تھا کہ وہ میرا کام تمام کرے اگر سعد العشیرہ
میری امداد کو نہ پہونچتا تو اوسنے مجھے ہلاک کر ڈالا ہوتا پھر جسوقت امیر سعد نے کلام ابن جعفر کا سنا تو اوسپر یہ امر شاق عظیم گذرا
اور جس جگہہ وہ مرد خونخوار تھا وہانکا قصد کیا تاکہ مسلمین کے بدلے اپنے تئین فدا کرے اور راہ خدا مین جان نثار ہوئے
تاآنکہ امیر سعد صفین چیرتے ہوئے آگے بڑھے تو یکایک سعد العشیرہ سے ملاقات ہوگئی اوس سے امیر نے پوچھا اے
ابن لوی کیا خبر ہے اوسنے کہا میرے پیچھے ایک مرد جبار خونخوار ہے کہ کوئی اوسکا مقابلہ نہین کرسکتا اور وہ ایک مرد دلیر ہے
کہ اوسپر کسی کا وار نہین چلتا اگر بشر بن ربیعہ میری مدد کو نپہونچتا تو وہ اپنے حربۂ دستی سے مجھے قدح مرگ ضرور پلاتا پھر
سعد نے اوسکی زبانی بھی یہ خبر سنکے قصد طرف اوس مرد مرید کے کیا تو آگے چلکے بشر ملا تو اوسکا رنگ زرد دیکھا اوس سے
پوچھا اے ابن ربیعہ کیا حال ہے اوسنے کہا اے امیر اوسکے مقابلے مین قعقاع نے کچھہ کوتاہی اور کمی نہین کی اگر وہ نہوتا
تو مین ہول سے اپنے سر کے بل گر پڑتا غرض کہ جس سمت سے بشر آیا تھا اوسی راستے پر امیر سعد وہانسے آگے بڑھے اور توکل
خدا پر اپنی توفیق کی راہ چلے بناگاہ قعقاع سے ملاقات ہوئی کہ اوسوقت وہ پرونکو پریشان اور لشکرونکو پراگندہ کررہا تھا
یہ شجاعت اوسکی دیکھکر امیر سعد نے کہا حقتعالی تجھے اس امر عظیم کا نیک بدلا اور خیر جزا عطا کرے اے ابن عمرو وہ
رومی سوار کدہر ہے اور تیرے ہاتھہ سے وہ کیونکر بچ گیا اوسنے کہا اے امیر اگر وہ درمیان صفونکے گھس نجاتا تو مین

اوسکو کاسہ مرگ پلا چکا ہوتا آخر الامر امیر سعد سوارونکے پرے مین دھنس پڑے مگر اوسکا پتا نپایا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا ہم
برابر درمیان مسلمین و کفار کے معرکۂ قتال سرگرم رہا یہانتک کہ مابین فریقین کے شب فارق و حائل ہوئی آخر یہ جماعت نے
اپنے اپنے لشکرگاہ کیطرف بازگشت کی اور جسوقت رستم اپنے خیمہ گاہ کو پھرا تو اوسنے اپنے خدام کو پاس افسران فوج کے بھیجکر
بلوایا جب وہ سب حاضر آئے تو اونسے کہنے لگا کہ ہر آئینہ تم لوگ ذلیل و خوار ہوئے اور تمپر جہنم سے آگ برسی ہے آخر تمکو کس چیز
نے مخذول و معذور کیا کہ تم غیر حاضر رہے اور کس شے نے تمکو مشغول و مقہور رکھا کہ تم باز رہے اور دیکھو یہ بلاے ناگہانی
تمپر نازل ہوئی وحال آنکہ تم لوگ بڑے سخت گیر و سخت کار ہو اور یہ لوگ وہ قوم ہین کہ کبھی تم انکو خیال مین نہ لاتے تھے اور
کسی بات سے یہ تمہاری خاطر مین نہ آتے تھے مگر باینہمہ ان لوگون نے تمہارے شہسوارون اور یکہ تازونکو کیا خوار و رسوا کیا
اور مورد ہلاکت مین ڈالا اور تمہارے صنادید و رؤسا کو قتل کیا پس تم کس وجہ سے مدائن کو پھیرے جاتے ہو اور روبرو
ملک یزدشیر کے کیا منھہ دکھاؤگے اور کیا بات بناؤگے اور مین دیکھتا ہون کہ دولت و سلطنت تمہاری منقطع ہوگئی اور
ایام عشرت تمہارے منقضی ہوگئے یہ کلام رستم سنکر سرداران لشکر نے جوابدیا اے آغا ہمارے ہم لوگ ایسی قوم کے ساتھہ
مقابل و مبتلا ہوئے کہ وہ نہ موت سے ڈرتے ہین نہ مصیبت مین فریاد و فغان کرتے ہین اور جسوقت ہمنے اونکے سینونمین
سنان ماری تو اونھون نے اپنے سینے پیش کردیے اور جب ہمنے اونکی جمعیت گھٹا دی تو اونکو کچھہ صدمہ نہوا یعنے اوسکی
بھی کچھہ پروا نکی تب رستم نے کہا اب میری راے مین سواے اسکے اور کوئی بات نہین آتی کہ نصف شب اونپر شبخون مارین
تو کیا عجب ہے کہ ہم اونپر ظفر پاوین اور بادشاہ کے نزدیک ہمارا منھہ روشن ہو اور اوسکے روبرو ہم سرخرو ہون پس اون سبنے
اس راے کو پسند کیا اور ایک دوسرے سے جدا و رخصت ہوکر اپنے صلاح حال اور درستی امور مین مصروف ہوئے **واقدی**
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** کی عامر بن سوید نے اور کہا کہ جب ہم لوگ قتال عدا سے طرف خیمہ امیر سعد کے پھرے تو ہمنے
سعد کو دیکھا کہ وہ فرش خاک پر اندوہناک بیٹھے تھے پھر جبدم اونھون نے ہم لوگونکو دیکھا تو بولے **مَرحَبًا لِقَومٍ
هَجَرُوا الدُّنیَا وَطَلَبُوا العُقبٰی** یعنے خوشحال اوس قوم کا جو تارک دنیا و طالب عقبی ہین اور کہا آج کا دن تمہارا
کیونکر گذرا ہم لوگون نے کہا ہمنے اپنے دلونکو تشفی و تسلی دی قتل اعدا سے اور ہمنے اپنے نبی کی شرع کی نصرت و حمایت
کی و تحقیق کہ ہم مین سے مردم کثیر کام آئے ہاتھونسے سلسلے و نشاب کے یعنے ناوک افگنون و تیر اندازونکی جفاکاری سے
ہمارے بہت لوگ مارے گئے تب یہ شکایت سنکے امیر سعد نے کہا تمام لشکر جمع ہو اور خدام کو حکم کیا کہ شیح و قیصوم جو ایک
قسم کی گھاہ ہوتی ہے فراہم کرو کہ اوس سے مجھے ایک کام ہے امید ہے کہ اوسکے سبب تمہارے لیے منجانب اللہ نجات
حاصل ہو قوم نے کہا بہت خوب پھر جب لوگ تعمیل حکم کرچکے تو سعد نے فرمایا کہ اب یہ کام کرو کہ جو کچھہ تم قسم شیح و قیصوم سے
و خس و خاشاک لائے ہو وہ سب اونٹونکی پیٹھون پر لاد دو اور اونکو بطرف پرہ تیراندازونکے ہانک دو پھر جب تم اونسے
قریب ہو تو اوس گھاس مین جو اونٹونکی پیٹھہ پر لدی ہے آگ لگا دو اور نیزونکی نوک سے اونٹونکو پیچ دو تاکہ دشت

جب بیتاب ہوکر بھاگینگے تو اونکو کچل اور روندڈالینگے اور ہم لشکر لیے ہوئے تیغ بکف تمھارے پیچھے پیچھے رہینگے چنانچہ یہ
سب کام یون ہی ہوا پھر جب رات آئی تو اونٹونکو لشکر کے آگے کیا اور سواروں کو اونٹونکے پیچھے کرکے روانہ ہوئے جب
وہ صفوف تیرانداز انکے قریب پہونچے تو دفعۃً پشت شتران پر اونٹ کٹارون پشتار خار ونمین آگ جلادی اور نوک
سنان سے اونکو ہنکا مارا پھر جب اونٹون نے اپنے اوپر آگ جلتے ہوئے دیکھی ور بھالونکی انی اونکے بدنونمین چبھین تو وہ گھبرا کے
بھاگے اور زنجیر سلسلہ کے پرخچونکو ایسا روند ڈالا جیسے کھیت کاٹا ہوا کھلیان مین روندتے ہین اور اونکو خستہ حال وشکستہ بال
خاک پر بچھادیا اوسوقت امیر سعد مع لشکر گھوڑون پر سوار ہوکر اوس سلسلہ کو جو کچلنے سے باقی بچی تھے قتل کرنے لگے
اوسی ہنگامے مین یکایک فوجین فارس و روم کی آپہونچین اوسوقت بڑی دہوم پڑگئی اور بانگ مہیب بلند ہوئی
اسی وجہ سے اوس رات کا نام لیلۃ الہریر ہوا اور وہ قتال صبح تک علی الاتصال سرگرم رہا چنانچہ عامر بن سوید راوی کہتا ہے
کہ مینے اوس ہنگامے مین یہ آواز سنی کہ کفیناکم یعنے ہم تمھارے لیے ان کافرونکو کافی ہین مینے کہا تم لوگ کون ہو وہ
بولے ہم قبیلہ نخعیہ النخع سے ہین آخر وہ معرکہ کارزار بدستور برابر بپا رہا یہانتک کہ واللہ اون لشکریونمین کوئی باقی
نہ بچا بلکہ اونکی نسل و بنیاد مین کوئی باقی نرہا راوی کہتا ہے کہ پھر جب صبح ہوئی آفتاب نکلا تو رستم بن اسفندیار سوار ہوا
اور اوسکا سارا لشکر اوسکے ہمراہ ہوا اور سب یکبارگی پھر پڑے تب مسلمانون نے آگے بڑھ کر اونکا مقابلہ کیا اور اونکو روکا اور
امیر سعد درمیان صفوف انکے پھرتے ہوئے لوگونکو وعظ و پند اور افسرونکو وصیت و نصیحت کرتے تھے اور جب رات ہوئی تو
تو لشکر مین گشت کرنے لگے اوسوقت ابو محجن الثقفی کو دیکھا کہ وہ شراب پی رہا تھا تو سعد نے اوس سے کہا اے دشمن خویشتن تحقیق کہ
تو نے اپنے جہاد کو برباد اور ثواب عبادت کو مٹا ڈالا واللہ کہ ضرور مین تجھسے حق اللہ یعنے واجب خدا لونگا آخر اوسکو مقید کیا اور
اوسپر حد شرب خمر جاری کی اور اوسکے اوپر کوڑونکی مار پڑی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن عمر سے اوسنے طلحہ و
محمد سے کہ اون دونون بزرگونے کہا پھر شروع جنگ اولاً خود رستم نے کی اور اوسی کی جانب سے پہلے مبارز طلبی ہوئی تو ابن بجیبہ
اوسکے مقابلے مین لڑنے کو نکلا مگر رستم نے اوسکو شہید کیا بعد ازان زہیر بن حویہ نے نکلکر اوس سے مقاتلہ کیا آخر رستم نے
اوسکو بھی شہید کیا بعد ازان جسوقت قعقاع نے ارادہ کیا کہ پرے سے برآمد ہوکر اوس سے مقابلہ کرے تو دفعۃً ایک شخص سوار
یکہ تاز میدان پیکار مانند تندباد رستم پر آپڑا اور اوسکو اوس ڈانٹ سے للکارا کہ وہ سہم گیا پھر اوسکے پہلو مین ایک بھالا ایسا
مارا کہ دوسرے پہلو سے انی نکل گئی پھر امیر سعد نے جو دیکھا تو وہ وہی ابو محجن ہے جسپر حد شرب خمر جاری ہوئی تھی اور وہ
مقید تھا چنانچہ جب سعد نے ابو محجن کو دیکھا کہ اوسنے ایسا کار نمایان کیا تو باوجود اسکے اوسکے محافظ سے جسکی وہ قید مین
تھا یہ کہا کہ مین تجھکو بقسم خدا حکم دیتا ہون کہ اوسکو قید سے نچھوڑ یعنے پھر بدستور محبوس رکھ **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا
مجھسے **روایت** بیان کی یوسف بن الاعلی نے اوسنے کہا مجھسے روایت کی عمر بن ابراہیم عبداللہ بن المبارک سے اوسنے
بیان کیا کہ جب سعد بن ابی وقاص قادسیہ پر گئے تھے اور عساکر فارس و روم سے مقاتلہ کیا تھا اور حلقہ ہاتھیونکا

مدائن کیطرف بھاگ نکلا تھا اور امیر سعد رضی اللہ عنہ بہ تبدیل لباس و ہیئت یعنی بھیس بدلکر لشکر مین پھرا کرتے تھے چنانچہ
ایک رات طرف مردم بنی ثقیف کے گذر ہوا کیا تو ابا محجن کو شراب پیتے اور اشعار مدح خمر گاتے ہوئے پایا یہ دیکھکر غیظ و
غضب مین آئے اور اوس سے کہنے لگے یہ آئینہ تیرا اجر جاتا رہا اور تیری قدر ضائع ہوئی کہ تو بعد جہاد کے باعث غضب
رب العباد کا ہوا آیا تو اس بات پر راضی نہین ہے کہ تجھپر حد جاری ہوجاوے بعد ازان و بیہ حد شرب خمر جاری کرکے اوسکو
مقید کر رکھا اور کسی کی حراست مین اوسکے تئین سپرد کیا پھر جب وہ روز ہوا جسدن یہ جنگ واقع ہوئی اور یہ شہسوار عجم
میدان مین آکر مبارز طلب ہوا اور ابو محجن نے وہ بہادری کی جو ہمنے ابھی ذکر کیا مگر با اینہمہ سعد نے پھر اوسکو چھوڑ رکھا راوی
کہتا ہے جب محجن نے رستم کو بمشاہدہ مجمع عام کے قتل کیا اور باوصف اسکے سعد نے پھر بھی اوسکو مقید کر دیا تو ایک روز
سعد خود محجن کے پاس آئے تا اوسکی حقیقت حال کو معلوم کرین پس اوسکو قید مین دیکھکر کہنے لگے اے ابو محجن البتہ تو صاحب
فضیلت ہے اوسنے کہا سراینہ فضل مخصوص خدا و رسول کے لیے ہے آخر سعد نے اوس سے قسم دیکر استفسار حال کیا تب اوسنے
اپنی کیفیت بیان کی اوسوقت سعد نے کہا ہرگاہ تجھسے ایسا امر عظیم ظہور مین آیا تو جا تو کہ مینے تجھے عفو کیا اور جو کوئی پھر
ایسا فعل کریگا حق تعالی اوس سے انتقام لیگا بالآخر ابو محجن نے توبہ کی اور وہ کہتا تھا کہ واللہ پھر مینے کبھی عادۂ میخوری
نکیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی زاہدہ نے اپنے جد مروان بن اوس سے اوسنے کہا جب
مین قادسیہ مین تھا اور وہان سخت لڑائی پڑی اور فتح اوسکی دشوار ہو گئی آخر جسوقت رستم اور عجمر شیر بیٹا اوسکا دونون
قتل ہوئے تو اہل فرس اپنے پس پشت بھاگ نکلے او بہنگام گریز اونمین سے کوئی اپنے پیچھے پھر کر نہ اپنے مال و اسباب کیطرف
دیکھتا تھا نہ اپنے بیگانہ و اصحاب کیطرف التفات کرتا تھا اور اوسوقت سوا اسکے مقصود اونکا نتھا کہ اپنی جان بسلامت
لیجاوین پھر جب وہ سب چلے گئے تو زنان مسلمین مقتل مین آئین اونکے ساتھ پانی تھا اور وہ درمیان مقتولون اور
مجروحونکے پھرنے لگین پس مسلمین مین جسکو اونھون نے دیکھا کہ اوسمین کچھ بھی رمق جان باقی ہے تو اوسکو پانی پلاتی تھین اور
اوسکے منھ پر چھڑکتی تھین اور عربون مین سے جس مقتول کی نعش پاتی تھین اوٹھوا لیجاتی تھین اور فارسیونکو پڑا رہنے دیتی تھین
اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے نقل **روایت** کی سلیمان بن بشر نے ام کثیر زوجہ ہمام بن الحارث سے اوسنے کہا مین
ہمراہ سعد کے قادسیہ مین حاضر تھی جسوقت فتح ہوئی اور اہل فرس شکست پاکر بھاگ گئے تو ہمنے اپنی چادرونکو اپنے بدنون پر
چست باندھکر مشکیزے و شربے پانی بھرے ہوئے اوٹھا لیے اور بطلب و تلاش اپنے یہان کے مقتولونکے پھرنا شروع
کیا تو جسکی نعش ہم پاتے تھے اوٹھوا لیجاتے تھے اور زخمیونکو جو پاتے تھے تو اونکو پانی پلاتے تھے اور کافرونمین سے جسکا لاشہ
دیکھتے تھے اوسکا رخت و سلاح لے لیتے تھے اور حارث **راوی** کہتا ہے کہ زنان قبائل عرب کثرت مین زنان قبائل
بجیلہ و نخع سے زیادہ تھین بلکہ ان دونون قبیلون کی عورتین شمار مین سترہ سو تھین اور **راوی** نے کہا وہانکی غنیمت
مین مسلمانونکو وہ وہ رخت و سلاح ہاتھ آیا کہ دیکھنے والون نے کبھی مثل اوسکے نہ دیکھا تھا اور مسلمین مین سے [illegible] نے

وہ یہ لوگ تھے سعد بن عبید و سفیان بن سلیم و مہلب بن غزدان و قاوح بن عتبہ و نعمان بن نعیم اور چالیس مہاجرین وانصار سے اور عنقریب ہم ذکر کرینگے جو قاریان قرآن مین سے شہید ہوئے کہ جب وہ سب تلاوت قرآن کرتے تھے تو اونکی آوازین باہم ملکر اونکو مانند صداے مجموع نحل و مگس کے مسموع ہوتی تھین یا جسطرح چڑیان وقت بسیرہ لینے کے بولتی ہین وبرراوی نے کہا اور مسلمانون نے مال و متاع سے ایسی ایسی قماش کی چیزین پائین کہ ویسی کبھی نہ دیکھی تھین اور راوی نے کہا کہ فتح کے ایک روز بعد ایک جماعت لشکر فرستادہ عیاض بن غنم کی سرزمین موصل سے یہان پہونچی تھی اور اونمین وہ لوگ آئے تھے جو حروب و فتوح شام مین حاضر و شریک ساتھ عامر بن الجراح کے تھے اور جتنے یہ لوگ آئے تھے وہ سب سات سو مرد تھے اور جب یہ لوگ بمقام عین التمر پہونچے تو عامر نے نصرت کے لیے عجلت کی آخر لشکر کو وہین چھوڑ کر ستر سوار سے آگے بڑہ آیا تھا اور باقی سب اوسکے بعد پہونچے اور اوسکے ہمراہ جو پیشتر آگئے تھے قیس بن یغوث و قیس بن ابی حازم و عبید ابن تذار و مالک اشتر النخعی تھے اور ان ستر مین بھی ہاشم و قیس کو تقدم یعنے پیش قدمی تھی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا بواسطۂ ابراہیم بن بشار و محمد بن علی کے سلیمان بن رقم سے روایت کی ہے کہ شمار اون قتیلونکا جو قادسیہ مین شہید ہوئے نو ہی مرد تھے اور اونمین مشہور قیس و عطارد و ہشام و مدعور و تقرب بن الاسود و عمرو بن قیس و نعمان تھے اور واقدی رحمہ اللہ نے بواسطۂ ایک مرد تمیمی کے ایک زن تمیمیہ سے روایت کی اوسنے کہا مین قادسیہ مین حاضر تھی کہ عورتون کو حصہ جو دیا گیا تو ہر ایک عورت کو سی وسہ مثقال عنبر اور اسیقدر مشک حصہ ملا باقی رہا کافور سو ہم لوگ کبھی اوسکے چھینے کی پروا نکرتے تھے مگر اوس شخص کو جو اوسکی قدر جانتا تھا بلکہ حال عرب یہ تھا کہ پہلے وہ اہل بازار سے پوچھتے تھے کہ تمکو حاجت ملح خوشبودار کی ہے اگر وہ خواہش کرتا تھا تو اوسکو قدر شناس سمجھکر ایک پیمانہ اوس کافور کا برابر و عوض یک پیمانۂ ملح دیتے تھے چنانچہ لشکریونمین سے ایک شخص نے آرد خمیر کیا یعنے آٹا گوندھا اوسمین بجاے نمک وہی کافور ملایا اور روٹی پکاکر کھانے لگا اور کہتا تھا یہ کیسا نمک خوشبودار ہے کہ خمیر مین کچھ مزہ نہین دیتا ہے تب ایک اور مرد عرب جو اوس ملح کے حال سے واقف تھا اوس سے کہنے لگا مین تجکو ایک تھیلہ نمک کا دیتا ہون جو خوب مزہ نمک کا دیگا اوسنے اور اوسکے یارون نے اس شخص سے ایک تھیلہ نمک کا لیا اور اوسکو اوسی کافور سے بھر دیا اور راوی کہتا ہے جب حق تعالی نے امیر سعد کے دشمنونکو شکست دی اور وہ پسپا ہوگئے اور تمام مال و اسباب دیار عجم کا امیر کے قبضے مین آیا اور سلیمان بن ربیعہ سارے اموال کا قابض و متعین تھا اور ممالک عراق پر تسلط تمام ہوچکا اوسوقت سعد نے خدمت مین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مِنۡ عَامِلِهٖ بِالۡعِرَاقِ سَعۡدِ بۡنِ اَبِیۡ وَقَّاصٍ اِلٰی اَمِیۡرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ اَمَّا بَعۡدُ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ وَاِنِّیۡ اَحۡمَدُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیۡ عَلٰی نَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا وَصَلۡنَا اِلَی الۡعِرَاقِ وَالتَّوۡفِیۡقُ یَقۡدُمُنَا وَالنَّصۡرُ یُؤَیِّدُنَا وَقَدِ اطَّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِنَا وَامۡتَحَنَ خَفِیَّ اَسۡرَارِنَا فَمَا وَجَدَنَا فِیۡھَا سِوَاہُ وَلَا نَعۡبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ فَوَفٰی لَنَا بِوَعۡدِهٖ اِذۡ وَفَیۡنَا بِصَادِقِ عَھۡدِهٖ فَلَقِیۡنَا الۡعَدُوَّ وَھُوَ

شَاكٍ فِي السِّلَاحِ وَغَيْرُ رَاجِعٍ عَنِ الطِّمَاحِ وَقَدْ شَمَّرَ عَلَيْنَا عَنْ سَاقِ الْجِدِّ فَدَارَتْ لَنَا عَلَيْهِمُ الدَّوَائِرُ فَهَزَمْنَا
كَتَائِبَهُمْ وَاسْتَأْصَلْنَا سَاقَتَهُمْ وَقَتَلْنَا مُقَدَّمَهُمْ فَجَرَى بِذَلِكَ سَابِقُ الْقَدَرِ وَاحِدٌ نَامَهُمْ أَحَدٌ عَزِيزٌ مُقْتَدِرٌ
وَمَلَكْنَا الْحِيرَةَ وَالْقَادِسِيَّةَ وَأَنْزَلَ اللهُ بِأَعْدَائِنَا الرَّزِيَّةَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْفَتْحِ بِيَوْمٍ قَدِمَ الْمِرْقَالُ وَهِشَامٌ
وَسَبْعُونَ رَجُلًا مِنَ الصَّحَابَةِ وَبَعْدَهُ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ قَدِمَ سَبْعُمِائَةٍ مِنَ الشَّامِ مِنْ جُنْدِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَلَمْ
أُسَلِّمْ لِأَحَدٍ شَيْئًا مِنَ الْغَنِيمَةِ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ أَمْرَكَ فِي ذَلِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَلَى جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ

یعنے یہ نامہ ہے آپکے عامل عراق سعد بن ابی وقاص کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب کے کہ بعد حمد خدا ے عز وجل وصلوۃ اوپر
ختم رسل کے سلام ورحمت خدا آپ پر اور ہمین حمد وثنا کرتا ہون اوس خدا کی جسکے سوا ے کوئی معبود بحق نہین ہے اور ہمیشہ
درود بھیجتا ہون اوسکے نبی پر جو محمد مصطفے علیہ السلام ہین اور حال یہ ہے کہ ہم ملک عراق مین جو پہونچے تو توفیق الہی ہمارے
پیش بیش اور نصرت اوسکی ہماری موید تھی و بتحقیق کہ حق تعالی ہمارے قلوب وضمائر پر مطلع و آگاہ تھا اور ہمارے اسرار
باطنی وراز درونی کو آزما لیا تھا کہ ہم اپنے دلونمین سوا ے اوسکے یعنے بجز معرفت اوسکے اور کچھ نہین پاتے اور غیر اوسکے
ہم کسی کی عبادت نہین کرتے چنانچہ اوسنے ہمارے لیے ایفا اپنے وعدے کا کیا اسواسطے کہ ہمنے اپنا صدق عہد ازلی کا
کیا سو جسوقت ہمنے مقابلہ عدو کا کیا کہ وہ اپنے ساز وسلاح مین مستعد تھے اور اپنی سرکشی وتمردی سے غیر مستبعد اور
باز آنے والے نتھے اور سپہر وار سرگردان اور بکمال جد وجہد آمادہ وخرامان تھے تو ہمارے لیے بجانب اعدا اونپر ہزیمت ہلاکی
دائر ونازل ہوئی آخر ہمنے اونکی جماعتونکو شکست دی اور بھگا دیا اور بہتونکی اصل وبنیاد کا استیصال کیا اور اونکے بڑے بڑے مقدم
اور سردار ونکو قتل کر ڈالا کیونکہ قضا وقدر الہی اور ارادہ سابقہ ازلی ساتھ اس بات کے جاری ہوئی اور ہمنے اونپر گرفت سخت گیری
کی گرفت غالب قدرت والونکی اور ہم مالک ہوئے بلاد حیرہ اور قادسیہ کے اور حقتعالی نے ہمارے اعدا پر رزیت اور مصیبت نازل
کی پھر جب بعد فتح دوسرا دن ہوا تو مرقال وہشام با دیگر ہفتاد مرد صحابہ ہمارے پاس آئے اور انکے تین دن بعد سات سو نفر
لشکر ابو عبیدہ کے سمت شام سے یہان پہونچے اور ہمنے ابھی کسیکو مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین دیا کیونکہ اس امر مین آپکے حکم کا
منتظر ہون اور سلام ہمارا اور رحمت وبرکات خدا آپ پر اور سائر مسلمین پر چنانچہ سعد نے یہ نامہ سپرد زید بن عمر کیا پس وہ
اپنے اسپ تیز رفتار پر سوار ہو مدینے کو روانہ ہوا راوی نے مجھے خبر دی احمد بن عمر نے اور اوسنے نقل کی سابق بن مسلم سے
کہ عمر بن الخطاب ہر روز اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عراق کے راستے پر جایا کرتے تھے اور قریب ظہر تک بانتظار تمام چشم براہ
رہتے تھے چنانچہ ایک روز موافق عادت کے سوار ہوئے تو راہ مین ایک مژدہ رسان سے ملاقات ہوئی کہ وہ نوفل تھا
پھر جب نوفل نے سواری امیر المومنین کی دیکھی تو اپنے ناقے کو اچھال کر سامنے آیا اور سلام کرکے یہ مژدہ سنایا کہ آپکو
جمیع خیر وبرکات کی بشارت ہو بتحقیق کہ حقتعالی نے اعدا کو ہزیمت دی اور مسلمین کو نصرت بخشی کہ بلاد حیرہ وقادسیہ کے
مالک ہوئے یہ خوشخبری سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ واہانسے پھرے اور نوفل ہمراہ رکاب تھا اور ماجرا ے جنگ قادسیہ وغیرہ

بیان کرتا جاتا تھا یہانتک کہ داخل مسجد ہوئے اور لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے کہ انبوہ سے تمام مسجد بھر گئی اوسوقت حضرت رضی اللہ عنہ منبر پر گئے اور نامہ سعد کا سبکو سنایا اور کہا تمہارے بہائیون مسلمانون نے تمکو سلام لکھا ہے وتحقیق کہ اون لوگون نے کتاب وسنت کی اتباع کی اور طریق بدعت سے باز رہے اور شرایع ہدایت پر قائم ہوئے اور دریاب اون لوگون کے جو بعد جنگ کے وہان پہونچے ہین طلب مشورہ کیا ہے پس جواب اس بات کا یہ ہے کہ غنیمت اوس شخص کے لیے ہے جو حاضر جنگ رہا ہو اور جو کوئی جنگ کے تین دن بعد اونسے لاحق ہوا اوسکے واسطے مواساۃ ومدارات ہے یہ بیان کر کے منبر سے اوتر آئے اور سعد بن ابی وقاص کے نامے کا جواب لکھا نامہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَصَلَنِيْ كِتَابُكَ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ كَثِيْرًا بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى اَيْدِيْكُمْ وَاِنِّيْ قَدْ اُبْلِيْتُ بِكُمْ وَاُبْلِيْتُمْ بِيْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُحْصِيْ شَيْئًا مِنْ اُمُوْرِكُمْ كُلِّهٖ فَاَمَّا اِذَا اجْتَمَعَ صُلْحٌ وَاِذَا اُشْفِقَ الْوَالِيْ وَنُصِحَتِ الرَّعِيَّةُ فَعَلَى الْوَالِي الْعَدْلُ وَالْاِحْسَانُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَاَمَّا الْغَنِيْمَةُ فَلِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَالْمُوَاسَاةُ لِمَنْ لَحِقَ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ شَهِدَ حَرْبَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكٍ وَعَتِيْقٍ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاَشْرِكُوْهُ فَهُوَ الْاِحْسَانُ فِيْمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ یعنے بعد حمد وصلوۃ کے تجپر سلام وتحقیق کہ مین ستائش کرتا ہون اوس خدا کی جسکے سواے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین اور مین درود بھیجتا ہون اوسکے نبی علیہ السلام پر تمہارا نامہ مجھے پہونچا مینے خدا کا بہت شکر کیا اس بات پر کہ اوسنے تمہارے ہاتھون پر فتح بخشی اور حال یہ ہے کہ مین تمہارے لیے مبتلاے رنج وقلق رہا اور تم میرے لیے مبتلاے رنج وقلق رہے اور مین تمہارے جمیع امور خیر سے ایک شمہ بھی شمار نہین کر سکتا غرض کہ جب لوگ مجتمع ہون تو اونکے ساتھہ نیکی کیجاوے اور جب نسبت کسی والی ولایت کے شفقت وعطوفت کیجاوے تو اوسکی شکرگزاری مین اوسپر عدل واحسان لازم ہے اور جب حق مین رعیت کے نصیحت در فاہت کیجاوے تو بالعوض اوسکے اوسپر صبر وشکر واجب ہے واما حصہ غنیمت مخصوص اوسکے لیے ہے جو شریک جنگ رہا ہو اور جو لوگ بعد تین روز کے حاضر وشامل ہوئے تو اونکی خاطر مواساۃ ومدارات ہے اور جو کہ جنس بندگان وآزاد کردگان مین سے تمہاری حرب مین بعد تین دن کے بھی حاضر ہوئے ہون تو اونکو اپنے شریک کر لو کیونکہ یہ احسان ہے اوس احسان کے شکر مین کہ حقتعالی نے تمکو فتحیاب کیا ہے چنانچہ بعد اختتام کے نامہ سر بمہر ہو کر حوالہ نامہ بر ہوا وہ لیکر بسبیل استعجال گرم سیر ہوا تا آنکہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچکر نامہ پیش کیا پھر جب سعد نے اوسکو پڑہا اور اوسیوقت درجواب اوسکے دوسرا نامہ لکھا اور بسم اللہ کے بعد جو امور کہ تازہ مضمون وجدید مظنون تھے درج کیے اما بعد یا امیر المومنین ہر آئنہ مینے مثل قعقاع بن عمرو تمیمی کے شہسوار مرد میدان کارزار نہین دیکھا کہ اوسنے ایک ہی روز لشکر اعدا پر تیس حملے کے اور ہر حملے مین ایک سوار قتل کرتا تھا اور حارث السندی سا بھی سوار جرار نہین دیکھا کہ وہ بار بار جماعتون پر یورش وچالش کر کے اونکی جمعیت کو توڑ دیتا تھا غرضکہ یہ نامہ ثانی بھی روانہ کیا اور اوسکے ساتھ خمس بھی ارسال کیا راوی نے کہا کہ فوج فارس جب منہزم وگریزان ہو کر مدائن مین پہونچی اور ایوان شاہی مین داخل ہوئی

تو سارا ماجرا اور احوال قتل رستم اور اوسکے ہمراہیوں کا حضور مین کسریٰ کے بیان کیا چنانچہ کسریٰ اس خبر کے سننے سے نہایت مغموم
و محزون ہوا اور اوسے یقین ہوگیا کہ اب دولت و سلطنت پارس کی منقطع و منقرض ہوگئی بالآخر کسریٰ نے شبانہ روز گوشہ گیر
رہا گھر سے باہر برآمد نہوا اور چوتھے روز مرگیا اسلیے کہ اوسنے اپنے دل پر سخت صدمہ و قلق شدید اوٹھایا اور بعد اوسکے اوسکا بیٹا یزدجرد
تخت نشین ہوا کیونکہ اوسکے سوا اور کوئی اولاد اردشیر کی نتھی اور **راوی** کہتا ہے مجھسے **روایت** کی عبد اللہ بن عون
نے اوس سے نقل کی ابو نعیم نے اپنے جد سے کہ جد اوسکا تمام آدمیوں اور جملہ رواۃ مین واقعات جنگ حالات فتوح سے واقف
و ماہر تھا سو اوسنے بیان کیا قال لما وجہ کسریٰ بن اردشیر رستم الی قتال سعد انفذ معہ نصف بیت
مالہ وھی ستمائۃ الف الف مرتین الی المصاف فلما صفت الصفوف وضعھا امام الجیش وقال من
قتل فارساً کان لہ کذا وکذا ومن قتل راجلاً کان لہ کذا وکذا یعنے جب کسریٰ بن اردشیر نے رستم کو
واسطے قتال سعد بن وقاص کے بطرف رزمگاہ کے بھیجا تھا تو نصف خزانہ اپنا اوسکے ساتھ کر دیا کہ وہ شصت کرور درہم تھے
(مترجم کہتا ہے کہ الف الف یعنے ایک ہزار کو ہزار مین ضرب دینے سے دس لاکھ ہوتا ہے اور دس لاکھ کو چھ سو سے ضرب دینے سے
شصت کرور ہوتا ہے اور متن مین جو الف الف مرتین مذکور ہے تو مرتین کی قید اسلیے ہے کہ کوئی اوسکو غلطی کاتب سے بسبب لفظ تکرار
نسمجھے فافہم) پھر جسوقت صفین آراستہ ہوئین تو رستم نے وہ سارا مال و خزانہ صفوف لشکر کے سامنے رکھدیا اور کہنے لگا کہ جو
کوئی سوار کو قتل کریگا اوسکو اسقدر جائزہ ملیگا اور جو شخص پیدل کو قتل کریگا اوسکو اتنا صلہ ملیگا آخر جب وہ کل مال خزانہ
مسلمانوں کے ہاتھ لگا تو سعد نے پچاس کرور درہم اور دو کرور دینار ارسال مدینہ کیا پھر یہ سارا مال جب خدمت مین عمر رضی اللہ
عنہ کے پہونچا تو آپ روئے اور فرمانے لگے تف ہے اوس شخص پر جو دنیا سے قرب چاہتا ہے اور اوسکی طرف مائل ہوتا ہے
بعد ازان یہ آیت تلاوت کی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَّالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی یعنے متاع دنیا بس قلیل و ذلیل ہے
اور نعمائے آخرۃ خیر و بہتر ہین واسطے پرہیزگاروں کے **راوی** نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اوس مال کثیر اور زر خطیر مین سے
تھوڑا بہت اپنے لیے کچھ نلیا اور ایک بھی درہم و دینار کو ہاتھ نہ لگایا تب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے
امیر المومنین کاش آپ اپنے نفس کو راحت و آسائش دیتے کہ اپنے معمولی طعام سے کچھ طعام لذیذ تناول کرتے اور اپنے
روزمرہ کے لباس سے کوئی پوشاک نفیس زیب بدن کرتے تو کیا خوب ہوتا کیونکہ اب تو حقتعالیٰ نے آپکے لیے فتحین عظیم بخشین
اور آپکے پاس زر وافر آیا ہے یہ کلام حفصہ کا سنکر غصے سے چہرہ متغیر ہوگیا اور کہا مین تجکو قسم خدا کی دیتا ہون تو مجھسے
بیان کر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بہترین چیزین بیت المال مسلمین مین سے اپنے لیے ذخیرہ کی تھین اونھون نے
کہا آنحضرت علیہ السلام کے پاس ہمیشہ دو کپڑے دو لباس تھے کہ بس وہی دونون روز مہمانی پہنتے تھے اور اونھین دونونکو
روز جمعہ و عیدین پہنا کرتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور کھانا تم اپنے ہان کیا کیا اور کیسا نوش فرماتے تھے
حفصہ نے کہا نان جوین اور ہمارے پاس ایک ظرف مسکہ تھا اوسکی تہ مین اگر کچھ روغن لگا رہجاتا تھا اور اوسمین ہم

کھانا نیتے تھے اور اوسکا مزہ کھانے مین کچھ آجاتا تھا تو فرماتے تھے کہ تم لوگون نے روغن زیادہ کر دیا ہے تب عمر رضی اللہ عنہ نے
پھر پوچھا کہ بھلا حضرت کا بستر کیا تھا جو تم بیبیونکے یہان اونکے لیے فرش ہوتا تھا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم لوگون پاس
ایک کملی تھی کہ ایام گرما مین اوسکو اپنے نیچے بچھاتے تھے اور سرما مین آدھی بچھاتے تھے اور آدھی اوڑھتے تھے بعد ازان
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے حفصہ مثل میری اور میرے دونون صاحبونکی گویا مثل اون تین آدمیونکی ہے کہ وہ تینون
ایک ہی راستے پر چلے چنانچہ پہلا جو آگے چلا گیا اوسکے ساتھ زاد راہ تھی وہ تو جا پہونچا پھر پیچھے اوسکے دوسرا چلا اور
اوسی کی راہ پر گیا تو وہ بھی اوسی کے پاس پہونچ گیا بعد ازان وہ تیسرا چلا پس یہ اون دونون کی راہ پر لگ لیا
اور اونھین دونونکے توشے پر قناعت کی تو اونکے ساتھ رہا اور اگر اون دونونکے راستے سے بیراہ ہوگیا تو ہرگز اونکے ساتھ نہ پہونچیگا

ذکر فتح نہر شیر

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہلا بھیجا کہ تم مدائن کو جاؤ اور زنان و اطفال کو
بلد جبرہ مین چھوڑ جاؤ اور لشکر سے ایک جماعت اونکے پاس تعینات کر جاؤ او اونکو ہر ایک مال غنیمت مین شریک کرو اور خیال
رکھو اور ایسا ہوا کہ بعد فتح کے مقام سعد کا دو مہینے قادسیہ مین تھا جب تیسرے مہینے کا ہلال نمایان ہوا تو اپنے پہلے سے زہیر
ابن الحویریہ کو روانہ کیا اور اوسکے عقب عبد اللہ و شرجبیل بن السمط اور اونکے پیچھے لگے ہوئے ہاشم بن عتبہ و خالد بن عرفجہ
حاکم ساقہ کو پیاپے روانہ کیا اور اون لوگونکے ساتھ فوج تقسیم کر دی اور جو کچھ نقد و جنس و سلاح افواج فرس سے غنیمت
مین ہاتھ آیا تھا وہ بھی اونکو بانٹ دیا اور کوچ ان لوگونکا قادسیہ سے اوائل شہر شوال مین ہوا تھا اور جب زہیر مع اپنے
ہمراہیونکے نازل کوثہ ہوئے تو عبد اللہ و شرجبیل اور اونکے ہمراہی بھی زہیر سے وہین آملے اور ساری فوج وہین
جا پہونچی پھر زہیر نے وہانسے باتفاق کل جمعیت کے بسمت بابل کوچ کیا جب وہان وارد ہوئے تو کچھ لوگ زمرۂ نگہبانون
مین سے زہیر کے پاس امان مانگنے حاضر ہوئے تب زہیر نے اونکو امان دیکر اونسے استفسار کیا کہ تمکو خبر عدو کی کچھ معلوم ہے
وہ بولے اے امیر چادر حفظ و امن کو اوڑھ لو اور دروازونسے ہوشیار و خبردار رہو اور خوب یقین کر لو کہ ایک شخص
قبیلۂ مرازبہ مین سے پیشگاہ کسری تمہارے قتال و ہزیمت کا ضامن ہوا ہے اور اوسکے ہمراہ لشکر جرار ہے زہیر نے کہا
حقتعالی اوسکے شر کو دور کریگا اور اوسکے کید و مکر کو اوسی کے لیے وبال کریگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک انکے سامنے
وہ قوم نمودار ہوئی اور اونکی بیرقین چمکین یہ دیکھتے ہی زہیر اونکے مقابلے پر سوار ہوئے اور اپنے اصحاب کو جنگ پر
آمادہ و تیار کرنے لگے اور کہتے تھے کہ ہر آئنہ حقتعالی تمہاری نصرت کریگا پھر کوئی تم پر غالب نہوگا اور **واقدی** رحمہ اللہ
نے کہا جب لشکر اعدا مقابل آیا تو زبان مسلمین پر ذکر اللہ کا غلغلہ ہوا و بسرعت تمام اونکی طرف عزم کیا اور اونکو میدان
دیا کہ اونکے مردان دلیر آگے بڑھے اور مردم بزدل پیچھے رہ گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمان بصدائے بلند تکبیر کرتے ہوئے

سینے اور حلقوم دشمنونکے بھالونسے چھیدے ہوئے تھے اسی اثنا میں زہیر کی نظر ایسے شہسوار سرکش و مرد اور شدید پر جا پڑی تو بدون ارادہ کسی غیر کے خاص اوسی کا قصد کیا پھر دونون باہم نیزہ بازی و تیغ زنی کی اور آپس مین تادیر آویزش و کاوش رہی بعد ازان زہیر نے برچھی اوسکی ایسی ماری کہ اوسکی پشت سے انی نکل گئی اور وہ تیورا کر زمین پر گرا پھر جب اوسکی جماعت نے اوسکو کشتہ دیکھا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور اپنی قرارگاہ مین جا کر پناہ پکڑی اور اونکے درمیان مین اونکے اکابرین سے ایک شخص عقلمند تھا جب اوسنے اپنی قوم کا حال ایسا تباہ دیکھا تو پاس زہیر کے بالحاح و انکسار تمام حاضر ہوا اور اونسے درخواست صلح کی آخر زہیر نے اوسکو امان دی اور اوس سے خبر لشکر کسری کی دریافت کی اوسنے کہا اے سردار قوم تحقیق کہ اکابر اوس قوم کے جو قادسیہ سے بھاگے تھے اب وہ سب پاس بہرجان و مہراق الداری و ہرمزان کے مجتمع ہوئے اوسوقت تیان نے اون لوگون سے کہا تم لوگ بادشاہ کسری سے کدھر پھیرے جاتے ہو و حال آنکہ اوسنے تمکو بہت کچھ وظیفہ و عطیہ بخشا اور تمکو ولایت و حکومت دی تو لازم ہے کہ تم یہین قیام کرو کیا تو ہم تم سب و ہر و بادشاہ کے سرخرو ہونگے یا سب یہین مر جاوینگے چنانچہ یہ خبر لشکر زہیر و عبد اللہ و شرحبیل و ہاشم و خالد منتظر سعد کے ہوئے جب وہ آئے تو اونسے خبر مذکور بیان کی سعد نے کہا بہرحال خدا ہی سے استعانت کرو اوسی پر توکل رکھو اور حال یہ تھا کہ اہل اسلام مالک و تھا جسر پر ہو ہی چکے تھے تو اوسکے پار اوتر کر آگے بڑھے یہانتک کہ جمعیت اوس قوم کی سامنے ہوئی اوسوقت افواج فرس مین زلزلہ و لرزہ پڑ گیا اور اونکے دلونمین خوف سما گیا اور جسوقت ہرمزان و قیران نے اپنے اپنے لشکر کا معائنہ کیا اور دونون نے اپنی اپنی صفین آراستہ کین تو ہر دو لشکر مین بالکلیہ نفاق و کینہ ظاہر ہوا آخر ہر ایک ہرمزان و قیروان کو یقین ہو گیا کہ اب اونکے درمیان خیر نہین ہے اور اس بات کو تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ساری اونکی جمعیت پریشان و جماعت پراگندہ ہو گئی اور اپنے سامنے رخ کیے ہوئے چلے گئے چنانچہ ہرمزان تو اہواز کیطرف گیا اور بالائے کوہ اہواز جو خزانہ کسری کا تھا اور ایک شخص نہاوند نام اوسپر محافظ تھا جب اوسنے خبر ہزیمت لشکر پا کر بھاگنا اونکا سنا تو اوسنے وہ خزانہ خود لوٹ لیا اور بہرجان و مہراق یہ دونون عازم مدائن ہوئے تھے اور نہر شیر کے پار جسکو مدینۃ الذہب کہتے ہین اوتر گئے تھے جب جسر کے اوسطرف نہر پر پہونچے پیدل طے کر چکے تو قصد قصر شاہی کا کیا اور اندرون قصر بادشاہ یزدجرد موجود تھا تب یہ لوگ سامنے حاضر ہوئے اور ماجرا اپنا جو کچھ عرب کے ساتھ گذرا تھا بیان کیا جب یزدجرد نے یہ واقعہ سنا تو اوسکو زوال مملکت کا یقین ہو گیا اور جسوقت رات ہوئی تو اپنا خزینہ و ذخیرہ پاس نہاوند کے بھیج دیا تھا اور خود تیاری جنگ مین مصروف ہوا اور یہان لشکر اسلام مین حال زہیر کا یہ ہوا کہ جب وہ اوس قوم کے پیچھے چلے یعنے تعاقب کیا اور موضع سوا سے گذر کر مقام کیا اور بعد اونکے ہشام و مرقال بھی مع ہمراہیان اپنے وہین زہیر کے پاس آ اوترے یہانتک کہ پورا لشکر ہو گیا اور سعد بن ابی وقاص بھی آ پہونچے پھر وہانسے سب نے ایک ساتھ طرف کوثاریا کے کوچ کیا جب اوسکے محاذی جا پہونچے اور اہل فرس نے لشکر اسلام دیکھا کہ اونکے مقابل آ گیا تب اونھون نے بھی اپنا

ساز و سلاح سنبھالا اور مستعد ہوئے اور مقدم و سالار اونکا شہریاز تھا پھر جسوقت زہیر اوس سے دو چار ہوئے اور نگاہ شہریاز
کی اونپر پڑی اور آنکھ زہیر کی اوس سے لڑی تو وہ رعب مین آگیا اور اوسکے اصحاب پر غلبہ ہیبت کا ہوا اور وہ لوگ باہمدیگر
ایسے مضطرب و ہراسان ہوئے کہ اگر اونکو خوف شہریاز کا نہوتا تو وہ لوگ اپنے پیچھے بھاگ جاتے چنانچہ زہیر نے جب اپنے
اصحاب کی ترتیب و صف آرائی کی و صفین برابر ہو چکین تب شہریاز لڑنے کو پرے سے باہر نکلا اور اوسوقت شان
اوسکی ملوکانہ تھی اور اوسکے بر مین کسرائیونکا خلعت خسروانہ تھا اور از روے رجز کہنے لگا مین شہریاز ہون کون مجھسے لڑنے کو
نکلتا ہے آیا ایک سوار سے ایک سوار لڑنے کو نکلیگا یا ایک سے چار لڑینگے یا ایک کے مقابلے مین دس آوینگے یعنی مین ایک
تنہا دس سوار کو کافی ہون پھر جب زہیر نے اوسکی یہ لاف زنی سنی تو جواب دیا کہ مجھے تیری جنگ کے لیے یہ آرزو ہے کہ تجھسے
لڑنے کو نہ نکلے مگر کوئی غلام کیونکہ اگر تو اوسکو قتل بھی کریگا تو ایک غلام کو قتل کریگا اور اگر وہ تجھے قتل کریگا تو یہی ہماری مراد ہے
بعد ازان زہیر نے ابو نباتہ الاعرجی اپنے غلام آزاد کو بلوایا اور اوس سے کہا کہ تو اس بیدین سے قتال کر اور اوسپر حقتعالی سے
نصرت و امداد طلب کر چنانچہ ابو نباتہ اوس سے لڑنے کو نکلا پھر جب اوسکے مقابل ہوا اور شہریاز نے ابو نباتہ کو دیکھا تو
اوسکی نگاہ مین وہ حقیر نظر آیا کیونکہ شہریاز اپنی تنومندی اور قد و بالا مین مثل شتر کے تھا آخر شہریاز تلوار کھینچے ہوئے
اوسپر آپڑا پھر جسوقت ابو نباتہ نے اوسکو دیکھا کہ وہ آپہونچا تو اوسنے برجاے خود پاے صبر و استقلال کو نظر بحد استحکم و
استوار کیا اور مانند شیر کے ہو گیا اوسوقت اون دونون مین تلوارین چلنے لگین یہانتک کہ تلوارین دونونکی ٹوٹ گئین
تو دونون نے پھینکدین پھر باہم آویزش ہونے لگی یہانتک کہ دونون زمین پر گرے اور شہریاز اوسکے اوپر ہو گیا اور ابو نباتہ
اوس سے پیچ کشتی کے کرتا تھا ناگاہ انگشت ابہام یعنی انگوٹھا شہریاز کا ابو نباتہ کے منھہ مین پڑ گیا تو اوسنے اوس انگشت کو دانتون
سے کاٹ لیا تا آنکہ شہریاز کے اعضا سست پڑ گئے تب ابو نباتہ نے اوسکو الٹ دیا اور اوسپر چڑھ بیٹھا و بچالاکی تمام خنجر اپنا کھینچکر
اوسکے حلقوم مین مارا اور کام اوسکا تمام کیا اور اوسکے سر سے تاج اوتار لیا اور اوسکے دونون ہاتھ کا دستیارہ یعنی جوڑی کڑے
جڑاؤ کی لے لی اور اوسکا ساز و سلاح و رخت و خلعت سب کھینچ لیا اور لشکر اسلام مین آملا اور جب لشکر کفار نے حال شہریاز کا
ایسا کچھ دیکھا تو وہ سب پسپا ہوئے اور زہیر نے صبح تک اوسی مقام پر قیام کیا یہانتک کہ بقیہ لشکر مسلمین بھی آپہونچا
تب زہیر نے سارا ماجرا و ہانکا اور احوال شہریاز اور اپنے غلام آزاد کا بیان کیا اور کیفیت ہزیمت جنود فرس کی گزارش کی یہ سنکے
سعد بن ابی وقاص نہایت مسرور ہوئے اور حکم کیا کہ ابو نباتہ کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ زہیر نے اوسکو روبرو سعد کے حاضر کیا تو اوس سے
کہا مین تیرے لیے یہ ارادہ کرتا ہون کہ وہ دونون کڑے شہریاز کے اور اوسکی زرہ تو ہی پہن اور اوسکا تاج اپنے سر پر رکھہ اور
اوسکے گھوڑے پر سوار ہو پھر جب ابو نباتہ یہ حکم بجا لایا تو سعد نے وہ سب اسباب اوسی کو عطا کیا اور کہا غیر وزیج رستگاری
تیرے ہی لیے ہے اور مسلمانون مین اول جو شخص کہ عراق مین دست ابرنجن یعنی کڑے پہنایا گیا وہ ابو نباتہ تھا واقدی رح
نے بوسیلہ نوفل بن عدی کے وائل بن غانم الیشکری سے نقل روایت کی ہے کہ جب سعد نے کو ثریا کو کوچ کیا تو

اوس مقام مین جہان ابراہیم خلیل علیہ السلام محبوس ہوئے تھے قیام کیا اور وہان نماز پڑھی اور حمد و ثنائے پروردگار بجالائے اور رسول خدا علیہ السلام پر درود و سلام بھیجا اور یہ آیت پڑھی تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ الآیہ یعنے یہی انقلاب ایام ہین کہ انھین کو ہم درمیان آدمیون کے اوس پھیر کرتے ہین راوی نے کہا بعد ازان سعد بن ابی وقاص نے با اتہمہ مشہد و مجمع کے مقام کوثا ربا کے بیچ مین قیام کیا پھر لوگون کے پاس خطاب کرکے اونسے کہنے لگے اے مسلمانو آگاہ ہو کہ ہر آئنہ حق سبحانہ و تعالی نے تمھارے تئین اکثر مقامات مین نصرت بخشی اور فیروزمند کیا اور تمکو کھانا دیا اور روزنا کیا پھر تمسے تمھارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ فرمایا تھا سَتُفْتَحُ عَلَى أُمَّتِي كُنُوزُ كِسْرَى وَقَيْصَرَ یعنے قریب ہے کہ دروازے گنج کسری فارس و قیصر روم کے میری امت پر فتوح ہو جاوینگے سو خزانہ کسری سے کچھ تمھارے قبضے مین آگیا اب تمام و اکمال اوسکا حقتعالی پر ہے و بتحقیق کہ مینے عزم مصمم کیا ہے کہ خزانہ اون کے بجانب غربی جو ممالک غربی سے ہے یہ کلام سنکے تمام حضار مجلس نے متفق اللفظ جواب دیا کہ آپکے ہم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو آپکے حکم سے خلاف و انحراف کرے اور کون ایسا ہے جو خدا و رسول سے اپنی جان کو بخل کریگا پس آپ بے تامل عزم بالجزم کیجیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ یعنے ہمکو قوت و توانائی نہین ہے مگر بتوفیق الہی پھر جب سعد نے یہ جواب لوگونکا سنا تو کوچ کی تیاری کی اور پیشتر اپنے زہیر کو اپنا علم دیکر با جمعیت بیش روانہ کیا اور حکم کیا کہ طی مراحل مین سریع السیر ہون چنانچہ زہیر بارہ ہزار سوار سے گرم سیر ہوئے پھر جب کچھہ دور کئی منزل جا پہنچے تو ناگاہ سامنے سے ایک غول گھوڑونکا نمودار ہوا اور اوپر سوار نظر آئے یہ دیکھکر مسلمانون نے اپنے ہتیار سنبھالے پھر جب سامنے سے گرد برطرف ہوئی تو جمعیت دو سوارونکی نمایان ہوئی اور اون لوگون نے اپنی جماعت سے ایک سوار کو پاس مسلمین کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ ہم لوگ اہل ساباط ہین اور سردار ہمارا سرزاد ہے وہ اپنے اہل بلد کے لیے تمسے صلح و عہد چاہتا ہے یہ خبر سنکے زہیر نے اوس سے کہا تو اون لوگونکو ہمارے پاس بلا لا پھر جب وہ جاکر اون لوگونکو بلا لایا اور جب وہ قریب آئے تو سب گھوڑونسے اوترکر پیدل ہولیے و ازراہ انقیاد و فرمان برداری حاضر ہوئے اور کشادہ پیشانی و شادمانی سے ملاقات کی اور فتح و فیروزی سے مژدہ و مبارکبادی دی تب زہیر نے اونسے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے ہم لوگ اہل ساباط ہین اور یہ شخص یعنے سرزاد ہمارا سردار ہے اور ہم لوگ تمسے مصالحہ طلب کرنے آئے ہین زہیر نے کہا جو کوئی ہمارے یہان آتا ہے ہم اوسکو قبول کرتے ہین اور جو ہمسے صلح چاہتا ہے ہم اوس سے صلح کرتے ہین اور ہم وہ قوم نہین ہین کہ زمین مین ارادہ فساد رکھتے ہون بعد ازان اونسے مصالحہ ہوا جیسا کچھہ درمیان اونکے موقع وقت اور اتفاق پڑا چنانچہ سرزاد بسبب صلح کے شادان و فرحان اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اپنی قوم کی طرف چلا گیا و بعد ازان زہیر جب بمقام ساباط وارد ہوئے تو وہان لشکر فرس کا دیکھا کہ اونکا سالار موسوم بفیروز تھا اور وہ اپنی قوم کا بڑا شہسوار بہادر تھا اور اوسکے ہمراہ فوج کسری کی تھی اور وہ فوج وہ تھی جسپر کسری کو وقت مشکل و مہم سخت کے بڑا اعتماد تھا چنانچہ زہیر کے پاس بھی عساکر مسلمین مجتمع ہو گیا

اور سعد بن ابی وقاص بھی وہین پہنچ گئے پھر وہ سب ساباط سے روانہ ہوئے ... دو ... قتل ہو گئے **واقدی**
رحمہ اللہ نے **کہا** پھر جسوقت صفین طرفین سے مرتب آراستہ ہو گئین تو اول جو شخص میدان مین نکلا اور اپنا نام و نشان و حسب نسب
ظاہر کیا اور فخر و مباہات کرتا تھا وہ فیروز تھا اور وہ بزبان فارسی لاف زنی و صحبت گوئی کرنے لگا کہ اے قوم عرب شما خو شنیدن را
بطمع زیدہ وجہد بیجا برید و دسترس شما نباشد بعزم آوردید و بدست گمان شما وباطل است ازعم شما کہ شما مالک ملک عراق شوید و از دست
کسرائیان عجم در گیرید و زینہار ہیچ نتواند شد چہ ہمہ جیش کسرائیم کہ صاحبان اطلس و شدت و قوی قوت و ہیبت ایم و دارائے پیشگاہ شان
پایگاہ و تقرب بلست و بحضور آنہا خوش عزتے داریم و فراتر پائیم یعنی اے عرب الو تمہارا خیال خام ہے کہ تم مالک عراق
ہو گے اور اوس ملک کو ملوک عجم سے چھین لوگے ہرگز ایسا نہوگا کیونکہ ہم لشکر کسریٰ مین ہم بڑے صاحب قوت زبردست گیر و دار اور ہمین
اور ہمارا رعب غالب ہے اور بادشاہونکے سامنے ہماری بڑی عزت و منزلت ہے اور انسے ہمکو بہت قرب اور خصوصیت
ہے پس چاہیے کہ جو تمہارا افسر و سردار ہو وہ میرے سامنے میدان پکڑے اور جیسا چاہیے کیا ہے شک کرائی تو تم مین سے آگے
نکل آیا ہون وہ بھی اپنے پرے سے باہر نکلے **راوی** نے کہا ہنوز یہ کلام اوسکا تمام نہوا تھا کہ لشکر اسلام سے ہاشم بن وقاص نے
اوسکی طرف عزم کیا اور اپنا بھالا ہلاتے ہوئے اوسپر حملہ کیا پھر درمیان اون دونونکے ایسی جنگ واقع ہوئی کہ اوسکے دیکھنے
سے لڑکا بوڑھا ہوجاتا بعدازان ہاشم نے اوسکے سینے مین ایک ایسا نیزہ مارا کہ انی اوسکی پشت سے پار ہو گئی آخر ہاشم نے
اوسکو قتل کرکے مسلمین کی جانب مراجعت کی اوسوقت سعد بن ابی وقاص نے ہاشم کی پیشانی پر بوسہ دیا و برسم اکرام و تکریم
گھوڑے سے اوتر پڑے اور یہ آیت پڑھی جو نسبت مشرکین کے نازل ہے اَوَلَمْ تَکُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَکُمْ
مِّنْ زَوَالٍ یعنے کیا تمنے پیشتر سے اپنے حق مین قسم نکھائی تھی کہ تمہارے تئین زوال نہین ہے وحال آنکہ کیسا زوال
آیا **راوی** نے کہا پھر جب وہ فوج جو ہمراہ فیروز کے تھی بعد قتل فیروز کے ہزیمت پاکر پسپا ہو گئی تو لشکر اسلام نے
بھی اونکے متعاقب کوچ کیا یہانتک کہ وہ فوج قلعہ نہرشیر مین داخل ہو گئی و بعد ازان جماعت جماعت مسلمین کی بھی
وہان تکبیر کرتے ہوئے جا پہونچے اور وہین جا اوترے یہانتک کہ اوس قلعہ کو ہر جانب سے گھیر لیا اور وہ قوم بھی
اپنے سامان و سلاح و آلات فلاخن وغیرہ سے تیار و درست ہو گئے اور دیوار ہاے شہر پناہ پر مورچہ بندی کی
واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص نے دو مہینے قلعہ نہرشیر کا محاصرہ کیا اور اپنے سوارونکو بطریق تاخت
و تاراج طرف شط فرات و دجلہ کے مقرر کرکے منتشر کر دیا کہ وہ لوگ جا کر اوپر ایک جماعت مزارعین کے جو بجمعیت
ہزار آدمی ہمراہ سرزاد رئیس ساباط کے تھے متسلط ہو گئے چنانچہ اونکے باب مین سعد نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے عریضہ لکھا اور تا ورود جواب اونکے حق مین حکم کرنے سے تامل و توقف کیا اور وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر
پھر گئے اور سعد نے بعد بسم اللہ کے یہ مضمون درج کیا کہ اما بعد حمد و صلوۃ کے آپکی خدمت مین ہمارا اعلام اور رحمت
و برکات خدا آپ پر نازل ہو و بتحقیق کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اوس پروردگار کی جسکے سوا کوئی معبود حقیقی نہین ہے

اور مین درود و سلام بھیجتا ہون اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حال یہ ہے کہ ہم بلد نہرشیر پر وارد ہوئے اور قبل اسکے
درمیان قادسیہ اور ناحیہ نہرشیر کے ہمسے مقابلہ ہوا ایک لشکر کا جو ہمراہ قرط بن فیروز کے تھے چنانچہ اوسپر اور اوسکے
لشکر پر حقتعالی نے ہمکو فیروزمند کیا کہ فیروز کو تو ہاشم نے قتل کیا اور باقی اوسکے ہمراہی پسپا ہوگئے اور بعد اسکے ہم نہرشیر پر
نازل ہوئے اور یہان ہمنے لشکر ہر طرف الطریق تاخت کے بہ ہمت مامور کر دیا تو وہ قوم فلاحین یعنے مردم کشاورز پر
متسلط ہوئے اور وہ ایک ہزار نفر ہین پس اونکے بارہ مین آپکی کیا رائے ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے در جواب
اسکے یہ حکم نامہ لکھا کہ جو مردم کشاورز تمہارے پاس آوین اگر وہ تمہارے عہد پر قائم رہنے والے اور حکم بردار ہون اور
تمہارے اوپر تمہارے دشمنونکے مددگار نہون تو اونکو امان دو اور جو لوگ تمہارے پاس ایسے آوین کہ وہ بعد
حرب کے تمسے ہارب ہوئے پھر وہ تمہارے ہاتھہ آئے ہون تو اونکے بارہ مین اختیار ہے جو چاہو اونکے حق مین کرو
پھر جب یہ نوشتہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچا تو اونہون نے اوس جماعت مزارعین کو جو ہمراہ سرزاد کے
آئے تھے واگذار کیا اور بعد ازان عوام و دہقان کو طلب کرکے حکم کیا کہ اسلام لاوین خواہ جزیہ دیوین چنانچہ وہ ادائے
جزیہ پر راضی ہوئے ولیکن اہل شہر نہرشیر آمادہ جنگ ہوکر لشکر مسلمین پر تیر اور پتھر مارنے لگے اور فلاخن اندازی
کرنے لگے آخر سعد نے جب یہ حال دیکھا تو سرزاد کو بلا کر کہا کہ دیکھو ان شہر والون نے صلح کی جگہہ ترک کی اب مین
چاہتا ہون کہ تم بھی مجانیق بناؤ آخر سرزاد نے عمل منجنیق کا سامان کیا کہ بہت سے فلاخن بنائے یعنے جو بھاری
آلات فلاخن نصب کیے اور یہ سب کام اوسنے تین روز مین درست و تیار کیے چنانچہ بیس منجنیق سے زیادہ شہر
نہرشیر پر ایستادہ کیے گئے آخر وہ لوگ فلاخن کی مار و بوچھار سے عاجز ہوکر قتال مسلمین سے باز رہے اور ہٹ گئے
پس اس تدبیر سے عرب بہت خوش ہوئے پھر جب محاصرہ بلد کا طول ہوا تو اہل شہر گھبرا کر لڑنے کو باہر نکلے اور
مسلمین سے مقابلہ کرنے لگے اور صبر و استقامت پر باخود معاہدہ کیا اوسوقت اہل اسلام نے بھی بکمال مقاومت
و استقلال ہنگامہ قتال شدید گرم کیا چنانچہ اہل فرس جو کہ نشاب ایک قسم کا تیر مارتے تھے تو اہل عرب بھی نبال
ایک نوع کا تیر چلاتے تھے یعنے وہ بھی خدنگ اندازی مین سرگرم تھے تو یہ بھی ناوک افگنی مین زبردست تھے
اور اوسوقت زہیر بن الحویریہ نے وہ قتال شدید برپا کی تھی جو موجب رضائے خدا و رسول ہو بعد ازان زہیر نے
سعد سے کہا اب مجھے چھوڑ دو اور جانے دو کہ مین آگے بڑھون اور تیر اندازی و تیغ زنی کرون یہ کہکے آگے بڑھے
اور دشمنون مین گھس گئے اوسوقت ایک بڑے شہسوار سے دوچار ہوئے اوسکا نام شہریار تھا اوسپر حملہ کرکے
ایک ایسا بھالا مارا کہ انی کے ساتھہ اوسکی آنتین انتڑیان نکل آئین پھر اوسکو قتل کیا تب اونہر عجمیون نے ہجوم و نرغہ
کرکے شہید کیا اور بعد قتل اونکے وہ سب بھاگ کر اندرون شہر پنہان ہوگئے اور پھاٹک و دروازے شہر کے
بند کر لیے اور شہر پناہ کی دیوارون پر چڑہ گئے اور اونمین سے ایک شخص سامنے آکر مسلمانون سے کہنے لگا کہ تمہارا

ف نشاب تیر عجمی

نبال تیر عربی

بعض نسخون مین

جار اتمسے فرماتا ہے کہ آیا تم ہمسے اس بات پر صلح کروگے کہ درمیان دجلہ سے ادہر ہمارا اور ادہر تمہارا یہ سنکے ابو مقرۃ الاسود ابن قطینہ آگے بڑھا اور اوسکی زبان پر حق تعالی نے وہ بات جاری کی جسے وہ خود نہین جانتا تھا کہ مین کیا کہتا ہون پس در جواب اوس پیام کے وہ بزبان فارسی گویا ہوا مگر اپنے کلام سے آپ کچھہ نسمجھا اور نہ اوسکو پسند کیا تب یہ جواب سنکر وہ پیام آور طرف بادشاہ کے پھر گیا اور راوی نے کہا تب ہم لوگون نے ابو مقرہ سے پوچھا کہ تو نے اوس شخص سے کیا کہا اوسنے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے محمدؐ کو بحق مبعوث کیا مین خود نہین جانتا ہون مینے اوس سے کیا کہا مگر یہ کہ حق تعالی نے میری زبان کو کسی بات پر کچھہ گویائی دی تھی اور امید ہے کہ جو کچھہ میری زبان سے سرزد ہوا وہ حق مین مسلمین کے خیر و بہتر ہو چنانچہ ہر کوئی اوس سے پوچھتا تھا اور وہ یہی کہتا تھا کہ مین خود نہین جانتا کہ مینے کیا کہا یہانتک کہ خود سعد بن ابی وقاص نے پوچھا تو اوسنے عرض کی اے امیر واللہ مین اپنے کلام کو آپ بھی نہین سمجھا اس بات سے سعد کو سخت تعجب ہوا بالآخر سعد نے حکم جنگ کیا اور کہا تیر چلاؤ مگر شہر والون مین سے کوئی سامنے نظر نہین آتا تھا اوسوقت ہمکو اندیشہ ہوا کہ کیا عجب ہے ان شہریون نے کوئی مکر و حیلہ کیا ہو پھر جب ہمارے تئین دو سرا روز ہوا تو یکایک ایک شخص ہمارے پاس الامان الامان پکارتا ہوا آیا ہمنے اوسکو امان دی اور اوسکو پاس امیر سعد کے لائے تب سعد نے اوس سے کہا کیا خبر ہے اوسنے کہا شہر والے شہر مین نہین ہین وہ ساری قوم بھاگ گئی سعد نے کہا وہ لوگ کیونکر بھاگ گئے اوسنے کہا بادشاہ نے تمہارے پاس اپنا ایلچی بھیجا تھا کہ وہ تیرے عرض صلح کرے سو تمنے اوسکو جواب دیا تھا کہ درمیان ہمارے تمہارے کبھی صلح نہوگی حَتّٰی نَاْکُلَ عَسَلَ اَفْرِیْذِیَا بِاُتْرُجِّ کُوْثَا یعنے یہانتک کہ ہم شہد افریذیا کا کہا دین جسکو نوح کوثا کہتے ہین (افریذیا نام مقام نوح کوثا قسم شہد جسوقت یہ کلمات تمہارے جواب سے بادشاہ کو پہونچے تو بادشاہ نے کہا وَاوَیْلَاہٗ لو بڑا غضب ہوا کہ اونکی زبان پر اور اونکے منھہ سے فرشتے بولتے ہین کہ وہ ہمپر وارد ہوا چاہتے ہین اور عرب کیجانب سے وہ ہمکو جواب دیتے ہین اور واللہ اگر یہ بات نہین ہے تو مگر بالضرور وہ ایسے کلمات ہین کہ عالم غیب سے اوس کہنے والے کے فہم و ذہن مین ڈالے گئے ہین اور اوسکی زبان پر جاری کیے گئے پس نکل چلو یہانسے طرف شہر قصوی یعنے اوس پار دجلہ کے بالآخر وہ سب شہر سے نکل گئے اور تمام مال و متاع چھوڑ گئے اور جو لوگ پیادہ تھے کہ اونکے پاس گھوڑے نتھے وہ رہ گئے وہ لوگ یہی غنیمت سمجھے کہ اپنی جانین بچالے گئے راوی نے کہا جب سعد بن ابی وقاص نے یہ مژدہ اوس مخبر سے سنا تو سجدات شکر الہی بجالائے اور مسلمانونکو حکم کیا کہ اندرون شہر داخل ہو مگر ساز و سلاح سے چاق و چوبند رہو کیونکہ خوف کمینگاہ رکھتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سعد سوار ہوئے اور آگے آگے مجاہدونکا غول علیحدہ اپنے سامان جنگی سے چست و درست روانہ ہوکر داخل شہر ہوئے اور شہر مین ہر سمت پھیل گئے مگر تمام شہر مین سوا اونہین سے کسی کا نشان نپایا مگر سارا مال و منال جو دیکھا تو بجنسہا بجائے خود موجود تھا تا آنکہ اوسپر ضبط و قبضہ کیا و بعد ازان

سعد وہان تین روز تک مقام کرکے طرف شط فرات و ساحل دجلہ کے آگے [illegible] چاہتے تھے [illegible] اوسطرف
شہر اسبانیر مین جو پہونچین مگر کوئی کشتی ہم پہونچی نا پاکر کچھ لوگ وہان رہنا [illegible] اگر پل
سعد کو پہر کر پار اوترنے کے لیے ترغیب دیتے تھے او [illegible] نا [illegible] تھے مگر وہ مسلمانون [illegible] اہل [illegible]
اسی عرصے مین ایک آدمی گروہ گبر سے سعد کے پاس آیا اور ایسے گہاٹ کی طرف رہبری کرنے لگا [illegible] پانی کی تہاہ [illegible] کیا

ذکر فتح ایوان کسری اور در آنا مسلمانون کا دروں دجلہ اور فتح کرنا شہر اسبانیر کا جو اوس پار دجلہ کے واقع تھا

پھر جسوقت اوس گبر نے ایک گذارے کا رستہ بتایا کہ اودہر سے اوترنے کی تہاہ ہے او [illegible] اوہنا
دریا عمیق ہے مین مسلمانونکو اس فریب و دہوکے مین ڈالونگا حق تعالی اونکے لیے کچھہ او [illegible] کردیگا یہی
اسی فکر و اندیشے مین تھے کہ ناگاہ ایک اور کوئی گبر سامنے نمود ہوا کہ اوسکے [illegible] ستہ تر تھے او [illegible] تھا جب
اوسکا حال پوچھا اوسنے کہا مین اپنا احوال کیا کہون ہمارے بادشاہ نے اپنے خواب مین دیکھا ہے کہ اہل اسلام گویا دریا
اوترکر اوسکے پاس جا پہونچے ہین اور اوسکے تئین یقین و آگاہی زوال ملک اپنے کا ہوگیا ہے تو وہ یہانسے بہی قصد
گریز رکھتا ہے اور اس بندوبست مین ہے کہ اپنا مال و منال لیکر خراسان کی راہ لیوے یہ خوشخبری سنکے سعد نے مسلمانونکو
جمع کرکے بعد حمد و ثنائے خداوند ارض و سما کے خطاب کیا کہ اے مسلمانو دیکھو دشمن تمہارا بے مدد کشتی تمہاری پناہ کی
کشتی مین تمہارے پاس وتر آیا اور حال یہ ہے کہ کسری قصد فرار رکھتا ہے اور مع مال و اسباب اور خدم و حشم اپنے کے
خراسان کو جایا چاہتا ہے درینصورت مین تو ارادہ عبور دریا رکھتا ہون یعنے پیر کر انشاء اللہ تعالی پار جاتا ہون
اور تم خوب جان لو کہ اب تمہارے پیچھے کوئی ایسا باقی نہین رہا جسکا تمکو خوف ہو اسلیے کہ حق تعالی نے تمہارے تئین
تمام قلعون اور شہرونکا مالک کردیا حالا میری رائے مین یہ آتا ہے کہ اشناوری دریا اوس پار او نپر جا پہونچون اس
بارہ مین تم لوگ کیا کہتے ہو یہ سنکے سب اصحاب نے جواب دیا حقتعالی آپکے عزم کو اس علو ہمت پر قوت بخشے بسم اللہ آپ
کیجیے جو کچھ موافق ارادۂ الہی کے ہے اوسوقت سعد نے کہا حق تعالی تمپر رحم اور تمہاری نصرت کرے تم مین کون پہلے ابتدا
عبور کرتا ہے اور کون متقدم اشناوری ہوتا ہے کہ وہ ہم لوگونکے لیے پانی کی تہاہ لیوے کہ کدہر سے پایاب ہے اور وہ
اوسی نشان پر اوس پار جاکر لب دریا کہڑا ہو تا لوگ اوسی خط پر گذر کر اوس سمت جا ملیں چنانچہ بمجرد استماع اس کلام
عاصم بن عمرو دریا مین در آئے اور اونکے پیچھے پیچھے لیے چہ سو آدمی اہل نجوات مین سے ساتھہ ہولیے جو مشاہیر
سے تھے اور فخر اونکا معروف اور اونکی بہادری کا شہرہ تھا اور اوس قبیلہ کے عوام بہی آکر کنارہ دریا کہڑے ہوئے اور لگیا

گروہ خرسا جو معروف بقعقاع بن عمرو تھے وہ بھی ساتھ عاصم بن عمر کے دریا مین گھس پڑے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی یوسف بن عبدالاعلی نے یوسف بن عمر سے کہ پہلے جو لوگ دریا مین کود پڑے وہ عاصم اور شرجبیل وابو مقرن و عجلان و مالک بن کعب الہمدانی اور مثل انکے دیگر اکابر قوم تھے اور گھوڑون پر سوار تھے پھر جب ان سب نے دریا مین گھوڑے ڈال دیے تو بعد انکے پیچھے پیچھے چھ سو ساٹھ آدمی دجلہ مین دھس پڑے اور سب سے پہلے جو دریا مین اوترے وہ عاصم بن عمر و ابو مقرن و شرجبیل و مالک بن کعب تھے اور ایک لڑکا بنی الحارث سے تھا پھر جسوقت عجمیون نے ان لوگونکو دیکھا کہ قریب آپہونچے تو اونھون نے بھی ایک ایسی جماعت سوارونکی تیار کی جو اونمین مقدم و سربرآوردہ تھے پس اون سوارون نے بھی اپنے گھوڑے دریا مین ڈال دیے پھر لشکر سعد مین سے اول جس شخص نے اونسے مقابلہ کیا وہ عاصم بن عمرو تھے اور جسدم عاصم نے دریا مین اون سوارونکا مواجہہ کیا تو اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان گبر بیدینونکو بھالے مارو اور تاک کے انکی آنکھون مین انی مارو پھر جسوقت عجمیون نے یہ کلام عاصم کا سنا کہ دشمنونکی آنکھین تاک کر نیزے لگاؤ اور اونکو جام مرگ پلاؤ اور اہل فارس نے یہ بھی دیکھا کہ لباس عرب کے تری مین ایسے ہین جیسے خشکی مین وقت نیزہ بازی و تیغ زنی کے چست و بیزحمت ہوتے ہین یعنے ہنگام جنگ اوجھتے نہین ہین تو یہ حال سنکر اور دیکھکر پس پشت بھاگے اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا اور اپنے آگے دھر لیا یہانتک کہ بہتونکو قتل کیا اور جسقدر وہ لوگ دریا کے کنارے تھے اونمین سے بہت تھوڑے بھاگ بچے بالآخر جماعت فارس سے بجانب ساحل دریا اہل اسلام مسلط ہوئے اور باقی جماعات مسلمانونکی دریا کے اس پار یکجا جمع تھی چنانچہ جب سعد کو حال اوس پار کا معلوم ہوا کہ اہل اسلام غالب آئے اور اعدا مغلوب ہوئے تو مسلمانونکو اذن عام دیا کہ اب تم بھی دریا میں چلو اور حقتعالی سے اعانت طلب کرو آخر وہ تمام لشکر دجلہ مین پھاند پڑا اور اوسوقت دجلہ نہایت موج زن اور بڑے زورون پر تھا مگر اہل اسلام اپنے عزم مین کمال کوشش کر رہے تھے اور تموج و تلاطم گرداب سے کچھ باک و پروا نکرتے تھے بلکہ گویا وہ زمین پر چلے جاتے تھے اور اہل فارس پر یون جا کر نازل ہوئے کہ اونکو کچھ شمار مین اور خاطر مین نہ لاتے تھے یہانتک کہ بقتال شدید اونسے مقابلہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی ایسے شخص نے جسپر مجکو بڑا وثوق و اعتماد ہے کہ لشکر سعد مین سے اول جنھون نے دجلہ سے عبور کیا وہ ساٹھ آدمی تھے کہ گروہ گروہ نکلے تھے از انجملہ اول زمرہ تو نو آدمیونکا تھا اور اونمین اول و مقدم عاصم تھے اور دوسرے زمرہ مین دس تن تھے اور تیسرے غول مین تینتیس ۳۳ نفر تھے اور عاصم کہتے تھے کہ ہمنے دجلہ کو سوارون اور پیادون اور چوپاؤن سے ایسا ڈھانپ لیا تھا کہ جب ہم اوترتے تھے تو کثرت مردم و دواب سے دریا کا پانی نظر نہ آتا تھا اور گھوڑے ہمارے پانی سے نکلکر اپنی دم و یال جھاڑتے تھے اور لب دریا صہیل کرتے تھے یعنے ہنہناتے تھے اور بولنا اون گھوڑونکا از روے الہام تھا منجانب ملک العلام **راوی** نے کہا پھر جب ملک کسری نے دیکھا کہ گروہ مسلمانون کا اس جانب آگیا ہے تب شہریار بن سارو جو بڑا شہسوار اور سردار تھا حکم کیا کہ مسلمانون سے مبارز طلبی کرے اور اونکا مقابلہ کرے اور اونکو روکے رہے اور خود کسری تدبیر فرار مین مصروف ہوا

کہ بار ہوا مال و نقد اور زر اور جواہر و یاقوت وغیرہ سے جسقدر وہ تھوڑا سکا لدوا لیا **راوی** کہتا ہے کہ سعد جب دریا میں چلتے تھے تو یہ
آیہ پڑھتے تھے ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ یعنے یہ اندازہ کیا ہوا خدائے غالب بڑے علم والے کا ہے چنانچہ اون اوترنے
والوں میں سے کوئی ایک متنفس بھی غرق نہیں ہوا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے **کہا** مجھسے نعمان بن عامر یافعی نے اپنے باپ
عثمان سے سنکر بیان کیا کہ وہ لوگ دریا پار اوترنے والے اول سے آخر تک سب بخیر سالم رہے اور ایک شخص قبیلہ بارق سے
جسکا نام عرقدہ تھا دریا میں پشت زین سے پھسلکر گھوڑے سے جدا ہوگیا اور وہ گھوڑا اشرفہ تھا اور فش ورہم اوسکی
سرخ تھی اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ گھوڑا اور سوار اوسکا دونوں ڈوب رہے ہیں اوسوقت اوسکے پاس قعقاع بن عمرو
اپنا گھوڑا پیرتے ہوئے جا پہونچے اور اوسکا ہاتھ پکڑکر کھینچ لیا یہانتک کہ وہ پار ہوگیا چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ قعقاع
عَجَزَتِ الْاِخْوَانُ اَنْ تَلِدَ مِثْلَكَ یہ کلام مدح و آفرین ہے یعنے برادران امثال و اقران عاجز ہیں کہ اونسے کوئی مولود
مثل تیرے وجود میں آوے اور ایک یہ بھی امر عجیب ہے کہ اوس پانی میں کسی کی کوئی چیز نہیں گری اور نہ تلف ہوئی ہاں مگر ایک
شخص کا کاسہ چوبی کہ اوسکا تسمہ یا ڈورا کہنہ و فرسودہ تھا تو وہ ٹوٹ کر پانی میں جا تارہا اور موج اوسکو بہالے گئی تب صاحب کاسہ
نے کہا واللہ میں اسکے ضائع ہونے سے رنج و تکلیف اوٹھاونگا و حال آنکہ ایسا نہوگا کہ حقتعالی تمام لشکر میں سے میرا ہی جام مجھسے چھین
لیوے آخر جب سب پار اوتر گئے تو مسلمانوں میں سے ایک شخص بنابر حاجت غسل دریا پر آیا ناگاہ موج نے وہی قدح اس شخص
کیطرف اوچھال دیا اوسنے اوٹھا لیا اور اوسکو لشکر میں لایا تو مالک نے اپنا پیالہ پہچانا اور لے لیا اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے
کہا مجھسے **روایت** کی عمرو بن تمیم نے اوسنے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ جب مسلمانوں نے عبور دریا کیا تو ان فارسیون نے
دریا ہی پر برلب آب ہنگامہ قتال عظیم گرم کیا اور بہت سخت لڑائی لڑے اور اپنی جانوں کو تب مصعب میں ڈالا اور آمادہ ہوے
اس پر ہوئے کہ یہانتک مقابلہ کریں تا آنکہ مرجاویں اور یہ سب خواص ملک کسری تھے اور اصحاب ایوان کسری تھے اور صاحبان
حصون و قلعہ تھے اور سالار و سرگروہ انکا شہریار بن ساور تھا چنانچہ خالد بن عمیر نے شہریار کی آنکھ ناک سے نیزہ مارا کہ انی
اوسکی گدی توڑکر پار ہوگئی اور وہ اوندھا گرا پھر دوبارہ اوسپر ایک ضربت تلوار کی ماری کہ وہ قتل ہوگیا و ناگاہ اوسوقت
ایک جماعت سواروں کی جانب ایوان کسری سے وہان آپڑی اونھون نے اوس گروہ سے جنکا سالار شہریار تھا یہ بیان کیا
کہ اب تم کسلیے لڑتے ہو ملک کسری تو فرار کرگیا اور اپنا مال و اہل و عیال اور اپنا خدم و حشم ساتھ لیگیا آخر اون لوگون نے
جسدم یہ خبر سنی تو وہ بھی پسپا بھاگے اور مدائن میں کوئی بات اعجوبہ زیادہ تر پایاب ہونے دریا اور عبور کرنے مسلمین سے
تھی اور مسلمانوں نے دجلہ سے اوس روز عبور کا نام یوم الجراثیم رکھا تھا (جراثیم جمع جرثومہ) اور جراثیم کیا تھے کہ خرموں کی
ناخون سے کے مشٹھے بندھے ہوئے بطور خرمن یعنی جسطرح گھنجے بندھے تھے کہ بجانب اللہ ظاہر ہوئے اور جسجگہ پانی پایاب
تھا اوسی طرف وہ بہتے تھے چنانچہ لوگ عبور کرتے اوسی کی سیدھ پر سیدھا ساتھ چلے جاتے تھے اور وہ جرثومہ
بھی بدان جماعت موریجان سے کے تھے جنگ اصفہان میں پیدا ہوگئے تھے اور **قیس** بن ابی حازم نے اسطرح روایت کی ہے

کہ جب ہم لوگون نے اپنے تئین دجلہ مین ڈال دیا ہے تو اوسوقت دجلہ بڑے جوش خروش پر تھا اور بہت زور شور کرتا تھا ہم
جسوقت ہم بیچ دہارے مین پہونچے تو ایسا ہوا کہ پانی کی چھاپ فقط گھوڑونکے ٹنگ مین لگتی تھی (مترجم کہتا ہے کہ [illegible]
قیس اور روایات سابقہ کے بیچ مین طغیانی دجلہ مذکور ہے کچھہ منافات نہین ہے اسلیے کہ بعد ہجرت قیس کے اوس وقت [illegible]
پانی کم ہو گا کہ صرف ٹنگ بھیگتے تھے) پھر قیس کہتا ہے کہ جب اہل فارس نے یہ حال دیکھا کہ اہل اسلام بے مشقت و بے تکلیف دریا
اوترتے اور بڑھے چلے آتے ہین تو وہ لوگ اپنی فارسی زبان مین کہنے لگے ایشان کہ ہمچو بے پروا مے آیند مگر جن و آسیب بودہ باشند
یعنے یہ لوگ جو دریا مین اسطرح بے باک و بے خطر چلے آتے ہین گویا جن ہین اور کہتے تھے کہ بخدا تم لوگ آدمیون سے نہین لڑتے ہو
بلکہ جنون سے ارادہ لڑنے کا رکھتے ہو یہ باتین کہکے وہ لوگ تو بھاگ گئے اور مسلمانون نے ارادہ کیا کہ ایوان کسری مین در آوین مگر سعد نے
اونکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا کام مین عجلت کرنے سے باز رہو کیونکہ جلدبازی موجب ندامت و پریشانی ہے اور مین اندیشہ
کرتا ہون کہ یون فرار کرنا مجوسونکا شاید اونکی بعض مکائد و مکاریون سے ہو یہ سنکے پھر کوئی داخل ایوان نہوا اور راوی کہتا ہے کہ
سلام المحازی ایک لڑکا تھا وہ سعد کے پاس حاضر ہوکے کہنے لگا اے امیر واللہ مینے آج خدا و رسول کو رضامند کیا کہ مینے ہی
مجوسونکے سپہ سالار یعنے شہریار کو قتل کیا بعد ازان اون ساٹھہ آدمیون سے جو باقی رہ گئے تھے اوسنے اپنی بات پر یعنے قتل شہریار
پر گواہی چاہی مگر اونمین سے کسی نے اوسکی گواہی ندی تب سعد نے اوس جوان محازی سے کہا کہ شہریار کو تو نے قتل نہین کیا
یہ سنکے اوس لڑکے نے سر نہوڑا لیا اور ارادہ کیا کہ اوس جگہ سے چلا جاوے ناگاہ اوسی اثنا مین ایک شخص صحابیون مین سے
کہ اوسکا نام ہاشم بن عتبہ تھا بول اوٹھا اے امیر مینے بچشم خود دیکھا کہ مقدم و سردار اہل فرس کو اسینے قتل کیا ہے پس سعد نے قول
صحابی کی تصدیق کی اور اوس لڑکے کو خلعت دیا اور رخت مقتول بھی وسی کو حوالہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ عبداللہ بن
بشر و سلیمان بن عامر کے نقل روایت کی ہے کہ جس روز اہل اسلام دجلہ مین در آئے اور پار اوترتے تھے تو اوسوقت ملک یزدجرد
بالاے ایوان اپنے چڑھا ہوا دیکھہ رہا تھا کہ اہل اسلام دریا ہلتے چلے آتے ہین اور نہ اونکے گھوڑے پیچھے مڑتے ہین نہ سوار کچھہ
گھبراتے ہین اور صحابہ آپسمین باتین کرتے آتے ہین گویا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہین یہ دیکھکر ملک یزدجرد کو زوال ملک اپنے کا
یقین ہو گیا اور اپنی عزت و سلطنت کے جانے کا باور آگیا اوسوقت با دیدہ گریان و با دل بریان بام ایوان سے نیچے اوتر کر
بیت المال سے خزانہ و جواہر لیا اور توشکخانہ سے خلعتہاے گران بہا اور کوٹھونسے ظروف قیمتی اور کچھہ اور چیزین بیش بہا ہمراہ
لیکر باقی جو کچھہ اوسکے یہان آلات و سامان حصار سے یا جو کچھہ اسباب رسد غلہ وغیرہ قسم کھانے پینے سے جمع تھا اور جسقدر کہ
گلہ دواب جنس بقر و غنم وغیرہ سے موجود تھا سب وہین چھوڑ دیا اور اپنے اہل و خواص اصحاب کو لیکر نکل گیا و بعد ازان
اندرون شہر قصوی اول جو شخص داخل ہوا وہ یعقوب الغدلی تھے اور ہمراہ اونکے جماعت [illegible] تھے جو جماعت قعقاع
بن عمرو کہلاتے تھے اور شہر قصوی وہ تھا جو متصل بلاد مدائن وغیرہ کے واقع تھا اوسکو تاجیر کہتے تھے اور وہی تختگاہ
و مسکن بادشاہ کسری کا تھا چنانچہ شہر کے کوچون اور تنگ گلیون مین گھس گئے پھر کہین کہین دشمن سے ملاقات ہوئی و بعد ازان

سعد نے عزم کیا کہ شہر قصوی میں داخل ہوں جیسا کہ سابق میں ہیرب جویہ کو حکم کیا تھا کہ اپنا لشکر لیکر وہان جاوین لشکر
ہوں شہر داخل ہوکر خزانہ مین کو تلاش کرنے لگے اور ایک طرف ایک ... ہمراہ ... گشت کرتا تھا ناگاہ
ایک شخص مرقال سے تئین ملا کہ وہ حاجب و مصاحب کسری کا تھا تب مرقال اوسکی عبارت زبان نہ سمجھا ... باتین
کرنے لگے تب وہ بولا کہ عرب عبور دریا ہماری طرف کر آئے ہین وہ یہ کہتا تھا مگر قوال کو نہین جانتا تھا کہ یہی عرب ہے
چنانچہ مرقال نے بھالا مار کر اوسکو قتل کر ڈالا اور اوسکے غلامونکو اسیر کرکے سعد کے پاس حاضر کیا اور بعضی روایات مین
مذکور ہے کہ مرزبانان کسری سے ایک شخص بیٹھا تھا اور شہر مین روز داخلہ عرب کے وہ بھی داخل تھا مگر عربی بولنے و سکو سمجھنے ... و
ہراس تھا اور وہ اوس روز اپنے گھر سے کسی کام کو نکلکر اپنے گھر کو پھر جاتا تھا ناگاہ اوسنے دیکھا کہ غلمان وغیرہ اوسکے گھر والے
بعجلت تمام نکل بھاگے ہین اور مال و اسباب نکال رہے ہین تب اوس مرزبان نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے وہ بولے کہ زنابیر یعنے
بھڑون نے ہمارے گھرون پر غلبہ کیا اور ہمکو زبردستی نکال دیا یعنے عربونکے خوف شدائد سے ہم بھاگے جاتے ہین پھر
اوسنے اہل شہر سے شدت شور و بکا اور نالہ و واویلا سنا اور وہ سب اپنا منہ پیٹتے تھے یہ دیکھکر اوس دہقان نے اپنا
ساز حرب نکالا اور زرہ پہنی ہتیار لگائے اور اپنا گھوڑا طلب کرکے اوسپر زین کسا تین بار مضبوط کرکے باندھا تینون دفعہ
رکاب و دوال ٹوٹ ٹوٹ گئی اوسی اثنا مین ایک سوار عرب آیا اور اوسکو نیزہ مارکر بولا اس وار کو کہ مین ابن المخارق
ہون پھر وہ سوار اوسکو مار کر چلا گیا اور اوسکے رخت و سلاح پر کچھ التفات نکی ... وقت سعد داخل شہر ہوئے تو ایوان
کسری کو تلاش کرنے لگے پھر جب ایوان مین بھی داخل ہوئے تو یہ آیہ پڑھنے لگے وَاَوْرَثْنَاهَا قَوْماً اٰخَرِيْنَ یعنے بعد
ہلاک قوم کفار کے دربارہ مکانات و باغات اونکے و دربارۂ تنعمات و ضیاعات کے حقتعالی نے فرمایا کہ اور ہمنے اونکی
سب چیزونکا وارث اور قوم کو کیا اور جسوقت سعد داخل ایوان ہوئے تو گھوڑے سے اوترکر پیدل ہوئے اور اوسمین نماز
شکرانہ فتح آٹھ رکعتین ادا کین کہ درمیان رکعات کے فصل نہین کی یعنے آٹھون رکعت ایک سلام سے پڑھین اور
ایوان کو مسجد قرار دیا اور راوی کہتا ہے کہ اوس ایوان مین پیکر تصویر خضر علیہ السلام نصب تھی اوسکو اوسی حال پر
چھوڑ دیا یعنے نہ مٹایا نہ خارج کیا اور جس روز سے ایوان مین داخل ہوئے تو بسبب قصد قیام چند روز کے وہان اتمام
نماز کیا یعنے قصر سفر موقوف کرکے نماز حضر تمام و پوری پڑھی اور وہان نماز کو جمع کیا یعنے ظہر و عصر ایک ساتھ اور مغرب و
عشا کو ایک ساتھ جمع کرکے پڑھا اور وہ روز داخلہ ایوان کا روز جمعہ تھا تو اول نماز جمعہ جو ملک عراق مین پڑھی گئی
وہ یہی جمعہ تھا کہ مدائن مین پڑھا گیا یعنے جبسے وارد ملک ہوئے تھے تو برابر سفر رہا اور نماز قصری پڑھتے رہے کسی مقام پر
قیام نہوا تھا کہ اتمام نماز کرتے یا جمعہ پڑھتے مگر مدائن مین بعد فتح جو بہ نیت قیام مقام کیا تو اتمام نماز و نماز جمعہ دونونکو
ادا کیا بعد ازان سعد ایوان سے بعد تین روز کے نقل و حرکت کرکے قصر ابیض مین آئے اور عمرو بن مقرن کو اموال غنائم پر
داروغہ مقرر کرکے حکم کیا کہ جسقدر مال و اسباب خزینہ و قصر ہاے کسری مین اور جو کچھ اوسکے محلات و ایوان و دیگر مکانات

یا بازار و نمین ہو سب جمع و فراہم کرو اور اوسکا شمار کر کے فہرست و تعلیقہ کر لو اور جب اہل مدائن نے دیکھا کہ تمام عرب اوس
سرزمین مین یکجا مجتمع ہو گئے تو وہ سب بھاگ نکلے اور جسقدر مال و اسباب اپنا اوٹھا سکے لے بھاگے مگر جو کوئی اونمین سے
جو کچھہ لے بھاگا وہ سب مسلمانون نے اونسے چھین لیا اور سعد کے پاس حاضر لائے اور سعد نے اوس سب کو سپرد عمرو بن مقرن
کیا کہ اوسنے شامل اوس مال کے کر دیا جو بیت المال مین جمع ہوا تھا اور اول شے جو جمع کی گئی وہ یہی مال و اسباب ہے
جو قصر ابیض و منازل کسریٰ و سائر اکنۂ مدائن مین فراہم کیا گیا یعنے قبل اسکے جو کچھہ مال غنیمت کہین ہاتھہ آتا تھا وہ مسلمانون
مین تقسیم ہو جاتا تھا مگر اس مرتبہ بیت المال مین جمع کیا گیا اور محمد بن سبار نے بیان کیا کہ جب ہم مدائن مین پہونچے تو ایک
انبار کیطرف ہمارا گذر ہوا اوسپر سرپوش برنجی ڈھکا تھا ہم لوگون نے جانا کہ کچھہ کھانا ہے پھر جب اوس سرپوش کو اوٹھایا
تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ظرف کلان سونے چاندی کا ہے اوسمین بہت سا کافور تھا سو ہمنے جانا کہ وہ نمک ہے اور راوی
نے کہا کہ اوسی عرصے مین زبیر بتلاش و طلب منہزمین کے بر آمد ہوئے جب جسر نہروان پر پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ اوس پل پر
بہت سے اہل فارس بتمام ساز و سامان اپنے و بکمال زینت و آرائش مجتمع ہین اور بالاے جسر ایک اونٹ ہے اسلیے کہ ایک
بغل اونکا پانی مین گر پڑا تھا تو وہ سب ہجوم کر کے اوسکو نکال رہے تھے و بایکدیگر شور و غوغا کرتے تھے اتفاقاً اوسی ہنگامے
مین ایک اور شتر پانی مین گر گیا تو وہ لوگ بڑے ہرج مرج مین تھے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا اوسوقت
زبیر نے کہا اس شتر کے لیے کوئی امر عظیم ہے اسلیے یہ سب اوسکے درپے ہین پس اسوقت انپر حملہ کرو اور تلوارین مارو تب ہم
لوگون نے اونپر حملہ شدید کیا اور اونمین بہتونکو قتل کیا اور باقی بھاگ گئے اور ہمنے اوس شتر کو جو نکال لیا تو دیکھا کہ اوسپر
حلۂ کسریٰ اور خلعت پر زر تھا اور اوسکی ایک زرہ گران قیمت تھی اور ایک حمیل تھی جسمین جواہر جڑے تھے کہ اوسکو پہنکر
مباہات سے جلوس کرتا تھا آخر وہ سب ہم لے آئے اور سہل بن سالق نے کہا کہ ہمنے اشتر لیا اور اوسکو حوالۂ صاحب اقباض
یعنے سپردار و غہ بیت المال کے کیا مگر ہم نجانتے تھے کہ اوسپر کیا ہے اور یعقوب نے اپنے جد سے نقل کی وہ کہتے تھے جو لوگ
بطلب منہزمین نکلے تھے مین بھی اونکے ساتھہ تھا ناگاہ ہمنے دو شتر دیکھے اور اونکے ساتھہ دو ہی آدمی بھی تھے پھر جو کوئی
اونکے قریب جاتا تھا تو اوسکو تیر مارتے تھے چنانچہ کسیکو اونکے نزدیک جانے کی جرات نہوتی تھی مگر ہمنے عزم بالجزم کر کے
اون دونون پر حملہ کیا بالآخر دونونکو قتل کیا اور دونون شترونکو پاس صاحب اقباض کے لے آئے کیونکہ سائر عراق سے
جو کچھہ عرب لاتے تھے وہ لکھا جاتا تھا پھر جسوقت وسکے پاس دونون بغلونکو مین لایا تو اوسنے مجھسے کہا ذرا ٹھہر جا تا مین
دیکھہ لون تیرے ساتھہ کیا چیز ہے پھر ہمنے اوسپر سے پوشش جو ہٹائی اور خورجی کھولی تو ایک بغل پر تو تاج کسریٰ و اقسام
جواہر تھے اور دوسرے بغل پر خلعت و پوشاک کسریٰ تھی اور وہ سب پر زر اور اوسمین لعل و گہر ٹکے تھے اور محمد بن طلحہ و
مہلب سے روایت ہے کہ قعقاع جسوقت بطلب و تلاش منہزمان کے روانہ ہوئے تو ایک سوار سواران فارس سے
ملاقات ہوئی تو وہ مسلمانون پر حملہ کرنے لگا اور یہ لوگ اوس سے پریشان ہوئے اور بہت گھبرائے اور کوئی ایسا تھا جو

اوسکے نزدیک جا سکتا اوسوقت قعقاع نے اپنے عزم بالجزم اور شدت صولت سے اوسپر قصد کیا اور اوس سے کہا ہوشیار
ہوجا اے سگ پلید قتال سے مرد ذی باس شدید کے یہ کہکر اوسکو بہالا ایسا قتل کیا اور اوسکے اسباب ہمراہی مین دو صندوق
مقفل ہاتھ لگے ایک کو جو کھولا تو اوسمین پانچ تلوارین تھین طلا اندود مذہب و زر کوفت اور زرہین کسری کی اور مغفر و منطقہ
اوسکا یعنے خود و کمر بند اور دوسرے کو جو کھولا تو اوسمین زرہ ہرقل بادشاہ روم تھی اور زرہ ملک مایان ترک اور زرہا
طائفہ ملوک کی تھین جو ہنگام ستیز قبل ازین ہمراہ کسری موجود تھے اور اون تلوارونمین ایک تلوار تو کسری کی کمر کی تھی اور
ایک ہرقل کی اور ایک ایک مجموعہ خاقان و نعمان بن المنذر کی تھی چنانچہ جسدم سعد بن ابی وقاص نے ان سب اشیا کا
ملاحظہ کیا اور بولے اے قعقاع ان تلوارونمین جونسی تجھے پسند ہو تو اوٹھا لے اور اوس سے اعداے دین کے ساتھ
جہاد کر تب قعقاع نے شمشیر ہرقل اوٹھالی پھر سعد نے اوسکو بہرام گور کی زرہ بھی دی اور باقی اسباب کتیبۃ الخرسا
یعنے جماعت قعقاع کے تئین عطا کیا مگر تیغ کسری و تیغ نعمان دونونکو براے نذر امیر المومنین رکھ لیا اسلیے کہ شامل
خمس کے مع تاج مرصع کار و پوشاک زرتار بھیجینگے اور صحابہ مین سے ایک شخص ناقل تھا کہ ہنگام تعاقب فراریان
لشکر کسری کے مین بھی غازیونکے ہمراہ تھا اوسی ہنگامہ دار و گیر مین کہ مین ایک راستے پر چلا جاتا تھا ناگاہ اثناے
راہ مین ایک شخص مجکو ملا اور وہ اپنے حمار پر سوار تھا مگر مجھے دیکھکر وہ پشت خر سے اوترکر پیدل ہوگیا اور اوسکو جلد جلد
ہنکا لیچلا یہانتک کہ نہر پر پہونچا اور گذر گھاٹ تلاش کرنے لگا لیکن اوسکو پایاب اوترنا ممکن نہوا تب مین اوسکے نزدیک گیا
اور وہ مجھپر تیر چھوڑنے لگا اوسوقت مین اوسکے تیر سے اندیشناک ہوا بالآخر مین بھی اوسکا تیر کاٹ کر اور زد بچا کر اوسپر
حملہ آور ہوا اور پہلے وار مین اوسکو قتل کیا اور اوسکا خچر لے لیا پھر گیا دیکھتا ہون کہ اوسکا ساتھی ایک آدمی اور بھی ہے
اور اوسکے پاس بھی ایک خچر ہے مگر وہ اپنے رفیق کو کشتہ دیکھکر اپنا خر چھوڑکر بھاگ گیا اور مین ان دونون خچرونکو لایا
اور صاحب اقباض یعنے مہتمم بیت المال کے تئین سپرد کر دیا اوسوقت اون دونون خر کی پشت زین سے پالان و پوشش جو
اوٹھا کر دیکھا تو یہ تماشا دیکھا کہ ایک خچر پر تو ایک گھوڑا زر و نقرہ سے بنا ہوا تھا اور اوسپر در و جواہر قسم قسم کے جڑے ہوئے
تھے اور اسیطرح کی اوسکی لگام تھی اور ایسا ہی اوسکا زین بھی تھا اور دوسرے خچر پر ایک اونٹنی سونے چاندی کی بنی ہوئی
اور اوسپر پالان سونے کا جڑاو اور اوسکی مہار بھی سونے کی اوسمین تمام نگینہ ہاے یاقوت بٹھائے ہوئے اور اوسپر ایک مرد
ناقہ سوار بھی سیمتن زرین پیراہن مُحلّی بجواہر فرد و مرصع بلاجواہر تھا چنانچہ کسری کبھی وہ فرس معرکہ اور کبھی وہ ناقہ تمغہ اپنے تاج مین
لگاتا تھا اور اوس سے سائر ملوک روے زمین پر تفاخر و مباہات کرتا تھا اور ابو عبیدۃ العبری نے بیان کیا کہ
جب ہبوط و نزول مسلمانونکا مدائن مین ہوا اور مہتمم بیت المال کا مال غنیمت جمع کرتا جاتا تھا اور سائر مردم جو کچھ
لاتے جاتے تھے وہ سب اوسی داروغہ کو سپرد کرتے جاتے تھے پھر جسوقت یہ دونون حمار اوسکے حوالہ ہوئے
تو اوسنے کہا واللہ مینے کبھی ایسی چیزین نہین دیکھین بعد ازان اوسنے اوس شخص سے جو دونون حمار کو لایا تھا

قسم خدا کی دیکہ پوچھا کہ اسکے سوا تونے کچھہ اور بھی راکب حمارت لیا ہے یا ان چیزونمین سے کچھہ تونے بھی نکال
لیا ہے وہ بولا واللہ اگر خدا نہوتا یعنے اگر مین خدا کو حاضر و ناظر نجانتا تو یہ چیزین تمھارے پاس نلاتا تب اوس
مہتمم نے کہا خیر مجھے تو یہ بتا کہ تو کون شخص ہے اوسنے کہا واسطے مین تجکو اپنا نام و نشان نہ بتاؤنگا اسلیے کہ تو میری مدح
وستائش کرے ولیکن مین حمد خداوند عزوجل کرتا ہون واوسکے عطاے ثواب بیحساب پر راضی ہون اوسکے جزاے خیر کا
امیدوار رہون یہ کلام کرکے وہانسے روان ہوا مگر ایک آدمی داروغہ کے خدام مین سے اوس شخص کے پیچھے ہو لیا
اور کچھہ آگے جاکر لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے بتا دیا کہ یہ عامر بن عبدالقیس ہے **راوی**
کہتا ہے کہ پھر خبر اس گفت و شنود کی جو درمیان عامر و مہتمم بیت المال کے ہوئی تھی سعد بن ابی وقاص کو پہونچی تو
اونھون نے کہا مین قسم کرتا ہون اوس خدا کی جسکا کوئی شریک و ہمسر نہین کہ اصحاب جیش قادسیہ مین سے یعنے ہمارے
اس لشکر مین سے مین کسیکو ایسا نہین جانتا ہون کہ وہ طالب جاہ و مال دنیا ہو چنانچہ ہمارے نزدیک تین شخص متہم بلوث
ہوئے تھے تو ہمنے ایک شخص کو واسطے تفحص احوال کے اونکے پیچھے لگا دیا تھا سو ہم اونکے اوصاف امانت و زہد و دیانت سے
عاجز رہے اور وہ تینون ایک تو طلحہ بن خویلد جو بعد ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے مدعی نبوت ہوا تھا دوسرا عمرو بن معدیکرب
اور تیسرا قیس بن ہبیرہ اور **راوی** نے کہا مجھسے **روایت** کی ہے اون اشخاص نے جو حاضر فتح مدائن تھے کہ جب ہمنے
بعد فتح قصر ابیض کے وہانسے کوچ کیا تو کچھہ مرزبان مرزبانان وہان آکر داخل ہوئے اور اوسکو قلعہ پکڑا اور وہ سب اہل فارس
مین اشد رزم و قوی عزم تھے اور اونھون نے آپسمین عہد و حلف کیا تھا کہ ہرگز یہ قلعہ خالی نکرینگے پھر جو لوگ مسلمانونمین سے
وہان پھر آئے اور متوالی و متعدد اونکے محاصرے کے ہوئے وہ جماعت قعقاع کی تھی اور ہم بھی اونکے ہمراہ تھے پھر جب
ہمنے اون زمینداروں کو دیکھا کہ وہ آمادۂ مرگ و جان بکف ہین تو ہم لوگ اونکے تیر پرتاب اور فلاخن کی زد سے ہٹے ہوئے
محاصرہ کیے رہے آخر جب طول کھینچا کہ نہ ہمکو اونپر موقع ملا اور نہ وہ وہانسے نکلنے پائے تب ہم لوگ سعد سے شکایت
کرنے لگے کہ ہم لوگ ان گبر بیدینونکا محاصرہ کرتے ہین اور کہین کے جہاد سے محروم ہین تب سعد نے سلمان فارسی سے
کہا کہ تم ان لوگونکیطرف جاؤ اور برلے مصالح امور مسلمین کے کوئی تدبیر و کچھہ فکر کرو یہ سنکے سلمان فارسی اونکی جانب آگے
بڑھے اور فارسی زبان مین اونسے کلام کرنے لگے تو وہ لوگ تیر چلانے اور پتھر برسانے سے رک رہے اور ٹھہر گئے اور سلمان سے بولے
تو کون ہے اونھون نے جواب دیا مین فرستادہ مسلمین کا ہون اور تم خوب جان لو اس بات کو کہ جو شخص اپنی جان یا مال خواہ
اولاد کے لیے مقاتلہ کرتا ہے تو اوسوقت ایسا کرتا ہے جب امید مخلصی و رستگاری کی رکھتا ہے وحالانکہ مین تمھارے واسطے
کوئی صورت خلاصی کی نہین دیکھتا ہون کیونکہ یہ تمھارا بادشاہ تو بھاگ گیا اور ہمنے اوسکا ملک و خزانہ لے لیا اب مدائن مین
تمھارے سوا اور کوئی مخالف باقی نہین رہا پس تم خدا سے ڈرو مفت اپنی جانونکو ہلاک نکرو اور اس قلعے کو خالی کردو
اور ہمارے سپرد کرو کہ اسی مین تمھارے لیے خیر ہے اور تمکو امان ہے جدہر چاہو چلے جاؤ کوئی ہم مین کا تمسے تعرض نکریگا

غرض جب اون لوگون نے کلام سلمان سنا تو جواب دیا کہ جب تک ہم سب لڑکر مر نجاوینگے ہرگز یہ قلعہ خالی کر دینگے بعد از آن
اون لوگون نے سلمان کو تیر مارنا شروع کیا اوسوقت سلمان نے اونکے اوپر حسب حال یہ آیت پڑھی وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے جن لوگون نے کفر کیا تو تعالیٰ نے
بسبب اونکے غیظ و بغض کے اونکو مردود کیا اور باز رکھا کہ وہ امور خیر کو نہ پہونچے اور برکات سے محروم رہے اور حق سبحانہ تعالیٰ
مومنونکے حق مین قتال کے لیے کافی و کافل ہوا کہ وہ تعالیٰ شانہ بڑا توانا اور بڑا غالب ہے چنانچہ ایسا ہوا کہ سلمان رضی اللہ عنہ
اپنے ہاتھ سے طرف تیرونکے اشارہ کرتے جاتے تھے تو وہ تمام تیر دامنے بائین نکل جاتے تھے یہانتک کہ اون تیرون
مین سے ایک بھی اونکے جسم پر نہ لگا یہ دیکھکر وہ سب کہنے لگے زنہار زنہار تجکو قسم ہے اپنے اوس شخص کی جو تیر اشارہ سے
اور جسکی طرف تو مائل ہے سچ بتا تو کون ہے سلمان نے جواب دیا کہ مین روزبہ یعنے مین وہ دیرینہ سال ہون کہ آینہ
سن میرا چار سو برس کا ہوا اور آخر ایام مین سنجدمت عیسی بن مریم علیہ السلام کے پہونچا یہانتک کہ اس امت کے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین بھی فائز ہوا چنانچہ جب مین اوسکی جناب مین حاضر ہوا تو اوسنے میرا اکرام کیا اور جب مینے اوسکی
خدمتگزاری کی تو اوسنے مجھے عظمت بخشی یہانتک کہ مجھے اپنے اہلبیت مین محسوب کیا جیسا کہ فرمایا سَلْمَانُ مِنْ
اَهْلِ الْبَيْتِ و بنا بر روایت دیگر سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلِ الْبَيْتِ یعنے سلمان ہم اہلبیت یا ہمارے اہل بیت مین سے ہے
پھر جسوقت اون لوگون نے کلام سلمان سنا تو معرفت سلمان کی اونکو ثابت و متحقق ہوئی اور خوب یقین ہوا کہ یہ شخص
اکابر و ابرار اہل دین سلام سے ہے اور سامنے سلمان کے اونھون نے اپنی گردنین جھکا دین اور بہ آشتی و راستی پیش آئے
اور کہنے لگے واللہ کہ ہم اپنے امر اور اپنے راز کو تمسے کچھ مخفی نکرینگے چنانچہ سبب ہمارے قتل کا یہ ہے کہ ہم مال و متاع کے
لیے تو لڑتے نہین بلکہ بادشاہ ہمارا کسری جو چلا گیا اور ارادہ شہر نہاوند کا کیا ہے اور اپنی دختر بیمار کو ہرگاہ اپنے ساتھ لیجانے
سے متعذر رہا تو اوسکو ہمارے سپرد کر گیا لہذا ہمنے امر اوس شاہزادی کا اپنے اوپر واجب و لازم کیا ہے اگر تم ہمکو اوسکی
باب مین امان دو تو ہم بنت کسری کے تئین تمھارے سپرد کرین آخر جب سلمان نے اونکا یہ بیان سنا تو کہا خیر تم ابھی اپنے
اس امر کو ملتوی رکھو یہانتک کہ مین جاکر امیر سے مشورہ کرتا ہون تب سلمان وہانسے اپنے لشکر مین پھر آئے اور جو کچھ
اون لوگونکا کلام سنا تھا وہ سب سعد سے ذکر کیا سعد نے کہا اے عبد اللہ سلمان تحقیق کہ مسلمین تمام عراق مین متفرق
ہین مجکو اندیشہ ہے ایسا نہو کہ کوئی اونمین سے انپر آپڑے اور انکو انکے حال پر باقی نچھوڑے اسلیے انسے کہدو کہ اگر تم ہماری
حمایت مین آجاؤ تو ہمپر تمھاری اعانت واجب و لازم ہوجاوے پھر اوسوقت جدہر تمھارا ارادہ ہووے اودہر چلے جاؤ
کہ بعد اوسکے کچھ تمپر وارد ہو البتہ ہم اوسکے ضامن ہین یہ سنکے سلمان رضی اللہ عنہ پھر اون زمینداروںکے پاس گئے اور جو
سعد نے کہا تھا اونسے ظاہر کیا چنانچہ اونمین سے جو لوگ دانشمند تھے وہ کہنے لگے واللہ اگر عرب حق پر نہوتے تو ہمپر یعنے
فارس اور روم پر کبھی فیروزمند نہوتے لہذا اقتضائے عقل یہ ہے کہ اب ہم بھی بدین ان عربونکے رجوع کرین اور انکے

سایہ دولت مین امن و آسائش زندگانی بسر کرین اسلیئے کہ یہ قوم محض ارادہ ملک و مملکت سے نہین رکھتے ہین اور تم اے شخص یعنے
سلمان کی عظمت کو دیکھتے ہو اور جو کچھ اوسکی کرامت تمھارے روبرو ظاہر ہوئی وہ بھی تم مشاہدہ کرتے ہو غرض کہ بعد
اس مکالمہ کے اون لوگون نے باب السر یعنے خفیہ دروازہ جدھر سے پوشیدہ آمد و شد و راہ گریز ہوتی ہے کھولکر طرف
لشکر اسلام کے چلے پہلے سلمان کے پاس آئے تو وہ اون سب کو اپنے ہمراہ لیکر امیر سعد کے پاس گئے تا آنکہ وہ سب اونکے
ہاتھہ پر اسلام لائے پھر جب یہ امر ہو چکا تو سعد رونے لگے اور کہا اَللّٰھُمَّ انصُرِ الاِسلَام یعنے اے پروردگار اسیطرح تو
اسلام کی نصرت کر اور یہ آیہ پڑھا وَتِلْكَ الاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ یعنے یہ گردش ایام و انقلاب زمانہ ہے کہ ہم اسکو
درمیان آدمیونکے ہاتھون ہاتھہ پھراتے ہین یعنے ملک و دنیا یون ہی ہمیشہ دست بدست دورہ کرتا چلا آتا ہے اور
چلا جائیگا الغرض سعد نے مہتمم بیت المال سے کہلا بھیجا تو اوسنے جو کچھہ مال و خزانہ ملک کسری کا قصر ابیض مین تھا وہ سب تعلیقہ
کر لیا پھر جس وقت اموال غنائم مسلمین پر تقسیم ہوا تو ان زمینداروں کو بھی جو اسلام لائے تھے سارے مسلمانونکے برابر حصہ دیا
گیا و بعد ازان ہر ایک اونمین سے اپنے اپنے مسکن مین آبادان ہوا پھر جب اور لوگون نے سعد کی یہ عدالت دیکھی اور جو کچھہ
اونھون نے نسبت مردم دہقان کے نوازش کی تھی کافہ خلائق نے سنی تو الوف مردمان با قبائل اے قوم مرزبان داخل
دین اسلام ہوئے یعنے ہزارہا آدمی اونکی دیکھی دیکھا اسلام لائے اور واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے
موسی بن عبداللہ سے اوسنے عمرو سے اوسنے اپنے جد یحیی سے اونھون نے کہا کہ سوائے روایت مذکورہ بالا کے مجھے
روایت دیگر بھی پہونچی ہے وہ یہ ہے کہ جب عمرومان لشکر ملک کسری پسپا ہوئے اور ہاشم بن عتبہ نے اونکا پیچھا کیا تو نوبت
اوسکے ترک و تاز کی حوالی حلوان تک پہونچی وہان ایک جماعت اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے ساز و
سلاح سے چست و درست تھے اور اونکے ہمراہ بہت سے ہودج و محمل تھے اور اوپر عماریان تھین و سمین زنانی سواریان
تھین اور بہت سے خدام اور کنیز و غلام تھے اور وہ سب ایک محافہ کے گرد تھے اور وہ محافہ چوب رطب سے بنا تھا اور
اوسپر پوشش رنگ برنگ کی رنگین تھی اور تار تار اوسکا زرین تھا اور بیل بوٹے اوسکے طلائی و مرصع بجواہر بے بہا تھے
کہ تلالؤ اوسکی بینائی زائل و خیرہ کرتی تھی غرضکہ ہاشم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو باتفاق اپنے اصحاب کے اوس گروہ پر
حملہ کیا اور اونھون نے بھی انپر حملہ کیا و بجان خود صابر و ثابت رہے اور اوس محافہ کے لیے بقتال شدید جانفشانی کی کیونکہ
وہ محافہ شاہزادی دختر ملک یزدجرد بن کسری کا تھا (مترجم کہتا ہے یعنے حضرت شہربانو زوجہ حسین بن علی علیہم السلام)

شاہ زنان

اور اوس شاہزادی کو جو شخص اپنے اہتمام مین لیے جاتا تھا وہ ساقر بن ہرمز تھا چنانچہ ساقر کو ہشام نے قتل کیا اور اصحاب
ہاشم نے ہمراہیان ساقر سے بہتونکو قتل کیا اور باقی پس پشت پسپا ہوئے اور ہشام نے اوس محافہ کو اور اون خادمون
اور کنیزون غلامونکو جو گردا گرد پیش محافہ جلو مین تھے اپنے قابو اور اپنی حراست مین کر کے ان سبکو پاس سعد کے حاضر لائے
اور اونکو خبر دی اس بات کی کہ ان سبکے ساتھہ اس محافہ مین بنت کسری ہے یہ سنکے سعد نے یہ آیت پڑھی اَللّٰھُمَّ

مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ یعنے اے پروردگار
مالک ملک لازوال تو ہی ملک وبادشاہت دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور تو ہی انتزاع ملک وسلب سلطنت کرلیتا ہے جس سے چاہتا ہے
اور تو ہی جسکو چاہتا ہے عزت وغلبہ عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل ومغلوب کردیتا ہے بعد ازان عدیؓ نے ملاحظہ خزانوں کا
کیا ناگاہ اوسمین بڑے بڑے دو صندوق نظر آئے کہ وہ اندر باہر تمام دیباج زربفت سے منڈھے تھے اور اوسمین بساط
کسریٰ یعنے اوسکی مسند رکھی تھی اور یہ مسند وہ تھی جسکے سبب سائر ملوک وسلاطین روے زمین پر تفاخر ومباہات کرتا تھا اور وہ
سارا پر متن تھا کہ زرتار اور ریشم بانے سے بنا تھا اور لعل وسبز زمرد ویاقوت ہر رنگ کے اور الماس مروارید وغیرہ جواہر
گران بہا لگے تھے اور طول اوسکا یعنے طول مع عرض شصت ذراع تھا اور وہ سارا ایک پاٹ یعنے ایک ٹکڑا بنا ہوا تھا
اور اوسکا چارون دور چار باغ اور چار گلزار تھا ہر طرف ہر طرح کی بہار تھی ایک جانب ... بنی تھین ایک طرف
بوٹے پر کھلے تھے اور کلیان لگین تھین ایک سمت گشتہاے فصل ربیع کی بہار اور ایک کنارے میدان سبزہ زار اور یہ سب
حریر رنگا رنگ اور جواہر بوقلمون وطلاے احمر اور نقرۂ خالص سے بنائے گئے تھے اور بادشاہ اس بساط کو ایام سرما
مین اپنے ایوان کے اندر بچھواتا تھا جب واسطے عیش ونشاط کے نوشی کے بیٹھتا تھا اور اوس بساط کے تئین بساط
نزہت وبساط مسرت کہتے تھے اور اوسکو گلشن شاداب جانتے تھے پھر جب عربون نے اوسکو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو
چادر بانزہت وپرتقاب ہے راوی نے کہا جب سعدؓ نے لوگون پر غنیمت تقسیم کی تو ہر ایک سوار کو بارہ ہزار دینار
حصہ پہونچا اور وہ سب ہی سوار تھے اونمین پیدل نہ تھے اور جو لوگ وہان حاضر نہ تھے بلکہ شہر حیرہ مین عورتون اور بچونکے ہمراہ تعینات
تھے اونکا سہم بھی نکالا گیا پھر وہانکے مکانات بھی لوگونکے درمیان تقسیم کیے اور متولی قبض یعنے خزینہ دار تو عمرو بن عمرو المدائنی
تھے اور مہتمم تقسیم کے سلیمان بن ربیعہ ہوئے تھے اور فتح مدائن ماہ صفر مین ہوئی تھی اور خمس واسطے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کے نکالا گیا تھا اور جب باری تقسیم بساط کا گیا تو کسی کے ذہن مین نہ آیا کہ اوسکی قسمت کسطرح کیجاوے تب سعدؓ نے کہا اے
گروہ مجاہدین میری راے مین آتا ہے کہ اس بساط کو ہم بخدمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ... بھیجدین وہ مختار ہیں وہ جو
چاہینگے کرینگے یہ سنکے سب کے سب ایک زبان ہو کر بولے آپکی راے بہت خوب ہے آخر اوس بساط کو
پھر اوسی صندوق مین رکھدیا اور مال خمس پر اوسکو اضافہ کیا اور یہ نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الی امیر المؤمنین
عُمَر بن الخطاب رضی اللہ عنہ من عاملہ علی العراق سعد بن ابی وقاص اما بعد ...
علیک وانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ... اما
بالظفر علی العدو والذی اطاع شیطانہ واخلی من ملک العجم عنانہ وقد اجرانا اللہ سبحانہ
علی جمیل العادۃ واخذنا الملک من یزدجرد بن کسری فی کثرۃ اطوارہ واحتراز رؤس اجنادہ
الذی جاشت الھیبۃ دیارھم وضربت الملئکۃ وجوھھم وادبارھم ذلک بان اللہ

مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکَافِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ وَقَدْ انْھَزَمَ عَدُوُّ اللّٰہِ بَعْدَ مَا قَتَلْنَا جُنُوْدَہٗ وَاَخَذْنَا
اِبْنَتَہٗ وَاِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ اَمْرَکَ فِیْمَا یَکُوْنُ بَعْدَ ھٰذَا وَنَحْنُ مُقِیْمُوْنَ عَلَی الْمَدَائِنِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنے ابتدا کیجاتی ہے اس نامہ کی باسم خداوند رحمان و رحیم کے اور ارسال
کیا جاتا ہے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ کے منجانب اونکے عامل سعد بن ابی وقاص کے جو ملک
عراق پر مامور و مقرر ہے کہ بعد حمد خدا و درود سرور انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر ہمارا سلام اور مین سپاس
اوس خدا کی کرتا ہون جسکے سواے کوئی دوسرا مستوجب و شایان پرستاری نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اوسکے
نبی مختار پر صلے اللہ علیہ وسلم اس بات پر کہ اوسنے ہمارے ساتھ لطف و احسان کیا ہے بسبب ظفر یاب کرنے کے
ایسے دشمن پر جو اپنے شیطان کا مطیع ہے اور اوسنے میدان گمراہی مین اپنی باگ ڈھیل دی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالی نے
ہمکو خوبی عبودیت پر جرأت و استطاعت بخشی ہے تو اس روسے ہمنے تمام ملک کسری کا تسخیر کر لیا و حالآنکہ اوسنے بکثرت
حملے کیے اور بارہا جنگ آوری کی باوجودیکہ کمال تندی و سرکشی اوسکے سرداران لشکر کے جنکے ہیبت و رعب کی
اونکے دیار مین بڑی دہاک تھی چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے کہ ملائکہ اونکے رو و پشت پر مارتے تھے یہ اسلیے کہ اللہ مومنونکا
مولی و ناصر ہے اور کافرونکا کوئی حامی و مددگار نہین غرض بعد ازآنکہ ہمنے لشکر مخالف کو تہ تیغ کیا تو وہ دشمن خدا یعنی یزدجرد
بھاگ گیا اور ہمنے اوسکی دختر کو لے لیا اور اب ہم منتظر حکم آپ کے ہین اس بات مین کہ بعد اسکے کیا کیا جاوے اور بالفعل
ہم مدائن مین مقیم ہین اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا سب پر نازل ہو فقط چنانچہ یہ عریضہ مع
مال بشر کو تفویض کیا اور پانسو سوار ہمراہ کر دیے اور بنت کسری کو بھی اوسکے محافے مین سوار اور اوسکے خدم و پرستارونکو
ساتھ کر کے سپرد بشر کیا بعد ازان رایے مین سعد کی یہ امر گذرا کہ ایک بشیر نقیب بشارت دہندہ فتح مدائن کا بھی ساتھ جاوے
اور آگے آگے اموال خمس کے رہے اور جیسا کچھ حقتعالی نے مسلمین پر فضل و انعام کیا ہے وہ سب بیان کرتا چلے تاکہ ہیبت و رعب
فتوح دلونمین زیادہ ہو پس اس کام کے لیے جیش بن ناجذ الاسدی یا واللہ اعلم ابن ہلال کو بھیجا تو وہ اپنے ناقے پر سوار
ہو کر بقصد مدینہ نکلا اور طی منازل و قطع مراحل مین تعجیل کرتا تھا اور دستور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا نماز صبح بقرأۃ سورہ
کوچک و مختصر پڑھکر اپنے ناقے پر سوار ہو کر سمت طریق عراق متوجہ ہوتے تھے و مترقب و متفحص رہتے تھے کہ اخبار مسلمین سے دیکھیے
کیا کیا بات سنائی دیتی ہے چنانچہ ایک روز جو حسب معمول وہی جانب سوار چلے جاتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ جیش اپنے
ناقے پر سوار سامنے سے نمودار ہوا پھر جب حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے اوسکو دیکھا تو اوسکی طرف قصد کیا اور پاس جا کر اوس سے
استفسار حال کیا کہ اے بندۂ خدا تو کہان اور کدہر سے آتا ہے اوسنے عرض کی یا امیر المومنین مین مدائن سے آتا ہون تب
پوچھا تیرے پاس کیا خبر ہے خدا تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے اور ہماری تیری مغفرت کرے اوسنے کہا یا امیر المومنین مژدہ
باد بفتح عام و بسعادت تمام کہ ہر آئینہ حقتعالی نے لشکر مشرکین کو شکست دی فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ یعنے حقتعالی نے

پچھا قوم منکرین کا کاٹ دیا کہ اونکے پیچھے والا کوئی باقی نرہا تا اونکی حمایت و پشت پناہی کرے اور یہ کنایہ استیصال اور
قطع نسل سے بھی ہے اور اونسے اونکے دیر و دیار خالی اور ویرانہ ہوگئے اور اونکے آثار و نشان مٹ گئے اور مراکب اونکے
یعنے سارے اسپ و شتر تلف ہوگئے اور تمام فوج و جماعت اونکی اولٹ گئی اور تمام جمعیت اونکی پراگندہ ہوگئی اور اونکی
محلات و عمارات خراب ہوگئے اور مدت تمہائے زندگانی او و عمرین اونکی کوتاہ ہوگئین اور احوال اونکے پریشان ہوگئے
اور مسکن اونکے بے چراغ اور وطن اونکے ویران ہوگئے چنانچہ جسوقت عمر رضے اللہ عنہ نے یہ مقال نوید اشتمال سنا تو حمد و
ثنائے خداوند متعال بجالائے اور بولے کہ وہ اپنے امن و ماوے سے آوارہ و خوار ہوگئے بعد ازان وہانسے اپنے
دولت سرا کو پھرے اور جیش ساتھہ ساتھہ فتح مدائن کا ذکر اور وہانکی باتین کرتا چلا یہانتک کہ مسجد مین پہونچے اور
لوگ یہ خبر بہجت اثر سنکر جوق جوق غول غول ہر طرف سے آنے لگے کہ مسجد تمام ازدحام انام سے پر ہوگئی اور کشمکش ہونے لگی اور
جیش سامنے کھڑا ہوا اون سب سے بیان حالات کرتا تھا اور مردم حضار حمد و ثنائے کثیر سے ستائش خدا کرتے تھے اور
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے تھے و بعد ازان اشتر بھی مع مال خمس وغیرہ کے آپہونچا کہ علاوہ اوس مال کے
اوسکے ہمراہ شاہزادی بنت کسری بھی تھی اور اوسکے ساتھہ کسری کی پوشاک و تاج و سلاح اوسکا اور اوسکی اسباط بھی پھر جب
عمر رضے اللہ عنہ نے یہ سب چیزین ملاحظہ کین تو کہنے لگے یہ شخص جسنے ہمارے لیے یہ سب اشیا بھیجا ہے بڑا امین ہے یعنے
سعد بن ابی وقاص اوسوقت علی علیہ السلام نے کہا اب تم غنی و تونگر ہوئے چاہیے کہ بذل رعایا کرو یہ سنکر عمر رضے اللہ عنہ نے
بعد ادائے حمد و ثنائے خدائے عزوجل کے مال خمس سے حصہ اون مسلمین کا بھی نکالا جو غائب و غیبت تھے اور باقی خمس
بموافع خود بجا اپنے مناسب تقسیم کیا بعد ازان صحابہ سے کہا مجھے مشورہ دو کہ دربارہ اس قطیفہ کے جو گلیم ہے یعنے بساط
کیا عمل کرون لوگون نے کہا جیسے آپکی رائے بلند و برتر ہے مگر علی علیہ السلام نے یہ کہا کہ لَمْ یَدْخُلْ عَلَیْكَ جَهْلُكَ وَلَا
تَقْبَلْ شَكًّا وَاِنَّهُ لَیْسَ لَكَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا اَعْطَیْتَ فَاَمْضَیْتَ وَلَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ وَاَكَلْتَ فَاَفْنَیْتَ
یعنے تو اپنے اوپر جہل و نادانی کو راہ نہ دے اور شک مین نہ پڑ اسلیے کہ مال دنیا سے تیرے لیے کچھ نہین ہے یعنے ساتھہ نجائیگا مگر
جو کچھ کسیکو تو نے عطا کیا پس وہ تو البتہ تو نے امضا و اجرا کیا یعنے وہ جاری رہا اور جو تو نے پہنا وہ بوسیدہ کر ڈالا اور جو تو نے
کھایا وہ کھویا تب عمر رضے اللہ عنہ نے کہا اے ابوالحسن یہ سب راست و درست ہے بعد ازان اوس بساط کو ٹکڑے ٹکڑے کروا کر
درمیان مردم تقسیم کردیا چنانچہ اونمین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک ٹکڑا ملا پھر جب جسنے اوسکو بیچا تو معاوضہ اوسکا بیس ہزار
دینار پایا پھر جسوقت توزیع و تقسیم قطعات بساط سے فارغ ہوئے تب محلم بن رواحہ بلایا گیا اور یہ شخص اہل مدینہ مین سب سے
بڑا جسیم و تناور تھا و نیز بڑا کج خلق و بد مزاج تھا اور جب وہ آیا تو اوسکو خلعت کسری کا پہنایا اور اوسکی حمیل مخلی بھی اور اوسکے
گلے مین ڈالی اور اوسکا تاج اوسکے سر پر رکھا اور اوسکے دونون سوار یعنے دستانے اوسکے دونون ہاتھون مین پہنائے
اور منطقہ بھی اوسکا اوسکی کمر مین باندھا غرضکہ جب سارا خلعہ و حلیہ کسری ابن رواحہ کے تن پر سجا اور تمام پوشاک اوسکی

اوسکو بٹھائی اور اوسکا ہتیار لگایا اور زرہ و خود وغیرہ ساز حرب سے اوسکو آراستہ کیا اوسوقت لوگون نے جو اوسکی طرف نگاہ کی تو شان کسریٰ جو اوسکی بادشاہی مین تھی نظر آئی (مترجم کہتا ہے کہ ابن رواحہ کو موافق زی کسریٰ کے آراستہ کرنا اور اوسکے تئین شبیہ اوسکا بنانا از براے عبرۃ الناظرین کے تھا وبس) چنانچہ عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ نے شبیہ کسریٰ دیکھکر لوگونسے خطاب کیا کہ عبرت کرو دنیا سے اور دیکھو اوسکی انقلابات کو نسبت اہل دنیا کے کہ مصائب و مہلکات اوسکے کیسے کیسے نظر آتے ہین یہی کسریٰ تھا کہ باعث کثرت اپنے مال و خزانہ و ذخائر و جواہر کے اور بسبب علو عزت و وفور جنود کے سائر ملوک دنیا پر ہمیشہ تفاخر و تکبر کیا کرتا تھا ولیکن اوسنے باوصف اینہمہ مقدرت کے کچھہ اپنی ذات خاص کے لیے نکیا کہ بیشک خدا اوس سے منتفع ہوتا مگر یہ کہ امید کاذب نے اوسکو مغرور کر دیا یعنے خیال باطل نے اوسکو دام فریب مین ڈالا آخر حقتعالی نے اوسکو پکڑا اور اوسکی جاے پناہ سے اوسکو باہر نکالکر آوارہ خانمان کر دیا یہانتک کہ جو کچھہ اوسنے اپنے دین و دنیا مین اکتساب کیا ہے اوسی مین مرتہن و مبتلا رہے گا بعد ازان پھر لوگونسے مکرر بیان کیا کہ اے گروہ مردمان دیکھو یہ بادشاہ مدائن کا تھا کہ اپنے اصحاب سے جدا اور اپنے ارباب اقربا سے تنہا رہ گیا اب وہ حشمت و سلطنت کہان ہے اور وہ تمام لشکر و مددگار کدھر ہین اور کہان گئے وہ غلمان و خدام اور کیا ہوئین وہ کنیزین کیا ہوئے وہ غلام کہان وہ تاج و کلاہ اور کہان وہ جیش ہوا خواہ کدہر وہ فرس و فیل اور کدہر وہ دوست و خلیل و بعد ازان یہ آیت پڑھی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ یعنے اے نبی تو لوگونسے کہدے کہ مال و متاع دنیا نہایت قلیل و ہیچ ہے یعنے کچھہ مال نہین بعد ازان لوگونسے مخاطب ہوئے کہ اے جماعت اصحاب مَنْ لَهُ مِنْكُمْ يَدٌ سَابِقٌ یعنے تم مین سے جسکا ہاتھہ سبقت رکھتا ہو یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ جسکا کچھہ حق و استحقاق سابق ہو چاہیے کہ وہ اوٹھہ کر سامنے آوے یعنے بیان کرے تب عبد الرحمن بن ابی بکر رضے اللہ عنہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور بیان کرنے لگے کہ یا امیر المومنین مین پسر ہون صاحب و خلیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور پسر ہون اوس شخص کا جو پہلے سب سے ایمان لایا اور جسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر اوٹھایا اور آنحضرت علیہ السلام کی تصدیق کی اور نصرت کی اور مال اپنا راہ خدا مین بذل و تصدق کیا اور اونکے ساتھہ داخل غار ہو کر یار غار ہوا اور اونکے سامنے کافرونسے جہاد کیا اور جھگڑنے والونسے جھگڑا اور اون لوگونسے بافتخار و مجادلہ پیش آیا تا آنکہ اوسی کے بارہ مین حق تعالی نے یہ آیہ نازل کیا لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے کوئی تم مین سے برابری نہین کر سکتا اوس شخص کی جسنے اپنا بذل مال کیا پہلے فتح مکہ سے اور مقاتلہ کیا راہ خدا مین یہ سنکے عمر رضے اللہ عنہ نے کہا واللہ تو اپنے بیان دعوی مین سچا ہے اور تو نے بہت کم فضیلت اپنے پدر کی بیان کی بعد ازان عمر رضے اللہ عنہ نے عبد الرحمن کو خلعت اور دس ہزار درہم عطا کیا اور پھر حضرت رضے اللہ عنہ نے اصحاب سے خطاب کیا کہ اب تم مین سے کون شخص بنا بر اظہار اپنی حقیقت کے میرے سامنے کھڑا ہوا چاہتا ہے تب عثمان بن عفان رضے اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بیان کرنے لگے کہ مین وہ ہون جسنے ہنگام عسرت کے سامان جیش کا مہیا کر دیا تھا اور مین بیر رومہ پر حاضر ہوا اور مینے قرآن کو تالیف و جمع کیا اور مینے

دو رکعت مین قرآن ختم پڑھا ہے اور یہ نے دو دختر رسولؐ سے عقد تزویج کیا یعنے زینب و کلثوم دختران نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
اور یہ نے دو قبلہ کی جانب نماز پڑھی ہے اور یہ نے محبت خدا و رسولؐ مین اپنا مال بذل کیا ہے اور یہ ہین وہ ہون جنکے حق مین حق تعالےٰ
نے نازل کیا ہے أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ یعنے کیا وہ جو فرمان بردار
اور نماز گزار ہے اوقات شبون مین جبکہ وہ سجدہ اور قیام کرنے والا ہے اور وہ خوف خدا رکھتا ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت کا
امیدوار ہے یعنے پس ایسے شخص سے برابر نہین ہو سکتا وہ شخص جو ایسا عمل نہین کرتا ہے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا احسنت
یا ابا الفتیان یعنے اے ابو فتیان تینے کیا خوب کہا مثل تیرے کون ہے کہ کذب سے دور اور باز رہا ہو پھر اونکے لیے بھی بیس
ہزار درہم کا حکم کیا ثُمَّ اَنَّهُ نَظَرَ اِلَى الْاَخَوَيْنِ الزَّاهِدَيْنِ وَالْغُصْنَيْنِ النَّضِرَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
وَرَيْحَانَتَيْ نَبِيِّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَقَالَ لَهُمَا يَا حَبِيبَيَّ مَا الَّذِي اَخْرَجَكُمَا مَنْ مِثْلُكُمَا مَنْ يَفْخَرُ وَ
قَالَ اَلَيْسَ اَنْتُمَا سِبْطَيِ الرَّسُوْلِ اَلَيْسَ اُمُّكُمَا فَاطِمَةُ الْبَتُوْلُ اَلَيْسَ اَبُوْكُمَا سَيْفُ اللّٰهِ الْمَسْلُوْلُ اَلَيْسَ
فِي بَيْتِكُمَا نَزَلَ التَّاوِيْلُ اَلَيْسَ كَانَ سَادِسُكُمَا تَحْتَ الْعَبَا جِبْرَئِيْلُ اَلَيْسَ فِيْكُمَا اَنْزَلَ
اللّٰهُ الْجَلِيْلُ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ فَاِنِ افْتَخَرْتُمَا فَلَكُمَا الْفَخْرُ الْبَلِيْغُ یعنے بعد از عطا و بخشش عبدالرحمن
وعثمان رضی اللہ عنہما کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طرف دو برادر صاحبان زہد و ورع کے نظر کی اور وہ دونون دو
شاخین سرسبز اور دونون سردار جوانان اہل جنت اور وہ دونون دو گل ریحان نبی اس امت کے تھے یعنے حسن و حسین علیہما السلام
تب اون دونون سے کہا اے میرے حبیبو کہو تم دونونکو کونسی حاجت یہان لائی ہے مثل و ہمسر تم دونونکا کون ہے جو
فخر و مباہات کرے اور کہا کیا تم دونون نواسے رسولؐ مقبول کے نہین ہو کیا مادر تم دونونکی فاطمہ بتول نہین ہے کیا پدر
تمہارا اللہ کا سیف مسلول یعنے برہنہ شمشیر نہین ہے کیا درمیان تمہارے تاویل قرآن نازل نہین ہوئی ہے کیا تم مین زیر
عبا چھٹا شخص جبرئیل نتھا یعنے تم پنجتن اہل کسا مین ششم جبرئیل بھی داخل تھا کہ اوسکو بھی سادس آل عبا ہونے کا فخر و ناز تھا اور کیا
حق سبحانہ تعالی نے تم مین یہ حکم نازل نہین کیا ہے کہ نیکوکارون پر کوئی سبیل مداخلت و دست اندازی نہین ہے غرضکہ
اگر تم دونون فخر کرو تو تمہارے لیے بہت بڑا فخر ہے وبعدازان ہر ایک ان دونونکے لیے بیس بیس ہزار درہم دینے کا
حکم کیا اوسوقت علی علیہ السلام نے کہا اے عمر لِلّٰهِ دَرُّكَ یعنے حق تعالی تمکو اجر نیک و جزاے خیر عطا کرے کہ مثل تمہارے
کون شخص ایسا کلام کرتا ہے اور کون اسطرح مدح اہل بیت نشر کرتا ہے اور کون ہے جو ایسی ثناخوانی اور اس نہج سے ذکر خیر اور
اس قسم کی شکرگزاری و پاسداری کرے وبعدازان عمر رضی اللہ عنہ نے پھر لوگونکیطرف خطاب کیا کہ اب وہ شخص جسکا
باپ اسود خیر مین سابق و فائق ہو اوٹھ کر میرے سامنے آوے یہ سنکر عبداللہ بن عمر روبرو آ کھڑے ہوئے اور عرض کی
اے پدر بزرگوار کیا مین آپکا پسر نہین ہون اور کیا آپ اس امت مین شایان فضائل و حمد و افتخار نہین ہین اور کیا آپکے
لیے فصاحت و نصاحت اور رفعت و وقار حاصل نہین ہے کہ آپ نے اسلام و مسلمین کی نصرت کی اور آپ نے

سنت وسیرت سید المرسلین کی تبعیت کی اور آپ کے حق مین حقتعالی نے یہ فضیلت نازل فرمائی ہے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ
اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے اے نبی تیری امداد کے لیے حق تعالی کافی ہے اور مومنین مین سے جسنے تیری
اتباع وپیروی کی نصرت کو کفایت کرتا ہے اور آپ نے اسلام کو ایسا غلبہ دیا کہ عبادت خدا جو باخفا کیجاتی تھی وہ باعلان
بجا لاتے ہین تب عمر رضے اللہ عنہ نے جواب دیا اے فرزند شقی وہ ہے جو دنیا سے ساحرہ یعنے اس فسونگر شعبدہ باز کے
فریب مین آوے اور سعید وہ ہے جو عاقبت وآخرت کے لیے امور خیر عمل مین لاوے اور پھر یہ آیت پڑھی مَنْ عَمِلَ
صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ یعنے جو کوئی نیک کام کرتا ہے وہ اوسکی ذات خاص کے لیے ہے اور جو کوئی مرتکب کار بد کا ہوتا ہے
ضرر اوسکا اوسی کی ذات پر واقع ہوتا ہے پہلے عبد اللہ اپنے بیٹے کے واسطے ایک ہزار درم کا حکم دیا اوسوقت عبد اللہ نے
اظہار اپنی حقیت کا کیا اور کہا اے والد بزرگوار مینے ہجرت کی ہے یعنے مین مہاجرین مین سے ہون اور مینے بذل مال کیا اور دین
کی نصرت کی اور مینے جماعات روم کو پراگندہ کر دیا اور اونکے جیش کو جنبش مین لایا اور مینے کسی نہج کی تقصیر وکوتاہی نہین کی مگر
باینہمہ آپ میرے لیے خدا کے مال کثیر سے امر تقلیل کرتے ہین یعنے میرے حق مین آپ بہت کمی کرتے ہین وحال آنکہ آپنے
ان لوگونکو یعنے حسنین کو اسقدر دیا ہے تب حضرت رضے اللہ عنہ نے کہا اے فرزند راہ انصاف پر قدم رکھ اور پیروی اسراف
کی نکر مین تجھسے یہ کہتا ہون کہ مثل جد امجد اون دونونکے اگر تیرا بھی جد ہوتا تو اوسی مقدار مین تجکو بھی دیتا یا جیسی اون دونونکی والدہ
ماجدہ ہے تیری بھی ویسی ماں ہوتی تو تجکو بھی اونکے برابر پورا دیتا اور اگر تیرا پدر بھی اونکے پدر کے برابر ہوتا تو مین تجکو بھی وسیقدر
رضامند کرتا ولیکن اے فرزند روز قیامت جتنے نسب اور جتنی قرابتین ہین وہ سب منقطع ومخفی ہو جائینگی مگر نسب بتول زہرا
کہ ثابت وروشن رہیگا **راوی** کہتا ہے کہ جب عمر رضے اللہ عنہ ان باتونسے فارغ ہوئے تو دربارۂ بنت کسری حکم کیا
کہ اوسکو سامنے لاؤ چنانچہ وہ شاہزادی روبرو جو آئی تو اوسکے تن پر پوشاک نفیس اور زیور وجواہر سے بہت کچھ تھا تب ایک
شخص کو حکم کیا کہ متاع زیور وغیرہ اوسکے بدن سے اوتار لے تا اوسکی قیمت مین لوگونکے لیے اضافہ کیا جاوے آخر وہ
شخص شاہزادی کیطرف آگے بڑھا تا کہ وہ سب اسباب اوتار لیوے مگر شاہزادی نے اوسکو منع کیا اور اوسکے سینے پر
دوہتڑ مارا کہ وہ باز رہا یہ دیکھکر عمر رضے اللہ عنہ غیظ وغضب مین آئے اور لوگ اوس ملکہ مکرمہ پر تازیانہ بلند کیے ہوئے
منتظر حکم کے تھے اور وہ روتی تھی اوسوقت علی علیہ السلام بولے اے امیر المومنین مَهْلًا یعنے غصہ نکر اور افروختہ خاطر نہو بتحقیق
کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اِرْحَمُوْا عَزِیْزَ قَوْمٍ ذَلَّ وَغَنِیَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ یعنے جو عزیز ورئیس
قوم کا ذلیل وخوار ہوجاوے اور جو غنی وتونگر کسی قوم کا محتاج ونادار ہوجاوے تو اوس پر رحم کرو یہ کلام سنکر طیش عمر رضے اللہ
عنہ کا فرو ہوگیا اور پھر جو اوس شاہزادی کیطرف نگاہ کی تو یہ دیکھا وَهِیَ تُحَدِّقُ بِالنَّظَرِ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا یعنے وہ شہزادی گوشۂ چشم سے بانظر تیز حسین بن علی علیہ السلام کو دیکھ رہی ہے اوسوقت عمر رضے اللہ عنہ نے
کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ یعنے فراست

وفطانت مومن سے ڈرتے رہو اور ملحوظ خاطر رکھو کہ وہ بقوۃ نور خدا مشاہدہ کرتا ہے چنانچہ مین جو دیکھتا ہون تو یہ لڑکی حسین
ابن علی کو بچشم التفات اور تیز نگاہ سے تکتی ہے سو مجھپر یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دختر سائر مردم مین سے طرف حسین کے
ارادت وعقیدت رکھتی ہے اسلیے کہ ہم لوگو مین از روے صباحت ووجاہت کے حسینؑ سے کوئی بہتر نہین ہے بعد ازان
کہا اے ابا عبد اللہ اس لڑکی کو لو کہ یہ میری طرف سے تمھارے لیے ہدیہ وتحفہ ہے چنانچہ علی علیہ السلام اور جو لوگ مسلمین
مین سے حاضر وقت تھے وہ سب اس امر مین شکر گزار ومنت پذیر عمر رضی اللہ عنہ کے ہوئے عمر بن محمد الواقدی علیہ الرحمۃ نے
انس بن عبد الاعلی سے نقل کی ہے اونھون نے کہا ماہ ربیع الاول ۲۹۰ھ دو صد و نود ہجری مین درمیان مسجد اقصی کے
میرے سامنے یہ روایت پڑھی گئی جسکو عدنان بن ماجد الغنوی نے مجھسے روایت کی ہے کہ جسوقت اہل فارس مدائن سے
شکست پاکر مفرور ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مدائن پر مستولی ومتسلط ہوئے اور دیگر حالات اونکے وہ تھے
جو کچھ ہمنے ابھی ذکر کیا پس وہ اپنی جاے قرار یعنے قصر ابیض مین مستقر ومتمکن ہوئے اور اوسمین اوس شان سے جلوس کیا
جسطرح شاہان کسری اجلاس کرتے تھے مگر یہ کہ لباس عبودیت وخشوع کا زیب تن کیے تھے اور پیراہن خضوع کا
در بر رکھتے تھے کیونکہ دنیا کو وہ اضغاث احلام یعنے خوابہاے پریشان سمجھتے تھے اور آخرت کو دار القرار وسراے
جاودان جانتے تھے اور جسوقت آثار ملوک عجم اور اونکی مملکت کی طرف نظر کرتے تھے تو دین ویقین اونکا زیادہ ہوتا تھا

ذکر فتح شہر نشاور کہ یہ اخیر فتوح عجم وعراق سے ہے

ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی رحمۃ اللہ نے کہا وبعد ازان قضا وقدر کردگار سے ایسا ہوا کہ ابن کسری جب مدائن سے منہزم
ہوکر حلوان کیطرف گیا اور تمام وہ لوگ جو اقوام مرزبان وویلم سے بھاگے تھے وہ سب ملک کسری کے پاس حلوان مین جا پہونچے اوسوقت
ملک کسری اونکے درمیان کھڑا ہوکر خطبہ بیان کرنے لگا اور زوال اپنی مملکت اور اسیری اپنی دختر کی اور غارت وتاراج اپنے
خزائن واموال کا ذکر کرکے بہت رویا اور اوسکے ارکان دولت بھی زار زار روئے بعد ازان بادشاہ نے کہا اے اہل فارس
دنیا بدخصال وسریع الزوال اور روان دوان وجلد گذران ہے وہر آئنہ یہ ملک تمھارا ضائع ہوا اور مرتبہ تمھارا پست ہوگیا
اور تمھارے دیار مین اغیار آبسے اور تمھارے قلعے چھن گئے اور تمھاری گڑھیان کھو گئین اور مال تمھارے لٹ گئے
اور لڑکیان تمھاری بندی ہوگئین اور اہل عرب تمام عراق پر متسلط ہوگئے اور لابد ہے کہ وہ تمھارا پیچھا کرینگے اور تم
او نکے لیے مین نہین ہو اور قریب ہے کہ گھوڑے اونکے تمکو نظر آوینگے اور حال یہ ہے کہ عرب نے ملک خراسان اور رے
اور ہمدان کو تسخیر کرلیا اور تمھارے لیے کوئی سمت ایسی باقی نہین رہی کہ اوسطرف تم رخ کروگے مگر یہان بلاد تمھارے
آبا واجداد کی البتہ باقی رہے ہین سو اب بھی تم ہوشیار وخبردار ہو اور فرصت وقت کو غنیمت جانو کہ اپنے ماںقی ایام کو تو لو
یعنے جو گذر گئے وہ تو گئے گذرے اب جو بقیہ ایام ہین اوسی کو اختیار کرو کہ اپنے پس پشت نہ پھرو اور ہر آئنہ مینے سنا ہے

اُردو لائبریری

کہ دوانوس العاری بن ہربن کیفاد بن یزدجرد نے اور سکندر بن الفلیس الرومی نے دونون نے باہمیگدیگر مقابلہ کیا اور
ہمیشہ وہ دونون باہم قتال ومقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ ایک اون دونونمین سے قتل ہوا پس تم بھی اپنے دامان
جد وجہد اپنی کمرون پر مضبوط باندہو اور اس مرتبہ تم اوس قوم سے بھڑ جاؤ کہ یا تو فتح تمہاری اوپر ہے یا اونکی فتح تم پر
ہوگی اور کیا عجب ہے کہ نار و نور تمہاری مدد کرین بعد ازان بادشاہ نے جو کچھ اپنے پاس موجود رکھتا تھا اپنے ہمراہیون
صرف کیا اور اونھون نے اوس صرفہ کو بدلے اپنے جان کے اختیار وقبول کیا اور واسطے قتال کے مستعد ہوگئے اور خیام
اپنے نواحی حلوان مین ایستادہ کیے پھر وہان اونکے دین کے صنادید یعنے مغان آتش پرستان حاضر ہوئے اور آگ روشن
کرکے اوسکے نزدیک جانورونکی قربانیان کین یعنے قربانیونسے تقرب بآتش کرکے لوگونسے عہد وحلف اس امر پر لیا کہ پسپا
نہون اگرچہ سب کے سب جاوین بعد ازان اونکی عورتین اور اونکے ملوک کی لڑکیان وہان آنکر حاضر ہوئین بیوائین اونکی جو
جنگ آورونکی جو قتل ہوئے تھے بالباسہاے خون آلودہ آکر مجتمع ہوئین اور جیوش وجنود جو بلاد عجم وغیرہ سے آکر جمع ہوئے
تھے اونکو اوبھارنے اور تحریک جنگ کرنے لگین چنانچہ مردم مقربان وخاصان ومرزبانان ودیگر مبارزان عجم باہم عہد
وسوگند ہوئے اس امر پر کہ فرار وگریز نکرین وبہنگام پیکار وستیز یکسر مرجاوین **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جسوقت
مسلمانون نے کوفہ فتح کر لیا تھا تو محمد بن عاصم مجھسے کوفے مین یہ روایت بیان کرتے تھے کہ بعد فتح مدائن کے جب
اہل اسلام مدائن مین متوطن ہوئے تو اون لوگونکا یہ معمول تھا کہ وہ اکثر مکانات فارسیونکے کھودتے تھے اور اونمین سے
دفینے اور مال برآمد کرتے تھے چنانچہ عبد اللہ بن مجمنہ نقل کرتے تھے کہ جسوقت مین اون عرب کے پاس گیا تو اوس زمانے
مین مقابل قصر ابیض کے جو ایک مصنع یعنے ایک محل بطور حصن استوار کے بنوایا ہوا ملوک فارس کا تھا اوسمین سے عربون نے
ایک تمثال طلاے احمر یعنے پیکر زر کھودکر نکالا تھا اور وہ بصفت سوار کے تھا یعنے سوار مع گھوڑا تھا اور سیر اون لوگونکے
جسقدر پانی ڈالا تھا وہ سب اوسمین جذب ہوگیا اور وہ پیکر زرین ایسا متاع گران بہا تھا جسکے سبب ملوک فرس کو سائر
ملوک پر فخر وناز تھا واللہ اگر وہ قبیلۂ بکر بن وائل پر تقسیم کیا جاتا تو باوصف اونکی کثرت کے اون سبکے تئین کافی ووافی ہوتا
الغرض جب جاسوسان وسراغ رسانان مسلمین پاس سعد ابی وقاص کے حاضر ہوئے تو جو بند وبست اور سامان قوم
فرس نے کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ نواحی حلوان مین لاکھہ آدمی سوار وپیادہ کی جمعیت سے مجتمع ہین اور اونھون نے
اپنے بھاری اسباب اور جو چیزین اونکو عزیز ہین یعنے جن اشیا کا تلف ہونا اونکو شاق تھا وہ سب بالاے کوہ پہونچادیا اور
وہ سب جریدہ ہوکر تمسے مقابلے اور مقاتلے کے طلبگار ہین یہ خبر سنکے سائر مسلمین ایوان کسری مین جمع ہوئے اور سعد سے
کہنے لگے کہ اے امیر ہر آئینہ دشمن ہمارے دشت حلوان مین مجتمع ہین اور سب باہم معاہد ہوئے ہین کہ اس مرتبہ مقابلے سے
مونھہ نہ پھیرینگے اور پسپا نہونگے بلکہ سب ملکر مثل تن واحد کے مرجاوینگے اور ایک خون مین نہاوینگے اور ادہر سے وہ ارادہ
مدائن کا رکھتے ہین یہ سنکے سعد بن ابی وقاص نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے خطۂ عریضہ مشتمل

اس خبر پر ترقیم کیا یقول له فیه ان اهل الموصل قد مات ملکهم الانطاق وقد تولی علیهم السکان
بن قالوص وان تدواعن صلحنا وعول ملکهم بان یکون عونا لاهل فارس علینا والسلام
علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمة الله وبرکاته یعنے اوس نامے مین حضرت رضے اللہ عنہ کو یہ مضمون لکھا کہ
انطاق بادشاہ اہل موصل کا تو مر گیا اور اب والی و مالک وہ سکان بن قالوص ہے چنانچہ وہان موصل تو ہمارے ساتھ
مصالحہ کرنے سے منحرف ہوئے اور بادشاہ اونکا آمادہ اس بات پر ہے کہ وہ ہمیر اہل فارس کی امداد و کمک کرے اور
سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا نازل ہو آپ سبھون پر چنانچہ جب یہ نامہ خدمت مین خلیفہ
رضے اللہ عنہ کی پہونچا تو اوسکے جواب مین لکھ بھیجا کہ یا سعد اعلم ان الله منجز وعده یعنے اے سعد تو خوب
یقین رکھہ اس بات کا کہ ہر آئنہ حق تعالی اپنے وعدے کا وفا کرنے والا ہے (یعنے وعدہ فتح جو کیا ہے تو لا محالہ اوسکا
ایفا کریگا) وبعد ازان حضرت رضے اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار سوار سے سعد بن ابی وقاص کے پاس روانہ
کیا اور منجملہ اون سوارونکے مہاجرین و انصار سے دو ہزار سوار تھے اور باقی عرب تھے اور یہان ملک بن کسری جب
اپنے اہل و عیال اور خزینہ و مال کا اہتمام و استحکام بلاد جبل پر بخوبی کر چکا تو سپہ سالار اپنے لشکر کا مہران الداری کو کیا اور
اوسکو وصیت و نصائش امور مہمہ کی کر دی اور اوسکو مع لشکر روانہ کیا اور ابن کسری خود بھی سوار ہو کر ہمراہ مہران کے
ایک میل تلک گیا اور اوسکو وداع کر کے حلوان کی طرف مراجعت کی اور اوسکے پاس مدد و کمک سائر بلاد عجم سے
پہونچنے لگی اور مہران جب شہر نشاور مین پہونچا تو دار الولایت یعنے دار الامارۃ مکان حاکم نشین مین جا اوترا اور وہین
قیام پذیر ہوا پھر جب صبح ہوئی تو اپنے سرداران قوم اور افسران لشکر کو ہمراہ لیکر سوار ہوا اور باتفاق اپنے رفقا کے اوپر
اسوار یعنے دیوار ہاے شہر پناہ پر اور شہر کے ناکون اور پھاٹکون پر گشت کرنے لگے اور حکم کیا کہ شہر پناہ کی فصیلونپر
خوب استحکام و بند و بست رکھین اور اوسکے اوپر سارا سامان حصار کا عرادات و مجانیق سے مہیا کرایا (عرادات فلاخنہاے
کوچک و مجانیق فلاخنہاے کلان) اور بیرون شہر پناہ کے خندقہاے عمیق کھودوادین اور خارہاے آہنی یعنے
لوہے کے گوکھرو تمام گرداگرد شہر اور خندق کے بچھوا دیے اور اہل شہر مین سے کوئی صغیر و کبیر باقی نہ بچا کہ اوسکو
مصروف و مامور فصیلون اور خندقون پر نکیا ہو اور رسد غلہ وغیرہ آدمیونکے لیے اور دانہ گھاس گھوڑون اور خچرونکے واسطے
اور جو چیزین ضروریات حصار کی تھین سب فراہم کرایا اور تمام اہل شہر چہ خرد چہ بزرگ سب سے عہد واثق اور رہائن لیا
یعنے گھر پیچھے ایک ایک آدمی اول لیا تا کوئی کبھی بھاگ نسکے پھر جسوقت مہران یہ سارا سامان درست کر چکا تو آمد مسلمین کا
انتظار کرنے لگا چنانچہ ہاشم بن عتبہ جنکو خلیفہ رضے اللہ عنہ نے واسطے امداد سعد کے بھیجا تھا وہ بارہ ہزار پیادہ و سوار سے
مقابل شہر نشاور کے آپہونچے تو دیکھا کہ حصن و حصار اونکا بجمیع ساز و اسباب حرب مرتب ہے کہ اسلحہ کثیرہ سے برجونکو
بخوبی آراستہ کیا ہے و آلات جنگ سے زرہین و خود وغیرہ بہت جمع ہین اور منجنیق بڑے بڑے اور فلاخن چھوٹے

بکثرت تمام تیار ہین اور بہت سی بیرقین اور رایات متعدد نصب ہین اور ارکان شہر کے نامی مکانو نمین اور برجون پر مجامر یعنی
بڑی بڑی انگیٹھیان لوہے کی آگ سے روشن ہین اور اوسکی پرستش مین سرگرم ہین اور اوسکے آگے سجدے کرتے
ہین اور اوس سے طلب نصرت وظفر عرب پر کرتے ہین چنانچہ لشکر ہاشم بن عتبہ جسوقت اونکے مقابل پہونچا تو وہ سب
بکلمات کفر جو بطریق مدح وتعبد شانمین ہتونکی کہا کرتے ہین بصداے بلند کہنے لگے اور اشارہ بطرف آفتاب وآتش کے
کرتے تھے یعنے اونکی استمداد واستعانت سے فتح ونصرت کی دعا مانگتے تھے اور آگ وسورج کے سامنے سجدے
کرتے تھے اور حال یہ تھا کہ اونکی شامت اعمال سے زمین اونکے تلے تھرتی تھی اور آسمان اونکے اوپر کڑکتا تھا اور عالم
کائنات اونکے افعال بد پر استرجاع اور اونکی ہلاکت کے واسطے صیحہ کرتا تھا پس اوسی حالت مین بزبان حال پیشگاہ
ذوالجلال سے اونکے حق مین ندا ہوئی کہ ٹھہر جاؤ اپنے اضطراب سے یعنے کیون گھبراتے ہو ہر آئنہ مین ایسا حلیم وبردبار ہون
کہ جو میری نافرمانی کرتے ہین اونکی سزا دہی مین جلدی نہین کرتا ہون اور جو لوگ مجھسے طلبگار ہین اونکو مین محروم وناامید
نہین رکھتا ہون اور مین وہ کردگار ہون کہ تمام طبقات آسمان اور جو کوئی اوسمین اور جو کچھہ اوسکے درمیان ہے اور سارے
اطباق زمین اور جو کوئی وجو کچھہ اوسکے جہات وناحیات مین ہے وہ سب میری ہی تسبیح وحمد مین مشغول ہین اور میرے علم
مین گذر چکا ہے کہ مین ان نجاسات سے اس ملک کو پاک کرونگا اور اوسکی صورت حال بدل دونگا اون لوگونکے لیے
جنکے حق مین مینے یہ کہا ہے کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہترین امت ہو کہ اور لوگونکے لیے
برآوردہ ومنتخب کیے گئے ہو اور مین وہ پروردگار ہون کہ مہلت دیتا ہون اور مہمل وبے قید نہین چھوڑتا ہون قسم ہے مجھکو
اپنی عزت وجلالت کی کہ البتہ اس سرزمین کو ان کافرون ملحدون اور گروہ بیدینونسے پاک کرونگا اور آتشخانونکو مسجد سے
بدل دونگا کہ اون مساجد مین باوقات شبہا وصباح ومسا میرا ہی ذکر ہوا کریگا اور اس سرزمین مین وہ لوگ آباد ہونگے
جو مجھسے حسن ظن رکھتے ہین اور مینے اونکا ذکر اپنی کتاب مکنون ومحفوظ مین کیا ہے وَلَقَد کَتَبنَا فِی الزَّبُورِ مِن
بَعدِ الذِّکرِ اَنَّ الاَرضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُونَ یعنے کتاب زبور مین بعد ذکر اللہ وذکر عباد صالحین کے
ہمنے یہ لکھا ہے کہ وارث ومالک وے زمین کے ہمارے بندگان صالح ہونگے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے
بوسیلہ عمرو بن ربیعۃ الشیبانی کے احمد الطویل سے **روایت** کی ہے کہ جب ہاشم بن عتبہ مع غازیونکے شہر نشاور پر
نازل ہوئے تو اوسوقت اوس قوم نے کچھہ التفات اور پروائی اور جنگآوری مین شدت سے تیزدستی وجنگبازی
کرنے لگے اور ایسا کیا کہ وراے حصار سے دست اندازی ودست درازی کرتے تھے مگر باہر نکلکر سامنا نکرتے تھے
چنانچہ یہ امر مسلمانون پر بہت شاق تھا اور حصار والونکو یزدجرد بن کسریٰ کے نزدیک سے مدد وکمک پیہم پہونچتی
جاتی تھی اس وجہ سے اون دشمنان خدا کے دل سخت وقوی تھے آخر وہ سب اپنے اس زعم مین جہران الداری اپنے
سردار سے کہنے لگے اے ہمارے صاحب آپکو ہمسے کس امر کا انتظار ہے اور پس دیوار بیٹھے رہنے اور قیام رکھنے ہمارے سے

آپکے تئین کیا منظور ہے وحال آنکہ ہم لوگ کمال مشتاق قتال ہین لہذا ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم ان قوم کی طرف باہر نکلین کیونکہ
اس محاصرے مین ہمارے سینے تنگ ہوگئے اور شہر بھی ہمسے تنگ ہے یعنے ہماری کثرت سے اوسمین تنگی ہے اور امید ہے
کہ یہ مہر درخشان اور یہ نار نور افشان بالضرور ہماری نصرت کرینگے اور ہمکو ہمارے دشمنون پر فیروزمندی بخشینگے پھر جب ہاشم نے
ان لوگونکو ایسا آمادۂ جنگ دیکھا تب اونکو باہر نکلنے کا حکم کیا اور خیل سوارون پر ہوازن بن جہران کو افسر مقرر کرکے حکم کیا کہ
لشکر کو باہر نکالے پھر جسوقت پھاٹک شہر کا کھلا اور فوج نار سیونکی بیرون حصار نکل پڑی تو یہ دیکھکر اہل اسلام بہت خوش
ہوئے اور اونکی طرف دوڑ پڑے اور بغایت صفائی نیت و فراخی ہمت سے عزم رزم مین اصلا تنگدل و مکدر خاطر نہوئے
بلکہ مرضات کردگار مین شہادت کے طلبگار تھے اور نفوس نفیسہ اونکے اس امر سے مسرور و شادمان اور حوصلے اونکے جنگاہ
کیطرف شتابان لیے جاتے تھے اور حال یہ تھا کہ اونکو سکونت دار القرار سے یاس تھی اور استقرار دار القصور
و معانقۂ حور کے مشتاق و خواستگار تھے اور کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ہمتو اس دنیا پائدار سے سیر و مایوس ہین اور
مشتاق دار القرار اور تمنائے قرب حضوری احمد مختار کی رکھتے ہین لہذا ہم امیدوار ہین کہ جو ہمارے لیے وعدہ کیا ہے وہ وفا
کیجیے اور جسدم ہمین وفات دیجیے تو ہمارے لیے آسانی کیجیے اور عذاب نار سے ہمین رستگار کیجیے اور ہمارا حشر سواون ابرار
کرام کے ساتھ جنکے حق مین آپنے فرمایا ہے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے ملائکہ ہر ایک دروازے سے اون ابرار پر داخل ہوکر کہینگے تمپر سلام ہو کیا خوب
تمنے راہ خدا مین صبر و استقلال کیا یعنے سلامتی ہے تمپر بسبب تمہارے صبر و استقامت کے اوسکے صلے مین تمہارے
لیے مقام و معاد آخرت کا کیا خوب مرغوب ہے **راوی** کہتا ہے جب اہل اسلام سوار ہوئے اور سر خیل و مقدم الجیش
طلحہ بن خویلد تھے اوسوقت ہاشم درمیان لشکر کے وعظ کرنے لگے کہ اے مسلمانو بدون حسن عمل کے فائز بجنت
نہوگے لازم ہے کہ اپنے دلونکو خواہش دنیاے بازیچہ سراے وجاے پرخطر و ہولناک سے دور رکھو اور جہاد
کرو تا داخل جنت ہو وہ جنت جسکی وصف مین حق سبحانہ تعالی نے ارشاد کیا ہے عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
یعنے وسعت و فسحت اوسکی برابر آسمانون اور تمام دائرۂ زمین کے ہے اور دیکھو کہ وہ آتش جنگ بھڑک رہی ہے
اور لپک اوسکی آرہی ہے اور دھوان اوسکا اوٹھ رہا ہے چاہیے کہ سوار ہو اور اوسکو گھوڑونکی ٹاپونسے بجھا ڈالو اور دیکھو کہ
بحر حرب کس طلاطم سے موجین مار رہا ہے اور کیا جوش و خروش کر رہا ہے اور کیسے زورون پر چڑھا ہے تو لازم ہے
کہ اوسمین سوار سفینۂ نجات ہوکر پار اوتر جاؤ اور جاکر صدق و صفا کے نشانونکو وہان نصب کر دو اور **راوی** کہتا ہے
کہ پھر جب جنود عجم صف آرائی و پرابندی کر چکے اور ہر طرف سے قرنونکی صدا بلند ہوئی اور نشانونکے پھریرے اوڑنے
لگے اور وہ اسمین کہ مومنین مشغول تھے کہ ناگاہ ملک ملک نے بارہ ہزار سوار سے اونکی طرف آپھونچا اور ہاشم نے
یہ حال دیکھا تو کہنے لگے اے جوانان عرب زنہار اونکی کثرت اور اپنی قلت پر نظر نکرو بلکہ خیال کرو کہ روز بدر مصطفی صلی اللہ

بارہ ہزار سوار

علیہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی سے مشرکین کو ہزیمت دی وحالانکہ کثرت جمعیت اونکی کس مرتبہ تھی اور سلاح وساز حرب
اونکے پاس کس سامان سے فراہم ومہیا تھے مگر حق تعالی نے اپنے نبی کو کیسی فتح ونصرت بخشی چنانچہ ایسے ہی موقع مین خداوند
عزوجل نے ارشاد کیا ہے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین یعنے
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی جماعت والے بتائید خدا بڑی جماعت والون پر غالب آتے ہین اسلیے کہ حق تعالی صابرون
ثابت قدمونکے ساتھ ہے یعنے اونکا مددگار ہے چنانچہ دفعۃً ملک کرئے نے اپنا لشکر لیکر مسلمانون پر حملہ کیا اور مانند سیل و
سیلاب کے آپڑا اوسوقت ہاشم نے کہا اے مسلمانو اپنی نیتونکو خالص کرو یعنے بخلوص نیت وخالصاً لوجہ اللہ جہاد کرو اور
پشت نہ پھیرو اور خوب جان لو کہ خداوند جبار ان لوگونکو تمھارے اوپر پھیر لایا ہے یعنے انکو تمھارے سامنے کردیا ہے
راوی کہتا ہے کہ بالآخر لوگ طرفین سے آپسمین بھڑ گئے اور ایک دوسرے لشکر پر ٹوٹ پڑا اور درمیان کشادگی وتنگی کے
گھس گئے اور جانبین سے ازدحام وہجوم ہوگیا اور بایکدیگر زرغہ ویورش ہونے لگا اور جنگ برپا ہوئی دونون طرف سے تلوار
چلنے لگی اوسوقت دلاوران عجم بشدت تمام سرگرم مقاتلہ تھے اور برابر جواب ضربات دیتے تھے اور بڑی چالاکی سے ناوک افگنی
وخدنگ اندازی کر رہے تھے زمین رزمگاہ گرد سے تمام تیرہ وتاریک تھی اور غبار مانند ابر آفاق پر چھایا ہوا تھا اور عجم
بیشتر تیغ زنی مین بہت مصروف تھے اور عرب نیزہ بازی مین زیادہ تر مشغول تھے اور عرب مین ولے تیراندازی بڑی
تیزدستی سے کر رہے تھے اور اہل عجم اوسوقت تحمل مالایطاق کا کرتے تھے اور اہل عرب اونکو سنان رماح سے کاسۂ الفراق
وجام الوداع پلاتے تھے اور ہر دو جانب اسیطرح برابر سرگرم کارزار رہے یہانتک کہ دن جاتا رہا رات آئی اور راوی کہتا ہے
کہ اوسی روز جسوقت آخر روز تھا اور روشنی خیر تھی تو دفعۃً قعقاع بن عمرو بارہ ہزار سوار سے آپڑے اوسوقت اوس لشکر
موحدین کے آنے سے مسلمانونکے دلونکو بڑی تقویت وتوانائی آگئی کہ اعلان کلمہ توحید کا کرنے لگے اور صدائین اونکے
نعرونکی ایسی بلند ہوئین کہ پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر گونج گئین اور پتھرون اور درختون اور نالونمین سما گئین آخر
جب اون دشمنان خدا نے یہ آوازین سنین اور اونکے کلمات کانمین پڑے تو رنگین گردنونکی پھول اٹھین اور رونگٹے
بدنکے کھڑے ہوگئے چنانچہ لشکر اسلام نے نیت صافی وہمت وافی سے یکبارگی حملہ کرکے اونکے تئین تلوارون وبھالونکے
آگے دھر لیا اور بااعلان ذکر کلمہ حق کرتے ہوئے یعنے تکبیر وتہلیل کہتے ہوئے اور سرور کائنات پر صلواۃ ودرود پڑھتے
ہوئے دشمنونمین خوب تیغ آزمائی کی اور تلوار کے گھاٹ سے آب مرگ اونکو خوب سیراب وٹھنڈھا کیا اور ہر گاہ اہل اسلام
اس عزم عظیم سے طرف اعدا کے اور اونسے جہاد کرنے مین عقیدت صدق وصفا سے طلبگار جنت تھے کہ اپنے مقصود پر
فائز ہوئے اور دنیا کو طلاق بائن دیکر اوس سے تباین وکنارہ کش ہوئے اور خوب جان گئے کہ آخر ایک روز مر جاوینگے
اور خوب سمجھ لیا کہ بعد تنظیم واستزاج اربعہ عناصر کے پھر تشتت وفراق ہے الغرض لشکر عجم مین ہزیمت پڑی اور جمعیت اونکی منتشر ہوگئی
اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا یہانتک کہ حقتعالی نے اونکو منہزم وپسپا کردیا چنانچہ جو زد پر آپڑے وہ مارے گئے

اور جو ہاتھہ لگے زرو اسیر ہوے [illegible] اور قبضہ کر لیا اور جسقدر وزیر
مال و منال [illegible] قیامت پذیر ہوکر تجدید جامع
بنا کی جسمین حق [illegible] تعمیرات کا وغیرہ کی
تمام عطا کی [illegible] مدینہ کے اکثر احوال فتوحات سے مطلع ہوے اور
فتحنامے کے ساتھہ خمس بھی ارسال کیا [illegible] مدینہ منورہ رضی اللہ عنہ کے پیش پہونچا نہایت مسرور
ہوئے اور مسرت عظیم حاصل ہوئی اور پیشتر شکر [illegible] تقدیر الہی بجالائے [illegible] مسلمانوں کو نوشتہ فتح
عراق کی زیادہ تر فتح بلاد کسریٰ اور اوسکے نواح [illegible] پر سعد بن ابی وقاص کے یہ سب فتح ہوئے
تھے و بالآخر ان خاتیہ [illegible] کیا [illegible] رضی اللہ عنہم اجمعین

ذکر فتوح بلاد بہنسا و اہناس اور اوسکے اعمال و مضافات کا اور فضائل اوسکے جبانات یعنے صحرا و عرصات کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اعلم وفقك اللہ تعالیٰ یعنے بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ شہر بہنسا وہ مقام ہے جسکا ذکر مفسرین نے کیا ہے کہ ہر آئینہ حقتعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین دربارہ عیسیٰ علیہ السلام اوس شہر کو اسطرح مذکور فرمایا ہی وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ واویناھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین یعنے ہمنے ابن مریم عیسیٰ اور اوسکی ماں مریم کو اپنی قدرت کی نشانی اور دلیل مقرر کی اور اون دونوکو اوس ٹیلے پہ متمکن کیا جو جاے قرار مردم وجاے تراز آب شیرین کی ہے چنانچہ مفسرین کہتے ہین کہ وہ ربوہ وہی سرزمین بہنسا ہے جیسا امر عیسیٰ علیہ السلام سے جو کچھہ وہان واقع ہوے عنقریب ہم اوسکو ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور حال یہ ہے کہ اوس سرزمین مین تقریبًا پانچ ہزار اصحاب نبی صلعم سے شہید ہوے ہین اونمین اعیان و امرا قریب چار سو کے تھے اور اونکے ساتھہ جم غفیر اشراف و اصحاب سے تھے مثل علی بن عقیل بن ابی طالب وحسن بن صالح بن الحسین بن علی بن ابی طالب جنھون نے مسجد جامع اوس شہر مین بنا کی تھی اور اونکے حالات سے عنقریب ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور مثل زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اور فضل بن العباس عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قریب ہے کہ در ضمن ذکر فتوح اوس شہر کے جو لوگ اعیان اصحاب سے اور اونکی اولاد اور اونکی جماعت کثیرہ وہان شہید ہوئے ہین ہم اون سب کا بھی ذکر عنقریب کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور واضح ہو کہ زمرہ ابرار و اخیار سے ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص زیارت کرتا ہے

جبانہ بہنسا یعنے اوسکے مقبرہ و مخزن وہ جب کہ وہان سعادت زیارت حمت کردگار مین داخل رہتا ہے اور
کہا جو کوئی اوس قبرستان مین زیارت کو جاتا ہے وہ اپنے گناہون سے ایسا صاف و پاک نکل آتا ہے جیسا شکم مادر سے
اور جو کوئی مغموم و محزون زیارت وہانکی کرتا ہے اوسکا ہم و حزن دفع ہوجاتا ہے اور ایسا کوئی غمزدہ وہان زیارت
نہین کرتا مگر یہ کہ غم اوسکا دفع کرتا ہے اور کوئی حاجتمند ایسا نہین ہوتا کہ وہانکی زیارت سے حاجت اوسکی روا نہو اور
جو مقامات وہانکے جسمین دعائیں مستجاب ہوتی ہین اونمین سے ایک مجریٰ الحصا ہے یعنے جائے سنگ لاخ و مقطع السیل
یعنے جہان سیلاب گرتا ہے کیونکہ وہان مدفن خلق کثیر کا ہے شہدا سے اور منجملہ حسن بن الصالح بن الحسین بن علی بن
ابی طالب کا اور اسیطرح اجابت دعا ہوتی ہے نزدیک قبر زید بن ابی سفیان کے اور نزدیک قبر عبدالرزاق کے
وہ مقام جو اندرون باب داخل ہے اور قریب عبادتگاہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے جو وہان واقع ہے اور قریب قبور
دیگر شہدا کے جو قبرین سفح یعنے سطح جبل پر واقع ہین چنانچہ درپیش و بجانب اوسی جبانہ کے ایک مقام معروف براغم
ہے و سفح جبل یعنے دامن کوہ ہے وہین قبرین شہیدونکی ہین اور مروی ہے کہ ایک جماعت صالحین نے جبانہ مذکور کی
مجاورت کی اور وہ باشندگان سرزمین مشرق کے تھے منتہائے عراق سے اور ایک اور جماعت ابرار کی تھی ساکنان زمین
مغرب منتہائے اندلس سے اور یہ لوگ مسافر تھے کہ گذر انکا طرف جبانہ کے ہوا تھا اور باعث اونکی مجاورت کا یہ ہوا
کہ اونھون نے ایسے ایسے فضائل وہانکے دیکھے اور اون لوگونکے لیے کرامات و انوار اوس مقام کے ظاہر ہوئے اور
اونھون نے یہ سب کچھہ بچشم خود مشاہدہ کیا اور اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ زمین مصر جو بلک بحیرہ سے ہے وہ شہید و نکے
مشہد ہونے مین زیادہ تر زمین بہنسا سے تھی اور مجری الحصا جو نزدیک مقطع سیل کے ہے وہ جہات غربیہ سے ہے وہین
مدفن خلائق کثیر کا ہے کہ خاص اوس مقام پر چار سو اصحاب رضے اللہ عنہم اجمعین شہید ہوئے ہین اور قریب ہے کہ ہم ذکر
اوسکا ضمن فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ واما فضائل بحر یوسفی یہ ہے کہ اوسکے ساحل پر ایک جانب یہ شہر بہنسا آباد
ہے اور اوس سے اکثر عجائب ظہور مین آتے ہین از انجملہ وہ کثیر البرکت اور چشمۂ فیض ہے کہ اوس حوالی مین اہل قریات
و اہل بلدان اپنی کھیتون مین اوس سے پانی سینچتے ہین و باوجودیکہ دریائے نیل مین پانی بہت ہے مگر اوس سے اسقدر
نفع نہین ہے جسقدر اوس نہر سے لوگ منتفع ہوتے ہین اور اوسکے عجائب سے ایک یہ ہے کہ جب رود نیل مین پانی
کی کچھہ زیادتی ہوتی ہے تو اوس نہر مین وفور آب ہوتا ہے اور منجملہ عجائب یہ ہے کہ جب آمد آب رود نیل سے منقطع
ہوجاتی ہے تو تہ بحر یوسفی سے سوتا پھوٹ کر نہر جاری ہوجاتی ہے اور یہ بات کسی اور نہر مین کبھی پائی نہین جاتی
ہے اور بعض عجائب سے یہ ہے کہ اوسمین سے ایک چشمہ زمین فیوم مین بھی گیا ہے اور فیوم بتشدید یا ایک حصہ زمین
مصر کا ہے کہ وہ بلند ہے تو وہان والے اوس چشمے سے آب پاشی زراعات و باغات کی کرتے ہین اور اوسکے
برکات سے ایک یہ ہے کہ اوسمین یوسف صدیق علیہ السلام کی قبر ہے اس سبب سے اوسکی برکت زیادہ تھی اور دوم

بحر یوسفی

زمانہ موسی علیہ السلام تک بدستور جاری رہی اور اوسکی بعض کرامات سے یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بامر خداوند عز وجل کے اپنے
بال وبازو کی حرکت سے اوس نہر کو یوسف علیہ السلام کے لیے شق کیا تھا اس بات پر عمالقہ کو حسد ہوئی تھی اور عمالقہ
وعمالیق ایک قوم وقبیلہ ہے اور حکایت اسکی اسطرح ہے جیسا کہ راویون نے ذکر کیا ہے کہ بعد چند سال کے جب یوسف کے
پاس اجتماع بنی اسرائیل کا ہوا تو عمالقہ نے حسد ورشک سے ذکر اس بات کا مالک مصر سے کیا تب درمیان ملک مصر اور یوسف
علیہ السلام کے کلام ہوا اوسنے کہا اے یوسف ہما را ملک ... ہو اوسوقت رائے طرفین اوپر فرقت وقسمت کے
مجتمع ہوئی یعنے رائے اعیان جانبین اس امر پر متفق ہوئی کہ ملک مصر و یوسف علیہ السلام جدا جدا ہو جاوین اور زمین مصر
تقسیم ہو جاوے چنانچہ زمین مصر از روے قسمت کے جانب غربی سے حصے مین یوسف علیہ السلام کے آئی اور وہ زمین
ایک دشت بے آب وگیاہ تھی اور سارا ریگستان تھا اور اوسکے عرصات مین ٹیلے اور تودے بہت سے واقع تھے تب حضرت
یوسف علیہ السلام کو منظور ہوا کہ رود نیل سے نہر لاوین اور اوس سرزمین مین جاری کرین چنانچہ اس کام کے لیے ایک لاکھ آدمی
جمع کیے اور بیل وکلند وغیرہ آلات حفر اونکو حوالہ کر کے حکم کیا کہ جانب بلندی پیش روئے نیل سے نہر کھودنا شروع کرین تا آنکہ
تین سال تک اونھون نے نہر کھودی اور اونکی مزدوری خزانے سے برابر ملتی رہی پھر جسوقت نیل کا موجہ آیا تو اوسکی بہتیا اور
طغیانی سے جسقدر کھودا تھا سب بند ہو گیا تب جانب شرقی سے کھودنا شروع کرایا یہانتک کہ سات برس گذر گئے
اور نہر نہ کھودی آخر اس کام سے تھک کر عاجز ہو گئے تب اس بات سے حضرت یوسف علیہ السلام کو صدمہ وقلق
عظیم ہوا اوسوقت حقتعالی نے وحی کی کہ اے یوسف تو نے اس کام مین اپنے مال ومردم سے استعانت کی اور ہمسے استمداد
نکی اور قسم ہے مجکو اپنے عزت وجلالت کی اگر اس امر مین تو مجھسے مدد چاہتا تو ہم تیرے لیے چشم زدن مین چشمہ کھودوا دیتے
یہ ندا سنکر یوسف سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ شَانُكَ وَاَعَزَّ سُلْطَانُكَ یعنے اے
پروردگار تیری شان کیا بزرگ وبرتر ہے اور تیری سلطنت غالب تر ہے بعد ازان یوسف علیہ السلام نے سجدہ سے
سر اوٹھایا پھر اپنا ملبوس اوتار کر پانی سے دھویا اور کپڑے تر پہنے ہوئے یوہ یعنے کرپوہ کیطرف نکلے اور وہان جاکر سجدے
مین گرے اور بدرگاہ جناب اقدس الہی تضرع وزاری کرنے لگے اوسوقت اونکو وحی ہوئی کہ اے یوسف اپنا سر اوٹھا ہمنے
تیری حاجت روا کی پھر حقسبحانہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ اونھون نے اپنے بازو کی حرکت سے زمین کو
شق کیا اور بعض روایت مین یون ہے کہ اپنے ایک پر بال کو ایک حرکت دی کہ سرزمین فیوم کے سرے سے آخر تک
ایک طرفۃ العین مین بقدرت کردگار شگافتہ ہو گیا اور نہر جاری ہوئی تب یوسف علیہ السلام نے اوس نہر پر پل
بنوایا اور شہر فیوم کی بنا کی اور اوسکو بسایا اور اوس ساری زمین کو درمیان اپنے اور اپنے بھائیون اور بیٹونکے تقسیم
کر دیا چنانچہ زمین بہنسا حصہ مین افرئیم بن یوسف کے آئی کہ اوسنے اوس سرزمین پر تعمیر شہر بہنسا شروع کی اور تعمیر
تر شوا کر دیوار شہر پناہ اور فصیلین اور برج بنوائی اور وہ نہر وسط شہر مین بلندی زمین کیطرف سے جاری تھی

بعدازان بحر یہ کیطرف نکلکر جاری ہوئی اور زمان اسلام تک اوسی طرح سے روان تھی اور قریب ہے کہ ہم اسکا ذکر ضمن بیان فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور راوی نے کہا کہ افرثیم بن یوسف نے بہنسا مین ایسے بروج بنوائے اور ایسی بازارین تیار کرائین جو وصف سے بالاتر ہین اور اوسمین قبائل بنی اسرائیل کو آباد کیا چنانچہ اون لوگون نے اوس مین مکانات و محلات بنائے اور یہ سب کچھ مصر سے بسمت غربی واقع تھا کیونکہ زمین بہنسا جہت غربیہ سے آخر عبید تک تھی اور ممالک اس تمام حدود کے مختص بنی اسرائیل تھے کسی قوم غیر کی اوسمین شرکت نتھی اور یوسف علیہ السلام نے اون تمام عبید کو جو نہر کھودنے مین مجتمع ہوئے تھے زمین بہنسا کی دہقانی کشاورز و کاشتکار مقرر کر دیے اور اونسے عمارتین بنوائین اور بحر یوسفی کے دو رویہ غرباً و شرقاً اشجار باردار نصب کرائے چنانچہ عورتین وہ ہرے جو نکلتی تھین اونکے سرون پر ٹوکرے ہوتے تھے تو وہ تمام میوونسے بھر جاتے تھے وحال آنکہ وہ اپنے ہاتھ سے ایک پھل بھی نہ توڑتی تھین پھر جب بنی اسرائیل نے عصیان و نافرمانی شروع کی اور کفران نعمت پروردگار کرنے لگے اور افعال معصیت کے مرتکب ہونے لگے تو حقتعالی نے ان نعمتونکو اونکے ہاتھونسے چھین لیا اور غیرونکو عطا کین کہ اونھون نے آکر اونکے ملک و مال پر قبضہ کر لیا اور ملک مصر کو اونپر مسلط کر دیا اسلیے کہ یہ بنی اسرائیل ملحد و گمراہ ہوکر انکار نعمت پروردگار کا کرنے لگے تھے اور انبیا کو قتل کرتے تھے اس بات پر کہ وہ واجبات کا حکم کرتے تھے اور محرمات سے منع کرتے تھے آخر بعد ازانکہ یہ لوگ سادات و اشراف قوم تھے سو مصریون نے اونکو ذلیل و خوار کیا کہ اونسے خدمات عبید و جواری کا لینے لگے اور اونکو کارہاے رذیل پر مقرر کیا چنانچہ اونسے کام معماری و مزدوری اور سنگ تراشی و گاذری کا کراتے تھے اور اونکے مردون اور عورتون اور لڑکونکو اپنی خدمتون مین رکھتے تھے غرضکہ وہ تمام بنی اسرائیل ہمیشہ تنگ زندگانی اور بڑی مصیبت و خرفی مین رہے اور نہایت سختیون اور درشتیون سے بسر کرتے تھے اور ایسے تکالیف و آفات مین مبتلا تھے کہ تاب تحمل نرکھتے تھے یہانتک کہ موسی علیہ السلام اونکے لیے مبعوث ہوئے اور یہ کتاب ہرگاہ مختص بذکر ایسے حالات کے نہین ہے لہذا بقیۂ احوال ونکا فرو گذاشت کیا گیا تا آنکہ پھر وہی بنی اسرائیل بعد مبعث موسیٰ علیہ السلام کے تمام بلاد مین ساری زراعات و باغات پر قابض و متصرف ہوئے

ذکر نکلنا عیسی علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر ہونا زمین بہنسا مین

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وَاجْعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّہٗ اٰیَۃً وَّاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ یعنے حقسبحانہ تعالی نے فرمایا کہ ہمنے عیسی بن مریم اور اوسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی مقرر کی اور اون دونونکو ہمنے متمکن و مستقر کیا بجانب اوس کر بوہ یعنے زمین بلند کے جو جاے بود و باش مردم و جاے قرار آب صاف و شیرین کی ہے و سابق ازین مذکور ہو چکا کہ وہ ربوہ زمین بہنسا ہے اوسمین اختلاف مفسرین کا ہے چنانچہ اصحاب تواریخ مثل

مسعودی و ابو جعفر طبرانی و واقدی و ابن اسحاق [illegible] تفسیر مثل سعید بن جبیر و سعید بن مسیب
و ابن عباس اور وہ لوگ جنہون [illegible] کتاب مجید [illegible] آب زر سے [illegible] باقی تو یہ بھی اقرب تھا
کیونکہ ہمین کتابین کثیر اور [illegible] تفسیر و فتوحات وغیرہ [illegible] بیان سب مورخین و مفسرین نے کہا ہے
کہ مولد عیسی علیہ السلام کا وہ زمانہ تھا جب [illegible] بیالیس برس گذرے تھے اور ریاست ملک
شام اور اوسکی نواحی پر اوسوقت قیصر [illegible] ہرقل [illegible] ہرقل ملقب بقیصر تھا وہی ملک شام
وغیرہ کی ریاست پر قائم تھا جیسا کہ فتوح شام مین مذکور ہوا اور سرزمین بہنسا مین ریاست [illegible] کی تھی چنانچہ
جب ملک ہیرودوس [illegible] خبر ولادت مسیح علیہ السلام کی [illegible] تو اوسنے قصد قتل مسیح کا کیا اور یہ امر اسطرح ہوا کہ
اونھون نے جب ایک کوکب کو طالع دیکھا تو اونکو [illegible] حساب سے میلاد مسیح اور فساد اپنے احوال کا معلوم کیا اوسوقت
حقتعالی نے ایک فرشتہ پاس یوسف نجار کے بھیجا اوسنے ارادہ ہیرودوس بادشاہ سے یوسف نجار کو خبر دی اوسنے
مریم علیہا السلام کو آگاہ کیا اور کہا طرف سرزمین [illegible] کے نکل چلو کیونکہ اگر ہیرودوس تیرے فرزند کو پاویگا تو لامحالہ قتل کریگا
پھر جب ہیرودوس مرجاویگا تو پھر اپنے [illegible] مین آئیو غرضکہ یوسف نے مریم اور مسیح علیہ السلام کو اپنے حمار پر سوار کرکے
وہانسے روانہ ہوا یہانتک کہ داخل ملک مصر ہو کر زمین بہنسا پر وارد ہوئے اور وہی وہ ربوہ ہے جسکا ذکر حقتعالی نے
اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہے وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ (ترجمہ اسکا ابھی ہو چکا ہے) اور وہان
ایک عبادتگاہ تھی اوسمین ایک کنوان تھا اوسکے پانی سے مردم مریض طلب شفا کرتے تھے اور وہ کنوان وہ تھا
جسکے پانی سے مریم و مسیح علیہ السلام وضو برائے نماز کیا کرتے تھے اور وہان تہ زمین ایک سرنگ تھی یعنے تہخانہ تھا
اوسمین یہ لوگ رہا کرتے تھے اور بعضون نے روایت کی کہ جب مریم علیہا السلام مسیح اپنے فرزند کو لیکر زمین بہنسا مین
وارد ہوئین تو وہان ایک کنوان تھا مگر نہ رسی تھی نہ ڈول تھا اور اوسوقت مسیح بہت پیاسے تھے پانی مانگتے ہوئے
رونے لگے اور اونکے رونے سے مریم کو بہت قلق ہوا تب قعر چاہ سے پانی اوبل کر لب پر آیا یہانتک کہ مسیح
نے اوس سے پانی پیا پھر اوسی روز سے اوسمین پانی زیادہ ہوا چنانچہ زیادتی نیل کی بھی اوسی سے مشہور ہے اور
نصاری اتبک اوسی کی عید کرتے ہین اور وہان ایک دیر بنا ہے اور زراعت بھی بہت ہوتی ہے وبعدازان جب
مریم علیہا السلام شہر بہنسا مین داخل ہوئین تو وہان بارہ برس مقیم رہین اوس مدت مین سوت کاتا کرتی تھین اور
کھیت کاٹنے والونکے ساتھ بالیان چنتی تھین و اسیطرح بسر کرتی تھین یہانتک کہ مدت قیام منقضی ہوئی اور
محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عیسی علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ شہر بہنسا مین آئے ہین
تو اوسوقت طفل دو ماہہ تھے ولیکن وہ گویا کہ پسر دہ سالہ تھے پھر جب پورے نو مہینے کے ہوئے تو حضرت مریم
اونکو لیکر شہر بہنسا مین معلم کے پاس گئین تب معلم نے مسیح کو اپنے روبرو بٹھلا کر کہا پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیسیٰ نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر اخوند نے کہا کہو ابجد تب عیسیٰ نے اسکی طرف دیکھکر کہا تم جانتے ہو کہ ابجد کیا چیز ہے
اخوند نے مارنے کے لیے کوڑا اوٹھایا تب مسیح نے کہا اخوند مجھے سبب مجھے کیون مارتے ہو اگر تم نہین جانتے ہو تو مجھے
پوچھو مین تمکو بتاونگا مؤدب نے کہا اچھا بیان کرو تب مسیح نے کہا تم اٹھو بالانشین سے نیچے اوترآؤ تو مین بیان کرون پس نکلے
مؤدب اوس مقام سے نیچے آیا او مسیح اوسکی جگہ پر جا بیٹھے اور فرمایا الالفُ آلاءُ اللهِ والباءُ بهاءُ الله
والجیمُ جلالُ اللهِ والدّالُ دینُ اللهِ والهاءُ هُوّةُ جهنّم هاویةٌ والواوُ ویلٌ لاهلها والزّایُ زفیرُ جهنّم
والحاءُ حُطّت الخطایا عن المستغفرین والکافُ کلامُ الله لا مبدّل لکلماته والصّادُ صاعٌ
بصاعٍ والقافُ تقرّبُ منها حیّاتُ جهنّم یعنے الف الاء اللہ کا الف ہے بمعنی نعمتین و برکتین خدا کی اور
با بہاء اللہ کی با ہے بمعنی نور عظمت الہی اور جیم سے مراد جلالت الہی ہے اور دال جو دین اللہ ہے بمعنی طاعت و انقیاد ہے
اور ہا جو کہ ہوت جہنم سے ہے وہ قعر و غار دوزخ ہے جسکو ہاویہ کہتے ہین اور واو سے ویل و ہلاکی ہے برائے اہل دوزخ
کے اور زا سے زفیر دوزخ ہے یعنے صداے مہیب مع خراش اور زفیر آواز خر جو باریک ہوتی ہے اور شہیق جو بانگ
سخت ہوتی ہے اور حا سے حط ذنوب و مغفرت گناہونکا ہے توبہ و استغفار کرنے والون سے اور کاف سے مراد کلام ملک
العلام ہے جسکے کلام کو تغیر و تبدل نہین ہے اور صاد سے اشارہ ہے طرف صاع بصاع یعنے وزن برابر وزن کی اس سے
مراد یہ ہے کہ جو چیزین مثل گندم و جو و زبیب و تمر و زر و سیم جس وزن سے جسکو قرض دو اوسیقدر اوس سے لو نہ زیادہ
نہ کم کہ محسوب بسود ہو جائیگا اور قاف سے مراد ہے کہ صاع کے قریب مارہاے دوزخ ہین یعنے درصورت کم دینے
اور زیادہ لینے کے پھر جسوقت مسیح علیہ السلام یہانتک بیان کر چکے تو اوس استاد ادیب نے حضرت مریمؑ سے
کہا کہ بس اب تو اپنے لڑکے کو لیجا اوسکو حاجت استاد کی نہین ہے بلکہ حقتعالی نے خود اوسکو تعلیم کیا ہے مصنف
کتاب کہتا ہے مجھسے روایت بیان کی حسین اور محمد بن الحسین المقری نے حکیم سے اونھون نے محمد بن احمد حمدون سے اوسنے
حکیم بن نافع سے اوسنے اسمعیل سے اوسنے ملیکہ سے اوسنے عطیہ سے اوسنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
اونھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عیسی علیہ السلام کو اونکی والدہ نے واسطے تعلیم کی مکتب
مین بھیجا تو معلم نے کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم تب عیسی علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا چیز ہے معلم نے کہا مین نہین جانتا
ہون تب مسیح نے بیان کیا الباءُ بهاءُ الله یعنے عظمت پروردگار والسّینُ سناءُ الله یعنے نور خداے کردگار والمیمُ
ملکُ الله یعنے فرشتہ جو آیات اور معجزات لایا ہے یعنے وہ آیات و معجزات جو مسیح علیہ السلام کے بیچ زمین بہنسا مین ظاہر ہوئے
اور وہب راوی نے کہا اول آیت و معجزہ جسکو عیسی علیہ السلام نے اپنے صغر سن مین درمیان شہر بہنسا کے لوگونکو
تئین دکھلایا وہ یہ ہے کہ اونکی مادر مکرمہ درمیان بہنسا کے جو زمین مصر سے ہے گھر مین ایک دہقانی یعنے زمیندار کے
مقیم تھین کیونکہ یوسف نجار جب مسیح و مریم کو حدود شام سے مصر مین لایا تھا تو اوسنے اون دونو کو اوسی زمیندار کے

مکانمین لا اوتارا تھا اسلیے کہ خانۂ زمیندار مذکور مامن مساکین و مسافرین تھا چنانچہ کسی او روہقانی نے مال قیمتی اوس
زمیندار کے خزانے سے چورایا اور وہ زمیندار خاصگان بادشاہ ہونسا سے تھا مگر اوسنے اون مساکین مین سے جو اوسکے
مہمانسرا ے مین تھے کسی مسکین کو متہم نکیا لیکن حضرت مریم کو اوس دہقان میزبان کے نقصان سے سخت ملال ہوا
پھر جب مسیحؑ نے قلق اپنی والدہ شریفہ کا دیکھا تو فرمایا اے مادر معظمہ کیا آپ چاہتی ہین کہ مین وہ مال جہان ہے کہا ہے
آپکو بتا دون مریمؑ نے کہا ہان اے فرزند مین یہی چاہتی ہون مسیحؑ نے کہا آپ اس زمیندار سے کہدیجیے کہ وہ سارے
مساکین کو جو اوسکے مکانو نمین رہتے ہین جمع کرے تب مریمؑ نے اوس دہقان زمیندار سے یہ پیام بیان کیا اوسنے
اون سبکو جو وہان رہتے تھے جمع کیا جب مسیحؑ نے دیکھا کہ سب مجتمع ہوئے تو مسیحؑ اون لوگونمین سے دو آدمی کے
پاس گئے کہ ایک اندھا تھا اور ایک لنگڑا تب حضرتؑ کے معجزے سے اوس لنگڑے نے اندھے کو اپنے شانے پر
اوٹھایا اور کہنے لگا میرے شانے پر کھڑا ہو اندھے نے کہا مین ناتوان ہون لنگڑے نے کہا اوس رات کو تیرے تئین اس
بات کی یعنے شانے پر کھڑے ہونے کی قوت کیونکر ہوئی تھی جب لوگون نے یہ بات سنی تو اندھے کو مارنے لگے آخر
وہ کھڑا ہوا جب سیدھا ہوا اور لنگڑا اوسکو اوٹھائے تھا یہانتک کہ اوسکا روزن خزانہ تک پہونچا یا اوسوقت مسیح
علیہ السلام نے دہقان زمیندار سے فرمایا دیکھ تیرا مال اوس شب کو دونون نے یون ہی لیا ہے اسلیے کہ اندھے نے اوس
لنگڑے کی قوت سے استعانت کی اور لنگڑے نے اوسکی اعانت کی پہ سنکے اوس اندھے اور لنگڑے نے اقرار کیا اور کلام
مسیحؑ کی تصدیق کی پھر اون دونون نے مال دہقان کا مسترد کر دیا اور دہقان نے اپنے خزانے مین داخل کیا اور مریمؑ
علیہ السلام سے کہنے لگا کہ نصف اس مال بازیافتہ سے تو لے حضرت مریمؑ نے جواب دیا مین اسواسطے پیدا نہین ہوئی ہون
تب اوس زمیندار نے کہا خیر اگر تو نہین لیتی ہے تو اپنے بیٹے کو دے مریمؑ نے فرمایا مجھسے اوسکی شان عظیم تر ہے وبعدازان
اوس زمیندار نے سامان ضیافت کا مسیح کی خاطر مہیا کیا اور اس تقریب مین تمام اہل شہر کو جمع کیا اور دو مہینے تک
طعام داری کی وبعدازان اکابر شہر شہر کے اور ملوک اوس نواحی کے مسیحؑ کی زیارت کو آئے مگر کچھہ طعام و شراب
قسم قسم سے اور نان و خورش مسیح کے پاس موجود تھا پھر جسوقت سب مجتمع ہوئے تو حضرت علیہ السلام نے کہا خمہاے شراب
جو خالی ہین اونمین پانی بھر دو جب وہ سب پانی سے بھر دیے گئے تو وہان خم پر اپنا ہاتھہ رکھا دفعۃً وہ سب خم پر از شراب ہو گئے
اور اوسوقت سن شریف دوازدہ سالہ تھا یہ دیکھکر اعتقادات اہل بہنسا اور مردم حوالی مدائن و اہل قریات و باشندگان
سواد مصر کے بہت زیادہ ہوئے اور یہ معجزۂ ثانی تھا سرزمین بہنسا مین اور سُدّی راوی نے کہا کہ عیسی علیہ السلام مکتب
مین لڑکونسے باتین کرتے تھے تو جو کچھہ اونکے باپ مان اور اونکے گھر والے اپنے گھرونمین کلام کرتے تھے وہ اون لڑکون سے
بیان کرتے تھے اور بعض لڑکونسے کہتے تھے تم اپنے گھر جا کر دیکھو کہ تمہارے گھر والے فلان فلان چیزین کھاتے ہین
تو وہ لڑکے اپنے گھر جا کر اپنے اہل سے رو کر وہ چیزین طلب کرتے تھے یہانتک کہ وہ لوگ اون لڑکونکو بھی کچھہ دیتے تھے

اور کہتے تھے یہ تمکو کسنے بتایا ہی وہ کہتے تھے ہمکو عیسیٰ نے خبر دی ہی آخر اہل شہر نے اپنے لڑکونکو عیسیٰ کے پاس آنے جانے سے روک دیا اور اونکو یہ
سمجھا دیا کہ اس جادوگر لڑکے کے ساتھ نہ کھیلو اور اون لوگون نے لڑکونکو ایک مکان کے اندر بطریق قید و بند کے جمع کیا اور عیسیٰ علیہ السلام
وہان خود آئے اور اون لڑکونکو بلانے لگے تب والیان اطفال نے حضرتؑ سے کہا یہان تو کوئی نہین ہے حضرتؑ نے
کہا اس مکان کے اندر کون ہے لوگون نے کہا اسکے اندر ہمارے خنازیر خوک بند ہین حضرتؑ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ
تعالے پھر جب لوگون نے دروازہ اوس مکان کا کھولا تو دیکھا کہ وہ سب خوک تھے آخر جب یہ امر لوگون مین فاش ہوا تو
سب ہیبت زدہ و خوفناک ہوئے اور سدی راوی نے کہا جب عیسیٰ علیہ السلام ہمراہ اپنی مادر مکرمہ مع اپنے ہمراہیون کے
سرزمین بہنسا مین وارد ہوئے اور اوسکے قریات سے ایک قریہ مین ایک شخص کے مکان پر وہ سب اوترے اوسنے
سبکو اپنا مہمان کیا اور وہ بادشاہ کا نان پز تھا چنانچہ ایک روز وہ شخص باہر سے اپنے گھر مین جو آیا تو بہت حزین و غمگین تھا
اور اوسوقت مریم علیہا السلام اوس شخص کی زوجہ کے پاس بیٹھی تھین اونکا حال پریشان دیکھکر زن نان پز سے کہنے
لگین آج تیرے شوہر کا کیا حال ہے کہ مین اوسکو مغموم دیکھتی ہون اوس عورت نے کہا یہ حال مجھسے کچھ نہ پوچھو حضرتؑ نے
کہا آخر مجھے بھی اس کیفیت سے آگاہ کر امید ہے کہ حقتعالی تجکو اس غم سے رستگاری بخشے تب اوس عورت نے بیان کیا
کہ بادشاہ بہنسا کا جب اپنے شہر سے واسطے سیر و نگرانی اپنے ممالک محروسہ کے نکلتا ہے تو ہر ایک قریے مین مقام
کرتا ہے اور یہ دستور مقرر کیا ہے کہ اوس قریہ کا مقدم ایک روز ضیافت بادشاہ کی طعام و شراب سے کرتا ہے
اور اگر کوئی ایسا نکرے تو وہ مبتلاے عتاب و عذاب ہوتا ہے اور وہ بادشاہ آج ہمارے قریہ مین ہمارے یہان وارد
ہونے والا ہے اور ہمکو کچھ مقدرت اوسکی ضیافت کی نہین ہے یہ سنکے حضرت مریمؑ نے اوس عورت سے فرمایا تو
اپنے شوہر سے کہدے کہ وہ کچھ غم نکرے مین اپنے فرزند سے کہتی ہون کہ وہ اوسکے لیے حق تعالی سے دعا کریگا وہ
اپنی رحمت سے اس امر کو کفایت کریگا بعد ازان مریمؑ نے ذکر اس بات کا عیسی علیہ السلام سے کیا حضرت نے فرمایا اگر مین ایسا
کرونگا تو کچھ زحمت واقع ہوگی حضرت مریمؑ نے کہا کچھ پروا نہین کیونکہ اس شخص نے ہمارے ساتھ احسان و اکرام کیا ہے
تب مسیح علیہ السلام نے کہا آپ اوس سے کہدیجیے کہ جسوقت بادشاہ قریب پھونچے تو وہ اپنی دیگون اور خمونکو
پانی سے بھر دیوے اور مجھے خبر کرے چنانچہ اوس شخص نے یون ہی کیا کہ ناگاہ وہ ملک آپھونچا اور صداے دہل
و نقارون اور شور قرنا و چنگون سے زمین ہلنے لگی اور اوسکا سارا لشکر بھی پھونچ گیا اوسوقت اوس شخص نے مسیح علیہ السلام
کو خبر دی حضرتؑ نے جناب اقدس الہی مین دعا کی اوسیدم وہ تمام دیگین جو پانی سے بھری تھین پر از قورمہ و مملو باقسام
طعام ہوگیئن اور وہ سارے خم بھی شراب سے لبالب ہوگئے اور وہ ایسی قسم کے کھانے تھے اور اوس قسم کی شراب
تھی کہ کسی بشر نے کبھی نہ ویسا کھانا کھایا نہ ویسی شراب چکھی تھی آخر جسوقت بادشاہ نے وہ طعام لذیذ تناول اور اوس
مے خوشگوار کو نوش کیا تو میزبان سے پوچھا کہ ایسی شراب کہانسے تیرے ہاتھ آئی اوسنے کہا شہر فیوم سے

منگوائی ہے بادشاہ نے اس بات کو سچ نمانا اور کہا ہمارے لیے وہین سے شراب آتی ہے بلکہ انگور وہانکا آتا ہے اور ہمارے یہان اوسی کی شراب کھینچی جاتی ہے مگر اس شراب کے مساوی نہین ہوتی اوسنے کہا یہ اور سرزمین سے آتی جب پھر جب کلام مین خلل و اضطراب واقع ہوا تو بادشاہ نے اوسکی کوئی بات نمانی آخر اوس شخص نے کہا خیر اب مین ایسے یہ عرض کرتا ہون کہ میرے یہان ایک ایسا الٰہ آیا ہے کہ جو کچھ وہ حق تعالیٰ سے سوال کرتا ہے وہ اوسکو عطا کرتا ہے سو اوسی نے حق سبحانہ تعالیٰ سے دعا کی کہ خم آب تمام خم شراب ہوگئی اور حال یہ تھا کہ اوس ملک کا ایک پسر تھا وہ اوسکو اپنا ولیعہد و جانشین کیا چاہتا تھا ناگاہ وہ ایک تھوڑی مدت سے مر گیا تھا اور بادشاہ کو وہ لڑکا محبوب ترین خلائق تھا چنانچہ بادشاہ نے کہا اگر تیرا کلام سچ ہے تو وہ ایسا کوئی شخص ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے میرے لڑکے کے لیے دعا کرے تا وہ زندہ ہو جاوے تب وہ شخص نے مسیح علیہ السلام کو بادشاہ کے سامنے بلوایا اور مکالمہ فیما بین سے آگاہ کر کے التماس دعا کی حضرت نے فرمایا مین دعا تو کرتا ہون ولیکن اگر وہ زندہ ہوگا تو ملک پر بلائے عظیم نازل ہوگی ملک نے کہا بعد ازانکہ مین اوسکو زندہ دیکھون پھر جو آفت آوے مجھکو اوسکی کچھ پروا نہین مسیح نے کہا بھلا اگر مین دعا کرون اور تمھارا پسر زندہ ہو تو اوس وقت تم مجھکو اور میری مادر کو چھوڑ دوگے اور جانے دوگے کہ جہان ہم چاہتے ہین چلے جاوین اور تم لوگ ہمارے درپے نہو اور مجھکو نہ چھیڑو بادشاہ نے کہا نہین پھر ہم تمکو زحمت نہ دینگے آخر مسیح نے درگاہ حی القیوم مین دعا کی تو پسر ملک زندہ ہوا پھر جب اہل مملکت نے دیکھا کہ وہ لڑکا زندہ ہو گیا تو وہ سب ہتیار لیکر دوڑے اور کہنے لگے کہ ملک نے ظلم و زبردستی سے ہمارا تمام مال کھا لیا اور ہم نادار ہوگئے اور اب جو وہ مرنے کے کنارے ہوا تو چاہتا ہے کہ اپنے پسر کو اپنا خلیفہ کرے ہم پر مسلط کرے تا وہ بھی مثل اپنے پدر کے ہمارا مال کھا جاوے اور ہمکو تباہ کرے یہ کہکے اون لوگون نے ایسا نرغہ کیا کہ پدر و پسر یعنے ملک و ملکزادہ دونو کو قتل کر ڈالا اور مسیح و مریم علیہما السلام وہانسے روانہ ہوئے اسیطرح معجزات حضرت مسیح نے بہت سے ہین ذکر اون سب کا طول مقال ہے چنانچہ ابو اسحق

ثعلبی نے اپنی کتاب عرائس مین اون کرامات کو بشرح و بسط ذکر کیا ہے۔

ذکر فتح مہنبا اور اوسکے فضائل کا اور بیان ہے اون واقعات کا جو وہان صحابہ رضے اللہ عنہم کی نسبت پیش آئے

اکثر رواۃ نے بطرق اپنی اپنی اسانید صحیحہ کے اون لوگون سے روایت بیان کی ہے جو اوس فتح مین شریک تھے اور وہ دررواۃ اصحاب السیر و ارباب تواریخ ہین مثل واقدی و ابن جعفر الطبرانی کے اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ بدایہ و نہایہ مین لکھا ہے اور منجملہ مورخین موصوفین کے ابن اسحاق و ابن ہشام ہین اور اونمین سے ہر ایک کی روایت

نہ دوسرے کی روایت مین داخل ہے اسلیے کہ اوسمین اختلاف اون روایات کا ہے جو حاضر فتوحات و موجود واقعات تھے
اور وہ سب صحابہ ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور اکثر اونمین اعاظم و اکابر صحابہ ہین مثل عبد اللہ بن عمرو بن العاص جو امیر جیوش
تھے مصر پر اور اونکے برادر محمد بن عمرو اور خالد بن الولید و اونکا پسر سلیمان و قیس بن ہبیرۃ المرادی و مقداد بن الاسود
الکندی و میسرۃ بن المسروق العبسی و زبیر بن العوام الاسدی اور اونکا بیٹا عبد اللہ و ضرار بن الازور اور عمزادگان رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم مثل فضل بن العباس و جعفر بن عقیل و مسلم بن عقیل و عبد اللہ بن جعفر و پسران خلفا رضی اللہ عنہم مثل
عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و آبان بن عثمان اور باقی اسما سے ہمنے اختصار کیا باعث
اندیشۂ طول کلام کے پس اون صحابہ نے جو کچھ اون فتحون مین بچشم خود دیکھا اور جو کچھ اون واقعون مین مشاہدہ کیا
وہ سب بیان کیا اور ویسے اونکے ابناء و اخلاف نے روایت کی اور ہمنے انسے اخذ کرکے ان فتوح کو اوپر قاعدۂ صدق و سداد
کے ضبط و ثبت کیا اور مقصود اس سے اثبات فضل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و فضیلت صحابہ رضی اللہ عنہم ہے کیونکہ اگر
یہ لوگ ایسا نکرتے تو مسلمین مالک بلاد نہوتے اور نشر اسلام اس زمین کا نہوتا یعنے نشانہائے دین اسلام نصب و قائم نہوتے چنانچہ
لشکر کفار اطراف زمین مین شرقاً و غرباً آوارہ ہوگئے اور وہ سب دشمن پسپا ہوکر بھاگ گئے اور مسلمانون نے خاطر خواہ زمین
مین اونکے خون بہائے اور نہب و تاراج اونکے مال کا اپنے لیے مباح و حلال کیا اور حال یہ تھا کہ حق تعالی نے اونکا رعب و
خوف اونکے دشمنونکے دلمین ڈال دیا تھا غرض کہ وہ لوگ یعنے صحابہ مجاہدین نجوم ہدایت اور اہل ولایت تھے کہ اجراے
شرائع اور تلاوت قرآن مین جد بلیغ کرتے تھے جیسا کہ حق تعالی نے اونکے حق مین از روے اونکی فضیلت و بزرگی کے فرمایا،
فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا یعنے بعضے اونمین وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی
مدت زندگانی تمام کی یعنے شہید ہوئے اور بعضے منتظر شہادت ہین اور اونھون نے اپنے عزم و عہد کے تئین کچھہ
نہین بدلا راوی کہتا ہے مجھسے ابو عبد اللہ محمد بن محدث المصری نے بیان کیا کہ مینے فتوح کثیرہ کا مطالعہ کیا تو
اوسمین از روے بیان کے اکثر زیاد و کم پایا اور اسیطرح تواریخ منقولہ مین بھی کمی و بیشی دیکھی پھر مین شہر بہنسا
مین بنا بر زیارت اوسکے جبانہ یعنے صحراے مزار شہدا کے گیا اسلیے کہ مینے اوسکے بڑے بڑے فضائل و اجر اور
خیر و ثواب دیکھے تھے کہ زیارت وہانکی گناہونکو مٹاتی ہے اور غمونکو غلط اور سختیونکو دور کرتی ہے اور وہانکی زیارت
سے حسن اخلاق و ازدیاد رزق ہوتا ہے اور وہ زیارت مورث نصرت ہوتی ہے اعدا پر اور کفایت کرتی ہے شدائد و رواقع
کو کیونکہ اوسمین اون اکابر شہدا کے مزار ہین جنھون نے خدا کے واسطے جانبازی کی اور رضاے خدا کے لیے راہ خدا مین قتل
ہوئے اور وہ وہ لوگ ہین جنکے حق مین حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے بتحقیق کہ حق تعالی نے مومنون سے مول لیلیا ہے اونکی جانون اور اونکے مالونکو اس بدلے مین کہ اونکے لیے
جنت ہے اور وہ لوگ اپنے پروردگار کی حضوری مین زندہ موجود ہین اور روزی پاتے ہین چنانچہ ہمنے زیارت اوسکا

جبانہ کی اوقات سحر سن کی یعنے قبل از فجر کے اور بنئے اوس سے انوار ساطعہ مشاہدہ کیے اور ہم بسبب زیارت مزار اون ابرار
اخیار کے اپنے پروردگار سے امیدوار ہین کہ ہمکو ہمارے بار گناہون سے رستگار کرے غرضکہ جب ہم زیارت سے فارغ ہوے
تو درپے تفحص اخبار اون بزرگوارون کے ہوکر اونکے حالات مہر وقرات سے قدر کہ اونہون نے معرکہ غزوات وکارزار مین
تحمل کیا ہمکو آگاہی ہوئی اور ہمارے بعض اصحاب نے ماجرائے استشہاد اونکا ہمسے سوال کیا اور اونکو منظور رفع شہادت
حجاب میری خاطر نے مجکو تحریک کی اور اس امر کے لیے میری نظر وفکر پیدا رہی تا آنکہ مینے مطالعہ تواریخ وفتوحات کا
کیا پھر مینے مزاحات وروات ثقات سے انتخاب کرکے اس کتاب کو انتخاب کیا تو وہ مانند اوس در یکتا کے ہے جسکی قیمت
کوئی نہین کر سکتا ہے اور اوسکی سماعت سے دلونکو تازگی ہوتی ہے اور رنج والم دور ہوتے ہین اور جہاد پر شجاعت و
جرأت بڑھتی ہے اور ممالک وبلاد مین اقامت عدل وداد کی اعانت کرتی ہے اور مقصود تدوین اس کتاب سے
طلب رضائے خداوند کریم اور خواہش ثواب نعیم ہے اور وہ یہ ہے کہ بعد حمد خداوند عالم اور درود اوپر سید خاتم کے مین ابتدا
بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کرتا ہون راوی نے کہا مجسے روایت بیان کی اوس شخص نے جسپر میرے تئین
زیادہ تر اعتماد ہے منجملہ رواۃ مذکورین کے اوسنے کہا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک مصر واسکندریہ
اور بحیرہ اور جہات بحری وغیرہ تمام وکمال فتح کر چکے اور اوسوقت حدود ممالک صعید مین شہرہائے نوبہ وبربر و
دیلم وصقالیہ وروم وقبط آباد ان تھے اور آبادی مین سب سے زیادہ روم کو غلبہ تھا کہ وہ بڑا شہر اور بہت آباد
تھا چنانچہ عمرو بن العاص نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیے آیا لشکر کو سمت شرق
لیچلین یا جانب غرب ور کیا کیا جانے یہ سنکے اصحاب نے مشورہ دیا کہ اس باب مین بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے مکاتبہ لکھا جاوے تا موافق حکم اونکے عمل مین آوے تا آنکہ یہ نامہ لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم

مِن عَبدِ اللہِ عمرو بنِ العاصِ عاملِ امیرِ المؤمنین علیٰ مصرَ ونواحیہا الیٰ عبدِ اللہِ امیرِ المؤمنین
عمرَ بنِ الخطّاب رضی اللہُ عنہُ سلامٌ علیکَ ورحمۃُ اللہِ وبرکاتہٗ امّا بعدُ فانّی احمدُ اللہَ و
اُثنی علیہِ واُصلّی علیٰ نبیّہٖ محمّدٍ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ والسّلامُ علیٰ من بالمدینۃِ من المہاجرین
والانصارِ والحمدُ للہِ قد فُتحت لنا مصرُ والوجہُ البحریُّ واسکندریّۃُ ودمیاطُ ولم یبقَ فی الوجہِ البحریِّ مدینۃٌ
الّا وقد فُتحت ولا قریۃٌ واذلَّ اللہُ المشرکین واعلا کلمۃَ الدّین وقد اجتمعت اصحابُ رسولِ اللہِ صلّی اللہُ
علیہِ وسلّمَ من السّاداتِ والامراءِ والاخیارِ والمہاجرین والانصارِ یطلبون الاذنَ من امیرِ المؤمنین
ہل یسیرون الی الصّعیدِ والی الغربِ والامرُ امرُکَ یا امیرَ المؤمنین فانّہم علی الجہادِ قلقین
وباعوا نفوسَہم للہِ ربِّ العالمین وصلّی اللہُ علیٰ سیّدِنا محمّدٍ خاتمِ النّبیّین وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ ہے جانب سے بندۂ خدا عمرو بن العاص کے جو امیر المومنین کا عامل ہے اوپر مصر

اور اوسکے نواحی پر اور لکھا جاتا ہے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ پر
اما بعد حمد و صلوۃ کے مین حمد و ثناے کردگار کرتا ہون اور درود و سلام بھیجتا ہون رسول خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارا
سلام ونان لوگون پر جو مدینہ طیبہ مین ہین جملہ مہاجرین و انصار سے اور شکر ہے اوس پروردگار کا جسنے ہمکو فتح بخشی ملک مصر و
تمام سواحل بحر یعنی ترائی دریا پر اور سکندریہ و دمیاط پر اور جہات بحری مین کوئی شہر و دیہ ایسا باقی نہین رہا جو فتح نہین
ہو گیا اور حق تعالی نے مشرکین کو ذلیل و خوار کیا اور ذکر دین کا بلند کیا اور اب جملہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو اکابر
و امرا و اخیار ہین مہاجرین و انصار سے مجتمع ہین اور راے اونکی اس بات پر متفق ہو کر امیر المومنین سے طلب اذن کرتے
ہین کہ آیا بطرف ملک سعید اور ... نب عرب کے روانہ ہون یعنے اگر آپ کا حکم ہو تو ہم ان سمتونکو عزم کرین سو یا امیر المومنین
اس بات مین حکم آپکا ہے اور حال یہ ہے کہ سائر مسلمین جہاد کرنے پر بےچین و بیقرار ہین یعنے مستعد و آمادہ ہین اور
اونھون نے اپنی جانونکو خدا ... بیچ ڈالا ہے یعنے راہ خدا مین جان اپنی فدا کر چکے ہین اور درود و سلام خدا کا اوپر
سید و آقا ہمارے محمد خاتم الانبیا کے اور اونکے آل و اصحاب سب پر **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب عمرو بن عاص تحریر
نامہ سے فارغ ہوئے تو ... ب کو سنایا اور مہر کر کے ملفوف و مختوم کیا اور ایک شخص پیک کو جسکا نام سالم بن بجیعہ
الکندی تھا بلوا کر نامہ سپرد کیا اور اوسکو ایک ناقہ دیا کہ وہ اوسپر سوار ہو کر چلا اور مدینے کی راہ لی اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا

اَسِیْرُ اِلَی المَدِیْنَةِ فِی اَمَانٍ
وَاُعْطٰی مَا اُرِیْدُ مِنَ الاَمَانِی
وَاَقْرَبُهُ السَّلَامَ وَاُنْشِدُ بِهِ
بِهِ شَرَفُ المَدِیْنَةِ وَالمَکَانِ

وَاَرْجُو الفَوْزَ فِی غُرَفِ الجِنَانِ
اَلَا یَا نَاقَتِی جِدِّی وَسِیْرِی
کَلَامًا صَادِقًا حُسْنُ البَیَانِ
فَکُنْ لِی فِی المَعَادِ غَدًا شَفِیْعًا

وَاَرْجُو اَنْ یُقَرِّبَ لِی اِجْتِمَاعِی
اِلَی نَحْوِ النَّبِیِّ بِلَا امْتِهَانِ
اَلَا یَا اَشْرَفَ الثَّقَلَیْنِ یَا مَنْ
اِذَا مَا قِیْلَ هٰذَا عَبْدُ عَانِی

یعنے مین مدینے کو جاتا ہون امان خدا مین امیدوار ہون کہ غرفات جنت مین فائز ہون اور آرزو رکھتا ہون کہ میری اجتماع
یعنے جمعیت میرے اقربا و احبا کی مجھسے قریب ہون اور میری ملاقات کرین اور جو کچھ اپنی آرزوؤن سے چاہتا ہون مجھے
حاصل ہوے میرے ناقے کوشش کر اور جلد چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا تہاون تا قریب کرون اوسکے تئین
سلام کو یعنے اوس سے تقرب بسلام حاصل کرون اور کلام صادق پڑھون یعنے درود اور حسن بیان کرون یعنے مدح
ثنا آگاہ ہو اے اشرف گروہ جن و انس اور اے وہ شخص جس سے شرف ہے مدینہ اور کل مکان کو چاہیے کہ کل کے روز
معاد مین میرا شفیع ہو جسوقت کہ مجکو لوگ کہینگے یہ بندہ خوار اور بندی گناہ ہو نکا یعنے گنہگار ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا
کہ چنانچہ وہ پیک شبانہ روز برابر قطع مسافت کرتا ہوا مدینہ طیبہ مین بعد نماز عصر جا پہونچا اور باب مسجد پر اپنے ناقے کو بٹھا کر
اور فاضل زمام یعنے مہار کے دوسرے سرے سے باندھ چھاند کر مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین داخل ہوا اور
قبر اقدس پر سلام زیارت کر کے ما بین روضہ و منبر کے دو رکعت نماز بجالایا بعد ازان آگے بڑھا تو حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ کی خدمت مین فائز ہوا اور بعد عرض سلام معانقہ سے مشرف ہوا پھر سالم کہتا ہے کہ جب امیر المومنین نے
مجھے دیکھا کہ مین اونکے روبرو شادان و فرحان بڑھا آتا ہون تو فرمایا مرحبا سالم کو لا باللہ ... خدا لایا ہے اور مینے
دیکھا کہ اونکے جانب راست علی بن ابی طالب ہین اور بطرف چپ عثمان بن عفان ... رسالہ مہاجرین و انصار اونکے
گرد ہین مثل عباس بن عبد المطلب و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن زید و طلحہ بن عبید اللہ و باقی صحابہ حلقہ باندھے بیٹھے
تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب مینے بعد سلام وہ نامہ پیش کیا اونھون نے فرمایا کیا خبر ہے کہ سالم ... سالم ہے دنیا و
آخرت مین انشاء اللہ تعالی مینے عرض کی یا امیر المومنین خبر خوش ہے اور مژدہ و امن ہے جب نامہ پڑھا تو نہایت مسرور
و شادمان ہوئے اور مال غنیمت قبل از ورود سالم کئی روز پیشتر پہونچکر درمیان صحابہ قسمت پذیر ہو چکا تھا تا آنکہ عمر
رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حاضرین صحابہ سے مشورہ کیا (یعنے دربارہ لشکر کشی سمت ممالک
مغربی وغیرہ جیسا کہ عمرو بن العاص نے لکھا تھا) تب علی بن ابی طالب نے یہ مشورہ دیا کہ عمرو بن العاص خود ہمراہ
لشکر نجاوے تاکہ اوسکی ہیبت دشمنونکے دلونمین غالب ہے اور پہلے ایک لشکر دس ہزار سوار کی جمعیت کا تیار کرکے
روانہ کرے اور اوسپر خالد بن الولید کو مقرر کرے کیونکہ وہ سیف اللہ یعنے شمشیر خدا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپنے
راست و درست کہا بتحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خَالِدٌ سَیْفٌ مِنْ سُیُوفِ اللّٰہِ
یعنے خالد البتہ خدا کی شمشیرونمین سے ایک شمشیر ہے اور دوسری روایت مین یون ہے اِنَّ خَالِدًا سَیْفٌ
لَا یُغْمَدُ عَنْ اَعْدَائِہٖ یعنے خالد ہر آئینہ وہ برہنہ شمشیر ہے کہ اوسکے دشمنونکے سامنے میان مین نہین رہتی غرضکہ اوس
شب کو تو سالم نے شب باشی کی جب صبح ہوئی اور مسجد نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین نماز فجر ادا کی تب حضور مین خلیفہ رضی اللہ
عنہ کے حاضر ہو کر جواب خط کا طالب ہوا اوسوقت حضرت رضی اللہ عنہ نے قلم و دوات و کاغذ طلب کرکے جواب لکھا
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی عَامِلِہٖ عَلٰی مِصْرَ وَنَوَاحِیْھَا عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
سَلَامٌ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ الخ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ جواب خط ہے جانب
بندۂ خدا عمر بن الخطاب کے اپنے عامل کیطرف جو اوپر مصر اور اوسکے نواح کے مامور ہے کہ وہ عمرو بن العاص ہے
ہمارا سلام اور رحمت و برکات خدا کی تمپر نازل ہو اور بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اوس خدا کی
جسکے سوائے کوئی دوسرا خدا نہین اور درود و سلام بھیجتا ہون اوسکے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر بعد ازان سلام ہمارا
تمپر اور اون لوگون پر جو تمہارے ہمراہ ہین مہاجرین و انصار سے اور رحمت و برکات خدا تم سب پر تمہارا خط ہمنے
پڑھا اوسکی کیفیت مندرجہ سے ہم مطلع ہوا سو جسوقت یہ خط ہمارا تمہارے مطالعہ مین در آوے تو جماعت بخدا
کرکے امرا کو طرف بلاد کے روانہ کرو اسطور سے کہ ہر ایک بلد کے لیے ایک ایک امیر مقرر کرکے اوسکے ہمراہ جمعیت
مناسب تعینات کردو اور ہر ایک کو خوب فہمائش کردو کہ وہ اپنی اپنی جا ے متعلقہ پر پہونچکر شرائع دین کو قائم کرین

اور احکام اسلام لوگونکو تعلیم کرین و بعد ازان زمرۂ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دس ہزار آدمی کی جماعت ترتیب دو اور اونپر خالد بن الولید کو امیر مقرر کرو اور اوسکے ساتھہ زبیر بن العوام اور فضل بن العباس و مقداد بن الاسود و غانم بن عیاض الاشعری و مالک الاشتر و دیگر صحابہ سے لشکر و اصحاب رایات کو یعنے جو صاحبان نشان سالاری ہین اونکو مامور کردو اور کہدو کہ حدود مدائن پر نازل ہو وار د ہوکر لوگونکو طرف اسلام کے دعوت و طلب کرین پھر جو لوگ قبول کرین فَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا یعنے اوس کیلئے وہی ثواب ہے جو ہمارے لیے واجب ہے کہ حرمت اوسکے مال و خون کی مثل ہمارے ہے اور جو کچہہ ہمپر حرام ہے محرمات شرعیہ سے وہی اوسپر بھی حرام ہے اور جو کوئی دعوت اسلام سے اعراض و انکار کرے تو حکم کرو کہ اوس سے جزیہ و محصول لیا جاوے اور جو لوگ نافرمانی و سرتابی کرین اونسے حرب و قتال ہے اور جملہ سران و سرداران لشکر کو حکم کردو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کرین تو اوسکے سواد پر شبخون اور دوڑ مار کر پراگندہ کردین (یعنے تا وہ لوگ مجتمع ہوکر محصوران کی مدد کو نہ آسکین) اور مجکو خبر پہونچی ہے کہ حدود مصر مین دو شہر بہت بڑے ہین ایک اہناس وہ قریب مصر واقع ہے اور دوسرا بہنسا کہ اسکا قلعہ بہت بلند و محکم ہے اور مینے سنا ہے کہ اس شہر کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصرانی ہے وہ بڑا سرکش و خونریز ہے اوسکا نام بطلوس ہے اور وہ جملہ بطارقہ مصر یعنے مصر کے رؤسائے نصاریٰ میں نامی گرامی ہے اور مجھے خبر پہونچی ہے کہ وہ مالک ہے واحات کا لہذا تمکو لازم ہے کہ ابھی تم قصد ملک صعید کا نکرو جب تک کہ اون دونون قلعونکو فتح کرلو اور تمپر اور اونپر جو تمہارے ساتھہ ہین تقوی و پرہیزگاری سرًّا و علانیۃً لازم ہے اور مظلومونکا انصاف کرو ظالم سے یعنے ظالم سے مظلوم کی داد و فریادرسی کرو اور واجبات کا حکم اور محرمات سے منع کرتے رہو اور حق کہو اور ناتوان کا زور آور و توانا سے دلا دو اور نچاہیے کہ خدا کے احکام اور کام مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمکو مزاحمت کرے اور چاہیے کہ تم خود تو مصر مین مقیم رہو اور لشکر کو جہان بھیجنا ہے بھیجدو اور جسوقت احتیاج مدد ہو تو مجھے لکھہ بھیجو کہ مین فورًا تمہارے پاس کمک روانہ کردون و در حقیقت اعانت منجانب اللہ عزوجل ہے تو لازم ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ سے سوال و استمداد کرو کہ وہ تمہارے لیے نصرت و معونت عطا کریگا اور تمکو فتح دیگا والحمد للہ رب العالمین بعد ازان اس نامے کو لفافہ کیا اور خاتم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سر مہر کرکے حوالہ سالم کیا اور سالم وہ نامہ لیکر سب صحابہ سے رخصت اور قبر مقدس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے وداع ہوا و بعد از وضو دو رکعت نماز تحیۃ سفر پڑھکر روانہ ہوا اور روانہ چلا گیا یہانتک کہ مصر مین پہونچا تو یہ دیکھا کہ عمرو بن العاص اور سائر صحابہ زمین جیزہ مین اوترے ہین اور فصل ربیع کی ہے اور عمرو اپنے خیمے مین بیٹھے ہین اور اونکے اصحاب بھی پاس موجود ہین اور یہ خیمہ ملک قبط کا تھا اور وہ حریر نیلگون اور سرخ و زرد سے بنا تھا (نام مقام ۱۲) اور وسعت اوسکی تیس ذراع کی تھی یعنے پندرہ گز طول و پندرہ گز عرض تھا اور اوسمین فرش بچھا تھا جیسا فرش اہل مصر کا تکلف آراستہ ہوتا ہے اور عمرو اوسپر بیٹھے ہوئے مقداد و خالد و فضل و غانم وغیرہ امرائے عساکر اہل سے باتین کررہے تھے اور وہ خود بھی مثل اون سب کے

ایک اونھین مین سے تھے یعنے کچھ تخمیناً بتکلف مانند رئیس و رؤس کے تنہا سالم کہتا ہے کہ آخر مینے وہان پہونچکر اپنا ناقہ بٹھایا اور اوترا اوسوقت مینے عمرو کی آواز سنی اور مین پس خیمہ تھا وہ کہتے تھے کہ سالم نے بہت دیر لگائی یعنے میرے سے جواب لانے مین اوسکو دیر لگ ہوئی خالد نے کہا وہ عنقریب پہونچتا ہے یہ کہکے خالد منتظر و متوجہ ہوئے اور مین نزد خیمہ مائل تھا گویا کہ وہ اندرون خیمہ سے مجھے دیکھتے تھے وحال آنکہ اونھون نے مجکو بچشم خود نہین دیکھا اور نہ کسی اور شخص نے دیکھا نہ کسیکو میرے آنے کی خبر تھی تب خالد نے کہا کیا سالم ہے مینے کہا لبیک یا ابا سلیمان یعنے ابو سلیمان ہان مین حاضر ہوا خالد نے کہا مرحبا شاد باش اے سالم تو خوب آیا خدا تجھے زندہ و دوست رکھے پھر مین آگے بڑھا اور اوپر عمرو اور خالد کے اور سارے امراء اکابر پر سلام کیا اور نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ عمرو بن عاص کے کیا اونھون نے وہ نامہ تا آخر پڑھکر اور اوسکے مضمون سے مستشعر ہوکر سبکو سنایا تو جمیع امرا بوفور سرور خرم و مسرور ہوئے بعد ازان عمرو نے اس باب مین اون سب امراء اکابر سے استشارہ و استصواب کیا کیونکہ اون اصحاب کا معمول ہر امر مین ہمیشہ شورہ تھا کہ وہ جملہ امور مین بدون مشورہ بایکدیگر کوئی کام نکرتے تھے اسی وجہ سے حق تعالی نے اپنی کتاب مجید مین اونکی مدح فرمائی ہے بقولہ تعالی وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ یعنے امر اونکا اور دستور العمل اونکا مشورہ باہم ہوتا تھا چنانچہ اون سب نے عمروکو مشورہ دیا کہ اول اون امرا کو جو ہر ایک بلد مین امیر مقرر ہوئے ہین و نکے ہمراہ لشکر مناسب مامور کرکے شرقاً و غرباً متفرق بھیجنا چاہیے بعد ازان ترتیب افواج قاہرہ کیجاوے کہ [illegible] الٰہی توکل پر قصد بلک صعید کا کرین (یعنے جیسا کہ خلیفہ رضی اللہ عنہ نے مندرج نامہ کیا ہے) اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا کہ جب فتح مصر اور وجہ بحری یعنے جہات بحری وغیرہ ہو چکی تو صحابہ متفرق ہوگئے تھے کہ بعضے اسکندریہ و اسوس مین مقیم تھے اور بعضے دمیاط و رشید و بلبیس مین سکونت پذیر تھے اور اکثر وسط دیار بحیرہ مین درمیان اوس مکان کے قیام گزین تھے جو معروف بمنزلہ ہے اور یہ لوگ مثل قعقاع بن عمرو التمیمی و ہاشم بن المرقال و میسرۃ بن مسروق العبسی و مسیب بن نجبۃ الفزاری کے تھے اوسوقت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقام نجابود سعاۃ سے عمر بن امیۃ الضمری وغیرہ امراکو طلب کیا اور دیگر امراء بلاد کو نامے لکھے تو اون سبھون نے حاضر ہونے کو قبول کیا اسلیے کہ وہ سب رضی اللہ عنہم قتال کے بڑے شائق تھے گویا تشنگی مین آب سرد و شیرین کے مشتاق تھے چنانچہ اونھون نے بلاد و مدائن مین اپنے اپنے بدین اپنے معتمدین موثقین سے ایسونکو اپنا قائم مقام کیا جو حراست و حفاظت مملکت کی بخوبی کرسکین کیونکہ خوف اندیشہ اعدا سے امین نتھے اور بعد اس انتظام کے وہ لوگ بہت جلد مصر کیطرف راہی ہوئے جب وہ ہر جانب سے حوالی مصر مین آپہونچے اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اونکے آنے کی خبر پہونچی تو خود وہ داخل دار الامارہ یعنے مکان بارگاہ عام مین جو قریب مسجد جامع عمری کے واقع تھا داخل ہوئے پھر وہ سب امرا بھی وہان حاضر ہوئے اور عمرو کو سلام کیا اور وہ روز چارشنبہ دہم شہر ربیع الاول سال بست و یکم ہجری سے تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ سنہ ۲۲ بست و دوم تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن عبد اللہ عبیدۃ بن الربیع

وغیرہ رواۃ کے جابر بن عبداللہ انصاری اور ابن سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب وہ سب امرا بلاد
جزیرہ صحابہ اخیار رضی اللہ عنہم سبھی ہر دیار سے مصر مین آپہونچے تو تین روز یعنے یوم چار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ اونھون نے وہان
قیام کیا یہانتک کہ ہر سمت سے جملہ اشخاص فراہم و مجتمع ہوئے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اون سب کے مجمع مین خطبہ پڑھا
یعنے بعد حمد و صلوٰۃ کے وعظ و پند بیان کیا و بعد از فراغ خطبہ حکم کیا کہ لوگ متفرق نہون سب جمع رہین یہانتک کہ اونکے
سامنے نامہ امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پڑھا جاوے چنانچہ وہ نامہ پڑھا گیا جب اوسکے مطالعہ سے فارغ
ہوئے تو برجستہ وہ سب خوشی سے اوچھل پڑے جسطرح شیر حملہ ور باشتیاق تمام شکار کیطرف چھلانگ مارتا ہے
اور سب یکبارگی بول اوٹھے کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا یعنے سمعاً و طاعۃً ہمنے اپنی جانونکو راہ خدا مین بذل و صرف کیا اور نقد جہاد کو
طلب کیا اور حسب ثواب کی خواہش کی اور جنت کے مشتاق ہوئے اوسوقت اس بات سے عمرو خوش ہوئے اور کہنے لگے
کہ امیرالمومنین رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ مین تمپر خالد بن الولید کو میر و افسر مقرر کرون کہ وہ سیف اللہ اور قہر خدا ہے
دشمنان خدا پر اور مرد قتال شدید و بہادر صندید ہے اور راوی کہتا ہے کہ خالد بن الولید ایام جاہلیت سے عمرو بن العاص کا
بڑا دوست دار اور اوسکیطرف بہت مائل تھا چنانچہ ایک ہی روز باتفاق عمرو کے وہ بھی اسلام لایا تھا غرض کہ عمرو نے
طرف خالد کے التفات کرکے کہا اے ابو سلیمان میرے پاس آؤ جب وہ نزدیک آئے تو عمرو نے کہا اے گروہ صحابۂ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تم سبکے لیے فضیلت و عظمت ہے اور مین تمسے کچھہ افضل و بہتر نہین ہون اور تمہین لوگونمین بعض بعض
وہ شخص ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علاقہ قرابت و نسب رکھتا ہے اور تم سب اکابر و اُمرا ہو اور مین بھی
ایک تم مین سے ہون اور تم خوب جانتے ہو کہ حق تعالی نے میرے ہاتھون پر جسقدر فتح بلاد کی ہے اور میرے ہی
ہاتھون نے لشکر رومکو برباد کر دیا ہے راوی کہتا ہے یہ کلام عمرو کا سنکر فضل بن عباس رضی اللہ عنہ برجستہ سامنے اوٹھہ
کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر ہمنے اپنی جانونکو رضاے خدا مین فدا کیا ہے اور اس سے ہمکو سواے رفعت بہشت
خدا کے اور کوئی غرض متعلق نہین ہے اور حال یہ ہے کہ خالد تو بہلا ہمارے اخیار مین سے ہے اگر تم ہمپر کسی غلام حبشی کو
افسر کرتے تو رضاے خداے عزوجل مین بالضرور ہم اوسکا امتثال امر کرتے پس ہم تمسے طلبگار خالد کے ہین کہ وہ سادات
و صنادید قریش سے ہے اور وہ ہمارے نزدیک جاہلیت مین بھی عزیز و گرامی تھے اور اب اسلام مین بھی وہ ہم مین معزز
و موقر ہین یہ کلام فضل کا سنکر فرط سرور و نشاط سے منھہ خالد و عمرو کا روشن ہو گیا بعد ازان عمرو نے سبھونکو حکم کیا کہ
زمین جیزہ مین قریب اہرام شرقی کے قیام کرین تب وہ سب اوسطرف متوجہ ہوئے اور وہان اپنے خیام کھڑے کیے
یہانتک کہ جتنے آنے والے تھے وہ سب بھی آپہونچے اور جو جو جہان جہان کے لشکر تھے ہر ایک تمام و کمال پورے
ہو گئے اور راوی نے اپنی سند طرف واقدی و اسحٰق بن ہشام کے کرکے روایت کی ہے کہ جب سائر
جنود و عساکر کامل ہو گئے اور وہ ماہ ربیع الآخر سنہ مذکورہ تھا تو عمرو بن العاص اپنے اصحاب کو نماز صبح کی

پڑھا کر اوسیوقت اوٹھہ کھڑے ہوئے اور اوس جگہ سے پیادہ پا چلے اور گرد اوسکے جماعت مسلمین ہمراہ تھی اور اونکے ساتھ سابق
خالد بن الولید و مقداد بن الاسود الکندی و زبیر بن العوام الاسدی و فضل بن العباس الہاشمی و عبدالرحمان بن ابی بکر الصدیق
و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و ہاشم بن المرقال و مسیّب بن نجبۃ الفزاری و عباس بن مرداس اور اولاد عبدالمطلب اور
بقیۂ اکابر و امرا یہ سب تھے تاآنکہ بالاے رابیہ یعنے ایک ٹیلے پر چڑہ گئے پھر اوس ٹیلے کے اوپر سے لشکر کی طرف
نگاہ کی جب اونکی کثرت و جمعیت دیکھی تو مسرت عظیم حاصل ہوئی بعد ازان حکم عرض جیش کا کیا یعنے ہر ایک سپہ دار
اپنے اپنے لشکر کا جائزہ پیش کرے تب امراے صاحب رایات یعنے جو صاحبان نوبت و نشان تھے وہ آگے بڑہے اور
اونمین سے ہر ایک امیر با توقیر اپنی فوج ہمراہی اور اپنے برادران عمزادگان یعنے اپنے بھائی بندونکا جائزہ روبروے
عمرو بن العاص کے دینے لگا آخر اون سب کا شمار قلم بند جو ہوا تو سولہ ہزار سوار کی جمعیت محسوب ہوئی پھر اونمین سے جو
انتخاب کیے گئے تو آزمودہ کار و مرد میدان کارزار دس ہزار چیدہ برآمد ہوئے کہ وہ سب شیر ژیان و شیر غران تھے
اور اونکے تنون پر زرہین داؤدی سجی ہوئین اور گلو نمین تلوارین ہندی حمائل پڑی ہوئین اور ہاتھونمین نیزے خطیہ
تولے ہوئے اور وہ سب اسپان عربیہ پر سوار تھے اور وہ تمام خیار امت خیرالانام سے تھے اوسوقت عمرو نے اون سے
خطاب کرکے کہا یا معاشر امراے صاحبان رایات و اخیار سادات ہر آئینہ خالد بن الولید تمہارا سردار اور تمپر امیر ہے
اوسکی سنو اور اوسکی اطاعت کرو اور تم سب مثل کلمۂ واحد کے یک دل و یکزبان رہو اور عزم مداین کرو اور اوسکے
قلعون پر نازل ہو اور اوسکے سواد پر تاخت و تاراج دوڑ مارو اور کسی قوم کے ساتھ پہلے جنگ نکرو جب تک کہ
اونکو بطرف شہادت وحدت خدا اور رسالت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کر لو اگر وہ انکار
کرین تو جزیہ دین اور اگر وہ اداے جزیہ سے بھی انحراف کرین تو اوسوقت درمیان اونکے اور تمہارے قتال
ہے تاوقتیکہ حق تعالی کچھ حکم کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے اور ایسا کرنا کہ براے نگہبانی و دیدبانی کے طلایع بھیجا
تاوہ دور دور گشت کرتے رہین اور چاہیے کہ طلایع مین صرف سوار آزمودہ بیکار ہون یعنے ہر ایک طلیعہ سوار دن
جنگ و رونکا ہو اور تمکو لازم ہے کہ تم اپنے نفوس کو ثابت و مستقل رکھو اور کثرت اعداے فریب نکھاؤ اور لغزش
مین نہ آؤ اسلیے کہ بہرحال غالب تمہین رہوگے جیسا کہ حق سبحانہ تعالی نے اپنی کتاب مبین مین فرمایا ہے کَمْ مِنْ
فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر تھوڑی جمعیت بتائید خدا
بھاری جماعت پر غالب آئی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالی صابرون ثابت قدمونکے ساتھہ مددگار ہے در نصورت
تمکو چاہیے کہ اپنی نیتونکو بحسن ظن خالص رکھو اور اپنے عزم کو بالجزم و محکم کرو کہ تمہین غالب ہوگے کیونکہ پروردگار
تمہارے ساتھہ مددگار ہے اور تم لوگ سب اہل فضل و سبقت کنندگان مین سے ہو اور تم وہ اصحاب رسول خدا
ہو کہ روبروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمنے معرکۂ جہاد مین بڑی بڑی جنگ آزمائی کی ہے اور تم لوگ

میری وصیت ونصیحت کے محتاج نہین ہو یعنے تمہارے شان کچھہ حاجت فہمائش کی نہین ہے حقتعالی تم مین برکت
نازل کرے راوی کہتا ہے کہ بعدازان عمرو بن عاص نے اون سران ذیشان کو بلوایا جو شایان منصب نشان
کے تھے چنانچہ بعد خالد کے اول جسنے پیش قدمی کی وہ زبیر بن العوام تھے اور وہ اپنے چکلیان گھوڑے پر
سوار اپنے ساز وسلاح مین آراستہ تھے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اونکو علم سالاری کا دیکر پانسو سوار کا سردار کیا
پھر جب وہ اپنا لشکر ہمراہ لیکر اپنے نشان کو تکان دیتے ہوے اور ہلاتے ہوئے چلے تو یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے

أنا الزبير وابن العوام	ليث شجاع فارس الاسلام	قرم همام فارس هجام
أقتل كل فارس ضرغام	وانثني يوم الوغا صدام	وأنا صابر في حانها الاسلام

یعنے مین زبیر ہون او ر پسر عوام ہون شیر جنگ آور ہون شہسوار اسلام ہون مرد بزرگ ہمت ہون سوار ہجوم آور و حملہ در ہون قتل
کرتا ہون سوار شیر غرین کو وہ سر آئینہ مین روز جنگ کے سرکوب ہون اور مدد و نصرت کرتا ہون اسلام کی بوقت اوسے ہو دغا کے
و بعدازان عمرو بن عاص نے فضل بن العباس کو بلایا اور اونکو بھی پانسو سوار کا جو وہ سب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم تھے سپہ سالار کیا اور ایک علم سرداری اونکے بھی ہاتھہ مین دیا وہ بھی یہ اشعار پڑھتے چلے انی انا الفضل وابن العباس

وفارس منازل عواس	ومعی حسام قاطع للراس	وفالق الهامات والاضراس
انی به الاعدا ابی سائس	وما علی من امرهم من باس	

یعنے مین فضل ہون و پسر عباس ہون
اور شہسوار ہون اون مقامونکا جہان ازدحام مردمان ہو اور میرے پاس وہ تلوار ہے جو سر کی کاٹنے والی اور کھوپڑی
توڑنے والی اور دانتونکی گرادینے والی ہے و بعدازان زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بلائے گئے اور
اونکو بھی ایک علم سرداری کا ملا اور وہ بڑے شہسوار بہادر و مرد دلاور تھے پس وہ علم دوش پر رکھے ہوئے یہ ابیات
جوش مین پڑھتے چلے انا الفارس المشهور یوم الوقائع بحد حسام فی الاعادی قاطع

ورمحی علی الاعداء ما زال طامع	اذا احتکم الاعداء لنصل قاطع	وعزمی فی الهیجاء ما زال ماضیا
براءی سدید للمحاسن جامع	اصول علی الاعداء صولة قادر	واشبعهم ضربا ببیض لوامع
امام الوغی من آل ذروة هاشم	حماة البرایا کالبدور الطوالع	انا ابن ابی سفیان من نسل عابد

تموت العدا منی اذا جئت عازم

یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ روز وقائع کارزار کے مشہور روزگار ہون اس بات
مین کہ تیزی میری تیغ کی دشمنونکو ہر زے کرنے والی ہے اور نیزہ میرا دشمنون پر ہمیشہ دست دراز ہے کہ جسوقت وہ حکم کرتے
ہین خلاف کا یعنے جب وہ مخالفت کرتے ہین تو اونکو خوار و ہلاک کرتا ہے اور رای العزمی میری دربارہ جنگ ہمیشہ جاری ہے
موافق میری راے استوار کے جو جامع خوبیونکی ہے مین دشمنون پر وہ حملہ کرتا ہون جیسا مرد قادر و غالب حملہ کرتا ہے
اور مین اونکو سیر کرتا ہون ضرب شمشیر آبدار تابدار سے مین پیشگاہ جنگ ہون آل بزرگ ہاشم سے جو حامی خلائق تھے

اور رانند ماہپارے کامل کے تابان و درخشان تھے میں پسر ہون ابو سفیان کا نسل حارث سے جب مین سامنے آتا ہون تو دشمن مجھسے خوف زدہ ہوکر مرجاتے ہین ۔ بعدازان عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما بلائے گئے اور وہ بھی پانسو سوار کے افسر ہوئے اور علم سروری اونکو بھی حاصل ہوا تو وہ یہ اشعار پڑھتے ہوئے چلے

اسیر الی الاعادی باہتمام
بقلب صادق حسن الزمام
باَبطال مجاجحۃ اسود
سراۃ فی الوغا قوم کرام
ابید بہم عداۃ الدین جمعا
ولا اخشیٰ من القوم اللئام
اذا ما جاءت فی الہیجا بزحمی
اصول بہ وفی ایدی حسام

یعنی مین طرف دشمنون کے عازم ہوتا ہون اپنی ہمت سے بصدق دل بخوش عنان اور جاتا ہون باتفاق اون دلیرون کے جنکی صولت و حملہ آوری شیرونکی سی ہے اور وہ جوانمردان وغا اور قوم کرم ہین اور مین ہلاک کرونگا سارے دشمنونکو اور مین قوم لئام سے ڈرتا نہین ہون جسوقت مین جلوہ گر و نمودار ہوتا ہون میدان نبرد مین اپنا نیزہ تول کر اور اپنی سنان تانکر تو اوس سے حملہ کرتا ہون اور مین تیغ بکف ہوتا ہون و بعدازان عمرو ابن عاص نے عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اونکو بھی سپہ سالار پانسو سوار کا کیا اور علم سرداری کا اونکو بھی دیا تو وہ بھی اپنا رسالہ لیے ہوئے یہ اشعار پڑھتے چلے

وحق من انزل الایات فی السور
وارسل المصطفی المبعوث من مضر
لا انثنی عن لقاء الاعداء ولو جمعت
حماۃ ابطالہم یوم الوغا زمر
حتی ابیدہم ضربا واترکہم
فوق الثریٰ خمشا مخدشۃ لصدر
بکل قرم ہمام ماجد نجد
الی الوقائع یوم الحرب مبتدر
نحن الکرام الذین اللہ ارسلنا
امام الوریٰ غیث اللہ

یعنی قسم ہے اوس پروردگار کی جسنے آیتین سورتون نازل کین اور بھیجا مصطفے کو جو مبعوث ہوئے ابتداءً قبیلہ مضر سے مین روگردانی نکرونگا ملاقات و مقابلہ اعدا سے اگرچہ جمع ہون اونکے حامیان دلاور روز نبرد کے گروہ گروہ یعنی گو اونکے مددگاران دلاور روز جنگ فوج فوج جمع ہون یہانتک کہ مین اونکو مارکر ہلاک کرونگا اور اونکو اوپر خاک نمناک یعنی زمین جو خون سے تر ہوگی اوسپر اونکو ڈالونگا اوس حالت مین کہ وہ جگر خراشی و سینہ چاک ہونگے اور یہ باتفاق اون سب کے جو مردان بزرگ ہمت اور ذو المجد و کرامت ہین و وقائع کارزار سے مطلع و آزمودہ کار ہین اور روز پیکار کے حملہ آور و کرار ہین اور ہم لوگ وہ گرامی قدر ہین کہ واسطے حمایت دین کے ہمارے تئین بھیجا ہے امام خلق اور باران شدید بارش عمر رضی اللہ عنہ نے و بعدازان عمرو امیر نے جعفر بن عقیل کو بلایا اور اونکو بھی پانسو سوار کا امیر کرکے اور علم ریاست دیکر رخصت کیا تو وہ بھی یہ ابیات پڑھتے ہوئے چلے

انا ابن عقیل من لوی وغالب
ہمام شجاع للاعادی غالب
حماۃ الوغا اہل الوفا معدن الصفا
الی جود یمنا ما تحیی لنا کائب
ولا یعرف المعروف الا بعرفنا
ولا الجود الا جودنا والمواہب
علا مجدنا فوق الثنا و ثنائہا
علا شرفنا من فوق کل کتائب
فیا ویل اہل البغی منا اذا التقت
فوارسنا فیہم بحد القواضب

یعنی مین پسر عقیل ہون نسل لوی و غالب سے کہ وہ بلند ہمت اہل شجاعت تھے

اور دشمنونکے لیے غالب و قاہر تھے حامی وغا تھے کہ داد نبرد دیتے تھے اہل وفا تھے کہ جو کہتے تھے پورا کرتے تھے اور کان صدق و صفا تھے وقت جود و بابرکات کے اور ہنگام سوار ہونے واسطے مصافات کے اور معروف یعنے احکام شرع الہی پہچانے نہین جاتے الا ہمارے تئین پہچاننے اور ہمارے پہنچوانے سے اور جہان مین کسی کے جود کو وجود نہین مگر ہمارا ہی جود ہے اور ہمارے ہی مواہب ہین اور ہماری مجد و کرامت فوق مدح و ثنا سے بالاتر ہے اور تنہا ہماری مواہب و سخاوت کی بلند تر ہے نزدیک شرف و شرافت کے مراتب کل کتاب و جنود سے پس ہلاکی ہے اون باغیونکے لیے جو ہمسے بغاوت رکھتے ہین اور یہ اوسوقت کہ جب شہسوار ہمارے بہ تیغہاے تیز اونپر حملہ و غلبہ کرتے ہین و بعد ازان برادر جعفر فضل بن عقیل کو بلایا اونکو بھی پانسو سوار پر افسر کرکے علم افسری کا اونکو بھی دیا تو وہ بھی رخصت ہوکر اشعار پڑھتے ہوئے چلے اِنِّي اَنَا الفَضلُ وَ ابنُ عَقِیلِ

اَسِیرُ اِلَی الحَربِ بِلَا تَمهِیلِ	بِحَدِّ سَیفٍ قَاطِعٍ فَصِیلِ	تُوبِهِ اَبِیدُ المُکَافِرَ مَجهُولَ
وَ اِنَّ عَمِّي اَحمَدُ الرَّسُولُ	المُبَجَّلُ بِصَلوٰةِ المَلِکِ الجَلِیلِ	یعنے مجھے شک نہین کہ مین فضل ہون

اور پسر عقیل ہون واسطے حرب کے جاتا ہون بلا تماہل و بے تامل اور جب جاتا ہون تو با تیغ تیز بران صیقل شدہ کہ اوسی ہلاک کرونگا تیرہ درونان و زنگ خوردہ دلان جہالت کو اور حال یہ ہے کہ پسر میرے عم کا یعنے میرا برادر عم زاد احمد جو رسول ہے خدا کا اور وہ برگزیدہ اور بزرگی یافتہ ہے بصلوٰۃ و رحمت خداوند جلیل کے و بعد ازان مقداد بن الاسود الکندی کو بلواکر اونکو بھی پانسو سوار کا سپہدار مقرر کیا اور اونکو بھی نشان ناموری کا دیکر رخصت کیا تو وہ بھی اپنی رجز مین یہ اشعار پڑھتے ہوئے چلے

اَنَا المِقدَادُ فِي یَومِ النِّزَالِ		اَبِیدُ الضِّدَّ [illegible] العَوَالِي
وَ سَیفِي فِي الوَغَا اَبَدًا صَقِیلٌ	طَلِیقُ الحَدِّ فِي اَهلِ الضَّلَالِ	مَعِي مِن اٰلِ کِندَةَ کُلُّ قَرمٍ
یَجِیدُ الطَّعنَ فِي یَومِ النِّزَالِ	فَیَا وَیلُ لِلعِدَا وَ الرُّومِ مِمَّا	اِذَا اقتَحَمَ الفَوَارِسُ فِي القِتَالِ
فَتَرَکَهُم صَرعًا کَاَعجَازِ نَخلٍ	تَقطَعُهَا الفَوَارِسُ بِالنِّصَالِ	یعنے مین مقداد ہون کہ بروز جنگ اعدا کے

ہلاک کرنیوالا ہون مخالف صنادید کفار کو سخت ترین بلاے کشندہ یعنے بہ تیغ برندہ کے اور میری تلوار معرکۂ جنگ مین ہمیشہ صاف و صیقل کردہ رہتی ہے اور وہ ہمیشہ برہنہ کھنچی ہوئی اور تیز بارہ و دھری ہوئی گمراہونکے حق مین رہتی ہے اور میرے ہمراہ آل کندہ سے تمام جوانمرد ہین جنکے طعن سنان روز جنگ بہت کاری ہے پس خرابی طرف سے واسطے اعدا اور اہل روم کو لی و ہلاکی ہے اوسوقت کہ کشتی و آویزش کرتے ہین دیران مبارز میدان قتال مین سو اونکو ہم زمین پر پڑا ہوا چھوڑتے ہین مانند نخل خالی و خشک کے کہ دلاوران ہمارے اونکے تئین تلوارونسے چو رنگ و ٹکڑے کرتے ہین و بعد ازان عمار بن یاسر کو طلب کرکے اونکو بھی سرکردہ پانسو سوار کا کیا اور لواے سرداری اونکو بھی دیکر وداع کیا تو وہ بھی ان اشعار سے رجز خوانی کرتے ہوئے چلے

اَنَا الهُمَامُ فَارِسُ الکَرَّارِ	اَفنِي بِسَیفِي عُصبَةَ الکُفَّارِ	اِن جَالَتِ الخَیلُ بِلَا اِنکَارِ
وَ قَامَ سُوقُ الحَربِ اَنَا عَمَّارُ	اَحمِي الدِّینَ المُصطَفَی المُختَارَ	صَلَّی عَلَیهِ الوَاحِدُ القَهَّارُ

وآلہ وصحبہ الاخیار ... ما بان لیل واضاء نہار

یعنی مین بزرگ ہمت تہہوار آخرلہ ہون اور مین نیست ونابود اور قطع کرتا ہون نسل کفار کو وہر آئینہ جولانی کرتے ہین گھوڑے بلا فکر واندیشہ اور بازار کارزار گرم ہے اور مین عمار ہون کہ حمایت کرتا ہون دین مصطفیٰ کی جو برگزیدہ وپسندیدہ خداوند کردگار ہے صلواۃ ورحمت خدا اوپر اور اونکی آل اطہار اور اونکے اصحاب اخیار پر جب تک کہ شب ظلمت افگن اور روز روشن ہے و بعدازان عباس بن مرداس کو طلب کر کے اونکو بھی پانسو سوار کا مقدم کیا اور رایت ایالت بھی اونکو دیکر روانہ کیا تو وہ بھی ان ابیات سے رجز خوانی کرتے چلے

أنا العباس رأيي مستقيم ... مع سادات بني سليم
أذل بهم حماة البغي لما ... ترى الهيجاء كالليل البهيم
وسيفي ماضي الحدين أضحى ... لأهل الشرك كالموت العميم
به أفني الطغاة بكل أرض ... وأقتل كل أفاك أثيم
ونحن بني سليم خيار قوم ... هدينا للصراط المستقيم

یعنی مین عباس ہون میری رائے بہت درست واستوار اور میرا عزم مصمم ہے میرے ساتھ بزرگواران بنی سلیم ہین کہ باتفاق ونکے مین ذلیل وخوار کرونگا حامیان بغی وجور وجفا کو جسوقت ہم دیکھینگے ہنگامہ جنگ کو کہ مانند شب کے یکرنگ وہمرنگ ہے اور میری تلوار گذرنے والی دودہاری ہے یعنے میری تیغ تیزی مین دودم ہے اور مثل اول روز کے روشن ہے تو وہ واسطے اہل شرک کے موت عام ہے کہ اوسی سے مین اہل طغیان اور سرکشون کو ہر ایک سرزمین مین فنا وہلاک کرونگا اور اوسی سے ہر ایک کاذب وعاصی کو قتل کرونگا اور ہم اولاد سلیم ہین کہ وہ بہترین قوم ہین اور ہم ہدایت کیے گئے ہین برائے صراط مستقیم یعنے ہم راہ راست واستوار پر ہین و بعدازان ابودجانہ انصاری کو بلوا کر اونکو بھی رایت سالاری دیکر رخصت کیا تو وہ بھی ان اشعار سے اپنا افتخار کرتے ہوئے روانہ ہوئے

أسير باسم الله الواحد المنان ... جهرا لأهل الكفر والطغيان
أذيقهم ضربا على الأبدان ... بكل هندي مبيد الجاني
أنصر دين المصطفى العدناني ... صلى عليه الملك الديان
وآله والصحب والإخوان ... ما ناح قمري على الأغصان

یعنے بنام خدائے واحد منان کے مین جاتا ہون آشکارا برائے اہل کفر وطغیان کے کہ مین اونکے بدنون پر ضربات مار کر اونکو اسکا ذائقہ چکھاؤنگا اور وہ ضربات ہر ایک تلوار ہندی کے ہونگے جو ہلاک کرنے والی نافرمانونکی ہین اور مین نصرت کرتا ہون دین مصطفیٰ کی جو نسل عدنان سے ہین صلوۃ ورحمت ملک دیان کی اونپر نازل ہو اور اونکی آل اور اونکے اصحاب وبرادران پر جبتک کہ قمریان شاخون پر نشیمن گزین اور دستان سرا ہین اور بعد اونکے پھر غانم بن عیاض اشعری بلائے گئے اونکو بھی لوائے افسری ملا تو وہ بھی رخصت ہو کر ابیات فخریہ پڑھتی ہوئی چلے

إني إذا انتسب الفوارس أشعري ... قرم همام في المعامع عنتري ... بحماة أبطال الأعادي مزدري
وبراحتي من الكواكب أبتر ... يوم الطلائع للفوارس منكر ... أخرم حومات الغبار الجوذري

فلاقتلن فوارساً وعوابسا	واذیقهم منی العذاب الاکبر	یعنے جسوقت جماعت شہسوارونکی

نسبت وبیجاتی ہے اشعری سے وہ اشعری جو بزرگ ہمت ہین ہنگامہ شدائد وسختی گریا ہین تو اوسوقت مین مثل عنبر کے ہون
اور انبوہ مبارزان دشمن مین ملاقات کرنے والا ہون وسہالت ہین کہ میرے ہاتھہ مین تیغ قاطع نسل ہے اور روز جوشش
جنگ کے جنگ آوروںنکے لیے سرمست ہون اور مین تعاقب کرتا ہون گروہ مغروران کا جو مانند گوزن آہوان رمیدہ
کے ہین اور ضرور ضرور قتل کرونگا اونکے دلیردن اور شیرونکو اور مین اپنی جانب سے یعنے اپنے ہاتھہ سے اونکو عذاب
اکبر وعقاب شدید چکہاؤنگا وبعدازان ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور پانسو سوارپر امیر مامور ہوئے اور
اونکو علم امارت دیاگیا تو وہ بھی یہ اشعار بطریق رجز انشاد کرتے ہوئے متوجہ قتال ہوئے سامضی للعداۃ بلا اکتئاب

وقلبی للقاء والحرب صابی	ولی عزم اذل بہ الاعادی	وارجو الفوز فیہم والثواب
وان صالوا الجمیع بیوم حرب	اکان الکل عندی کالکلاب	اذلہم بابیض جوہری
لطلبق الحد فیہم غیر آب		

یعنے مین جاتا ہون واسطے قتال دشمنونکے بلاتکلف اور حال یہ ہے کہ دل میرا
برائے مقابلہ وحرب دشمن کے بیتاب ہے اور میرے لیے عزم بالجزم ہے کہ اوس سے مین دشمنونکو ذلیل وخوار
کرونگا اور مجہے امید ہے کہ اونکے باب مین یعنے دربارۂ تذلیل وتخریب اون کافرونکے مین فائز بثواب ہونگا اور
اور اگر روز جنگ وہ سب کے سب ایک ساتھہ فراہم ہوجاوین تو بھی وہ سب میرے نزدیک مانند کتونکے خوار ہین
کہ مین اونکو ذلیل کرونگا تیغ جوہردار سے جو اونکے حق مین نہایت تیز ہے جسکی کچھہ پناہ نہین اور راوی نے کہا
کہ بعدازان پھر عمرو بن العاص نے قعقاع بن عمرو التمیمی اور مغیرہ بن شعبۃ الثقفی اور میسرۃ بن مسروق العبسی اور مالک الاشتر
نخعی وذو الکلاع الحمیری وزید وعقبۃ بن عامر الجہنی وجابر بن عبداللہ الانصاری وربیعۃ بن زہیر المحاربی وعدی بن حاتم
الطائی اور مثل ان بزرگوار اخیار کے سبکو بلایا اور ہمنے ان لوگونکے اشعار کو بخوف طوالت اختصار کیا چنانچہ ان سبھونکو
اعلام سرداری کے دیے اور ہر ایک کو پانچ پانچ سو سوار کا سپہ سالار کیا پھر جسوقت ان سبکی تکمیل اور ترتیب لشکر کی ہوچکی
تب عمرو بن عاص باتفاق اپنے اصحاب کے اپنے خیمے سے برآمد ہوئے اور اون سب امرا کو وداع کیا تا آنکہ جملہ کتائب عساکر
روانہ ہوئے اور ہر ایک لشکر آگے پیچھے ہوئے اور اونکے پیچھے پھیر اونکے اطفال وصبیان کی تھی یہانتک کہ سرزمین جزیرہ مین
پہونچکر ایک مقام پر جا اوترے جو معروف برج کبیر تھا یعنے وہ میدان وسیع تھا اور وہ قریب مدائن واقع تھا اور اوسکے
قریات وبازار دانسے نزدیک تھا پھر اوس مقام سے طلائع یعنے غول غول سوارونکے واسطے حراست وتجسس اخبار کے
مامور ہوکر گشت کرنے لگے اور وہانسے نزدیک دشمنو کا ایک شہر تھا اور مین ایک بطریق عظیم یعنے نصاری کا ایک بڑا
رئیس رہتا تھا اور وہ پیشگاہ ارنوس والی اسنا سے وہانکا مالک حاکم تھا اور وہ بڑا شہسوار ذی اقتدار اور سنگ تا بکار رانندہ
روزگار تھا اور وہ اپنے زعم مین اپنے تئین ولایت وحکومت مین نظیر وہمسر بطلوس کا سمجھتا تھا وحال آنکہ بطلوس والی

بہنسا تھا اور وہ سیاست مین شناخت و دہشت تھا اور ریاست مین بہت ہیبت و دہشت تھا اور تعداد لشکر مین اکثر اور
مدد مین قوی تر اور وسعت بلاد مین بالاتر تھا چنانچہ اوس بطریق مالک و مشہور نے دربارہ آمد لشکر اسلام کے والی
بہنسا کو نامہ لکھا اور دوسرا حاکم اشمونین کو لکھہ بھیجا اور قراقیس حاکم نقط کو بھی لکھا اور وہ اخمیم پر بھی حاکم تھا
اور کیکلاج کو بھی نامہ لکھا کہ حکومت اوسکی عدن سے لیکر تا بدریائے شور اور تا بلاد بجا و نوبہ اور حد سواد یعنے حد
حبش تک تھی اور تمام عموم ناس کو ورود عرب سے طرف صعید کے اطلاع آگاہی دی اور جب ملوک ممالک
اس خبر سے مستشعر ہوئے تو ہر ایک نے دوسرے کو بذریعہ تحریر مطلع کیا اور بلد صعید نے تنگی و اضطرابی کی اپنے
اہل کے ساتھ حد و انتہا تک (یعنے بسبب نزول عرب کے) اور وہان والونکے دلونمین رعب غالب ہوا اوسوقت
ملک مسوح ملک بجارت اور تعلیف ملک نوبہ یہ دونون بادشاہ مع اپنی اپنی جمعیت کے آپہونچے اور اونہون نے گرد نواح
سرزمین نوبہ و بربرہ و بجارت سے لوگونکو جمع کرکے طرف اسوان کے آئے اور ملک بجارت کے ساتھ ایک ہزار
تین سو فیل تھے اونپر حریری عماریان کسی تھین اور اونمین فولاد کی کمانیان جڑی تھین اور ہر ایک عماری مین تین
حبشی طویل القامت عریان تن سوار تھے اور اونکے شانون پر شیر وغیرہ کی کھالین تھین اور اونکے پاس ڈھالین اور بھالے
اور قرابینین اور فلاخنین اور گرزہائے آہنین اور تلوارین اور تیر و کمانین یہ سب حربے تھے اور وہ سب زنگی شمار مین بیس ہزار
تھے اور جب وہ سب اس سامان سے قریب اسوان پہونچے تو وہان والے انکی ملاقات کو انکے لشکر مین آئے اور اپنے
احوال سے اونکو آگاہی دی اور اونکی تالیف خاطر کے لیے شیر و نان شعیر و آب شیرین اور ہر قسم کے گوشت خوک و سماک
وغیرہ ساتھ لائے اور اونکو اپنے یہان اوتارا اور تین روز تک اپنا مہمان رکھا بعد ازان بطریق اسوان کا اون لوگونکے
ہمراہ مع اپنی جمعیت کے نکلا اور یہ سب طرف ملک قفط کے گئے اور وہ ایک قریہ ہے قریب قوص کے تو اوسنے
بھی ان لوگونسے وہی معاملہ ضیافت و میزبانی کا کیا جیسا اسوان والون نے کیا تھا اور اوسنے ان لوگونکے ساتھ
ایک اپنا لشکر کمکی مقرر کردیا یہانتک کہ یہ لوگ انصنا مین پہونچے اور وہان ایک بڑا بطریق پادری تھا و دلاوری مین نامی تھا
مین مشہور تھا اور منجم بھی تھا تو بقوت اسکے اوس نواح مین شرقاً و غرباً حکومت کرتا تھا اور اوسکا شہر بہت بڑا لب دریا
واقع تھا اور اوسمین فوج کثیر تھی اور اوس شہر مین بڑے بڑے عجائب و طلسمات تھے اور اوس شہر کا قلعہ بھی عظیم الشان
سنگی بنا ہوا تھا اور اوسکی بلندی تیس درعہ کی تھی اوسکے اندر محلات و مکانات بنے تھے اور پرستش گاہین بنی تھین،
اور یہ سب ستونہائے سنگی پر قائم تھے پھر جسوقت یہ لشکر انصنا مین پہونچا تو بطریق وہانکا جرجیس بن قابوس
اوسکی ملاقات کو نکلا اور اوسنے اپنے برادر عمزاد مسمّٰی قبطارس کو جو بڑا بہادر تھا بسر کردگی چار ہزار سوار کے
بطریق کرکت شریک و ہمراہ اوس لشکر کے کردیا اور وہ سب جاتے جاتے وادی بہنسا مین پہونچے اور اوس
وادی سے بطریق کے یہان جا کر اوترے اوسکا نام قلوصا تھا اور وہ ملک البلوس کے امرا مین سے تھا پھر جسوقت

خبر ورود لشکر کی بطلوس نے سنی تو اونکی ملاقات کے لیے اپنا لشکر عظیم لیکر نکلا اور یہ علاوہ اوسکے لشکر عام کے اوسکا لشکر
خاص پچاس ہزار نصرانیوں سے تھا اور وہ سب زرہ پوش تھے اور زرہین طلاکار تھین اور قبائین اونکی دیباج زرنگار کی تھین
اور اونکے سروں پہ تاج مکلل بجواہر شاہوار تھے اور وہ سب گھوڑوں پر سوار تھے اونپر زین زرین کسے تھے اور اونکے ساتھ
جو گھوڑے کوتل تھے اونپر پاکھرین حریر رنگ برنگ زردوزی کی پڑی تھین اور غاشیے تمامی کے مرصع بسیم وزر تھے
اور اونکے ساتھ پچاس صلیب طلائی تھے یعنے نشانہاے ترسول اور طول ہر صلیب کا چار چار بالشت تھا اور ہر ایک
صلیب کی نوک پر تماثیل طلائی وظفرانی یعنے سونے کے نقش کھودے ہوے جڑے تھے اور زیر ہر صلیب کے یعنے ہر
صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور وہ عظیم شان اور عجیب سامان سے تھے اور اونکے ساتھ بہت سے باجے تھے مثل
نقارے وطبول وطنبور وبگول وترسنگے وڈھول کہ جب سب وہ بجتے تھے تو زمین ہلتی تھی اور اونکے ساتھ اونٹ وخچر
اور بھیسے وبیل بہت سے تھے غرضکہ جسوقت اون لشکروں سے جو دار تھے بطلوس والی بہنسا کی ملاقات ہوئی تو سارے
ملوک ورؤساے نصاری گھوڑوں سے اوترکر پیادہ پا ہوگئے اور فیمابین اونکے بعد سلام کے بمقدمۂ اقدام عرب کے کلام ہوا
تب اون لوگوں سے بطلوس ملک نے کہا ہوشیار وخبردار رہو کہ اہل عرب تمپر اور تمہارے بلاد مین طمع وحوصلہ کرینگے
کیونکہ مثل عرب کی مثل ٹکھیو نکی ہے کہ اگر اونکو نہ اوڑاؤ تو سب کھالیوین اور اگر ہنکاؤ تو چھوڑ بھاگین پس چاہیے کہ
ثابت قدم اور صادق ہمت رہو وتحقیق کہ یعنے تمہارے لیے سحاریب ملک برقہ کو اور ملک واحات وغیرہ کو نامجات
لکھے ہین وہ گویا کہ تمہارے پاس موجود ہین اور حال یہ ہے کہ عرب تمہارے یہان آگئے ہین اگر مجکو خوف اس بات کا
نہوتا کہ عرب ہمارے بلاد مین آجاوینگے تو وہ نہ سنتے یعنے اونکو خبر بھی نہوتی کہ یکایک مین اونپر جا پڑتا لیکن جو مین
اسطرح یکبیک اونپر جا پڑون تو اونکی ایک جماعت تو ہمسے تمسے مقاتلہ کرین اور ایک جماعت اونکی ہمارے بلاد مین
دھس پڑین اور اپنا تسلط کرلیوین تو وہان کوئی ایسا نہین ہے کہ اونکو اون بلاد سے دور کرے وہرگاہ مین تمہارے
ساتھ خروج کردن تو البتہ تمہاری خدمت مین رہونگا وحال آنکہ یعنے قدیم کتابون مین لکھا دیکھا ہے کہ جب اہل عرب
بلد بہنسا اور اوسکے مضافات پر مالک وقابض ہونگے تو اہل صعید یعنے ملک مصر مین سے کوئی اونسے مقاومت نکرسکیگا
یہ سنکے کرباس رومی بول اوٹھا اور یہ وہ شخص ہے جو بعد اس واقعہ کے اسلام لایا اور حاضر ہوکر وہانکی سرگذشت بیان
کی چنانچہ اوسنے اوسوقت کہا اے معاشر ملوک وامرا مینے بھی پرانی کتابون مین سیر کی ہے تو فی الواقع اونمین یہی لکھا ہے
کہ جب اہل عرب بلد بہنسا اور اوسکے نواحی پر متسلط ہونگے تو بعد اسکے اہل صعید کے لیے کوئی اونسے مقابلہ نکریگا پھر جسوقت
ملوک وامرا نے یہ بات سنی تو آگے بطلوس ملک کے اپنے سرونکو جھکا لیا تب بطلوس نے اپنے نصرانیوں مین سے ایسے
دس ہزار آدمی انتخاب کیے جنکی شجاعت وقوت اور بہادری ودلاوری معروف تھی اور اس جماعت پر صاحب ولا لک
کلفور کو افسر مقرر کیا اور وہ بڑا کافر طاغی تھا اور اوسکا نام بریص تھا اور اوسکو ایک سونے کا صلیب دیا اور ایک اور

نشان زرد حریر کا دیا اوسکے پھریرے پر زرتار سے صورت شمس مرتسم تھی اور جو چیزین اونکے لیے ضروری تھین وہ سب
کچھ مہیا کرا دیا مثل خیمہ ہاے دیباج رنگ برنگ کے اور شامیانے و سراپردے اور گھوڑے کوتل و خچر وغیرہ براے بار کل
اور اون گھوڑون پر پاکھرین حریر زرنگار رنگ کی پڑی ہوئین اور خچرون پر ظروف طلائی و نقرہ اور خیمے وغیرہ لدے ہوئے
اور صندوق تہاے کلان و کوچک سونے چاندی کے پتر جڑے ہوئے (یعنے اونمین پوشاک و خلعت فاخرہ و جواہر
بھرے ہوئے ساتھہ کر دیے) پھر جبکہ یہ لشکر برلص کا روانہ ہوا تو وہ سارے ملک مع اپنی اپنی فوج کے پیچھے بعد دیگرے
راہی ہوئے یہانتک کہ ایک شہر بہا الکبری سے قریب ہوئے تو بطریق اوسکا یعنے پادری ورئیس وہانکا جسکا نام صندراس
تھا ان لشکرونکی ملاقات کو نکلا اور جیسا بطلیوس نے لشکرونکی میزبانی و مدارات کی تھی اوسیطرح صندراس نے بھی اونکی
مہمانداری و مددگاری کی اور اپنا ایک لشکر دس ہزار سوار کا نصرانیون سے تیار کرکے اونکے ساتھہ کر دیا اور اپنے لشکر پر
ایک بطریق کو جسکا نام داوریس تھا افسر کر دیا اور یہ شخص بھی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری مین بطریق بالاکس
کفور کا نظیر و ہمسر تھا پھر یہ سب لشکر باہم متفق ہوکر روانہ ہوئے تا آنکہ شہر برثنت کے نزدیک پہونچے تب وہان کا
بطریق رئیس بھی ان لشکروالونکی ملاقات کو آیا اور یہ بطریق بھی رئیس اعظم اور راس ہمہ بطارقہ تھا اور کا تھا
چنانچہ یہ سب اسیطرح جابجا سے جمع و مجتمع ہوتے ہوئے چلے جاتے تھے یہانتک کہ اوس سرزمین مین شہر قاو نوبا بیہ لب
مملو ہوگئے (یعنے وہ ساری زمین حد شرقی سے حد غربی تک ان لوگونسے پر ہوگئی) پس یہ ماجرا اون لوگون کا تھا
راوی نے کہا اور احوال اصحاب نبی علیہ السلام کا یہ تھا جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا کہ جب اہل اسلام قریب قلعہ و بلد دشتوبہ
کے نازل ہوئے اور وہان پر عیون و جاسوسان مسلمین بھی بنی طی و قبیلہ مذحج سے فروکش تھے اور وہ اپنی ہی
ہیئت اون عربونکی سی بنائے تھے جنھون نے تنصر و نصرانیت قبول کی تھی سو وہ اس لباس مین تجسس اخبار و
تفحص احوال کیا کرتے تھے اور اونکے لشکرونمین مختلط ہوگئے تھے اور بڑے زیرک و دانشمند تھے کہ از بسکہ متفرق
رہتے تھے پھر جسوقت ان مخبرون نے ہسقدر کثرت عساکر کفار کی دیکھی تو انکے تئین رنج و محن دامنگیر ہوا راوی
کہتا ہے مجھسے روایت کی سنان بن قیس الربعی نے طارق بن مکسوح الفزاری سے اونھون نے زید بن غانم
الثعلبی سے اور وہ اون لوگونمین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے اور اس واقعہ مین شریک لشکر خالد بن الولید رضہ کے
تھے تو وہ بیان کرتے ہین کہ ہم لوگ جسوقت نزدیک دشتوبہ پہونچکر مرج یعنے حوالی میدان مین بیٹھے ہوئے اصلاح
اپنے احوال کی یعنے صلاح و مشورہ اپنے امور مین کر رہے تھے اور ہنوز رخت سفر بدن سے اوتارے نتھے ناگاہ مردم مخبر
و جاسوس آپہونچے اور خالد بن الولید رضے اللہ عنہ کو خبر دی کہ دشمنونکے لشکر جوق جوق داخل ہوگئے ہین خالد نے اونسے
پوچھا کچھ تمنے اونکے لشکرونکا اندازہ کیا ہے کہ تخمیناً کسقدر ہونگے وہ بولے ہان ہمکو معلوم ہے کہ وہ دو لاکھہ سوار و پچاس
ہزار پیادے ہین اور یہ سب بلاد نوبہ و بربر و بجاب سے ہین اور اکثر اونمین مردمان کاشتکار و دیگر قبائل مختلف یاری ہین

اور سب اپنے بڑے ساز و سامان سے ہین اور اونکے ساتھ ایک ہزار تین سو فیل جنگی ہین اور مردان کارزار سوار ہین
جسطرح روز واقعہ عراق کے واقع ہوا تھا پھر جسوقت امرانے یہ خبر سنی تو مضطرب ہوئے اور جو لوگ صابر تھے وہ بدستور
ثابت قدم رہے اور یہ آیہ پڑھنے لگے قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا یعنے اے نبی تو کہدے کہ ہمکو کوئی ضرر نہین پہونچیگا
مگر جسقدر کہ حق تعالی نے ہمارے لیے مقرر و مقدر کیا ہے اور خالد نے یہ خبر سنکر کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یعنے ہمکو کچھہ توانائی و قوت حاصل نہین ہے مگر بتائید اوس خدا کے جو برتر و عظیم تر ہے وبعد ازان
یہ آیہ تلاوت کیا الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنے وہ ایسے لوگ ہین کہ لوگون نے اونسے جو کہا یعنے اونکو ڈرایا کہ ہر آئنہ دشمن
تمہارے لیے جمع ہین تو اونسے تم ڈرتے رہو سو یہ سنکے اونکے ایمان کو اور زیادہ ترقی ہوئی اور کہنے لگے حق تعالی
ہمارے تئین بس ہے اور وہ کیا خوب مددگار ہے وبعد ازان یہ آیت پڑھی كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ
فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر چھوٹی جماعت والے بڑی جماعت والون پر
بتائید خدائے عزوجل غالب آئے ہین اور حق تعالی صابرونکے ساتھ معین و معاون ہے وبعد ازان خالد نے اپنے
اصحاب سے کہا کہ یارو اپنے تئین پست ہمت و از پا افتادہ نکرو اور صبر و استقامت رکھو کہ حق تعالی فرماتا ہے وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ
وَاللّٰهُ مَعَكُمْ یعنے تمہین غالب ہوگے کہ حق تعالی تمہارے ساتھ مددگار موجود ہے اور یہ جمعیت زیادہ تر جمعیت
یرموک سے نہین ہے اور نہ یہ کثرت زیادہ تر کثرت اجنادین سے ہے (یعنے جیسی جمعیتین و کثرتین ملک عراق مین
ہوئین تمہین سو اونسے یہانکا ہجوم و ازدحام زیادہ نہین ہے) و با وصف اسکے تم مالک ملک مصر بھی ہو چکے
وہ مصر جو ان کافرونکے عز و غرور کا سرتاج تھا اور اسکے سوا تم مالک وجہ البحری کے بھی ہوئے ہو اور انکے ملوک
و بطارقہ یعنے امرا سے سو مردونکو قتل بھی کر چکے ہو و باینہمہ ملک شام و یمن و عراق و حجاز یہ سب تمہارے
قبضے مین آگئے ہین اور تمام بلاد تمہارے تحت تصرف مین ہین اور حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے وَقَدْ كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمُ
اللّٰهُ وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا یعنے پہلے تم تھوڑے تھے پھر حق تعالی نے تمکو
بہت کر دیا یعنے تمہاری جمعیت کو بڑھا دیا اور فرمایا کہ تم اوپر کنارے غار نار کے یعنے قعر جہنم کے کنارے تھے پھر حق تعالی
نے تمکو اوس سے نکال لیا اور تمہین وہ لوگ ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک ہو کر تمنے قتال و جہاد کیا
اور فرشتونسے تمکو نصرت ملی اور حق تعالی نے زبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تمسے وعدہ فرمایا ہے اس امر کا
کہ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ یعنے حق تعالی تمکو خلیفہ و مالک کریگا زمین مین اور دوسری جگہ فرمایا ہے
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ یعنے ضرور ضرور ہم انکو خلیفہ روے زمین کا
کرینگے جیسا اون لوگونکو کیا تھا جو انسے پیشتر تھے یعنے اہل دین اور علاوہ ان سب باتونکے بڑی بات یہ ہے کہ تم مین سے

جو راہ خدا مین قتل ہوگا لامحالہ اوسکے لیے بہشت ہے کہ روح اوسکی نقل کریگی اوسکے بدن سے طرف روح وریحان
یعنے بجانب آسایش ونسیم خوشبو ورحمت کردگار کے اور مستوجب رضاے پروردگار ہوگا چنانچہ یہ کلام خالد کا
جب لوگون نے سنا تو فور فرح وسرور سے سبکے منہ روشن ہوگئے اور سب یکزبان ہو کر بولے اے خالد ہم لوگ
سب تمہارے روبرو حاضر ہین اور ہمنے اپنی جانونکو بطلب رضاے خدا کے ہبہ و فدا کیا ہے اور واقدی علیہ الرحمہ نے
کہا کہ بعد ازان خالد نے یزید بن معرج التنوخی کو پاس عمرو بن عاص کے بہت جلد روانہ کیا اور احوال یہان کا
کہلا بھیجا تب عمرو نے بمجرد سننے اس خبر کے اپنے برادر عمزاد خارجہ کو مصر مین بجاے خود مقرر کیا کہ خارجہ مرد صالح
تھا اور سواے اوسکے اور بھی چالیس شہسوار اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مصر خاص مین مامور کر دیے اور خود
وہان سے مع چار ہزار سوار کے روانہ ہوئے پھر جب عمرو بن عاص لشکر اسلام مین خالد کے پاس پہونچے تو مسلمین
اونکے پاس مجتمع ہوئے اور بعد سلام کے کہنے لگے اے امیر ہمتو آپکی جانب سے یعنے بجاے آپکے کافی تھے (مراد اس
کلام سے یہ ہے کہ آپنے کیون تکلیف کی اور کس لیے قدم رنجہ فرمایا) تب عمرو نے جواب دیا کہ ہان تمکو ایسا ہی جانتا ہون
ولیکن اسوقت سکونت تمہاری بلاد دشمن مین ہے مجھے سزاوار نتھا کہ مین ایسی خبرین یہان کی سنکر تمسے تقاعد کرکے
بیٹھ رہتا اس کلام سے سائر مسلمین مسرور وشادمان ہوئے اور براے مقابلہ ومقاتلہ دشمنونکے مستعد وآمادہ ہوگئے
چنانچہ ہر روز طلایع سوارونکا غول غول ہو کر براے تیز وہش اخبار نکلتے تھے آخر اوسی عرصے مین ایک روز
ایسا ہوا کہ فضل بن عباس بن عبد المطلب ور اونکا برادر حقیقی عبد اللہ بن عباس اور جعفر بن عقیل و برادران جعفر
مثل علی ومسلم وعبد اللہ بن زبیر وسلیمان بن خالد بن الولید ومحمد بن فرجہ بن عبد اللہ وعبید اللہ بن المقداد وعبد اللہ
بن عمر بن الخطاب وعبد اللہ بن عمرو بن العاص وعمرو بن سعد بن ابی وقاص ومحمد بن مسلمہ وعبد الرحمن بن ابی بکر
الصدیق وزیاد بن مغیرہ بن شعبہ ان سبنے جنگ کی تیاری کردی اور باتباع ان لوگون کے دیگر بزرگوار تقریبا
چار سو ابرار اولاد صحابہ و امراے ذی اقتدار و اولاد صاحبان رایات ذیشان سے اور ایک ہزار چھہ سو مختلط و مختلف
عرب مہاجرین وانصار سے آمادہ پیکار ہوگئے چنانچہ اپنی زرہین اپنے تنون پر سجے ہوئے اونچی بنے ہوئے تلوارین بدن
مین لٹکائے ہوئے نیزونکو زیر ران دبائے ہوئے سپرین دوش پہ لگائے ہوئے اس شان وشوکت سے روانہ ہوکے
تا آنکہ قریب ایک دیر کے پہونچے جو وہان لب جبل واقع تھا اور وہ معروف بدیر مسیح تھا تب اوس مقام سے تلاش
احوال وتفحص اخبار کرنے لگے پھر وہ اسی حال مین مصروف تھے کہ ناگاہ ایک غبار منعقد مثل ابر کبود سمت افق آسمان کے
نظر آیا اوسوقت ان اصحاب مین سے ایک نے دوسرے کو دیکھا بعض نے کہا یہ غبار وحشیان صحرا کا ہے
اور بعضون نے کہا اگر ایسا ہوتا تو آخر یہ غبار پھٹ کر منتشر ہو جاتا بلکہ یہ گرد لشکر کی ہے اسواسطے کہ جب گھوڑے
دوڑتے ہین تو اونکی ٹاپون سے اسطرح کی غبار تتق بستہ اوڑتی ہے اور راوی نے بواسطہ ابو الزناد وعبد اللہ

وابو مالک الخولانی وطارق بن شہاب البجہی ابو ہریرہ رضے اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جس عرصہ
مین کہ ہم لوگ فضل بن عباس کے ساتھ اوس معرکہ مین باتین کر رہے تھے کہ ناگاہ وہ غبار ہمارے قریب آیا اور اوس سے
دس ہزار سوار نمودار ہوئے اونکے ساتھ بہت سے نشان اور صلیب تھے پھر جسوقت اون لوگون نے ہمکو دیکھا تو اپنی
زبان مین غوغا کرنے لگے وبعد ازان بلاتامل وبیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوئے راوی کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اتفاقاً ضرار بن
الازور ہم لوگونسے جدا چلے تھے اور اونکے ہمراہ دو سو آدمی اہل نجدہ و اشجع تھے اور وہ سب اصحاب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم تھے اور وہ لوگ شاہراہ چھوڑکر پہاڑ کے راستے سے آتے تھے تو چلتے چلتے ناگاہ ایک ایسا غبار اوٹھا کہ ہمارے
اونکے درمیان حائل ہو گیا یہانتک کہ وہ ہم تک پہونچنے سے عاجز رہے پھر جب ضرار وغیرہ نے اوس غبار مین ایک
لشکر جرار دیکھا تو اونکو اپنے اضرار اور اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا اوسوقت ضرار برجستہ روبرو نکل آئے اور کہنے لگے لَا فِرَارَ
مِنَ الْمَوْتِ یعنے موت سے گریز نہین ہے پس اون اعدا نے ضرار وغیرہ کو مہلت ندی اور چارون طرف سے گھیر لیا جب
اون جانبازون نے دیکھا کہ جنگ ناگزیر ہے تو لوگ باہمیکدیگر ملتفت ہوکر سب نے باستقلال واستقامت تمام صبر جمیل
وثبات کرام اختیار کیا تا آنکہ روم لئام نے اونکو ہمگی اطراف وجوانب سے محاصرہ کر لیا فَلِلّٰهِ دَرُّ ضِرَارٍ یعنے حق تعالے
ضرار کو جزاے خیر دیوے کہ البتہ اونھون نے مقاتلۂ شدید سے مقابلہ کیا اور تھوڑی دیر مین اصحاب ضرار سے ایک جماعت
شہید ہوئی ناگاہ گھوڑا ضرار کا زخمی ہو کر گر گیا تو اعدا نے اونکو اسیر کر لیا اور اونکے بقیہ اصحاب سے بھی ایک جماعت کو قید
کر لیا اور اون بطارقہ نصرانیونکا سردار جسنے مقاتلہ کیا صاحب بیا الکبر کا تھا آخر اون دشمنون نے ضرار اور اونکے
اصحاب کی مشکین کسکر اپنے گھوڑونکی فتراک سے باندہ لیا اور اونکو اپنے لشکر اعظم کیطرف روانہ کیا اتفاقاً اون قیدیو
مین سے ایک شخص موالی موالی عبدالرحمن بن ابی بکر سے یعنے اونکا غلام آزاد کردہ جسکا نام سالم تھا چھوڑا بھاگا
اور دوڑتا ہوا الشتابی تمام خدمت مین خالد اور عمرو کی پہونچا تب اوسوقت مسیب بن نجیبۃ الفزاری ورافع بن
عمیرۃ الطائی برجستہ اوٹھ کھڑے ہوئے اور دونون نے زمرۂ صحابہ سے چنکر ہزار صحابی اپنے ہمراہ لیے اور ایک
شخص اہل جزیرہ مین سے جو اسلام لائے تھے اونکے ساتھ ہو لیا تا کہ غیر شاہراہ کے اونکو کسی اور راستے سے لیجاوے
چنانچہ وہ لوگ وہان ایک دیر کے قریب جا کر کمینگاہ مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے تا آنکہ وہ بطریق جسنے ضرار
واصحاب ضرار کو اسیر کیا تھا نزدیک کمینگاہ سے مع اپنی جماعت کے آپہونچا اور اوسکو ان کمین نشینونکی کچھ خبر نتھی
اور نہ کچھ انکا اثر ونشان پایا جاتا تھا اوسوقت اوس رہبر نے مسلمانونسے کہا مجھے یقین ہے کہ تم اس قوم پر سبقت
پاؤگے ابھی تم یہین گھات مین چھپے چپکے بیٹھے رہو (یعنے جبتک کہ وہ تمہاری گھات پر پہونچین) اور جسقدر لوگ
ہمراہ ضرار وغیرہ قیدیونکے گئے تھے وہ سب پانسو سوار تھے راوی نے کہا اور ایسا ہوا تھا کہ جب خبر اسیری ضرار
وغیرہ کی خالد وعمرو کو پہونچی تھی اور مسیب ورافع آمادۂ تاخت ہوئے تھے اوسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی

بہت اندوہگین تھی اور سہیری اپنے بھائی کی دیدکی نہایت شائق تھی پھر جسوقت مسیب و رافع جماعت صحابہ ہمراہ لیکر بطلب ضرار روانہ ہونے لگے تو وفور سرور سے اوسکا منھہ روشن ہوگیا اور وہ بھی مردانہ وار اپنے ہتھیار لگاکر خالد کے پاس آئی اور اوسوقت قوم روانہ ہوتے تھے تو کہنے لگی اے امیر تمسے بواسطہ طاہر و مطہر یعنے خدا کی قسم دیکر سوال کرتی ہون کہ مجھے بھی ان جانے والونکے ساتھہ جانے دو قریب ہے کہ مین انکے مشاہدہ و مشاہدین حاضر و شریک ہون تب خالد نے مسیب و رافع سے کہا تم لوگ اس لڑکی کی شجاعت و براعت یعنے اسکی بہادری کو خوب جانتے ہو اسکو بھی اپنے ہمراہ لیلو اونھون نے کہا سمعًا وطاعةً یعنے ارشاد آپکا ہمنے بگوش دل سنا اور بجالائے آخر وہ بھی ہمراہ ہوگئی غرضکہ یہ لوگ اوس مقام مین جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جسوقت کہ کمین نشین تھے ناگاہ اونکو ایک گرد نمودار ہوئی تب رافع نے کہا یارو ہوشیار ہو جاؤ یہ سنکے قوم فورًا بیدار ہمت ہوگئے اور قوم نجا کو جا لیا اور وہ لوگ بجنہ ضرار وغیرہ اسیرون کو گھیرے ہوئے چلے آتے تھے اور ضرار اوسوقت اپنے بازو سے بستہ بسبب سخت متالم و اندوہگین تھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے

ألا أبلغا قومي وخولة أنني | أسير رهين موثق اليد بالقيد | وحولي علوج الروم من كل كافر
وأصبحت منهم لا أعيد ولا أبدي | فلو أنني فوق المجل راكبا | وقائم حد العضب قد ملكت يدي
أذل بأرض الروم إذ لا ل نعمة | وأسقيهم وسط الوغا أعظم الكد | فيا قلب مت هما وحزنا وحسرة
ويا دمع عيني كن معينا على خدي | فلو أن أقوامي وخولة عندنا | والزم ما كنا عليه من العهد

(مترجم کہتا ہے کہ قولہ الا ابلغا معمول شعرائے عرب ہے کہ اکثر صیغہ مخاطب مین بزیادۃ الف بنابر وزن شعر علی نہج تثنیہ استعمال کرتے ہین) یعنے اے مخاطب تو میری قوم اور خولہ میری دختر کو خبر پہونچادے کہ مین اسیر و بندی ہون اور دست بستہ قید محکم ہون اور میرے گرد بیدینان روم ہین کہ وہ سب کافر ہین اور مین اونکے ساتھہ صبح کیا کرتا ہون یعنے اونکے ساتھہ ہون اسطرح کہ نہ عود کرسکتا ہون نہ مدد پاسکتا ہون اور کاش کہ مین اوپر گھوڑے کے سوار ہوتا اور تیز حد سیف پر دسترس رکھتا یعنے شمشیر بران پر قادر ہوتا تو ہاتھہ میرے مالک ہوتے یعنے اوس حالت مین البتہ میرے تئین غلبہ و استیلا ہوتا کہ مین ذلیل و خوار گرفتار روم کو از روے ذلت کینہ کشی و سختی کے اور مین پلاتا اونکو جیون وغا مین جام دردانہ وہ شدید کا پس اے دل تو مردہ ہو جا غم و رنج و حسرت مین اور اے اشک میری چشم کے تو چشمہ جاری ہو میرے عارض پر اور کاش ایسا ہوتا کہ میری قوم اور میری دختر خولہ میرے پاس ہوتی تو لازم کرتا مین اپنے لیے اوس امر کو جسپر میرا عہد ہے یعنے حمایت دین اور شہادت واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ اشعار ضرار کے سنکر خولہ اپنی کمینگاہ سے بیساختہ بول اٹھی کہ اے پدر بزرگوار ہر آئینہ حقتعالی نے آپکی دعا قبول کی اور آپکی تضرع و زاری و مناجات و انکساری پذیرا فرمائی مین خولہ حاضر ہون بعدازان خولہ نے بآواز بلند تکبیر کہکر دفعۃً حملہ کیا اور اوسیدم مسیب و رافع بھی تکبیر کرتے ہوئے حملہ آور ہوئے اور حمیر بن سالم بیان کرتے تھے جب ہم لوگ ہنگام وغا تکبیر کہتے تھے تو ہمارے گھوڑے بھی الہام الہی سے

صدائے تکبیر پر چیخیں وشور کرتے تھے پھر اوسوقت جب ہم لوگون نے خولہ ورافع وسیب کے ہمراہ ملکر زرغہ ویورش کردیا
تو ایک ساعت سے زیادہ نگذری تھی کہ تمام اون دشمنونکو قتل کرڈالا اور حقتعالی نے ضرار اور اونکے اصحاب کو اوس قید و
بند سے مخلصی بخشی پھر ہمنے گھوڑے اوس قوم کے اور رخت وسلاح اونکے لے لیے اور یہ پہلی ونکی غنیمت حاصل ہوئی اور
واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ ہنگام وغا جسوقت ضرار مع اپنے اصحاب کے اونسے خلاص ہوئے تھے تو فوراً ایک گھوڑے
ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور ایک نیزہ جو پڑا ہوا تھا اوسکو اوٹھا کر قوم پر حملہ کیا اور یہ اشعار اونکی زبان پر جاری تھے

لك الحمد یا مولای فی کل ساعة	مفرج احزانی وهمی وکربتی	فقد نلت ما ارجوه من کل راحة
وجمعت شملی ثم اشفیت علتی	فیا ویل کلب الروم ان ظفرت یدی	سوف اعلوه بالحسام بنقمتی
واترکهم جمعا صرعا علی الثری	کرمة فوق الارض من عظیم ضربتی	یعنے تیرے ہی لیے حمد وثنا ہے اے

میرے مالک ہر حال وہر ساعت مین کہ تو ہی کھولنے والا اور دور کرنیوالا میرے رنج وغم وسختی کا ہے وبتحقیق کہ مین اوس مراد کو
پھونچا جسکی مین آرزو رکھتا تھا ہر گونہ راحت وآرام سے کیونکہ تو نے میرے امور پراگندہ اور میری خاطر پریشان کو جمع کردیا
اور میرے آزار کو تو نے شفا دی پس ویل وہلاکی ہے سگان روم کے لیے اگر مجھے اونپر دسترس ہوئے اور یہ قریب ہے کہ
مین شمشیر اپنے غضب اور کینہ اشی کی اونپر بلند کرونگا اور مین اون سب کو یکسر روے زمین پر افتادہ چھوڑونگا اپنی ضربت
شدید سے جسطرح شکار تیر خوردہ زمین پر تڑپتا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر جب ضرار انشاد اشعار سے فارغ
ہوئے تو ناگاہ ایک جماعت سوارونکی شکست یافتہ آملی اور سبب اسکا یہ ہے کہ جسوقت رومیون نے فضل بن عباسؓ
حملہ کیا تو اوسوقت اونھون نے اور اونکے بنی اعمام نے ملکر اونپر ایک نعرہ مارا اور اونکو للکار لیا اور اونکی کثرت عدد سے کچھ پاک
نکرتے تھے اور اونھون نے صبر کیا تھا صبر دلیران گرامی قدر کا اور اوسوقت زحمت شدید تھی اور حصول مرام دشوار تھا
اور سیل خون روان تھا اور آسمان تیرہ وتاریک تھا (یعنے گرد وغبار جنگاہ سے) اور اوسدم تنور رزم گرم تھا اور مردم
دلاور صرف ہمت مین مصروف تھے اور ہنگامہ قتال بڑے زورون پر تھا اور جنگ عظیم برپا تھا اور اوس آن کوئی کسی کا
انیس وغمخوار نتھا جنگی لڑائی کی بڑے زور شور سے چل رہی تھی طعن سنان وضرب شمشیر کی بڑی شدت تھی مردم مبارز
سرگرم جدال تھے اور جوانان قتال سخت لڑا کرتے تھے گردنین ماری گئی تھین آنکھین نکل پڑی تھین انجام کار دشوار ہوگیا
تھا چاند سورج تیرہ وتار ہوگئے تھے اوسوقت حال مسلمین کا یہ تھا کہ باعث کثرت مشرکین کے اونکے درمیان مین معلوم
نہوتے تھے اور ایک دوسرے کو نہین پہچانتے تھے مگر بصداے تہلیل وتکبیر یا باواز صلواۃ ودرود اوپر بشیر ونذیر کے
صلے اللہ علیہ وسلم اور حال یہ تھا کہ اوس آن فضل نے صبر جوانمردان گرامی قدر کا کیا فللہ دَرُّ الفضل یعنے حق تعالے
فضل کو جزاے خیر دیوے اور اونکی نیکوئی زیادہ کرے کہ اونھون نے وقت شدت حرب کے بنفس نفیس اپنے
کیا خوب چالاکی وچابکی کرتے تھے کبھی صفین میمنہ کی میسرہ پر اولٹ دیتے تھے یعنے اودھر سے ادھر بھگا دیتے تھے

اور کبھی پرے میسرہ کے میمنہ پر بنا دیتے تھے اور وقت جنگ کے اونکے ہاتھ مین نشان تھا باعزو شان وَلِلّٰہِ دَرُّ مُسْلِم
بْنِ عَقِیْلٍ وَاَخُوَیْہِ یعنے حق تعالی جزاے خیر اور نیکوئی مسلم اور اونکے بھائیونکی زیادہ کرے کہ اونھون نے اوس
شدومد سے قتال کی کہ بسبب قطع اکباد الابل کے یعنے اس سبب سے کہ اونھون نے بڑے بڑے دلاورون کے
کلیجے پھاڑ ڈالے اور جگر اونکے چھید ڈالے تھے تو زمین تمام خون چکان تھین وَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ
یعنے حقتعالی جزاے خیر و نیکوئی سلیمان بن خالد کی زیادہ کرے کہ یہ واقعہ دیر یعنے جنگ دیر مین قریب حدود طرطوس
درمیان ایک قریہ موسوم بدیر وط کے شہید ہوئے اور اونکے ساتھ عبداللہ بن مقداد اور ایک گروہ بھی شہید ہوئے
اور قریب ہے کہ اسکا ذکر آویگا انشاء اللہ تعالی محمد بن سلمہ انصاری نے بیان کیا کہ ہمنے یہ مقاتلہ قتال موت کا
کیا تھا اور ہمکو یقین ہوا کہ محشر اسی مقام سے ہے اور جسوقت سے آفتاب برآمد ہوا برابر تا غروب قتال کرتے رہے
اور ہمنے رومیون سے مقتلہ عظیم سے جماعت کثیر کو قتل کیا چنانچہ فضل بن عباس ایک بطریق پادری عظیم کیطرف بڑھے اور
وہ سوار تھا گویا کہ ایک برج سونے کا نظر آتا تھا (یعنے وہ بلند قامت و مستغرق بزر تھا) تا آنکہ فضل نے اوسکے
سینے مین بھالا مارا کہ اوس کی پشت سے پار ہوگئی جب یہ حال رومیون نے دیکھا تو اونکے دلونمین طیش آیا پھر درمیان
ہمارے اور اونکے ہنگامہ قتال گرم ہوا اور اوسوقت مسلمین سے چالیس مرد شہید ہوئے اور مشرکین مین سے تین سو
آدمی مارے گئے اور ہم مین سے کوئی مقتول نہوتا تھا جب تک کہ اونمین سے ایک جماعت کو قتل نکر لیتا تھا پھر
جسوقت ہم اس معرکہ مین مشغول تھے اور ہمکو یقین تھا کہ موت ہماری اسی موقف مین ہے اور ہم اس جنگ پر خوب
جان لڑائے ہوئے تھے کہ ناگہان ایک غبار نمودار ہوا اور ایک شور اوٹھا و بعد ازاں غبار رایات اسلامیہ و جماعت محمدیہ سے
ہمطرف ہوا تو نزاندازہ دو ہزار سوار نظر پڑے اور پہلے شہسواران بزرگوار و سرداران ابرار نمایان ہوئے کہ ایک تو مقداد
با ہزار سوار تھے اور دوسرے زیادہ بھی ہزار سوار سے تھے پھر انکے پیچھے قعقاع بن عمرو و شرجیل بن حسنہ اور اونکے
ساتھ بھی ہزار سوار تھے تب مقداد نے کچھ درنگ نکی کہ حملہ کیا اور فوج دشمن مین گھس گئے اور یہ اشعار زبان پر جاری تھے

اِذَا اشْتَدَّ الْاَهْوَالُ کُنْتُ اَمَامَهَا   وَسَیْفِیْ عَلَی الْاَعْدَاءِ مَازَالَ طَائِلٌ   اَلَا اِنَّنِیْ الْمِقْدَادُ فِی الْحَرْبِ صَائِلٌ
لَهَا تَشْهَدُ الْاَبْطَالُ بَیْنَ الْقَبَائِلِ   وَلِیْ هِمَّةٌ بَیْنَ الْوَرٰی الْعِدَا   وَاَضْرِبُ بِالسُّمْرِ الطِّوَالِ الذَّوَائِلِ
یعنے آگاہ ہو کہ ہر آئینہ مین مقداد ہون   وَلَیْسَ لِشَخْصِیْ فِی الْاَنَامِ مُنَازِلُ   فَلَیْسَ بِسَیْفِیْ فِی الْاَنَامِ مُبَارِزٌ

اور حرب مین حملہ آور ہون میری تلوار ہمیشہ دشمنون پر دراز ہے یعنے مین اعدا پر مدام شمشیر علم ہون اور جسوقت ہنگامہ
ہولناک ہوتا ہے تو مین اوسکے آگے آگے ہوتا ہون اور تلوار لمبی پرتلے والی سے قتل کرتا ہون اور میری ہمت بلند درمیان
خلائق اعدا یعنے جمہور دشمنان مین مشہور ہے یہانتک کہ اونکے مردم دلاور گواہی میری ہمت کی میان قبائل کے دیتے ہین
اور جہان مین کوئی مبارز مقابل میری سیف کا نہین ہے اور نہ میرے کالبد عظیم کے لیے دنیا مین کوئی جایگاہ ہے

۲۰

یعنے عالم مین میرے مرتبے کی گنجائش نہین ہے یہ اشعار رجز پڑھ کر مقداد درمیان جنگاہ کے گھس گئے اور بعد اونکے زیاد بن ابی سفیان نے حملہ کیا اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے

اَنَا زِیَادُ بْنُ اَبِی سُفْیَانَ
مَعِی حُسَامٌ نَحْرُ نُحُمِ ثَانِ

جَدِّی یُرٰی مِنْ اَشْرَفِ الْعُرْبَانِ | وَابْنُ عَمِّی اَحْمَدُ الْعَدْنَانِ
اَطْعَنُ فِی کُلِّ کَافِرٍ جَبَانِ | وَکُلِّ قَلْبٍ نَاقِصِ الْاِیْمَانِ

یعنے مین زیاد بن ابی سفیان ہون میرا جد اشرف عرب مشہور تھا اور پسر عم میرا یعنے میرا برادر عم زاد احمد ہے نسل عدنان سے میرے پاس شمشیر بران ہے اور نیزہ ہے اوسی شمشیر کا ثانی و ہزار دسو مین تلوار و نیزہ مارتا ہون ہر کافر نامرد کو اور اون سبکو جنکے قلب ناقص الایمان ہین یہ رجز پڑھ کر پھر زیاد بھی دشمنونکے پرے مین گھس پڑے اور میمنہ والونکی صفین میسرے پر اور میسرہ والونکی صف کو میمنہ پر اولٹ دیا پھر قلب لشکر مین دھس پڑے اور روم اونکے سامنے سے بھاگے جاتے تھے اور اونکے درمیان تلوارین بلند ہوتے طولاً و عرضاً یعنے سامنے اور چپ و راست ترکتازی کرتے تھے اور بعد اونکے پھر قعقاع بن عمرو التیمی نے نکلکر حملہ کیا اور وہ اپنی رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

مَعِی حُسَامٌ یَبْرِی الْاَوْجَاعَ | اَنَا الْهُمَامُ الْفَارِسُ الْقَعْقَاعُ | لَیْثٌ هُمَامٌ ضَیْغَمٌ مُطَاعٌ
مَتٰی اِذَا طَالَ فِی الْحَرْبِ بَاعٌ | وَیَقْطَعُ الْهَامَاتِ وَالْاَضْلَاعَ | یَا وَیْلَ اَهْلِ الشِّرْکِ وَالنِّزَاعِ

یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار قعقاع ہون شیر ہمت ہون اور وہ شیر زبردست ہون جسکے سب زیر دست ہین میرے پاس وہ شمشیر ہے جو دردونکو دور کرتی ہے اسطرح کہ سرونکو کاٹ ڈالتی ہے اور پہلوونکو پھاڑ ڈالتی ہے اور پسلیونکو توڑ ڈالتی ہے ویل اور واے تمپر اے اہل شرک اور اے نزاع کرنے والو جبکہ حرب مین طول ہو اور لڑائی بڑھ گئی تو پھر رحم و کرم کہان ہے راوی کہتا ہے کہ پھر اونکے بعد شرحبیل بن حسنہ نے حملہ کیا اور رجز مین یہ ابیات اونکی زبان پر جاری تھے

اَلَا یَا عُصْبَةَ الْاِسْلَامِ صُوْلُوْا | بِلَدْغِ السَّمْهَرِیِّ وَالرُّمْحِ الطَّوِیْلِ
وَمُوْتُوْا فِی الْوَغَا قَوْمًا کِرَامًا | وَعَنْهُمْ فِی الْمَعَامِعِ لَا تَزُوْلُوْا

یعنے اے پہلوانان جوانمردان اسلام حملہ کرو دشمنون پر تیغ تیز و صیقل کردہ سے اور چکھاؤ اونکو حوض موت سے یعنے اونکو جام مرگ پلاؤ آشکارا اس سے مراد یہ ہے کہ اونکو قتل کر ڈالو کر ضرب نیزہ دستی اور طعن سنان دراز سے اور مر جاؤ تم جنگ مین اوس حالت مین کہ تم قوم گرامی ہو اور بچتیو نمین اونسے تم اپنے پاؤن پیچھے نہ ہٹاؤ اور قدمونکو لغزش نہ دو راوی کہتا ہے کہ بعد ازان بقیہ سوار انکے گھوڑے (یعنے وہ دو ہزار جو مقداد و زیاد کے ہمراہ تھے اور وہ ہزار سوار جو قعقاع و شرحبیل کے ساتھ تھے) بہم آگے پیچھے آپڑے اور اوسوقت زیاد اوس قوم مین گھسے ہوئے تھے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے چنانچہ اونھون نے قصد اوس بطریق اعظم کا کیا جو ملک بابا الکبری تھا اور اوسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ بائین شانے سے اوسکی نوک چمکتی نظر آتی تھی تب اوسوقت مسلمانونمین یکبارگی ایسا شور تکبیر کا بلند ہوا اور صدا کوہ سے آواز تکبیر آنے لگی اور صدمۂ سم اسپان یعنے گھوڑونکی ٹاپونسے زمین ہلنے لگی اور ہر ایک امیر لشکر نے ہر ایک بطریق پر حملہ کرکے اوسکو قتل کیا

پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ وہ ساری فوج دشمن کی پسپا ہوکر بھاگ نکلی اور فرار سے پناہ لی کوئی ایک دوسرے کو مڑکر
نہ دیکھتا تھا اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا اور قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یعنے بعضونکو مار لیتے تھے اور بعضونکو بندی
کر لیتے تھے یہانتک کہ وہ فوج ہزیمت خوردہ گریزان گریزان حمزہ و میدوم مین پہونچی اور راوی کہتا ہے کہ جسوقت
ضرار اور اونکے اصحاب آگے بڑھے ہوئے لڑرہے تھے کہ ناگاہ روم بھاگ نکلے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے اور مسلمانون نے
اونکا پیچھا کیا تو کتنونکو قتل کیا اور کتنونکو گرفتار و قید کرلیا اور ان مسلمانونکو حال ضرار اور اونکے رفقا کا کچھ معلوم نتھا
پھر جسوقت ان لوگون نے ضرار اور اونکے رفیقونکو دیکھا تو بعد سلام کے اونکو مبارکبادی سلامتی کی دی اور اون سے
ماجرا ستیز و گریز دشمنون کا اور قتل و قید کرلینا اپنا بیان کیا بعد ازان پاس مسیب اور اونکے اصحاب کے سب
مجتمع ہوئے اور اونکو جاے معرکہ اور جاے مقتولونکی دکھلائی یعنے رزمگاہ اور قتل گاہ سے اونکو نشان بتایا تب وہ سب
بے نہایت خرم و شادمان ہوئے اور راوی کہتا ہے جسوقت فضل مع اپنے اصحاب کے بعزم طلاعت یعنے
گشت و نگرانی کے برآمد ہوکر خالد اور عمرو سے ملاقات کرتے ہوئے روانہ ہوگئے تو خالد نے عمرو سے کہا یا ابا عبد اللہ
ہر آیئنہ فضل اور اصحاب خاص اوسکے عزیز و مکرم تر ہین بہ نسبت عامہ مسلمین کے جو اوسکے ہمراہ ہین اور مجھکو اندیشہ ہے
اس باتکا کہ شاید طلیعہ دشمنونکا نکلا ہو تو ہمارے اصحاب کو ضرر پہونچا دینگے یہ سنکے عمرو نے کہا اے ابو سلیمان میری
خاطر مین بھی یہی خطرہ ہوا تھا آخر اس باب مین تمہاری کیا راے ہے خالد نے کہا میرے نزدیک راے یہ ہے کہ
اونکے پیچھے ایک دوسرا طلیعہ روانہ کرو تب عمرو نے کہا یہ راے بہتر ہے بعد ازان عمرو نے زبیر بن العوام و ابوذر غفاری
رضی اللہ عنہما کو طلب کرکے اس مشورہ سے مطلع کیا پھر جب وہ دونون آمادہ روانگی ہوئے تو خالد نے بھی ارادہ کیا کہ
اونکے ہمراہ سوار ہوجاوین مگر زبیر نے اونکو منع کیا اور قسم کھائی کہ مین خود ہی جاونگا تمکو جانے ندونگا پھر زبیر اپنی ہمراہی
کے لیے سوارونکو انتخاب کرکے روانہ ہوئے تا آنکہ قریب رزمگاہ پہونچے اور جماعت مسلمین سے جو ہمراہ فضل بن عباس کے
تھے ملاقات ہوئی تو وہ اوسوقت روم کو شکست دے چکے تھے جیسا کہ ابھی ہمنے ذکر کیا ہے بعد ازان مسلمانون نے
تمام اسباب و سلاح اور گھوڑے وغیرہ جمع کیے پھر ولنے خوشی بخوشی اور اپنے اعدا پر ظفر پائی سے بامسرت و خرمی طرف
اپنے اصحاب کے اپنی لشکرگاہ کو پھرے راوی نے کہا جب غازیان جرار سالما و غانما اپنے لشکر مین پھر آئے اور اونکے
ساتھ چھ سو اسیران روم تھے تو بروقت پہونچنے کے مجاہدون نے بآواز بلند ذکر تہلیل و تکبیر کا اور اوپر بشیر و نذیر کے
درود و سلام کا اعلان کیا پھر سائر مسلمانان لشکر ان کلمات طیبات مین شریک و ہمزبان ہوئے اور جب ان لوگون نے
اونکے ہمراہ اسباب غنیمت معاینہ کیا اور بندی روم کے دیکھے تو اونکو اسکی بڑی خوشی ہوئی پھر آپسمین سلام علیکم
ہونے لگی پھر عمرو بن عاص اور خالد بن الولید اور سائر امراے کبار سے ملاقات ہوئی اور سب نے اس نصرت و
فیروزی سے تفاؤل کی اور اسکو شگون نیک سمجھے پھر قیدیونکو پیشگاہ عمرو و خالد کے حاضر لائے اور جب شب ہوئی

تواوس میدان مین آگ کی روشنی کی اور ساری رات تلاوت قرآن مین بسر ہوئی اور خداوند منان کی جناب مین تضرع والحاح کرتے رہے اور کوئی اونمین خالی اس سے نتھا کہ وہ رکوع وسجود مین تھا اور راوی کہتا ہے کہ یہ ماجرا تو مجاہدان فیروزمند کا ہے واما منہزمان روم سو وہ اپنے پادریون اور بطریق کے پاس جا پہونچے اور اونکو خبرانی سرگذشت کی سنائی تو اونکو اپنے مقتولونکا بڑا صدمہ ہوا اور اپنے لوگونکی ہیبری بہت شاق ہوئی تب اونھون نے تیاری جنگ کی کردی کہ اپنے ساز وسباب حرب سے اپنے تئین آراستہ کیا اور اپنے گھوڑون پر اور اونٹون ہاتھیون پر سوار ہوئے اور کوچ کیا اور قطع مسافت مین شتابی وتیزروی کرتے تھے اور بڑی دہوم سے طبل ونرسنگے اور چنگ وغیرہ باجے جنگی بجاتے جاتے تھے اور قیس بن حارث نے بیان کیا کہ مسلمانون نے بعد اوس واقعہ کے ایک روز وہان مقام کیا اور حال یہ تھا کہ امرایان تہورشان ودلاوران جانفشان ہرروز سوار ہوکر ہرسمت واسطے استکشاف اخبار کے دُور دُور نکل جاتے تھے چنانچہ جس روز ہمارا وہان مقام تھا اوسکے دوسرے روز ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور طلیعہ اون بہادرونکا گشت کے لیے گیا ہوا تھا اور وہ ہرطرف نظر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک غبار اوٹھا ہوا دیکھا پھر جب وہ افق آسمان کیطرف مرتفع ہوا تو انبوہ آدمیونکا اور ہجوم گھوڑونکا نظر آیا کہ وہ مانند ملخ کے پران اور مثل سیل کے روان چلے آتے تھے اور ازدحام ہیبان سخت لجام سے اور اونکی ٹاپونسے زمین ہلتی تھی یہ دیکھکر وہ لوگ جو گشت کو نکلے تھے پھر پڑے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس حال سے خبر دی اوسوقت لشکر مین منادیون نے ندا دی کہ اَلنَّفِیْرَ اَلنَّفِیْرَ یَا خَیْلَ اللّٰہِ اِرْکَبُوْا وَفِی الْجَنَّۃِ اِرْغَبُوْا وَفِی الثَّوَابِ اُطْلُبُوْا یعنے کوچ ہے کوچ ہے اے لشکر خدا سوار ہوا ور خواہش جنت مین شتابی اور طلب ثواب مین جلدی کرو یہ سنتے ہی جملہ مسلمان اپنے ہتیارونکیطرف دوڑ پڑے اور اپنی زرہین پہننے لگے اور اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور نشان بلند کیے اور پٹکے پھریرے کھول دیئے اور زینت سازہاے حرب سے آراستہ ہوگئے اور اپنے دلونکو آلودگیہاے تعلقات سے پاک کیا اور اپنی جانونکو خدا کے لیے بیچڈالا اور تھوڑی دیر نگذری کہ سب تمام تر مستعد ہوگئے اور خالد وعمر یہ دونون کھڑے ہوئے تعبیہ وترتیب لشکر کرتے تھے کہ نیزہ بازون بہادرے والونکو قلب لشکر مین کیا مثل فضل بن عباس اور اونکے برادران عمزاد وسادات بنی ہاشم سے کہ وہ جعفر ومسلم وعلی اولاد عقیل بن ابی طالب تھے اور زیاد بن ابی سفیان بن الحارث اور مثل انکے دیگر دلاوران تہمتن ورستم نژاد تھے اور جناح ایمن یعنے لشکر کے داہنے بازو پر زبیر بن العوام ومقداد بن اسود الکندی اور مسیب بن نجیبۃ الفزاری کو مقرر کیا اور جناح ایسر یعنے لشکر کے بائین بازو پر قعقاع بن عمرو التیمی وہاشم بن مرقال وغانم بن عیاض الاشعری وابوذر الغفاری وجابر بن عبداللہ انصاری وغیرہ کو مامور کیا اور خالد وعمر وقلب لشکر مین قائم رہے اور اون دونونکے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق وعبداللہ بن عمر بن الخطاب تھے ونیز عقبہ بن عامر الجہنی وبقیہ امراے صحابہ صاحبان اعلام جو کہ ہمرکاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معرکہ غزوات مین حاضر تھے

اور عبد اللہ بن زید نے ابو امامہ سے جو صاحبان رایات مین سے تھے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جس وقت ہم لوگ مصروف بترتیب لشکر تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ لشکر مسلمین کے نشان کھلے اور نیزے اونکے ظاہر ہوئے اور اونکی زینت زرق و برق کی نظر آئی اور اونکے صلیب بلند ہوئے اور اونکے کلمات کفر کی آوازین آنے لگین یعنے جن الفاظ سے وہ استمداد بغیر خدا کرتے تھے گوش زد ہونے لگے اور اونکے فیلان جنگی آگے بڑھے اور سوار و پیادے اونکے قتال کے لیے پیش قدمی کرنے لگے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا تو اپنی نیتونکو خالصًا لوجہ اللہ خالص کیا اور جو کچھہ اونھون نے ساز و سامان لشکر عدو کا دیکھا اوس سے اونکو مطلق ہول و ہراس نہوا اور اپنے خالق سے تضرع و دعا کرتے تھے اور اپنے مالک سے استغاثہ و استعانت مین مشغول تھے اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجتے تھے اور اسی شان سے چلے جاتے تھے یہانتک کہ قوم مشرکین سے قریب ہوئے اور اونکو اپنے پیش نگاہ معاینہ کیا پھر جب مشرکین سے سامنا ہوا اور دونون طرف سے دیکھا دیکھی ہوئی تو یکبارگی مشرکون نے اپنے گھوڑونکی باگین روک لین اور ہاتھیونکی زنجیرین تھام لین اسلیے کہ حقتعالی نے اونکے دلونمین ہیبت ڈالدی کہ وہ رعب مین آگئے وبعد ازان ایک بطریق عظماے بطارقہ سے یعنے ایک رئیس اونکے بڑے رئیسون مین پرے سے باہر نکلا اور وہ ہتیاروں مین گویا کہ ایک برج استوار تھا اور زینت و آرایش مین مغرق بزرتار تھا اسطرح کہ اوسکے بدن سے سواے گرداگرد حلقہ چشم کے اور کچھہ نظر نہین آتا تھا اور اوسکی ہمراہی مین عرب متنصر تھے یعنے وہ عرب جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا پھر وہ بطریق اپنا سر اونچا کرکے پکارنے لگا اے معاشر عرب تم کسیکو اپنے مین سے براے گفتگو ہمارے بادشاہ کے پاس بھیجو تب یہ سنکر مسلمانون نے خالد اور عمر کو اس بات کی خبر دی تب خالد نے چاہا کہ وہ آپ جاوین مگر امرا نے اونکو اس ارادے سے منع کیا اوسوقت مقداد بن اسود اوٹھہ کھڑے ہوئے اور قسم کھائی کہ سواے میرے اور کوئی نجاوے تب خالد اور عمر نے کہا کہ اے ابا عبد اللہ جاؤ دیکھو ان بیدینونکو کیا کہتے ہین اور تم انکو دعوت و طلب کرو طرف اوس کلمۂ اخلاص کے جو رستگاری دینے والا ہے روز قصاص کے یعنے اونکو تم شہادت وحدانیت خدا اور رسالت مصطفے کیطرف بلاؤ کہ موجب نجات روز قیامت ہے پس اگر وہ قبول اسلام سے انکار کرین تو وہ کمترین فرمان بردارونکی طرح اپنے ہاتھوں سے جزیہ گذرانین یعنے بطریق نذر پیش کرین اور اگر وہ اس امر سے سرتابی کرین تو ہم اونسے قتال و مقاتلہ کرینگے یہانتک کہ حقتعالی درمیان ہمارے اونکے حکم کری کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے غرض کہ مقداد اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہوئے یہان تک کہ اوس بطریق کے پاس پہونچے اور اوسکا نام برلص اور وہ مالک شہر کغور تھا اور وہ طاغی لطلیوس بادشاہ کے خاصگان مین سے تھا اور اون بادشاہی اور اجازت ریسو سے آیا تھا پھر جسوقت اوسنے مقداد کو دیکھا تو بزبان عربی کلام کرنے لگا اور کہنے لگا اے بدوی یعنے اے مرد صحرائی تو ہی اپنی قوم کا امیر ہے مقداد نے کہا نہین مین امیر نہین ہون تو اوس بطریق نے کہا

پھر مین طلب نہین کرتا ہون مگر امیر قوم کو تاکہ جو کچھ میرے تئین اوس سے پوچھنا ہے دریافت کرون مگر امید ہے کہ تو ہی
درمیان ہمارے اور اونکے مصلح ہو یہ سنکے مقداد نے کہا تجھے جو کچھ پوچھنا ہو مجھسے پوچھ لے اور جو تیرا ارادہ ہو مجھسے ظاہر کر
کیونکہ ہم وہ قوم ہین کہ جب ہم مین سے کوئی شخص کوئی امر کرتا ہے اور اوسمین خیر خواہی دین کی اور اصلاح مسلمین کی ہوتی
ہے تو کوئی مسلمانون مین سے اوسکا انکار نہین کرتا ہے اور اوس امر کو جسکا وہ قبول کرتا ہے امیر بھی اوسی کو پذیرا و اختیار
کرتا ہے سو چاہیے کہ تو اپنے امر اور اپنے ارادے سے مجھے مطلع کر اوسنے کہا مجھسے کوئی شخص کلام نکرے سواے میرے کے
اور اگر وہ مجھسے خوف کرتا ہو تو مین اپنا ہتیار رکھدون تب مقداد اوسکی ایسی بات سنکے ہنس پڑے اور کہنے لگے اے دشمن خدا
اگر تو اور تجھ ایسے بہت سے لوگ ہتیار بند ہون تو ہمکو اونسے فکر و اندیشہ نہین ہے کیونکہ اگر ہم مین کا ایک بھی تمہارے
ہزار مین ہو تو وہ بے باکانہ اپنے تئین تم مین ڈال دیگا اور اوسکو اس بات کی کچھ خطر و پروا نہوگی اسلیے کہ موت
منجانب اللہ ہے اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ موت پر جان لڑائے ہین اور مرنے پر دل رکھتے ہین اور خوب جانتے
ہین کہ یہ دنیا فانی ہے اور وجہ اللہ یعنے جہت خداشناسی ورضامندی اوسکی ہمیشہ باقی ہے پس تجھکو جو کچھ کہنا منظور
ہے بیان کر اوسنے جواب دیا کہ سواے امیر قوم کے اور کسی سے مین کلام نکرونگا یعنے اپنا مکنون و مرکوز خاطر دوسرے
سے بیان نکرونگا زیادہ برین طول کلامی و فضول گوئی سے درگذر تب مقداد نے کہا اے شخص ہمارے یہان دو
امیر ہین ایک تو متولی الامر یعنے مالک امور ہے اور دوسرا سردار فوج کش یعنے مقدم الجیوش ہے تو ان دونون مین
کسکی نسبت ارادہ کرتا ہے اوسنے کہا تم اون دونونکے نام مجھے بتاؤ مقداد نے کہا اما وہ شخص جو مالک امور ہے اوسکا نام
عمرو بن العاص ہے اور سالار فوج کا نام خالد بن الولید ہے اوسنے کہا مین خالد کا طلبگار ہون کیونکہ مینے اوسکے اکثر امور
خیر سنے ہین اور ہمارے درمیان زمانہ اہل روم اوسکے عجائب کثیرہ بیان کرتے ہین اور راوی کہتا ہے کہ اس لعین نے ذکر
خالد کا سنا تھا کہ وہ سردار ہے تو وہ اپنے دلمین یہ آرزو رکھتا تھا کہ مین خالد کو بحیلہ طلب کرکے اوس سے عہد شکنی کرون
تو کیا عجب ہے کہ مین اوسکو قتل کرون اور اسمین دو فائدے ہین ایک تو میرے لیے تمام روم پر فخر ہوگا دوسرے
عرب کا غرہ ٹوٹ جائیگا اور جمعیت اونکی پریشان ہوجاویگی اور اگر مجکو اس امر پر قدرت نہوئی تو اوسکا خطاب
سنونگا کہ وہ کیا کہتا ہے اور کیا چاہتا ہے آخر کار مقداد نے وہانسے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور خالد کیطرف پھرے
اوسوقت خالد نے اصحاب سے کہا دیکھو آخر مقداد پھرے آتے ہین کیونکہ اوس دشمن خدا کا قصد کسیکی نسبت نہین ہے
مگر مجھسے اور وہ جو مجھی کو طلب کرتا ہے تو مین اوسکے پاس جاتا ہون اگر مین اوس سے غدر و فریب دیکھونگا تو مین
اوسکی روح اوسکے بین کتفین سے نکالونگا یعنے اوسکی جان لونگا اور اس امر مین استعانت بخداے عزوجل کرتا ہون
چنانچہ جسوقت خالد یہ باتین کہہ رہے تھے ناگاہ مقداد آپہونچے اور خالد و عمرو سے جو امر گذرا تھا بیان کیا تب اسیوقت
خالد بسرعت تمام اوٹھہ کھڑے ہوئے اور نکل پڑے اور اوسدم وہ زرہ حربی پہنے ہوئے تھے اور اونکی اصحاب بھی

جو بزرگوار تھے وہ دامنگیر ہوئے مگر خالد نے قسم کھائی کہ جانا میرا اوسکے پاس لابد و ناگزیر ہے یہ کہکے اشتابی
تمام تر روانہ ہوگئے تا آنکہ اوسکے روبرو اور مقابل جا پہونچے پھر جب اوسنے خالد کو دیکھا کہ وہ اوسکے سر پر جا پہونچے
تو اوتر آیا اور اوسنے اپنی جان کی نگہداری کی یعنے اپنے بچاؤ کی فکر کی بعد ازان اوسنے ارادہ کیا کہ کچھ کید و مکر کرکے خالد پر
حملہ کرے چنانچہ خالد نے اوس سے خطاب کیا کہ اے بطریق مین خالد موجود ہون تو اپنی حاجت اور جو غرض تو لایا ہے
بیان کر اور خبردار خیال خدع و غدر کا اپنے دل سے دور رکھ کیونکہ ہم خداع کے اصل تجربہ کار ہین یہ سنکے بطریق نے
کہا اے خالد جو کچھ تیرے ارادے مین ہو ظاہر کر اور درمیان ہمارے اور اپنے نزدیکی کر یعنے اصلاح کر اور آدمیون کی
خونریزی سے پرہیز رکھ اور خوب جان لے کہ تو اس بات سے سوال کیا جائیگا یعنے اس خونریزی کی بازپرس ہوگی
اور فرداے قیامت پیش خداے عزوجل تو کھڑا کیا جائیگا پس اگر تو کچھ مال دنیا سے خواہش رکھتا ہے تو ہمکو اوس سے
تمہ بخل نہین ہے کہ ہم صدقہ و خیرات اپنا اور اپنے اصحاب کا تجکو البتہ دینگے اسلیے کہ ہمارے نزدیک خوب ثابت ہے
کہ جہان مین کوئی گروہ خلائق تمسے زیادہ تر عاجز و خستہ حال نہین ہے اور ہمکو خوب معلوم ہے کہ تم لوگ اپنے بلاد مین
قبل اس سے کہ تمنے فتح بلاد کی ہے قحط مین مبتلا تھے اور بھوکون مرتے تھے اور لاغری سے دم توڑتے تھے اور اب تم مالک
بلاد ہوئے اور گوشت کھاتے کھاتے تمہارے پیٹ بھر گئے موٹے ہوگئے اور تم سوار ہوئے اون گھوڑون پر
جو زین زرین سے آراستہ ہین اور تلوارین جوہردار پرتلون مین لٹکائین اور بعد فقر و فاقون کے سیر و آسودہ ہوگئے
سو اگر تم ہمسے کچھ مانگتے ہو تو ہم تمکو بخوشی خاطر دیتے ہین بشرطیکہ تم ہمارے بلاد مین کچھ طمع نکرو جیسا کہ تمنے دیگر
بلاد مین طمع کی ہے پس اگر ہمسے کسیقدر پر قناعت کرو تو لو چنانچہ جسوقت خالد نے اوسکے مقالات سے ایسی باتین
شوخی و بیہودہ گوئی کی سنین تو طیش مین آکر کہنے لگے کہ او سگ نصرانی نجس ترین اون لوگون سے جو بازہمودیہ یعنے
جو آب پاشیدہ سے غوطہ دیے اور تر کیے جاتے ہین (ایک نا یہ ہے عمل نصاری سے کہ جبکسیکو نصرانی بناتے تھے
تو اوسپر پانی چھڑک کر تر کرتے تھے اور اس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) آگاہ ہو کہ ہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے ہمارے
لیے اپنے نبی ؐ کو بھیجا اوسنے ہمکو گمراہی سے رہنمائی کی اور ہمکو جہالت سے نکالکر خداشناسی بتائی اور ہمکو حقتعالی نے
اوسقدر دسترس بخشی ہے اور ہمارے تئین ایسا غنی کردیا ہے کہ ہم تمہارے صدقات سے مستغنی ہین بلکہ ہمارے لیے تمہارا
سارا مال و منال اور تمہاری زنان اور تمہارے فرزندان کو حلال و مباح کردیا ہے ہمکو تمسے کچھ حاجت نہین ہے مگر یہ
کہ تم کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنے سواے اوس ایک خدا کے کوئی دوسرا خدا نہین ہے اور محمد رسول و فرستادہ وہی
خدا کا ہے غرضکہ تم لوگ وحدانیت خدا کا اقرار اور رسالت مصطفی ؐ کا اعتراف کرو تو تمہارے حق مین از روے دنیا و دین
کے بہتر ہے اور اگر تم اقبال اس امر سے انکار کرو تو پھر تم اپنے ہاتھ سے کمترینونکی طرح جزیہ پیش کرو اور اگر اوس سے بھی
سرتابی کرو تو پھر ہمارے تمہارے درمیان مین تلوار حکم قاطع ہے تا وقتیکہ حقتعالی کوئی حکم نازل کرے کہ وہ بہتر حکم کنندگان ہے

ہے اور حکم اوسکا یہ ہے کہ وہ جسکو چاہے فتح و نصرت عطا کرے اور حال یہ ہے کہ ہمکو تو حرب و قتال محبوب تر ہے اور صلح سے زیادہ تر ہمکو جنگ و جہاد مرغوب ہے اور یہ جو تیرا گمان فاسد ہے کہ کوئی گروہ خلائق تیرے نزدیک ہمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہے تو ہمارے نزدیک تو اور تیرے اصحاب بمنزلۂ سگان ذلیل و خوار کے ہین اسوجہ سے کہ دیکھو ہم مین سے تن تنہا تم ہزار تن سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا ہے اور یہ طرز کلام تیرا اور یہ طریقۂ خطاب جو تو کرتا ہے شایان اوس شخص کے نہین ہے جو طلبگار صلح کا ہو یعنے طالب صلح کی ایسی گفتگو نہین ہوتی ہے اور اگر تیری یہ آرزو تھی کہ جس حالت مین اپنے اصحاب سے مین جدا و تنہا ہون اوسوقت تو میری ملاقات کرے تو یہ طمع تجھسے بعید ہے یعنے اگر میری تنہائی سے تیرا ارادہ میری گرفتاری کا ہے تو یہ خیال تیرا خام ہے اور یہ تمنا تیری تجھسے بہت دور ہے اور ہان اگر میری تنہائی مین تیرے تئین مجھسے ارادۂ قتال ہے تو یہ ابھی تیرے نزدیک ہے یعنے مین تیرے پاس یکہ و تنہا موجود ہون اور حال یہ ہے کہ مین اکیلا تیرے لیے اور تیرے اصحاب کو کافی ہون انشاء اللہ تعالی بالآخر جسوقت بولس نے یہ کلام خالد کا سنا تو غصے سے زین پر اپنے سُرین سے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میرے پاس تیرا جواب سوائے اس تیغ کے نہین ہے یہ کہا اور اپنی تلوار میان سے کھینچکر خالد پر آیا اور تیز دستی سے اپنا ہاتھ خالد کے دامن زرہ اور اون کے کمرپٹکے مین ڈال دیا اور اوسکے ہمراہیون مین سے بھی بعضون نے دامن اور پٹکہ مضبوط تھام لیا پھر وہ بطریق البطریق ہتنا شتہ و استعانت کے اپنے اصحاب کو پکارنے لگا کہ جلد دوڑو اور لو اسکو کہ صلیب نے مجکو اس امیر عرب پر قدرت دی ہے یہ فریاد و صدا اوسکی سنکر بطارقہ اوسکے اصحاب ہر جانب سے دوڑ پڑے اور ایک گروہ عظیم انبوہ جو دوسو سوار سے زیادہ تھے نکل آئے پھر وہ سب تلوارین گھسیٹ کر خالد پر ٹوٹ پڑے اور جب خالد نے اون سبکو اپنی جانب آتے دیکھا تو دفعتہً اپنے گھوڑے کو ڈپٹ کر اور شیر ونکی طرح جھپٹ کر ایسی جست ماری کہ اپنے تئین اوس بطریق کے قبضے سے چھوڑا لیا پھر اسکے بعد رومنے آکر ہر طرف سے گھیرا اور ایک اور غول آپہونچا تو اوس عالم مین خالد تیغ زنی چپ و راست کر رہے تھے اور وہ دشمن خدا بولس اپنے لوگونکو للکار رہا تھا کہ وائے ہو تمپر اسکو جلد پکڑ لو پیش از آنکہ وہ تمھارے ہاتھ سے جاتا رہے اور قبل اس سے کہ وہ تمکو ہلاک کرے اور راوی کہتا ہے جسوقت خالد سرگرم قتال تھے تو اوسدم ضرار و فضل بن عباس و علی بن عقیل و عبد اللہ بن جعفر و عبد اللہ بن عمرو بن العاص و عبد اللہ بن طلحہ و عبد اللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد رضی اللہ عنہم یہ سب امرا و امرازادگان الگ ایک تودہ یعنے ایک ٹیلے پر قریب لشکر روم کھڑے تھے جب اونھون سنے رومیونکو دیکھا کہ اونکے ہاتھو نمین تلوارین ہین اور خالد کو گھیرے ہین تو گھوڑونکو مہمیز کرتے اور تیز دوڑاتے ہوئے آپہونچے اور اول جو شخص گھوڑا سرپٹ پھینکتا ہوا پہونچکر سرگرم وغا ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور اوسوقت یہ اشعار رجائیہ پڑھتے تھے

عَلَیکَ رَبّی فِی الاُمُورِ مُتَّکَلُ
وَامحُ عَنّی سَیِّدِی کُلَّ الزَّلَلِ

اِغفِر ذُنُوبِی اِن دَنیٰ مِنّی الاَجَلُ
اَنَا ضِرَارُ الفَارِسُ القَرمُ البَطَلُ

رَبِّ وَفِّقنِی اِلیٰ خَیرِ العَمَلِ
بَاعِی عَلَی الاَعدَاءِ اَضحیٰ مُتَّصِلُ

أَقْمَعُ بِسَيْفِي الرُّوْمَ حَتّٰی تَضْمَحِلْ مَا لِي سِوَاكَ فِي الْأُمُوْرِ مِنْ أَمَلْ یعنے اے میرے پروردگار تجھی پر مین اعتماد
وتکیہ کرنے والا ہون میرے گناہونکو بخشدے کہ بتحقیق اجل مجھسے قریب ہے اور اے میرے کردگار مجھے عمل نیک کی توفیق دے
اور اے میرے سید و مالک میرے لغزش قدم یعنے گناہونکو مجھسے درگذر کر اور بشارت ہے مین ضرار شہسوار و عظیم دلیر کارزار ہون
جست مارنے والا ہون اعدا پر اور بطالع متصل ہون یعنے باربار مقابلے پر آنے والا ہون مین اپنی تلوار سے روم کا استیصال
کرون یہانتک کہ وہ مضمحل و عاجز ہوجاوین (مترجم کہتا ہے یہ تین مصرعے بر سبیل رجز ہین چنانچہ مصرعہ چہارم مین ہجر رجع
بدعا ہے) الہی میرے تئین سوا تیرے کسی سے کچھ امید نہین ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ طرق اپنے رواۃ کے
نافع بن علقمہ الربعی سے **روایت** بیان کی وہ کہتے ہین کہ مین روز جنگ روم درمیان میدان دمشق کے لشکر عمرو بن
العاص مین حاضر تھا تو جسوقت ہماری نگاہ روم کے لشکرون پر تھی ناگاہ ہمنے دیکھا کہ تلوارین ننگی ہین اور خالد کو رومی
گھیرے ہین تو دفعۃً مردان شجاعان میمنہ والونمین سے ہم ایک گروہ اونکی طرف دوڑ پڑے اور چلے اتفاقاً اوسوقت
وہ شخص جسکا ذکر ہم ابھی کرچکے ہین یعنے ضرار بن الازور اوس گروہ عدا پر سبقت کرچکے تھے پس اول جس شخص نے روم پر
اقدام کیا وہ ضرار تھے اور وہ تیغ بکف و عریان تن یعنے بے زرہ مثل شیر کے نعرہ کرتے تھے پھر جب قوم اونکے پیچھے جاپہونچی
اور وہ آگے آگے تھے اور اپنے گھوڑے پر شیر کیطرح جھومتے اور جھپٹتے ہوئے چلے جاتے تھے اور تلوار لیے ہوئے بولص پر
حملہ آور ہوئے اوس وقت خوف کے مارے بولص کی رگ گردن اوبھر آئی اور پھول گئی تو وہ گھبرا کر خالد سے فریاد
کرنے لگا اے خالد اس شیطان سے مجھے بچاؤ اور بہتر ہے کہ توہی مجکو قتل کر پر اسکو چھوڑ کہ وہ مجھے قتل کرے یعنے
اسکو مجھسے باز رکھہ کہ مین اسکی صورت دیکھنے سے پریشان حال ہوتا ہون تب خالد نے کہا لا محالہ وہی تیرا قاتل ہے
یہ ہلاک کرنے والا اپنے ہمسرونکا اور قتل کرنے والا اوردان ملک ترکمان کا ہے اور نیست و نابود کرنے والا
صلیب پرستون اور کافرونکا ہے یہ باتین ہورہی تھین کہ دفعۃً ضرار آگے بڑھ آئے اور تلوار کو نکالکر دیکر نعرہ مارا کہ او
دشمن خدا تیرے ضبع و مکر نے تجکو کچھ نہ بچایا کہ تونے صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کی یعنے
حیلے سے بلاکر دغا کی بعد ازان ضرار چاہتے تھے کہ اوسپر تلوار کا وار کرین ناگاہ خالد نے پکار کر کہا اے ضرار انکے تامل کرو
یہانتک کہ مین اوسکے قتل کا تمکو حکم کرون اور اوسی عرصے مین دیگر غول صحابہ کا آپہونچا وہ سب اوسکے قتل پر جھک پڑے
تو خالد نے اونکو منع کیا اور کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ راوی کہتا ہے اور بولص نے دیکھا اور اوسکو یقین ہوگیا کہ اوسپر بلا نازل
ہوگئی چنانچہ ضرار نے اوسکو قربوس یعنے زین کے ہرنے سے جکڑکر باندہ لیا پھر اوسکو اٹھا کر زمین پر دے مارا کہ اوسپر
غشی طاری ہوگئی پھر اوسنے اپنے ہاتھونکے اشارے سے امان مانگی کہ الامان الامان تب خالد نے کہا اے سگ
نصرانی امان نہین ہوتی مگر واسطے اہل ایمان کے اور تو وہ شخص ہے کہ تونے غدر و مکر کیا آخر جب ضرار نے خالد سے
یہ کلام سنا تو بے درنگ اوسکے داہنے شانے پر ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسکے بائین شانے سے نکلکر نوک تلوار چمکنے لگی

پھر وہ دشمن خدا زمین پر گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا آخر کار خدا نے بہت جلد اوسکی روح کو واصل جہنم کیا پھر اوسکے
اصحاب کو صحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا شروع کیا اور روم نے جب اپنے اوپر یہ بلا نازل دیکھی تو ان
سب نے ملکر حملہ کیا اور صحاب الفیل آگے بڑھے اور اون ہاتھیون پر بہت سے لوگ سوار تھے اور دونون جماعتین بھڑ
گئین اور دونون فریق لڑ گئے قتال شدید برپا ہوئی جنگ عظیم واقع ہوئی صفین جم گئین ہزارون گم گئے قیل و قال موقوف
جانین تلف ہوئین سر کٹنے لگے لوگ قتل ہونے لگے دلاورونکے جھرمٹ قتال کی شدت ہوئی بلائین عظیم واقع ہوئین
غبار بلند ہوا آسمان تاریک ہو گیا گھوڑونکی ٹاپونسے شرارے اوڑنے لگے گروہ حبشیونکی بکلمات کفر غل مچاتے تھے ایکطرف
گبرونکی چیخ تھی ایکطرف ترسایونکا خروش تھا اور اوسوقت اصحاب فیل قتال شدید کر رہے تھے اور فیل والونکے چار غول ہوگئے
تھے ایک گروہ میمنہ والونکے متصل تھا اور ایک گروہ میسرہ والونسے قریب تھا اور ایک فرقہ قلب کے نزدیک تھا اور
ایک جماعت جمیعت لشکر کی شریک تھی اور اہل نوبہ و بجات و روم باہمدیگر صیحہ و نعرہ زنی کرتے تھے فللہ در خالد بن الولید
یعنے حقتعالی خالد کے تئین جزائے خیر عطا کرے کہ اوسوقت عجیب اسلوب سے قتال شدید کر رہے تھے کہ کبھی میمنہ پر تھے تو کبھی
میسرہ پر جا پڑے اور کبھی قلب لشکر پر جا گرے اور یہی حال امیر عمرو بن العاص کا تھا کہ وہ بھی اودھر سے اودھر مارتے چلے جاتے
تھے اور اودھر سے اودھر نکل آتے تھے لیکن فضل بن العباس الہاشمی و قعقاع بن تمیمی و غانم بن عیاض الاشعری یہ لوگ
اوسوقت ساق لشکر یعنے پائین پر واسطے حراست و حفاظت نسوان و صبیان اور ذراری و جواری کے مامور تھے و اما
عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر و ہاشم بن مرقال یہ لوگ اپنے لشکر سے منقطع و جدا ہو کر ایک گروہ روم و حبش سے
جنگ کرتے تھے اور وہ غول تقریباً ہزار سوار کا تھا چنانچہ یہ سب بہادر اونکے درمیان گھس گئے تو اوس جگہ ایک بطریق
بڑا حملہ ور تھا اوسکا نام غریان بن منجائیل تھا جب اوسنے اپنے تئین اور اپنے اصحاب کو مبتلا اس بلا کا دیکھا تو وہ دوڑکر
اپنے صلیب کے قریب گیا تاکہ اوسکو بوسہ دیوے اور اوسکی زیارت کرے بعد ازان اوسنے رومیونکی زبان مین شور و
غوغا کیا تو اونھون نے صحابہ کو گھیر لیا اور ارادہ کیا کہ اونکو گرفتار کر لیوین ناگاہ عبدالرحمن بن ابی بکر نے بشتابی و چالاکی تمام
اوس بطریق پر حملہ کیا اور اوسوقت اوس بطریق پر خلعت دیبائے زرد رنگ بالائے زرہ آراستہ تھا اور اوسکے سر پر
خود درخشان گویا کوکب تابان تھا اور کمر مین پٹکا جواہر نگار تھا پھر اون دونون مین کچھہ دیر معرکہ رہا اور دونون باہمدیگر چالش
و کاوش کرتے رہے آخر عبدالرحمن نے اوسکو ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اوسکا دھڑ سے جدا جا پڑا پھر جب رومیون نے یہ حال
دیکھا تو اون سبنے یکبارگی عبدالرحمن اور اونکے اصحاب پر حملہ کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اونکے حملے پر صبر و تحمل کیا و
بر جائے خود مستقل اور ہر ایک اپنے صاحب و یار کی نصرت و مدد پر مشتغل رہے اور ہلاک ہونے پر یقین رکھتے تھے چنانچہ
عبدالرحمن کے دست راست پر جراحت شدید پہونچی کہ اوس سے خون اونکی زرہ پر بہتا تھا تب اونھون نے تلوار کو
دست چپ مین لیا اور قتال کرنے لگے اور ہاشم بن مرقال کے دست و عارض پر گیارہ زخم لگے تھے اور وہ بار بار اپنا گھوڑا

آپ پیچھے ہوکے لڑتے جاتے تھے وا فضل بن عباس اور اونکے برادران عمزاد یہ سب بھی لڑتے ہوے کبھی میمنہ پر جا پہونچے تھے اور کبھی میسرہ پر نکل جاتے تھے پھر ملنے والونسے مقاتلہ کرتے کرتے اوس غول پر جا پڑے جسمین عبد الرحمن عبد اللہ بن عمر و ہاشم بن مرقال تھے اور فضل وغیرہ نے دیکھا کہ عبد الرحمن کو رومی اپنے نرغے مین گھیرے ہین اور اونکے گھوڑے کو اونکے زیر ران سے پے کیا ہے اور اونکے اصحاب دشمنونکو اونسے ہنکاتے ہین اور عبد اللہ بن عمر کبھی تو بزور شمشیر شر کو انکو اونسے ہٹاتے ہین اور کبھی نیزہ سے دفع کرتے ہین اور اونکے زخمونسے بھی خون جاری ہے اور عبد اللہ بن عمر کے ہاتھ پر چند زخم کاری لگے تھے پھر جبکہ فضل نے یہ حال دیکھا تو اونھون نے اور اونکے اصحاب نے کہ یہ سب بیس سوار تھے سب نے یکبارگی حملہ و غلبہ کر دیا اور انکی صفونکو چیر کر اندر گھس گئے اور اون لوگونمین سے جو عبد الرحمن کو گھیرے تھے ایک سوار کے سر پر ایک تلوار ایسی ماری کہ خود کاٹ کر اوسکے دندان و زنخدان تک اوتر آئی آخر وہ تیورا کر زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا پھر حق تعالی نے بہت جلد اوسکی روح کو جہنم مین پہونچا دیا اور جب وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا تو عبد الرحمن جھپٹ کر اپنے گھوڑے پر سوار ہو بیٹھے اور یہ سب بالاتفاق مقاتلہ کرنے لگے یہانتک کہ دشمنونکو متفرق اور اپنے اصحاب سے دور کر دیا اور انکے جناح الیسر یعنی انکے لشکر کے بازوے چپ جو جماعت قبیلہ اوس اور ہمدان سے تھی سو ایک گروہ روم و حبش نے اون دونون قوم کیطرف باگ پھیری تو وہ دونون قوم اپنی جایگاہ سے ہٹ گئے اور اپنی پایگاہ کو چھوڑ کر اپنے سامنے بھاگے تب ابو ہریرہ اور اونکے پسر عبد اللہ اور مالک اشتر نے اون سبکو للکارا کہ اے قوم منھ پھیر پیٹھ نہ دو موت سے نہ بھاگو کیا تم چاہتے ہو کہ عار عرب اور ننگ عرب ہو گے اور شیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا غدر کروگے کیا تمنے قول اللہ عز وجل نہین سنا ہے فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْاَدْبَارَ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ الآیہ یعنے کافرونسے اپنی پشت نہ پھیرو اور جو کوئی آج اونسے اپنا پیچھا پھیریگا سواے پیچھا پھیرنا بقصد پھر پڑنے کے یا واسطے ملجانے دوسری جماعت اسلامیہ سے تو وہ مستوجب غضب خدا و سزاوار عذاب جہنم ہے اللہ اللہ جنت تو زیر سایہ شمشیر ہے اور مژدہ جنت و موعد شفاعت نزدیک قبر مصطفے ہے راوی کہتا ہے آخر اون فراریون نے ان لوگونکے کہنے پر کچھ التفات نکی اور انکا کلام اصلا نسنا پھر یہ سب فراری نزدیک غانم بن عیاض الاشعری و اونکے اصحاب اور نسوان اور صبیان کی پہونچے تو عورتین اونپر شور کرنے لگین اور اونکے منہ پر تھوڑی و پھٹکار کرتی تھین اور ان مغرورون نے ایسا ہی کچھ روز معرکہ یرموک کے بھی کیا تھا اور اصحاب نے انکے گھوڑونکے منہ پر چھڑیان مارین اور اوسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی کفار سے قتال شدید کر رہی تھی پھر جب غانم نے ان لوگونکا بھاگ آنا اور خولہ کا لڑنا دیکھا اور غانم کے ہمراہ قیس بن الحارث و رفاعہ بن زبیر المخزومی بھی سے تھے اور اہل نجدہ سے آزمودہ کار پانسو سوار تھے تب غانم نے اہل نجدہ کو آواز دی کہ اے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھو و بصدق نیت و ثبات قدم سب ملکر یکبارگی کفار پر حملہ کرو آخر جب کافرون نے ایسا دیکھا تو منہزم ہوئے راوی نے کہا اوسیطرح اول صبح سے عصر تک علی الاتصال میان فریقین تیغ زنی ہوتی رہی اور بالآخر

حق تعالی نے صحابہ پر نصرت نازل کی اور حال یہ ہوا کہ جسوقت اصحاب الفیل اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تیر اندازی
کر رہے تھے تو مفرج بن عیینۃ الفزاری اوس فیل کیطرف بڑھے جو چار سو فیل پر مقدم تھا اور سب کے آگے رہتا تھا اور اوسکی
ایک آنکھ مین بھالا مارا تو بھالے کی انی اوسکی آنکھ مین ایسی پیوست ہو گئی کہ اوسکو وہ کھینچ نسکے تب وہ ہاتھی چنگھاڑتا ہوا
بھاگا اور جو لوگ اوسپر سوار تھے اونکو اپنی پشت سے زمین پر گرا کر پاؤن سے کچل ڈالا اور جب وہ ہاتھی بھاگا اور سب
ہاتھی اوسکے پیچھے بھاگے اور اپنے اوپر کے سوارونکو زمین پر ڈالکر پیرونسے روند ڈالا اور مفرج نے اپنی قوم اور اپنے
اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان ہاتھیونکے پیچھون دوڑو اور انکی سونڈونکو کاٹ ڈالو کہ یہی انکے ہتیار ہین تب بنی فزارہ
و بنی افزاد و بنو علیس ہاتھیون پر جھپٹے اور اونکی سونڈون پر تلوارین مارکر ہلاک کر ڈالا یہانتک کہ ایک سو ساٹھ ہاتھی
مار ڈالے اور جو لوگ اونپر سوار تھے اونکو بھی قتل کیا پھر اسیطرح قوم مین علی الاتصال قتال شدید برپا رہی اور حملے پر حملے برابر
ہوتے رہے یہانتک کہ رات ہو گئی اور تاریکی شب درمیان فریقین حائل ہوئی اور رومی و حبشی اپنی لشکرگاہ کیطرف پھر گئے
پھر مسلمانون نے اپنے مقتولونکو تفحص کیا تو وہ دو سو چالیس مرد تھے کہ حق تعالی نے اونکے تئین شہادت نصیب کی اور
مشرکون نے جو اپنے بیان کے کشتونکا شمار کیا تو وہ پانچ ہزار آدمی تھے اہل نوبہ و بجات اور روم سے چنانچہ اہل اسلام
اپنے مقام پر شب باش ہو کر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور قرآن خوانی مین مشغول رہے اور راتون رات شہیدونکو دفن کیا
پھر جب صبح ہوئی تو اوٹھے اور اپنی تیاری کرنے لگے ناگہان رومی اور زنگی اپنے ساز و سامان سے آگے بڑھے اور اپنی زرق
و برق ظاہر کرنے لگے اور اونھون نے اپنی جمعیت کی پانچ صفین کین اور ہر ایک صف چالیس چالیس ہزار سوار کی تھی
اور پیدل پچاس ہزار آدمی تھے قیس بن علقمہ کہتے تھے کہ مین معرکۂ عراق مین شریک تھا اور مینے جنود کسری و جرمق اور
یرموک اور اجنادین کو معائنہ کیا اور جنگ مصر و قبط بھی دیکھی اور فتح اسکندریہ و دمیاط مین حاضر تھا مگر کثرت وہان کے
لشکرونکی ایسی تھی جیسی کہ دیار دہشور مین وفور فوجونکی تھی غرض کہ جب ہمنے فوج رومیونکی آتے دیکھی تو اوسوقت خالد
درمیان صفونکے پھر کر لوگونسے خطاب کرتے تھے کہ مثل آج کے دیار مصر و صعید مین پھر کبھی ایسی کثرت فوجونکی دیکھوگے
اگر انکو تم توڑ دو اور شکست دیدو تو پھر کبھی کوئی یہان تمھاری مقاومت کے لیے کھڑا نہو گا پس چاہیے کہ اپنی نیتونکو
جہاد مین خالص کرو اور صبر و استقلال کو اپنے اوپر لازم کر لو اور زنہار کہ پشت پھیرو کہ مستوجب نار جہنم ہوگے اور شانون سے
شانے ملائے رہو یعنی صف باندھے رہو اور متفرق نہو اور حملہ کرنے مین سبقت نکرو جب تک کہ مین تمکو حکم دون
راوی نے کہا پھر جب بطریقون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آمادۂ جنگ ہین تو ہر ایک دوسرے کو
اغوائے شجاعت و دلاوری کرنے لگا چنانچہ بولص مقتول کا بھائی بطرس اون بطریقون سے کہنے لگا تم خوب جان لو کہ
اگر تم اس مرتبہ جمعیت مسلمانون کی توڑ دوگے تو بعد اسکے کبھی کوئی تمسے مقاومت کے لیے قائم نہوگا اور اگر اوسوقت
تم ایسا نکروگے تو یہ سب تمھاری بلاد کے مالک ہو جاوینگے اور تمھارے مردونکو قتل کرینگے اور تمھارے عورتونکو و تمھارے لڑکونکو بندی بنا دینگے

لاجرم تمکو صبر و استقامت لازم ہے اور چاہیے کہ حملہ تمہارا یکبارگی ہو اور تم پراگندہ نہو جاؤ اور فیلان جنگی کو آگے کر لو اور پیدلونکو
اپنے پشت پر رکھو اور صلیب سے استعانت و استمداد کرو کہ وہ تمہاری نصرت و مدد کریگا راوی نے کہا اوسوقت عمرو بن العاص
اور خالد بن الولید کہنے لگے ہم دیکھتے ہین کہ ہماری قوم مین سے کون ہمارے سامنے آتا ہے کہ وہ دشمنون کے مقابلے پر
جاوے یہ سنتے ہی فضل بن عباس آگے آئے اور کہنے لگے مین جاتا ہون یہ کہکر وہ چلے یہانتک کہ اوس قوم سے
قریب ہوئے اور اونکے ساز و سامان کو دیکھا کہ شعاعین تلوارون اور نیزونکی آنکھونکو خیرہ کرتی تھین اور نشانونکے پھریرے
گویا کہ کرگس پر و بال کھولے ہوئے تھے پھر جب اون لوگون نے فضل کو دیکھا تو بولے کہ یہ سوار مسلمانونمین سے جو آیا ہے
تو شک نہین کہ وہ طلیعہ و دیدبان ہے پس تم مین سے کون اسکی طرف مبادرت کرتا ہے اور اسکو کون پکڑ لاتا ہے یہ
سنکر تیس سوار دوڑ پڑے اور فضل نے جب اونکو اپنی طرف آتے دیکھا تو پھر پڑے گویا بھاگے جاتے تھے اور تھوڑی دور
گھوڑا بھگا لیگئے یہانتک کہ کچھ بعد ہوگیا تو قدم قدم چلے جب وہ لوگ نزدیک آئے تو یکبارگی اپنے گھوڑے کی باگ
پھیری اور پہلا سوار جو مقدم تھا اوسکو قتل کر کے تیسرے سوار کو بھی مار لیا تب اون لوگونکے دلونمین اس طرز کی جنگ
سے فضل کا خوف و رعب سما گیا اور بھاگے تب اونھون نے اونکا پیچھا کیا پھر تو سوار پر سوار مارتے گراتے چلے جاتے
تھے تا آنکہ اونمین سے بیس سوار قتل کیے اور باقی دس سوار جب اپنے لشکر کے نزدیک پہونچے تو فضل وہانسے پھر کر اپنے
لشکر مین آئے اور مسلمانونکو اس کیفیت سے خبر دی تب سب نے کہا اے پسر عم رسول اللہ تمنے اپنے تئین بڑے مہلکے
و مخاطرے مین ڈال دیا تھا اونھون نے کہا جب قوم نے بمجرد قصد کیا تو مینے خوف اس بات کا کیا کہ مبادا خدا میرے تئین
میں بھاگتا دکھاوے تو مینے بخلوص نیت و باخلاص درست جہاد کیا تو آخر حق تعالی نے مجکو اونپر فتح و نصرت بخشی اور بیقین جانو
کہ وہ لوگ ہمارے لیے غنیمت اور ہمارے حصے مین ہین انشاء اللہ تعالی اور راوی کہتا ہے کہ بعد ازان خالد و عمرو ترتیب
لشکر مین متوجہ ہوئے اور میمنہ و میسرہ و جناحین سے آراستہ کیا جیسا کہ حال صف آرائی روز اول کا ابھی آگے بیان ہو چکا
و بعد ازان عمرو نے زیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو پایین و موخر لشکر مین گرداگرد نسوان و صبیان و مال و اسباب کے
از برائے حراست و حفاظت مقرر و مامور کر دیا اور اونکے ساتھ ہزار سوار تعینات کر دیے اور اون مستورات مین وہ عورتین
بھی تھین جنکا ذکر سابق بذکر جنگ اجنادین اور یرموک کے ہو چکا ہے اور وہ یہ تھین مثل عفیرہ بنت غفار و ام ابان بنت
عتبہ و اخت ہند و خولہ دختر ازور و مزروعہ دختر علوق و سلمہ دختر زراع و لبنا دختر سوار و سلمی دختر نعمان و ہند بنت عمرو و
زینب انصاریہ اور یہ سب وہ عورتین ہین جو شجاعت مین معروف تھین تب اونسے خالد نے کہا اے دختران عرب
البتہ تمنے وہ کام کیے ہین کہ خدا اور رسول و مسلمانونکو رضامند کیا ہے و البتہ ذکر تمہارا باقی و یادگار رہیگا کہ دختران ترک و روم
چینا بعد ہمین و وقتا فوقتا تمہارا چرچا کرینگی اور دیکھو کہ دروازے جنان کے تمہارے لیے کھلے ہین اور دروازے
جہنم تمہارے اعدا کے واسطے کھولے ہین اور مین تمکو اس بات پر تاکید کرتا ہون کہ جب روم و ترک تمہاری طرف آوین

تو تم اپنی جانب سے ایسی قتال کرو جیسی تمنے روز معرکۂ اجنادین و روز ہنگامۂ یرموک کے جنگ کی تھی اور اگر کسی کو تم اپنے یہان سے بھاگتے دیکھو تو اوسکے تئین چھڑیان مارو اور اوسکے فرزند کو اوسکے سامنے پیش کرو اور اوس سے کہو کہ تو اپنے اہل و اطفال کو چھوڑ کر کہان جاتا ہی اور سائر مسلمانونکو اپنی کلمات سے جنگ پر آمادہ و برانگیختہ کرو یہ سنکر اون عورتون نے جواب دیا کہ اے امیر ہمارے خوشی نہین ہے مگر اوسوقت کہ ہم تمہارے سامنے مرین اے ابو سلیمان ضرور ضرور ہم رومیون اور زنگیونکو یہانتک مارینگی پھر ہمارے لیے کوئی عذر باقی نرہجاوے یہ سنکے خالد اونکے مشکور ہوئے اور پھر صفوف مسلمانون مین آئے اور اپنے گھوڑے پر سوار اونکے درمیان پھرنے لگے اور لوگونکو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے کہ اے یارو تم اپنی قوم کی نصرت کرو اور دشمنونکو قتل کرو اور راہ خدا مین اپنے تئین قائم برجا و مستقل رکھو اور دشمنان خدا کی قتال پر صبر و استقامت کرو اور اپنے ننگ و ناموس کیطرف سے جنگ کرو اور جب تک مین تمکو حکم کرون تم حملہ کرنے مین سبقت نکرو اور چاہیے کہ تیر تمہاری کمان واحد سے نکلین یعنے سبھونکے تیر ایک ساتھ چلین کیونکہ جب تیر مجتمع ہوکر چلینگے تو اس سے خالی نہین ہے کہ اونمین اکثر سہم صائب ضرور ہونگے یعنے اس صورت مین کوئی تو نشانے اور زد پر پہونچا کریگا اور چاہیے کہ تم صابر و ثابت رہو اور دونکو بھی امر بصبر و استقلال کرو اور باخود ہا ربط و اتفاق رکھو تا فلاح پاؤ اور خوب جان لو کہ کبھی تمنے اپنے سامنے مثل اس جماعت کے مقابلہ و مقاتلہ نہین کیا ہے کیونکہ یہ سب اپنی قوم کے سردار و امرا و ملوک ہین یہ سنکے لوگون نے جواب دیا سمعًا و طاعۃ یعنے ہمنے ارشاد آپکا بگوش جان سنا اور بسر و چشم بجا لائے و بعد ازان خالد آگے بڑھے اور جماعت قلب لشکر مین جہان عمرو بن عاص تھے وہین جاکر ٹھہرے اور عمرو بن عاص کے پاس یہ لوگ مجتمع تھے مثل عبدالرحمن بن ابی بکر و قیس بن ہبیرہ و رافع بن عمیرۃ الطائی و مسیب بن نجیبۃ الفزاری و ذو الکلاع الحمیری و ربیعۃ بن عباس و مالک اشتر و عباس بن مرداس السلمی اور مثل انکے بقیۂ امرا موجود تھے بعد ازان یہ سب بطمانینت خاطر و برفتار با وقار آگے بڑھے پھر جب رومیون اور زنگیون نے دیکھا کہ عرب بڑھے آتے ہین تو وہ بھی چلے اور حال یہ تھا کہ اونکی کثرت سے وہ سرزمین طولًا و عرضًا تمام پر تھی پھر جب دونون گروہ باہم دوچار ہوئے اور دونون جماعتین بھڑ گئین اور رومیون نے آرائش اپنے صلیبون اور نمائش اپنے نشانون کی ظاہر کی اور آوازین اپنی بکلمات کفر و شرک بلند کین اوسوقت ایک راہب کبیر یعنے ایک بڑا دیرانی جبہ سیاہ پہنے ہوئے اور کلاہ کلان بر سر و زنار در بر سامنے نکلا اور بزبان عربی گویا ہوا کہ اَیُّکُمْ اَمِیْرُ الْقَوْمِ مُخَاطِبِیْ یعنے تم مین سردار قوم کون ہے کہ وہ مجھسے کلام کرے یہ سنکے خالد اوسکے روبرو گئے تو اوسنے کہا اَنْتَ اَمِیْرُ الْقَوْمِ یعنے کیا تو ہی رئیس قوم ہے خالد نے کہا کَذٰلِکَ یَزْعُمُوْنَ مَا دُمْتُ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ کہ ہان یون ہی لوگ گمان کرتے ہین اوسوقت تک کہ مین طاعت خدا و سنت نبی پر قائم ہون پھر جسوقت مین اس سے بدل جاؤن اور سنت سے ہو کر بدل ڈالون تو پھر اونپر میری اطاعت و سرداری نہین ہے یہ سنکے راہب نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم اکثر بلاد پر مالک و متصرف ہونے ہو اور اب تمنے عزم کیا ہے اون بلاد کیطرف جسپر کسی ملک نے ملوک مین سے کبھی جرأت و جسارت

نہین کی ہے کہ ان دیار مین معارضہ و مداخلت کرے اور اکثر ملوک نے ارادہ اس دیار کا کیا مگر محروم و نامراد پھر گئے اور اپنی جانین انہین بلاد مین کھپا گئے اور ایسا نہین ہے کہ ہمیشہ تمہارے ہی لیے نصرت ہو سو یہان کے ملوک نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ اگر تم تامل کرو تو ہم تمہارے لیے کچھ مال جمع کرین اور تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک چادر اور عمامہ اور ایک ایک دینار دینگے اور خاص تیرے لیے سو چادر و عمامہ اور سو دینار دینگے اور ہر ایک کے لیے ایک ایک بار شتر گندم و جو کا اور خاص تیرے لیے دس دس بار گندم و جو سے اور تمہارے صاحب و مالک عمر کے واسطے دس ہزار دینار اور اسی قدر عمامے اور کپڑے اور بار ہائے شتر پر از گندم و جو پھر یہ سب کچھ تم ہم سے لو اور یہان سے چلے جاؤ اور اپنی جانونکو بچاؤ کیونکہ ہم لوگ بے شمار مثل ٹڈی دل ہین اور تم ہمکو مثل اون لوگون کے نسمجھو جنکا تمنے مقابلہ کیا ہے اہل زمین یعنی روم اور اہل شام و قبط سے کیونکہ اس لشکر مین اہل نوبہ اور بجارۃ اور روم و حبش سے موجود ہین اور بڑے بڑے بطارقہ یعنی رؤسائے نصاریٰ اور بڑے بڑے اساقفہ یعنی پیشوایان ترسا شریک ہین اور ہم بلاد روم و حبش سے اسقدر کثرت سے فراہم کرینگے جنکی تاب نہ لا سکوگے اور تم بالفعل انہین چند بجدہ جوانمردون سے دوچار ہوئے ہو جو سر دست ہمارے پاس وارد ہوئے ہین درحالیکہ بقیۂ روم ابھی تمہارے لیے نہین آئے ہین صرف اوسیقدر لوگ بھیجے گئے ہین جو تم سے جنگ کرنے کو کفایت کرتے ہین یہ سنکے خالد نے جواب دیا کہ واللہ ہم تمہارے یہان سے نہ پھر جاوینگے مگر تین صورتون مین ایک صورت سے کہ یا تو تم ہمارے دین مین داخل ہو یا جزیہ دو یا لڑو اور جو کہ تو نے ذکر اپنے لشکر کا بشمار ملخ کیا ہے تو حال یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ہمسے وعدہ فتح کیا ہے زبان سے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اپنی کتاب مجید مین بھی وعدۂ ظفر ہمارے لیے ارشاد فرمایا ہے اور جو کہ تو نے لباس و عمامہ وغیرہ دینے کا ذکر کیا تو عنقریب ہے کہ ہم خود تمہارے لباس و عمامے لینگے اور تمہارے تمام بلاد کے مالک ہونگے جیسا کہ ہم مالک ملک شام و مصر و عراق و یمن و حجاز و روم کے ہوئے ہین یہ سنکے راہب نے کہا مین پھر کر جاتا ہون اور اپنے اصحاب کو اس کلام کی خبر کرتا ہون کیونکہ مین پیشگاہ بطلوس والی بہنسا سے بھیجا ہوا پاس والی اہناس کے آیا تھا سو یہان جملہ ملوک و بطریقون نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے اب مین اونکے پاس جاکر تمہارا جواب اونسے بیان کرتا ہون بعد ازان وہ راہب جہان سے آیا تھا وہان چلا گیا پھر جب اوسنے جاکر بطریقون سے جواب خالد بیان کیا تو اونھون نے اپنے ملوک کو لکھ بھیجا اور جواب خالد مشتمل بر قتال مندرج کیا پھر جسوقت یہ جواب پاس اون ملوک کے پہونچا تب لشکر روم و حبش روانہ ہوئے اور قطار ہاتھیونکی اپنے سامنے مقدم کی اور ہاتھیون کے آگے آگے پرا بید لونکا کیا اونکے ہاتھون مین تلوارین اور تیر و کمان اور بھالے و برچھے تھے اوسوقت فضل بن عباس و رفاعۃ بن زبیر المحاربی و قعقاع بن عمرو التمیمی و شرحبیل بن حسنہ و مقداد بن اسود الکندی و معاذ بن جبل وغیرہ نے پکار کر مسلمین سے خطاب کیا کہ اے مسلمانو یقین رکھو اس بات پر کہ دروازے جنت کے کھلے ہین اور ملائکہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہین

اور حورین بازینت و آرائش غرفات جنت سے جھانکتی ہین وبعدازان یہ آیت پڑھنے لگے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے حق تعالیٰ نے اہل ایمان سے اونکی جانون اور اونکے مالونکو
مول لیا ہے اس بدلے مین کہ اونکے لیے جنت ہے یعنے اونکی جان اور اونکے مال کے بدلے مین بہشت اونکے لیے
مقرر کی ہے بعدازان اون لوگون نے صفین آراستہ کین اور خالد نے پیش صفوف کھڑے ہوکر کہا کہ ہر ایک جماعت
باہمیکدیگر سے ملے رہو اور مستقل و ثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جمعیت اعدا تمسے دہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے
تو چاہیے کہ جنگ کو اتنا طول دو کہ وقت عصر آجاوے اسلیے کہ وہ ساعت نصر ہے اعدا پر اور خبردار کہ پشت پھیرو
اور روگردانی کرو اور برکات و اعانت خدا پر تکیہ کرکے سبقت کرو راوی نے کہا پھر اودھر سے زنگیون اور
بربریون اور نوبیون و اہل بجاوت نے ہجوم و نرغہ کیا یہانتک کہ جب دونون طرف کی جماعتین باہمدیگر نزدیک
ہوگئین تو اصحاب فیل نے تیراندازی شروع کردی اور اس کثرت سے تیر چلے گویا ٹڈیونکا دل آتا ہے یہانتک کہ
اونمین اکثر مردان کارکام آئے اور بہت سے جوانمرد زخمی ہوگئے اور اوسوقت حال خالد کا یہ تھا کہ وہ تیغ زنی
کرتے ہوئے کبھی تو میمنۂ اعدا پر جاتے تھے اور کبھی میسرہ پر آتے تھے اور اصحاب الفیل مین سے ایک گروہ زنگیون
اور بربریونکا ایسا تھا کہ وہ ایک جاساکن و مقیم رہتے تھے اونکو قواد کہتے تھے اونکے اوپر کے لبون مین سوراخ ہوتا تھا
اونمین حلقے مسی و برنجی پڑے ہوتے تھے اور شروع جنگ مین وہ قواد (یعنی سرگروہ) اپنی جاسے حرکت نکرتے تھے مگر جبکہ
ہنگامہ حرب گرم ہوتا تھا اور شدت رزم ہوتی تھی تب وہ نکلتے تھے اور وہ زنگی جنگی بڑے لمبے قد والے تھے کہ ہر ایک
اونمین کا بلندی قامت مین دس گز کا تھا پھر جسوقت مستعد جنگ ہوتے تھے تو اونکے حلقونمین زنجیر ڈالی جاتی تھی اور زنجیر کے
دونون سرے الگ الگ بربری کے ہاتھمین ہوتے تھے اگر درمیان فریقین کے صلح ہوگئی تو خیر نہین تو وہ بربری
زنجیرین زنگیونکی کھینچتے ہوئے رزمگاہ مین لیجاکر چھوڑ دیتے تھے اور اونکے ہاتھونمین لمبے لمبے گرز آہنی دیدیتے تھے تو وہ
سوار کو مع گھوڑے ایک ضربت مین قتل کر ڈالتے تھے اور اونمین حبشیونمین وہ حبشی تھے جو فیل سوار تھے اور اونکے
اوپر سے قتال کرتے تھے پھر جسوقت دونون جماعتین طرفین سے مقابل ہوئین تو وہ قواد لائے گئے اور اونکے
بدن پر شانے سے تا سینہ شیر کی کھال مضبوط بندش سے لپیٹی تھی اور اسیطرح اونکی کمرین بھی رسیون اور زنجیرون
سے محکم بندھی تھین اور باقی جسم اونکا برہنہ اور سر اونکے ننگے تھے اور اونکے ہاتھونمین گرز تھے اور بربری اونکی زنجیرین
پکڑے ہوئے کھینچتے ہوئے میدانمین لائے اور لشکر اسلام منتظر تھے کہ کب اونکو حکم حملہ کرنے کا ہوتا ہے پھر جسوقت
مسلمانون نے یہ حال اون قواد اور فیل و فیل سوارونکا دیکھا تو مردان جانباز ثابت قدم اور قوی دل سے ہے اور
مسلمانونمین سے بعضے خوف مین آگئے اور گھبرا گئے ناگاہ لشکر مخالف سے ایک بطریق جسکا نام بطرس جو برادر بولس
مقتول کا تھا میدانمین نکلا اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اور اوس گھوڑے پر ہاتھی کی کھال کی پاکھر پڑی تھی اوس

حال سے بطرس سرگرم قتال ہوا راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی خالد بن اسلم نے طریف بن طارق الازدی سے اوسنے کہا جب اوس بطریق نے ایسا کیا تو قبیلۂ ازد اوسکے سامنے سے بھاگ نکلا اوسوقت ایک سوار لشکر اسلام سے نکلکر گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ برہنہ تن تھا یعنے زرہ پوش نتھا جب قوم مخالف سے قریب ہوا تو یہ اشعار رجز پڑھنے لگا شعار

أَلَا تُكُمْ شِبْهُ الرُّخَامِ إِذَا مَشَى
وَأَصْبَحَ مَوْلَاهَا عَنِ السَّعْيِ نَاعِمَا

لَقَدْ مَلَكَتْ يُمْنَى سِنَانًا وَصَارِمًا
عَلَيْهِ شُجَاعُ الْمُصْرِخِي الْقَشَاعِمَا
وَقَدْ مَلَكَ اللَّيْثُ الْغَضَنْفَرُ جَمِيعَهَا

أُذِلُّ بِدَاةَ السُّودَانِ جِئْتُ نَادِمًا
وَلَا كَأَغْنَامٍ مُضِيْنَ بِقَفْرَةٍ
وَأَصْبَحَ فِيهَا بِالْمَخَالِبِ حَاطِمَا

یعنے مین مالک ہون سنان و شمشیر کا ذلیل وخوار کرتا ہون دشمنونکو جسوقت میدان مین سامنے آتا ہون اور اونکو مانند سنگ گسترده یعنے بچھے ہوئے پتھر کیطرح زمین پر افتادہ چھوڑتا ہون جسطرح کہ اوسپر مردان شجاع روندتے چلتے ہین اور مرد شجاع وہ جو فریادرس وآزاد و بزرگ منش ہین ورنہ اون بھیڑونکیطرح ہون جنکا گذر دشت و بیابان مین ہوا اور اونکا مالک ونگی سعی حراست سے خواب غفلت مین ہے اور اوسوقت اون بھیڑون پر شیر حملہ آور قابو پا کر اونمین جا لگھسا اور اونکو ناخون پنجون سے پھاڑ ڈالا (مترجم کہتا ہے دونون شعر اخیر کے مضمون سے غرض اوس سوار رجز خوان کی یہ ہے کہ اگرچہ مین اس میدان مین تنہا ہون مگر امید ہمارا اور ہمارے مددگار ہمسے غافل نہین ہین) راوی کہتا ہے کہ پھر اوس سوار نے یہ اشعار پڑھ کر ایک نعرہ مارا کہ مین ضرار بن ازور ہون مین قاتل ملوک شام ہون مین ناصر دین اسلام ہون اور مین تسلط و غلبہ کرنے والا اون لوگون پر ہون جو خدا کے ساتھ کفر و شرک کرتے ہین اور مین قاتل ہون بولص کا جو سلک خذلان و طغیان تھا پھر جسوقت رومیون نے کلام ضرار کا سنا تو جو لوگ مقابلے پر تھے وہ اپنے پیچھے ہٹے اوسوقت ضرار کو اونپر طمع فیروزی ہوئی کہ ناگاہ اونھون نے حملہ کیا یہ دیکھکر بطرس بولا یہ کون ہے جو برابر لڑ رہا ہے اور وہ برہنہ تن ہے یعنے زرہ وغیرہ سے اور کبھی تیغ زنی کرتا ہے اور کبھی نیزہ بازی کرتا ہے اوسکے لوگون نے کہا یہ ضرار بن ازور ہے یہ سنکر وہ لعین متحیر ہوا اور کہنے لگا یہی شخص میرے بھائی بولص کا قاتل ہے مین خواہش رکھتا ہون کہ اس سے اپنے بھائی کے خون کا بدلا لون پھر جب اوسنے قصد خروج کیا تو ایک اور بطریق نے جو بطریقونکا سردار اور اوسکا نام بھی بولص تھا بطرس پر سبقت کرکے کہنے لگا مین تیرے بھائی کے خون کا عوض لونگا یہ کہکر اوسنے ضرار پر حملہ کیا پھر تھوڑی دیر اون دونون مین آویزش و کاوش ہی اور دونون آپسمین ڈپٹ جھپٹ کرتے رہے پھر ایک ساعت سے زیادہ دیر نہوئی تھی کہ ضرار نے اوسکے سینے مین ایک نیزہ مارا کہ اوسکی زرہ توڑکر نوک سنان پشت سے باہر نکل آئی اور کشتہ اوسکا زمین پر گرا اور واصل جہنم ہوا یہ دیکھکر بطرس کہنے لگا یہ شخص مگر جن ہے اور لازم نہین ہے انسان کو کہ جن سے مقاتلہ کرے بعد ازان اوسنے اپنی زرہ حربی پہنی اور اپنے سر کو مغفر سے مضبوط باندھا اور بالاے زرہ حربی کے زرہ زیبائشی پہنکر بقصد ضرار برآمد ہوا اوسوقت اون بطریقان

جوان مین سے ایک وہ بطریق نے جسکا نام شدیم اور مین تھا بطریس پر سبقت کرکے قسم کھائی کہ میرے سوا کوئی غیر اس
سوار سے لڑنے نجاوے ... حملہ اوسنے ضرار پر حملہ کیا اور بولا دونک والقتال یعنے قریب آ اور اس قتال کو راوی
کہتا ہے کہ ضرار نے یہ کلام اوسکا نہین سمجھا کہ وہ کیا کہتا ہے پھر اوس بطریق نے حملہ کیا اور حملہ کرتے ہوئے ایک صلیب طلائی جو
اپنے گلے مین لٹکائے تھا اوسکو نکالا اور اوس سے استمداد کی تب ضرار ہنسنے لگے اور بولے تو اس صلیب سے استعانت کرتا ہے
اور ہم ملک دیان رب انس و جان سے استعانت کرتے ہین بعد ازان اون دونون نے فنون اپنی اپنی سپاہگری کے دکھلائے
جسے دیکھکر آدمی ڈر جائے اوس وقت خالد اور دیگر امرا نے پکار کر آواز دی کہ اے ضرار ہقدر سستی و تاخیر کیون ہے
کہ تیرے لیے در جنت مفتوح ہے اور تیرے دشمن کے واسطے دروازہ جہنم وا ہے یہ سنکر ضرار ہوشیار ہوگئے اور
اوس بطریق پر حملہ کیا اور ادھر سے رومی نے اپنے صاحب کو آواز دی پھر انمین حرب عظیم واقع ہوئی اور آفتاب نے
اپنی تابش ڈالی اور جنگ برابر برپا رہی یہانتک کہ اون دونونکے بازو شل ہوگئے اور زیر ران اون دونون کے
گھوڑے پسینے پسینے ہوگئے تب بطریق نے ضرار سے اشارہ کیا کہ پیدل ہو جاؤ اور خود بھی اپنے گھوڑے سے
اوتر پڑا اسلیے کہ اوسکو دونون گھوڑون پر ترس و رحم آیا ناگاہ بطارقونکے رئیس نے ایک گھوڑا جسپر جھل و پالکھر حریری
پڑی تھی اوس بطریق کی سواری کے لیے بھیجا یعنے اوسکا گھوڑا بدل دیا پھر جب ضرار نے یہ حال دیکھا تو اپنے
گھوڑے کو ڈانٹ کر کہا اے گھوڑے اسوقت میرے ساتھ ثابت قدمی کر نہین تو مین تیری شکایت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے کرونگا تب گھوڑے کی آنکھونسے اشک رواں ہوئے اور ہمہمہ کرنے لگا پھر اوسنے اپنی معتاد کی
رفتار سے بہت زیادہ تیز روی کی اور ضرار نے اوس بطریق پر حملہ کیا آخر کار اوسکو نیزہ مار کر زمین پر گرا دیا اور اوسکا گھوڑا
لے لیا اور ارادہ اوسکے قتل کا کیا کہ ناگاہ رومیونکا ایک غول نکلا اور اونکے ساتھ اونکا ایک بزرگ سگ تھا اوسکا نام
شاؤل اور وہ زمرہ بطارقان حمص مین سے ایک بطریق تھا پھر ان سبنے آخر ضرار کو گھیر لیا اور شاؤل کے سر پر
سونے کا تاج تھا پھر جب صحابہ نے اس گروہ کو دیکھا کہ ضرار کے اوپر نکلا ہے اور شاؤل کے سر پر تاج چمک رہا ہے
تو وہ سب خالد سے کہنے لگے کیا سبب ہے جو ہم اپنے صاحب کی نصرت سے تقاعد و تہاون کرتے ہین وحال آنکہ
رومیون نے اوسکو گھیر لیا ہے یہ سنکے خالد نکل پڑے اور دس مرد خیار قوم سے چنکر اپنے ہمراہ لیے کہ وہ فضل بن عباس
بن عبد المطلب تھے اور اور اونکے بھائی اور عبد اللہ بن جعفر اور مسلم وعلی اولاد عقیل اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور
عبد الرحمان بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن المقداد پھر ان دلاورون نے اپنے بھالے سنبھالے
اور گھوڑونکی لگامین چھوڑ دین یعنے باگین لین اور ضرار روم کے مقابل بصبر و ثبات قائم رہے یہانتک کہ خالد مع امرا
موصوفین کے اون تک پہنچے اور آواز دی کہ اے ضرار نصرت و فتح تیرے پاس آپہنچی اور خوف و ہراس
تجھسے دور ہوا سو اب تو ان کافرون سے اندیشہ نکر اور حق تعالیٰ سے استعانت کر ضرار نے کہا مین منجانب اللہ

لشائش ورستگاری سے کیا ہی قریب تر ہوا ہون چنانچہ یہ لوگ اون لوگون سے باہم ملاقی و مقابل ہوئے اور ضرار او سوقت
دشمنون کے ساتھہ مشغول تھے اور خالد بطلب و تلاش صاحب تاج و دستار کے مصروف ہوئے اور شائول نے جو
دیکھا کہ گروہ مسلمانون نے ضرار کو حلقے مین کر لیا اور اپنی جماعت کو مبتلاے بلا دیکھا او سوقت شائول مدہوش ہو گیا
اور اوسکے بدن مین رعشہ پڑ گیا اور ضرار اپنے خصم کے ساتھہ مشتغل بجنگ تھے آخر اوسنے ارادہ گریز کا کیا تب ضرار نے
اپنے گھوڑے سے اوتر کر اوسکا پیچھا کیا یہانتک کہ اوس سے لاحق ہوگئے پھر نیزہ اپنے ہاتھہ سے ڈالدیا اور لپٹ
گئے اور دونون نے ایک دوسرے کا بازو پکڑ لیا اور باہم کشتی ہوئی اور یہ دشمن خدا جسامت مین گویا ایک
پارہ کوہ تھا اور ضرار لاغر جسم تھے مگر یہ کہ حق تعالی نے اونکو توانائی اور قوت عطا کی تھی پھر جب اون دونون کو بڑی
تا دیر رہی آخر ضرار نے اپنا ہاتھہ اوسکی کمر مین ڈالکر اوٹھا لیا او زمین پر دے مارا او سوقت وہ لعین اپنے بطارقونکو
پکارنے لگا اور مدد کو بلاتا تھا یہ دیکھکر رومیون اور زنگیو نمین شور و غوغا پڑ گیا اور صحابہ مین واہ واہ کی دہوم ہوئی
اور اوس حالت مین ضرار نے اوسکو مہلت ندی کہ اوسپر تیرہ بیٹھے اور وہ نیچے سے اونٹ کیطرح بلبلاتا تھا او سوقت
ضرار نے اپنی تلوار کھینچی اور موقع پاکر اوسکو نحر کیا یعنے اوسکے سینے مین بھونک دی اور قتل کیا اور اوسنے ہنگام نحر
ایسی چیخ ماری تھی کہ لشکرون نے سنی تب رومیون اور زنگیون نے دھاوا کیا اور جب ضرار نے یہ دیکھا تو فوراً
اوسکا سر کاٹ کر اوسکے سینے سے اوتر آئے اور اوس سر بریدہ سے خون ٹپکتا تھا اور مسلمانون مین صداے تکبیر بلند
تھی پھر دونون فریق باہم متقابل ہوئے اور زور آور دونین کشاکشی ہونے لگی جنگ عظیم برپا ہوئی قتال نے زور پکڑا
بدنون سے عرق بہنے لگے پتلیان آنکھونکی پھر گئین آنکھین ڈگڈگاتی تھین مصیبتین عظیم نازل ہوئین جہان تاریک ہو گیا
چکی اس لڑائی کی بڑے زور شور سے چل رہی تھی نیزہ بازی و تیغ زنی کو بڑی قوت ہوئی سینے تنگ تھے شدائد
امور سے لوگ دنگ تھے رابین بند تھین شانے کٹے پڑے تھے تونکے پرزے پرزے بند بند جدا تھے اور سوا
انکے اور کچھ نظر نہین آتا تھا کہ فوارے خون کے اوڑتے تھے یا وار کرنے پر ہاتھہ کھلے تھے یا گھوڑے دوڑتے
تھے غرض کہ زنگیون اور زنجیر والون نے کہ وہ بڑے سرکش اور شدید الکفر تھے یکبارگی نرغہ کیا اور گرز آہنی
مارنے لگے اور روز بہت سخت تھا کہ اہل شجاعت کو یاس تھی اور اہل جبن گریزان تھے اور باقی مردم حیران تھے
اور اوہر لشکر اسلام مین عمرو بن العاص لوگونکو قتال پر ترغیب دیتے تھے اور کہتے تھے اے اصحاب اے حاملان
قرآن یاد کرو غرف جنان کو اور اہل ایمان اونکا یہ کلام سنکر خوش ہوتے تھے اور باہم اظہار نشاط و سرور کرتے
تھے اور حال زنگیونکا یہ تھا کہ وہ گرز گران سے سوارون اور گھوڑونکو یکبارگی قتل کرتے تھے اور اسیطرح فیل سوار
تیر و نیزے مارتے تھے یہانتک کہ وقت عصر داخل ہوا اور اوسوقت تک فریقین سے خلق کثیر قتل ہو چکی تھی
پھر اوسوقت خالد نے اپنے خصم شائول پر قابو پاکر نیزہ اوسکے سینے مین مارا کہ نوک سنان اوسکی پشت سے

پارہ ہو کر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون میں لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور راوی نے کہا جسوقت بلائے عظیم و قتال شدید برپا تھی تو رفاعۃ المحاربی نے پانسو مرد میدان قبیلہ بنی محارب و لبید و مالک سے انتخاب کرکے قصد فیلونکا کیا پھر اون سب دلیرون سے کہنے لگا اے بہادران عرب تم قریب قریب رہو مین جاکر انکو دیکھہ لیتا ہون یہ کہکر رفاعہ قریب فیل ابیض کے گئے کہ وہ قائد و راہبر سب ہاتھیونکا تھا اور وہ سب ہاتھی پانسو تھے چنانچہ رفاعہ تیغ بکف اوس سفید ہاتھی کیطرف بڑھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

یَا لَكَ مِنْ جُثَّةٍ كَبِيرَةٍ	لَقِيتَ كُلَّ كَبِيرَةٍ خَطِيرَةٍ
اَلْيَوْمَ قَدْ ضَاقَتْ بِكَ الْحَضِيرَةُ	حَتّٰى تَرٰى مُلْقًى عَلَى الْحَفِيرَةِ

ترجمہ (یا حرف ندا و منادی محذوف کہ مراد شخص و خطاب بنفسہ ہے یعنے شاعر اپنے تئین کہتا ہے) اے شخص تیرے لیے آمد بزرگ ہے یعنے تیری بڑی آمد ہے کہ تو نے بڑے بڑے معرکونمین اور بڑون بڑون سے مقابلہ و مقاتلہ کیا ہے آج کے روز تجھے رزمگاہ تنگ ہے یہانتک کہ تو لوگونکو لب گور اور کنارے غار کے پڑے ہوئے دیکھتا ہے راوی کہتا ہے کہ بعد ازان رفاعہ نے اوس سفید ہاتھی کو ایسی تلوار ماری کہ وہ بھاگ نکلا اور پھر پیرا کر بیٹھ گیا اور اوسپر عماری چرمی مین جو چند زنگی سوار تھے سو جسوقت وہ ہاتھی زمین پر گرا تو ایک ملحد اونمین سے پشت فیل سے کود کر سامنے آیا اور اوسکے ہاتھہ مین گرز تھا اوسنے اوس سے رفاعہ کو مارا اتفاقاً وہ گرز خالی گیا تب رفاعہ نے اوسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ جھلک تلوار کی بائین شانے سے نظر آئی اور وہ دشمن خدا زمین پر گرکر خون مین لوٹنے لگا اور فی الفور واصل جہنم ہوا بعد ازان صحابہ دوڑ کر اصحاب فیل سے بھڑ گئے اور ہاتھیونکی آنکھونمین بھالونکی انی مارنے لگے جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہے آخر وہ ہاتھی بھاگے و بعد ازان خالد اور مقداد و امرائے جوحدت نہانے قصد اون قواد کا کیا جنکا ابھی مذکور ہو چکا ہے (یعنے زنگی زنجیرون والے) اور نصر و ثبات حقتعالی سے طلب کرتے تھے اور اسلوب جنگ کا یہ طور کیا کہ چند سوار داہنی طرف سے اور کچھہ سوار بائین سے آنے لگے اور اون برلونکو جو زنگیونکی زنجیرونکے دونون سرے پکڑے تھے قتل کرنا شروع کیا اور زنجیرونکے سرے خود تھام لیے اور باگ و مہار کیطرح کھینچے ہوئے تھے اور وہ زنگی مانند شتران شاردور میدہ کے قابو مین ہو گئے پھر مسلمانون نے اونکے ہاتھونسے گرز چھین کر سخت ترین طور سے قتل کرنے لگے اور یون ہی درمیان فریقین کے قتال و نزال برابر جو تی رہی یہانتک کہ رات آئی درمیان دونون فریق کے حائل ہوئی اور دونون طرف سے خلق کثیر قتل ہوئی تھی چنانچہ مسلمانون نے بارہ ہزار جماعت ملوک و بطارقہ روم سے قتل کیا اور پندرہ ہزار جمعیت ملوک و بطریقان حبش وغیرہ سے تہ تیغ کیا اور مسلمانون نے وہان شب گذاری کی اسطرح کہ ساری رات حراست و نگہبانی مین رہے اور راوی کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اوس روز اکثر مسلمانونکو زخمون نے بہت سست و سخت رنجور کر دیا تھا جب رات ہوئی تو ایک جماعت مسلمانونکی واسطے دوا علاج مجروحونکے مقرر ہوئی اور ایک گروہ اونکا واسطے

تعبیہ صف کے مامور ہوئے اور کچھ لوگ تمام شب تلاوت قرآن میں مشغول رہے اور کچھ لوگ نماز میں مصروف تھے اور
کتنے باعث کثرت تعب کشتی کے سو گئے اور خالد بن الولید و زبیر بن العوام و مقداد بن الاسود اور عبدالرحمن بن ابی بکر
یہ سب رات بھر گرداگرد لشکر دوڑ و گردش کرتے رہے پھر جب صبح نمودار ہوئی تو موذن نے اذان دی ابو عبیدہ نے
سورۂ فتح کے ساتھ لوگوں کو نماز پڑھائی اور جناب قدس الٰہی میں دعا مانگی اللہم اعزنا و انصرنا و ارزقنا کہکے بعد ازان
اپنے گھوڑوں پاس گئے اور اوس پر سوار ہو اپنے لشکر کی صف آرائی کی جسطرح سے پیشتر ہم نے لشکر کی صف بندی و
ترتیب جیوش کا ذکر کیا ہے پھر جب تعبیہ عساکر سے فارغ ہوئے تو افواج اپنی اپنی جگہ ٹھہریں اور
لوگوں کو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور موخر لشکر پر رافع بن عمیرۃ الطائی و حارث بن قیس و ناقہ بن زہیر
وغیرہم مقرر ہوئے اور انکے ساتھ پانسو سوار تعینات ہوئے راوی نے کہا کہ عبادہ بن ربیع نے سالم بن مالک سے
روایت کی اور اونھوں نے عبداللہ بن ہلال سے روایت کی کہ عبداللہ جماعت رافع بن عمیرہ میں تھے اونھوں نے
بیان کیا کہ جب صفیں مرتب ہوگئیں اور دونوں فریق طرفین سے مقابل ہوئے اور قتال کی شدت ہوئی اور ہر ایک
بذات خود مشتغل تھا تو میں اوس وقت عورتوں اور بچوں سے دشمنوں کو دفع کرتا تھا اور وہ عورتیں جنکا حال ما بعد
مذکور ہوا ہے بڑی شدت سے قتال کرتی تھیں کہ ناگاہ ایک گروہ عظیم بطارقوں اور زنگیوں اور اہل سجاوت کا آپہونچا
اور اونکے ساتھ چھ سو ہاتھی سے زائد تھے اور ہمکو اپنی طرف سے اونھوں نے غافل پایا سبب یہ کہ ہم لوگ اور جہت
مشغول بقتال تھے پس اونھوں نے آکر اوس بڑی جماعت کو گھیر لیا جسمیں تمام گلہ اونٹوں کا تھا اور اوسمیں ساری عورتیں
تھیں اور سب لڑکے تھے اور بہت سے مرد بھی تھے اور اونٹ دو ہزار سے زیادہ تھے اور دو سو عورتیں تھیں اور اونمیں
میں زائدہ بن رباح البکری و عباد بن عاصم الغنوی بھی تھے اور ان دونوں کے ساتھ دو سو سوار بھی تھے تو اونھوں نے
اوس وقت قتال موت کی قتال کی یہانتک کہ وہ سب کثرت و شدت زخموں سے سست و نڈھال ہو گئے اور
اوس ہنگامے میں عورتوں نے بکمال جرأت مردانہ وار گرزوں و تلواروں و خنجروں سے خوب مقابلہ کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ خَفِیرَۃَ
بِنتِ غِفَارٍ وَسَلمٰی بِنتِ زَاھِرٍ وَنَظَائِرِھِنَّ یعنے حق تعالیٰ جزائے نیکو دے خفیرہ دختر غفار و سلمٰی دختر زاہر کی اور
جو انکے مثل میں تھیں اون سبکی نیکیاں خدا زیادہ کرے کہ البتہ ان سب نے خوب قتال کی یہانتک کہ دشمنوں نے
انکے سروں پر تلواریں ماریں کہ خون ونکے سروں سے اونکے منھ پر بہتا تھا اور وہ آپسمیں کہتی تھیں کہ اے زنان
عرب خوب مقاتلہ کرو اپنے لشکر اور اپنی ذات خاص کے لیے والا ہاتھ سے ان حبشیوں وغیرہ بیدینوں نامختونوں کے
ماری جاؤگی چنانچہ اون سب نے قتال موت کی قتال کی اور اونمیں سے پندرہ مسلمان کام آئے جنکے واسطے
حق تعالیٰ نے درجۂ شہادت نصیب کیا تھا بعد ازان وہ دشمن خدا اون عورتوں اور لڑکوں کو ہانک لے گئے
پھر ایک سوار انکے ساتھ سے پھر کر پاس خالد بن الولید و عمرو بن عاص کے پہونچکر اس حال سے خبر دی او

وہ لوگ اوسطرف اوسوقت قتال شدید مین مصروف تھے یہ سنکر مسلمانون نے بہت شور وغوغا کیا اور ایک گروہ امیرون
افسرونکا درمیان معرکہ سے نکل آیا اور وہ فضل بن عباس و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و عبدالرحمن بن ابی بکر و یزید
بن ابی سفیان و عبداللہ بن ابی طلحہ و ضرار بن الازور تھے اور مثل انکے دیگر امرا اور اتباع اونکے چھ سو سوار عرب کہ سب
صنادید عرب و شرف القوم تھے آخر یہ سب دوڑ پڑے اور اونکو جالیا نزدیک اول جبل یعنے قریب دامن کوہ کے
اور وہ لوگ ارادہ لیجانے ہندیونکا طرف روم کے رکھتے تھے چنانچہ اوسوقت فضل بن عباس نے بصدائے مہیب آوازدی
کہ اے دشمنان خدا کہان جاتے ہو یہ سنکر وہ لوگ رومی و زنگی اوپر مسلمانونکے پھر پڑے و بقتال شدید مقاتلہ کرنے
لگے اور اوسی حال مین ضرار نے بڑھ کر زنگیونکے افسر کے سینے مین برچھا مارا کہ اوسکی انی اوسکی پشت سے چمکنے لگی اوسیطرح
فضل بن عباس نے کیا کہ ایک بطریق عظیم کیطرف بڑھے اور اوسکے جگر پر نیزہ مارا کہ انی اوسکی پشت سر سے پار نکل آئی
اور زمین پر گر کر خون مین لوٹنے اور دم توڑنے لگا آخر واصل جہنم ہوا راوی کہتا ہے پھر اسیطرح برابر بڑی شدت سے
مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ ایک قتل عظیم قتل کیا پھر جب دشمنون نے اس طرز کی جنگ سخت دیکھی کہ اوسکے تحمل سے
عاجز تھے تو جو کچھ مال غنیمت سے اونکے قبضے مین تھا وہ سب اونھون نے ڈالدیا اور پھر چلے اور اہل اسلام اپنے
اسیرونکو مع اونکے زر و زیور کے پھیر لائے اور ایسا ہوا کہ اون عورتون نے مردونکی بڑی مساعدت کی کہ گرزون
اور تلوارون اور خنجرونسے حربہ کرتی تھین اور دشمنونکے گھوڑونکے منھ پر ایسا گرز مارتی تھین کہ وہ گر پڑتے تھے تب
اون سوارونکو لپٹ کر زمین پر دے مارتی تھین پھر خنجر سے اوسکو قتل کر ڈالتی تھین یہانتک کہ اونھون نے ایک جماعت کو
رومیون اور زنگیون اور اہل بجاوہ وغیرہ سے قتل کیا آخر جب اون لوگون نے یہ حال دیکھا تو سامنے سے بھاگ نکلے
تب مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا کہ تلوارونکے آگے اونکو دھر لیا پھر بہتونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا یہانتک کہ ایک
قتل عظیم قتل کیا اور قریب چھ سو کے رومیون اور زنگیون سے اسیر کیا اور اونکے اسباب اور گھوڑے غنیمت مین لیے
راوی نے کہا یہ ماجرا تو یہانکا تھا و اما حال لشکر کا یہ ہوا کہ وہ لوگ بدستور قتال شدید و مہم عظیم و تیغ زنی و نیزہ بازی
و قتل مردم و مقاتلہ زور آوران و مقابلہ شہسواران مین مشغول تھے اور حرب و جنگ برابر قائم و برپا رہی کہ گردنین
ماری جاتی تھین اور مردمان شجاع حملہ کرتے تھے اور بودے بھاگے جاتے تھے اور جنگ کی چکی چل رہی تھی
اور ضرب شمشیر و سنان کی شدت تھی رفقا کٹ گئے جمعیتین پریشان ہوگئین طیور اجل سرون پر گرم پرواز تھین
مصیبتون پر مصیبتین نازل تھین و زحمتہائے عظیم و مہم اہم واقع تھین سینے تنگ تھے کارہائے دشوار سے لوگ
دنگ تھے گرد و غبار کی کثرت تھی صبر و ثبات کی قلت تھی اور امرا اپنی رایات سے جنگ کرتے تھے اور زنگی
اپنی لغات مین شور کرتے تھے اور رومی غل مچاتے تھے اور نرسنگے بجاتے تھے اور نیزے مارتے تھے سر جلے
تھے فکر مین گم تھین بصارت کم تھی گرد و غبار کی وہ شدت تھی کہ دن تاریک تھا اور شعار مسلمین کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل

یعنے اے نصرت خدا نازل ہو اور اس وقت سب مسلمانونکا صبر اور جوانمردونکا تھا فللّٰہ درّ الزبیر بن العوام والمقداد بن الاسود
والفضل بن العباس وعقبۃ بن عامر والمسیب بن نجیۃ الفزاری ونظائرہم من الامارے یعنے حق تعالیٰ زبیر و فضل و عقبہ
ومسیب و نظیر امرا کو جزائے نیک دیوے کہ یہ لوگ قتال شدید مین ثابت قدم تھے اور بلاے سخت و معرکہ ممتحنہ مین کار آزما
تھے اور جوانمردونکا سا صبر و استقلال کیا واما خالد و عمرو و قعقاع بن عمرو و سعید بن زید انہون نے قتال موت کی قتال کی کہ
ہاتھیونکو اور اوس گروہ کو جو اونپر سوار تھے ہلاک کیا اور رومیون اور اونکے بہادرونکو اور نگہبانون اونکے فیلونکو قتل کیا اور
حال ہاتھیونکا یہ تھا کہ وہ عربونکے گھوڑون پر جھکے پڑتے تھے اور جو اونپر سوار تھے وہ تیرونکی بوچھار کرتے تھے کہ اون تیرونکا جوا
مانند ٹڈی دل کے آتا تھا یہانتک کہ اوس روز بہتونکی آنکھیں نکل پڑین اور ہر سمت سے یہی آواز آتی ہے واعیناہ یعنے
ہاے ری آنکھیں اور کوئی کہتا تھا وا ایداہ یعنے ہاے رے ہاتھ اور اوس حالت مین ہاتھیونکا یورش تھا اور دلاورون پر
زنگیونکی تیرونکی مار تھی ناگاہ رفاعہ بن زہیر المحاربی شتابی دوڑے تمام پاس خالد و عمرو کے آئے اور کہنے لگے اے ہے اگر یہ امر یونہی
برپا رہیگا تو ہم سب ہلاک ہو جاوینگے یہ سنکے دونون امیرون نے کہا پھر اس امر مین کیا رائے ہے رفاعہ نے کہا میری رائے یہ ہے
کہ ہم ہزار روم جمع کرین اور اوسکو روغن زیت سے چرب کرین اور نیزونکی نوکون پر باندھین اور آگ سے روشن کرین اور قیصوم
یعنے خس و خاشاک فراہم کرین اور اوسکا پشتارہ بناکر اونٹونکی پشت برہنہ پر لادین اور دشمنونکو قتال مین مشغول کرین بعد ازان
ہمارے سوار پیچھے سے اونٹونکو ہنکادین اور اون بھالونسے پشتارونمین آگ لگادین جب آگ بھڑک اٹھیگی تو اونٹ آگے بھاگینگے
اور لوگونکو روند ڈالینگے اس صورت مین وہ لوگ تاب نہ لاسکینگے یہ تدبیر ہے اور خداوند قدیر کی جانب سے معونت و امداد
ہے چنانچہ سبھون نے اس رائے کو پسند کیا اور کچھ لوگونکو اس کام پر مامور کیا اور باقی لوگون نے دشمنون کو قتال
لگایا پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ وہ سب سامان مکیدہ خدع کا مہیا ہو گیا اور ہزار سوارون نے ملکر روم جمع کرکے
روغن زیت وغیرہ سے اوسکو تر کیا اور نیزونکی نوکون پر مشعلہ باندھا اور قیصوم اقسام خس و خاشاک کو غرارون تھیلیون مین
بھر کر اونٹونکی پیٹھون پر رکھا اور نیزونکے مشعلونکو مشتعل کرکے اون پشتارونمین آگ لگائی پھر جب اونمین آگ بھڑکی
اور اونٹونکی پیٹھونکو سوزش پہونچی تو وہ رومیون اور زنگیون پر دوڑ پڑے پھر جب ہاتھیون نے وہ شعلے
اور اونٹونکے ولولے دیکھے تو اپنے لنگر اور اپنی زنجیرین توڑ کر بھاگے اور بہتیرے فیلبانونکو زمین پر گرا کر روند ڈالا
اور جو مردم جنگی اونپر سوار تھے اونکو نیچے ڈالکر پامال کیا اور جو سامنے پڑا کچل ڈالا اور روم کے گھوڑے اور زنگی بھی
منہ پھیر کر بھاگے اور سوارون اور پیادونکے دل دہل گئے اور ادہر شہسواران اسلام نے دشمنونکو اپنی تلوارونکے آگے
دھر لیا اور نیزون اور تیرون سے چھیدنے لگے اور مسیب بن نجبہ کہتے تھے ہمنے طائرونکو دیکھا کہ وہ ہمپر سایہ کیے ہوئے تھے
اور ہمنے کچھ طائر ایسے دیکھے کہ وہ کافرونکے سرون پر رفرف کرتے تھے یعنے پر مارتے اور اوڑتے تھے بعد ازان اپنے دونون پنجون
اونکی آنکھیں نکالکر زمین پر پھینک دیتے تھے اور اس بات کو بعد نماز عصر کے تھوڑی بھی دیر نگذری تھی کہ رومی پشت پھیر کر بہزار

اور اہل اسلام اونکا تعاقب کیے ہوئے اونکو قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یہانتک کہ دن تاریک ہوا اور رات ہو گئی
اور وہ لوگ بھاگتے بھاگتے کچھ تو اوس قریہ مین پہونچے جو دیر مشہور تھا اور کچھ لوگ لاہون مین اور کچھ ابناس
و میدوم مین داخل ہوئے اور لشکر اسلام تمام رات صبح تک اونکا پیچھا کیے چلے گئے آخر اونکی جماعت متفرق اور
جمعیت پریشان ہو گئی اور اونمین سے انبوہ کثیر قریب پانچ ہزار کے اسیر ہوئے اور قتل اوسقدر رہوئے جنکا
شمار نتھا اقرع بن زد الجہنی نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ تعاقب منہزمین سے طرف مقام معرکہ کے پھرے تو ہمنے
وہ ساری زمین کشتگان روم و زنگ و بجاۃ وغیرہ سے پر دیکھی اور اکثر قتیلان مسلمین اونمین مختلط تھے خصوص جنکے
تن پر سر نتھے تو وہ پہچانے نجاتے تھے مگر اسقدر اونکی شناخت تھی کہ رومیون وغیرہ کے ہاتھہ مین صلیب
تھی اور مسلمان اوس سے خالی تھے چنانچہ ہمنے اونکی تمیز اسطرح کی تھی بعد ازان ہمنے جو بہاے نخل اور درختون
کی شاخین جمع کین اور اوسی مقام معرکہ مین ایک لکڑی ہر ایک نعش پر رکھدی بعد ازان اون سب لکڑیونکو
جمع کر کے شمار جو کیا تو کشتگان کفار نوے ہزار تھے اور جو پہاڑون مین اور راستونمین مارے گئے اونکا ہمین
شمار نہین یعنے وہ نوے ہزار سے علاوہ تھے اور قتیلان مسلمین کا جو شمار ہوا تو وہ پانسو تیس مرد تھے بعد ازان
مسلمانون نے اموال غنائم فراہم کیا او تقسیم کیا گیا اور عمرو بن عاص نے اوسمین سے خمس نکالا اور ایک نامہ مشتمل بر
فتح و ظفر تحریر کیا اور اوسمین فہرست خمس کی مندرج کی اور امیر ہاشم بن مرقال کو بلوا کر نامہ و مال خمس اونکے
سپرد کیا او تیس سوار خیار لشکر سے اونکے ہمراہ کر دیے اور اونکو حکم روانگی مدینہ کا دیا اور بعد اس جنگ کے مسلمانون
نے پانچ روز اوسی صحراے رزمگاہ مین مقام کیا یہانتک کہ وہان استراحت کی اور جو لوگ پیچھے مفرور ہونکے
گئے تھے وہ بھی اس عرصے مین واپس آئے بعد ازان وہ سارے اہل اسلام پاس عمرو بن عاص کے مجتمع ہوئے
اور درخوست کوچ اور استدعا آگے جانے کی کرنے لگے تب عمرو نے اونکو اجازت دی اور وداع کیا اور
اونکے لیے دعاے خیر کی اور کہا تم لوگونکی فراق مجھپر بہت شاق ہے اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے
میرے تئین حکم کوچ کرانے کا نکیا ہوتا تو ہرگز مین تمسے مفارقت نکرتا غرض کہ عمرو بن عاص کے ساتھہ تین
ہزار ایکسو بیس آدمی نے مراجعت کی اور وہ سب جو اس معرکہ مین کام آئے آٹھہ سو اسی مرد تھے جنکے لیے
حق تعالے نے شہادت نصیب کی تھی اور بعضون نے کہا کہ وہ لوگ ایک ہزار تھے اور بعض کہتے ہین کہ
نو سو چالیس تھے بنا بر اختلاف رواۃ کے راوی نے کہا ہے کہ مینے اس کتاب مین وہی روایتین لکھین
جو موافق قاعدہ صدق کے ہین اور ہمین استعانت حق تعالے سے کی ہے پھر کہتا ہے کہ اہل اسلام جو کہ مالک
ان بلاد کے ہوئے اور ذلت و خواری واسطے اہل شرک و فساد کے ہوئی تو محض محنت و برکت صحابہ رضی اللہ
عنہم اجمعین کہ وہ مردان خدا اور بزرگان اخیار جملہ مہاجرین و انصار اصحاب احمد مختار تھے اور وہ ایسے بہادر

جان نثار تھے جنھون نے بزور تلوار کیسے کیسے امصار و دیار فتح کیے اور کفار کو ذلیل و خوار کیا اور ربّ اعز کار کو بعد
کیا اور اپنی جان کو راہ کردگار مین نثار کیا اور مستوجب جنات ذوات انہار کے ہوئے اور راوی نے کہا جب
شہر مین روم انچا اپنی طرف کو پھر گئے اور ملوک و بطریقون کے پاس پہونچکر اپنی خرابی احوال سنا چکے تو اونکے
دلونمین رعب سمایا اور از خود رفتہ و خاطر گم گشتہ ہونے اور کچھ نجانا کہ کیا تدبیر کرینا و کچھ نسوجھی کہ اب کیا کرین
آخر بطریق اہناس پر اور والی بہنسا پر امر دشوار ہوا اور جو کچھ اونکے بطریقون پر گذرا بہت شاق ہوا اب وہ اپنے
قلعہ و حصار پر متوجہ ہونے اور آلات حرب جمع کرنے لگے اور رسد غلہ وغیرہ مایحتاج فراہم کرتے تھے اور اونکو
یقین ہو گیا کہ لابد اس ملک کو عرب لیونیگے اور یہی بات اونکے دلونمین گڑ گئی اور اسیطرح بطریقان ملک صعید اور
وہانکے ملوک کو بھی باور ہو گیا اور جو تباہی کہ اونپر آئی اوس سے اونکے دل بہت تنگ ہونے راوی نے کہا پھر جب
عریضہ عمرو بن عاص کا خدمت مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو وہ نہایت شاد و خرسند ہوئے اور خط کو
روبرو علی بن ابی طالب و عثمان بن عفان و عبدالرحمن بن عوف و عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم کے پڑھا اور
سنایا تو وہ سب بھی بہت مسرور و خرم ہوئے بعد ازان مال غنیمت اہل مدینہ پر تقسیم ہوا اور برابر ہر ایک کے اونمین سے
خود بھی حصہ لیا اور جواب خط لکھکر ہاشم کو حوالہ کیا اور زبانی بھی یہ پیام دیا کہ عمرو سے کہدینا تا وہ صحابہ کو فتح صعید پر
آمادہ و برانگیختہ کرین اور راوی نے کہا و اما عمرو بن عاص نے قبل از روانگی جانب مصر کے تمام مال غنیمت کو
درمیان صحابہ کے تقسیم کیا اور صاحبان نشان اور اہل سابقہ کو بہ نسبت اورونکے زیادہ دیا اور راوی نے کہا
جب عمرو بن عاص نے خالد وغیرہ امرائے لشکر سے مفارقت کی اور کوچ کر گئے تو لوگون نے باہم مشورہ کیا کہ
اب کسطرف قصد کرنا چاہیے تب اون سب کی رائے اس بات پر متفق ہوئی کہ ہزار سوار بر سبیل طلیعہ
یعنے برائے دیدبانی کے روانہ ہون اور اخبار و آثار دشمنون سے مطلع ہون اور اون سوارون پر قیس
بن الحارث کو افسر مقرر کیا اور اونکے ہمراہ ایک گروہ امرا کا مامور ہوا کہ از انجملہ رفاعہ بن زہیر المحاربی و قعقاع
بن عمرو التمیمی و عقبہ بن عامر الجہنی و ذو الکلاع الحمیری تھے اور تجویز یہ ہوئی کہ یہ لوگ درمیان شہرونکے جاوین
اور باقی لشکر انسے قریب قریب رہے پھر جو لوگ اہل بلاد مین سے طاعت قبول کرین اور امان مانگین تو اونکو امان دیوین
اور اونسے مصالحہ کرین اور اونپر جزیہ مقرر کرین اور جو لوگ انکار کرین اونسے مقاتلہ کرین اور جو اسلام لاوین اونکو چھوڑ دین
غرضکہ خالد مع بقیۂ لشکر بارادۂ اہناس کے روانہ ہوئے کہ دیار مدائن مین وہ بہت بڑا شہر و قلعہ تھا اور وہ مستحکام
مین جمیع سامان خیل و آلات وغیرہ سے مشہور و نامور تھا چنانچہ جب بطریق والی اہناس آمد صحابہ سے مطلع ہوا تو اوسنے
بطریقون رئیسون کو جمع کرنا شروع کیا و ہمال آنکہ باعث ہزیمت اونکے لشکرونکے جمعیت اونکی پریشان ہو چکی تھی اور
فوجین اونکی لوٹ گئین تھین اور اونکی آگ وہانکی اور بڑے بول کی ٹھنڈی ہو گئی تھی آخر اوسنے لوگونسے مشورہ کیا

اور کہا اپنے ساز و سلاح سنبھالو اور اپنے ننگ و ناموس اور مال و ملک کے لیے لڑو اور نہین تو عربونکی بندگی مین جاؤ
اور اونکے عبید و غلام ہوجاؤ کہ وہ جیسا چاہین تمھارے ساتھ کرین اور اگر تم چاہتے ہو تو ہم اونسے صلح رکھین یہانتک
کہ ہم معلوم کرین کہ بطریقون سے کچھہ نہین ہوسکتا سب یہ سنکے اون لوگون نے جواب دیا اور کہنے لگے ہم اپنے بلاد کو
ہاتھہ سے نہ دینگے اور جب تک ہم بالکل مغلوب و عاجز نہوجاوینگے اونکے حوالے نکرینگے اور ہم سب سامان اپنا اور مال
اسباب اپنا اس شہر مین جو قلعہ محکم ہے جمع کرکے بیرون حصار اونسے مقاتلہ کرتے ہین پھر جب ہم دیکھینگے کہ وہ لوگ ہمپر غالب
ہوتے ہین تو بالائے حصار چڑھہ جاوینگے غرض کہ رائے اون سب کی اسی بات پر متفق ہوئی پھر جنھون نے اونمین سے
اس امر کو منظور کیا وہ اپنی جان و مال سے آمادہ و حاضر ہوگئے اور جنھون نے اس بات کو قبول نکیا وہ بجائے خود
مقیم رہے اور اسیطرح بطریقان بہنسا نے بھی کیا کہ بعضے اونمین اپنی جان و اولاد اور اپنے مال سے وہان حاضر ہوئے اور بعضے
اونمین سے اپنی جا پر قائم رہے اور بلائن والون مین سے بھی وہ تھے جو واسطے اقامۂ جنگ کے حاضر حصار ہوئے
راوی کہتا ہے پھر جب خالد اپنا لشکر لیکے چلے اور آگے آگے اونسے کچھہ فاصلے پر طلایع اور امرا کا غول جاتا تھا اور یہ لوگ
قریات و بلاد اور کنارہ ہائے دریا پر تاخت و تاراج کرتے جاتے تھے پھر جو لوگ اپنے اماکن سے بطلب صلح نکلتے تھے
اور پیام صلح کرتے تھے تو اہل سلام اونسے صلح پذیرا کرتے تھے اور علوفہ و ضیافت سے اونکی استمالت کرتے تھے اور جو
لوگ ایسا نہین کرتے تھے اونکو اسلام کیطرف دعوت و طلب کرتے تھے اگر وہ اس سے انکار کرتے تھے تو اونسے جزیہ
لیتے تھے اور اگر وہ جزیہ دینے سے سرتابی کرتے تھے تو اونکو غارت و تاراج کرتے تھے یہانتک کہ متصل اہناس کے
پہونچے اور والی اہناس کو یہ خبر پہونچی تو اوسکو باور ہوا کہ لابد اونسے مقابلہ و مقاتلہ ہوگا اور منتظر رہا کہ دیکھئے ان لوگونکی
جانب سے کیا امر ظہور مین آتا ہے چنانچہ وہ بیرون شہر برآمد ہوا اور شہر پناہ سے قریب قریب ٹھہرا اور وہانسے
دور نگیا اور اوسکے جو چار پھاٹک تھے تو تین دروازے بند کروا دیے اور ایک باب شرقی جدھر وہ آپ تھا
کھلا رکھا اور اودھر سے خیام و سراپردے اور اکثر ساز و سامان اپنا باہر نکلوایا اور مشورہ کیا کہ اگر قبل از قتال عرب و جنگ
شہر کے اندر جاوین تو عرب کو ہماری جانب طمع ہوگی یعنے ہمکو خائف سمجھکر اونکو حوصلہ داخلۂ شہر کا ہوگا بعد ازان
اوسنے یہ تدبیر کی کہ بطریقونکو متفرق کردیا اور لشکر کو پھیلا دیا تاکہ کثرت اونکی زیادہ نظر آوے اور تعداد اوسکے فوج کی
پچاس ہزار تھی بعد ازان وہ اپنے لشکریونسے کہنے لگا کہ خبردار ثابت قدم اور اپنے ناموس کے لیے قتال کرو اور
لشکر خار و بداطوار نہوجاؤ کہ گرفتار ہوجاؤ چنانچہ اون لوگون نے استقلال کیا اور اپنے ساز و سلاح سے چست ہوکر
مستعد قتال ہوئے اور انتظار آمد صحابہ کا کرنے لگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا وا تا خالد جسوقت اہناس سے قریب
ہوئے تو زبیر بن العوام کو طلب کیا اور اونکے ہمراہ ہزار سوار مقرر کردیے کہ اونمین اکثر امرا تھے اور اونکو حکم کیا کہ آگے
بڑھو بعد ازان فضل بن عباس کو بلایا اور ہزار سوار اونکے بھی ساتھہ مامور کیے تو وہ پیچھے زبیر کے روانہ ہوئے بعد ازان

میسرہ بن مسروق بلائے گئے اونکے ہمراہ بھی ہزار سوار دیئے اور وہ عقب فضل کے چلے وبعد ازان زیاد بن ابی سفیان
طلب ہوئے اونکے ساتھ بھی ہزار سوار کیا اور وہ میسرہ کے پیچھے ہوئے وبعد ازان مالک اشتر کو یاد کیا اونکو بھی ہزار
سوار دیکر بعد زیاد رخصت کیا اور سبکے عقب پر خود خالد بن ولید اپنے لشکر پشت پناہ ہوئے اور عون بن سعید نے
بواسطہ ہاشم بن نافع کے رافع بن مالک الطائی سے روایت کی وہ کہتے تھے مین کہ وہ زبیر بن عوام مین تھا ہم
جب ہم درمیان بلاد چھپے اور شہر آباد تھے ہم شہرون پر حملہ کرتے تھے اور سواد و نواح پر دوڑ مارتے تھے
تو وہان ایک عرصہ دشت مین ایک گلہ بھیڑ بکری دیکھا اونکے ساتھ چرواہان تھے جب اون چرواہون نے ہمکو دیکھا
تو بھیڑ بکریونکو چھوڑ بھاگے تب ہم اون بھیڑ بکریون کو ہانک لیچلے جب وہانسے تھوڑی دور چلے تھے کہ کچھ عورتین اور کچھ لڑکے
اور ایک غول نصاری رکاب قبطی وغیرہ سے ایک ٹیکرے پر نظر آئے جب اونھون نے ہمین دیکھا تو بھاگ گئے اور
اونکے ساتھ ایک طرف کو بیس سوار بھی تھے اور وہ عرب متنصرہ تھے قبیلہ جذام سے اور اونکے ساتھ ایک بطریق اور ہی
بھی خلعت فاخرہ پہنے ہوئے تھا آخر اونکی بھی نکال ہی تو وہ بھی بھاگ گئے تب ہمنے اونپر دوڑ ماری اور تھوڑی
عرصے مین ہمنے اونکو پکڑ لیا اور قید کر لائے اور اون سے ہمنے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہانسے نکلے اور کس قبیلے سے ہو اونھون نے
جواب دیا کہ ہم لوگ قریات مختلف کے ہین اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ ارادہ اہناس جانے کا رکھتے تھے تب ہمنے
اونکے تئین اسلام پیش کیا اونھون نے انکار کیا تب ارادہ اونکے قتل کا کیا مگر زبیر نے ہمکو قتل سے منع کیا اور کہا
یہ قیدی پاس خالد کے حاضر کیے جاوین وہ جو چاہین کرین غرض کہ ہم لوگ جاتے جاتے متصل اہناس کے پہونچے
اور ہمنے وہان سے خیمے برپا اور سراپردے دیکھے یعنے قناتین کھنچی تھین اوسوقت زبیر نے آواز بلند تکبیر وتہلیل کی
اور مسلمانون نے بھی صدائین تکبیر کی اس زور وشور سے بلند کین کہ زمین ہل گئی اور رومی اپنے خیمون سے باہر نکلکر ہمکو دیکھنے
لگے اور وہ دشمن خدا ارنوس بن میخائیل والی اہناس بھی دیکھتا تھا اور اوسکے ساتھ ایک غول تھا کہ وہ سب حجاب
و نواب یعنے اہل خدمات واہل مہمات وارباب دولت وسران مملکت سے تھے اور یہ سب اوسکے گرد بگرد داہنے بائین سے
حلقہ باندھے تھے پھر جب ہم لوگ اونکے سامنے بڑھے تو وہ آپسمین شور وغوغا کرنے لگے اور اپنی زبان مین بول چال
کرتے تھے وبالاعلان کلمات کفر سے استعانت بغیر خدا کرتے تھے اور اپنی نگاہون مین ہماری جماعت کو کمتر دیکھتے تھے
چنانچہ جب زبیر اونکے قریب گئے نشر رایتہٗ یعنے اپنے علم کو نکالا اور پھر یہ اشعار رجز پڑھنے لگے اشعار

یَا اَھْلَ اَھْنَاسَ الطُّغَاۃِ الْکَوَافِرِ وَیَا عُصْبَۃَ الشَّیْطَانِ مِنْ کُلِّ غَادِرِ اَتَتْکُمْ لُیُوْثُ الْحَرْبِ سَادَاتُ قَوْمِہَا
عَلٰی کُلِّ مَشْکُوْلٍ مِنْ کُلِّ ضَامِرِ فَاِنْ لَمْ تُجِیْبُوْا سَوْفَ تَلْقَوْنَ ذِلَّۃً وَنَقْتُلُ مِنْکُمْ کُلَّ کَلْبٍ فَاجِرِ

یعنے اے اہل اہناس اے سرکشو کافرو اور اے گروہ شیطان سب کے سب دغاباز آ پہونچے ہین تمہارے پاس
شیران جنگ جو اپنی قوم مین سردار ہین اور وہ سب ایسے مشکول او ناقون پر سوار ہین اگر تم قبول اطاعت نکروگے

تو ذلت وخواری مین پڑوگے اور تم مین کا ہر ایک سگ نابکار مارا جائیگا وبعد ازان راوی نافع بن مالک نے کہا کہ پھر ہم اور بھی قریب اوس قوم کے نازل ہوئے تو فضل بن عباس آگے بڑھے اور پیراموں اونکے سرداران بزرگوار تھے پھر جب اونھون نے تکبیر کی تو اونکے ہمراہیون نے بھی صدائے تکبیر بلند کی اور فضل نے اپنا نشان ہلا کر یہ اشعار رجز پڑھنا شروع کیا اشعار

يَا اَهْلَ اَهْنَاسٍ لِكِلَابِ الطَّوَاغِيَا　　اَتَتْكُمْ لُيُوْثُ الْحَرْبِ فَاصْغُوْا مَقَالِيَا
وَقُرُّوْا بِاَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهٗ　　وَاِلَّا تَرَوْا اَمْرًا عَظِيْمًا مُدَانِيًا
وَقِرُّوْا بِاَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَ اَحْمَدًا　　نَبِيًّا كَرِيْمًا لِلْخَلَائِقِ هَادِيًا

یعنے اے اہل اہناس سگان سرکش تمہارے پاس شیران جنگ آپہونچے ہین تم قول ومقال اونکے بگوش دل سنو اور اقرار اس بات کا کرو کہ ہر آئنہ اللہ وہ ہے جسکے سوا کوئی پروردگار دوسرا نہین ہے اور اگر اقرار اس امر کا نکروگے تو آفت عظیم عنقریب دیکھوگے اور اقرار اس امر کا کرو کہ حق تعالیٰ نے احمدؐ کو نبی صاحب کرم بھیجا ہے اور اونکو خلائق کا ہادی کیا ہے یعنے یہ اقرار کرو کہ محمدؐ رسول ونبی خدا کے اور رہنما ہر دوسرا کے ہین اور راوی نے کہا کہ بعد ازان فضل اپنے اصحاب کے نزدیک آکر ٹھہرے اور کچھ دیر نگذری تھی کہ امیر میسرۃ بن مسروق العبسی آگے بڑھے اور اونھون نے اور اونکے ساتھ والے مسلمانون نے اعلان تکبیر کا کیا اور باتفاق اونکے دیگر مسلمانون نے بھی جواب تکبیر دیا یعنے وہ سب بھی تکبیر گویان ہوئے پھر میسرہ اپنا نشان چمکاتے ہوئے یہ اشعار رجز پڑھنے لگے اشعار

اَتَيْنَا اِلٰى اَهْنَاسٍ مِنْ كُلِّ غَضَنْفَرٍ　　عَلٰى كُلِّ صَهَّالٍ مِنَ الْخَيْلِ اَجْرَدٍ
فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْنَا شَكَرْنَا فِعَالَهُمْ　　وَاِلَّا اَبَدْنَاهُمْ بِكُلِّ مُهَنَّدٍ
وَنُخَرِّبُ اَهْنَاسًا وَنَقْتُلُ اَهْلَهَا　　اِذَا خَالَفُوْا دِيْنَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

یعنے ہم اہناس کے لیے آئے ہین سب شیر نر کہ وہ اوپر صہیل وشور کرنے والے کے یعنے ہنہناتے گھوڑون اجرد پر سوار (مترجم کہتا ہے اجرد وہ گھوڑا ہے جسکے چھوٹے بال اور روئین گھنے ہون تو وہ مطبوع وپسند عرب ہوتا ہے) پس اگر وہ اہل اہناس ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اونکے کردار سے مشکور ہونگے اور انکی قدر دانی وشکر گذاری کرینگے ورنہ اگر وہ اطاعت سے انحراف کرینگے تو ہم اونکو ہلاک کرینگے شمشیر ہندی سے (مترجم کہتا ہے مہند بمعنی سیف ہندی کہ ہندی آہن وولایتی ساخت ہو یعنے جسکا لوہا ہندی اور ساخت اوسکی ولایتی ہو) اور ہم خراب وویران کرینگے اہناس کو اور قتل کرینگے اوسکے باشندونکو جبکہ وہ مخالفت کرینگے دین نبی کی جو محمدؐ ہے راوی نے کہا پھر میسرہ بھی بعد رجز خوانی کے متصل فضل سے جاکر قیام پذیر ہوئے اور بعد اونکے قریب بغروب آفتاب کے زیاد بن ابی سفیان بھی مع اپنے اصحاب کے آگے بڑھے اور اونھون نے اور اون سب مسلمانون نے غل مچاکر تکبیر کہی اور زیاد نشان جنبان ان اشعار سے رجز خوان ہوئے

هَلُمُّوْا اِلٰى اَهْنَاسٍ يَا اٰلَ هَاشِمٍ　　وَيَا عُصْبَةَ الْمُخْتَارِ نَسْلَ الْاَكَارِمِ
دُوْمُوْا لَهُمْ ضَرْبَ السِّهَامِ بِشِدَّةٍ　　قَطْعَ رُؤُوْسٍ ثُمَّ فَلْقَ جَمَاجِمٍ
لَنَنْصُرَ دِيْنًا لِلنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ　　نَبِيِّ الْهُدٰى الْمَبْعُوْثِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ

یعنے اے اولاد ہاشم طرف اہناس کے

ہم نے واسطے قرابتداران محمد مختار نسل بزرگواران بزرگ مل کو ضرب سہام یعنے مارنا تیر کا شروع کرو یکبارگی
حملہ کیجیے واسطے کاٹنے سرون اور پراگندہ کرنے جمعیت کے نکاہ الجنۃ ہو نصب ہے کا یعنے دین نبی کی وہ نبی کہ محمد ہیں
وہ محمد نبی ہیں ... جو ہادی و راہنما ہیں اور وہ مبعوث و مستاد و منتخب ہیں اور آل ہاشم سے ہیں اور راوی
نے کہا کہ بعد رجز خوانی زیاد کے جب کہ شام ہوئی تو مسلمانون نے نماز بجا لائے خود شب باشی کی اور رات کو
تلاوت قرآن کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا کیے اور رات بھر فجر تک اپنے لشکر کی
حراست بھی کی جب صبح ہوئی تو مقداد رضی اللہ عنہ نے باصحاب خود پیش قدمی کی اور وہ مع اپنے اصحاب
کے سرگرم نعرہ تکبیر ہوئے پھر وہ آگے بڑھ کر سلح لگاتے ہوئے ان ابیات فخریہ کو زبان زد کیا اشعار

اَنَا الفَارِسُ المَشکُورُ فِی کُلِّ مَوطِنٍ ۔ وَنَاصِرُ دِینًا لِلنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ ۔ لَعَلَّ نَنَالُ الفَوزَ عِندَ اِلٰهِنَا
فَافُوزُ مِن اَضحٰی تَنزِیلِ المُؤَیَّدِ ۔ وَنَقتُلُ عِبَادَ الصَّلِیبِ جَمِیعَهُم ۔ بِاَسمَرِ خَطِّیٍ وَعَضبٍ مُهَنَّدِ

یعنے میں وہ شہسوار ہون کہ ممدوح ہون ہر مقام میں اور ناصر ہون دین نبی کا کہ وہ محمد ہیں سو کیا عجب ہے
کہ ہم اپنے پروردگار کے نزدیک فیروزی و رستگاری کو پہونچیں پیغمبر فیروزمندی کو پہونچون بہت جلد و صحیح
نازل ہونے والا اور مدد پانے والا ہم قتل کرین سب صلیب پرستون کو سیف خطی و شمشیر ہندی سے
اور راوی نے کہا کہ پھر مقداد بھی بعد انشاد اشعار کے بجاذی و برابر فضل کے جا کر قیام گزین ہوئے
اور درمیان ان امرائے متقدم الذکر کے مکالمہ ہونے لگا پھر جب دشمنون نے ہمکو دیکھا (کہ ہم چندین ہزار
بہ نسبت اونکے شمار کے کمتر تھے) تو اونکو گمان ہوا کہ ہمارے پیچھے اور کچھ لوگ نہین ہیں چنانچہ اوس روز
تو ہم خاموش بیٹھے رہے نہ ہمنے کچھ کلام کیا نہ وہ کچھ بولے جب دوسرا روز ہوا تو نزدیک بطلوع آفتاب
ناگاہ ایک گرد اوٹھی اور گھوڑون کی دوڑ سے غبار نمودار ہوا پھر دیکھا تو اون گھوڑون پہ سواران حجازی
سوار تھے اور قریب آنکر اونھون نے بصدائے تکبیر نعرہ کیا تو باتفاق اونکے سب مسلمانون نے بھی
پکار کر تکبیر کہی پھر رایات اسلامیہ و اعلام محمدیہ بلند ہوئے اور ان صحابہ نے جو ہمراہ زبیر وغیرہ کے بطور
طلیعہ آئے تھے صداہائے تکبیر پیہم سنین اور زبیر و فضل وغیرہ اونکی ملاقات کو نکلے تو دیکھا کہ اون لشکر
میں تو خالد بن الولید ہیں اور اونکے پہلو بہ پہلو غانم بن عیاض الاشعری اور ابوذر الغفاری و ابوہریرۃ الدوسی کہ اونکا
نام عبدالرحمن تھا و دیگر امرائے مہاجرین و انصار یہ سب ساتھ تھے پھر جسوقت روم نے یہ حال نزدیک
سے دیکھا تو رعب اونکے دلونمین غالب ہوا پھر لشکر اصحاب متصل اہناس کے جا اوترا اور ہر گروہ اپنے
اپنے مرکز و زمرے مین فروکش ہوئے اور اوس روز مقام کیا جب دوسرا دن ہوا تو سب امرا
و صاحبان نشان پاس خالد کے جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے کہ والی اہناس کے پاس کسکو بھیجنا چاہیے

اور کون جاویگا یہ سنکر مقداد نے کہا مین جانے کو موجود ہون خالد نے کہا تمھین لائق اس امر کے ہو بسم اللہ جاؤ اور
جس جس کو چاہو اپنے ساتھ لو تب مقداد نے ضرار بن الازور اور میسرۃ بن مسروق العبسی کو اپنے ہمراہ لیا اور بروقت
انکی روانگی کے خالد نے انسے فہمایش کی کہ تم جا کر پہلے اوسکو دعوت اسلام کرو جب نمانے تو اوس سے طلب
جزیہ کرو اگر اس سے بھی انکار کرے تو پیام قتال دو اور چاہیے کہ اپنی جانونکو حراست و حفاظت مین رکھو یعنے
اوسکے شر سے ہوشیار رہو راوی کہتا ہے پھر یہ لوگ روانہ ہوئے اور اونکے لشکر کے قریب پہونچے اوسوقت
سوار اونکے میخین گاڑ رہے تھے اور طنابین خیمونکی کھینچتے تھے اور قناتین لگاتے تھے تب مقداد وغیرہ کو اونکے
حجاب و نگہبانون نے دیکھکر پکارا تم لوگ کون ہو کدھر آتے ہو اونھون نے جواب دیا کہ ہم ایلچی ہین یہ سنکے حجاب
نے اپنے بطریق کو خبر دی اوسنے حکم احضار کا دیا جب یہ لوگ روبرو اوسکے حاضر ہوئے تو اوسکے ملازمون
نے ڈانٹ کر کہا کہ دیکھو یہ ملک مالک ملک ہے یعنے آداب شاہی کا لحاظ رکھو مگر ان لوگون نے اس
بات کی کچھ پروا نکی اپنے گھوڑونسے نہ اوترے مگر جبین دروازہ سراپردۂ شاہی پر اور دروازے پر ٹھہرے
رہے یہانتک کہ انکے تئین حکم اندر داخل ہونے کا ہوا تب یہ لوگ اندر داخل ہوئے مگر اپنے گھوڑونکی
لگام اپنے ہاتھونمین تھامے رہے ہرچند غلامون نے چاہا کہ انکے گھوڑونکی پکڑ لیوین پر اونھون نے تھامنا
اور اونکے ہاتھونمین باگین ندین آخر بطریق نے خدام کو اشارہ کیا کہ چھوڑ دو انکے یون ہین آنے دو پھر جسوقت
یہ لوگ داخل ہوئے تو وہ بطریق اپنے تخت زرین پر جو مرصع بدر و جواہر تھا بیٹھا تھا اور اوسکے گرداگرد تمام
رئیس و نواب و ارباب دولت و ارکان سلطنت بھی بیٹھے تھے اور اون سب کے ہاتھونمین تلوارین اور گرز
و تبر تھے پھر جب ملک نے ایلچیونکو دیکھا تو اوسکا رنگ متغیر ہوگیا اور دہشت مین آگیا اور اونکو اذن بیٹھنے کا
دیا ان لوگون نے کہا ہم ایسے فرشون پر نہین بیٹھتے ہین کہ یہ ہمپر حرام ہے آخر اوسنے حکم کیا تو وہ فرش
اوٹھا کر فرش سوتی بچھایا گیا بعد ازان اوسنے اشارہ کیا کہ اب بیٹھ جاؤ ان لوگون نے کہا ہم نہ بیٹھینگے جبتک
کہ تو اپنے تخت سے نیچے اوتر آوے چنانچہ اس بات پر مردم روم غوغا کرنے لگے تب ملک نے اونکو
اشارے سے منع کیا کہ وہ خاموش ہو رہے پھر لوگون نے چاہا کہ اون ایلچیون کے ہاتھ سے تلوارین وغیرہ
چھین لیوین مگر بادشاہ نے اونکو اس ارادے سے بھی منع کیا آخر وہ لوگ ہرگونہ تعرض و مزاحمت سے
باز رہے تب بادشاہ نے اونسے قصد مکالمہ کیا اونھون نے انکار کیا کہ جبتک اپنے تخت سے
نیچے نہ آویگا ہم کچھ کلام نکرینگے بالآخر وہ تخت سے اوتر آیا اور عربی زبان مین کلام کرنے لگا اور
اونکے احوال سے سوال کیا کہ تم لوگ یہان کس ارادے سے آئے ہو ان لوگون نے جواب دیا کہ
ہم تمکو نہ چھوڑینگے اور اس دیار سے نکالدینگے جبتک کہ تو اور تیری قوم اسلام لاوے خواہ جزیہ دیوے

یا قتال کرے یہ سنکے ملک نے انکار کیا اور کہا فردا روز وعدہ قتال ہے تب یہ لوگ اوسکے پاس سے باہر نکلے
اور جواب لیکر خالد کے پاس آئے اور اس امر سے خبر دی اوسوقت سارا امرا نے تیاری جنگ کی کر دی جب
صبح ہوئی تو خالد نے نماز صبح اصحاب کو پڑھائی اور بعزم رزم آگے بڑھے اور ندا دی اَلنَّفِيرُ اَلنَّفِيرُ يَا خَيْلَ اللهِ
ارْكَبُوا وَلِلْجَنَّةِ اُطْلُبُوا یعنے نکلو اور چلو اے لشکر خدا سوار ہو اور جنت کے طلبگار ہو یہ سنکے اہل اسلام اپنے
گھوڑون پر سوار ہوئے اور نشان کھولے اور پرے میمنہ و میسرہ کے ترتیب دئے اور قلب جیش
اور جناحین کی صف آرائی کی اور خالد وسط لشکر مین تھے اور موخر لشکر یعنے پشت لشکر پر میسرۃ بن مسروق
العبسی و مالک اشتر تھے اور انکے ساتھ پانسو سوار تھے مہاجرین و انصار سے راوی نے کہا بعد ازان تھوڑی
دیر گذری تھی کہ روم سامنے نکل پڑے اور اپنے صلیبونکو روبرو کیا اور راوی نے بواسطہ رافع بن مالک
اور عباد بن مازن کے محمد بن مسلمۃ الانصاری سے روایت کی اونھون نے بیان کیا جب نشان اوس
قوم کے آگے بڑھائے گئے تو ہمنے اون نشانونکا شمار کیا کہ وہ پچاس صلیب تھے اور زیر ہر صلیب
ہزار ہزار سوار تھے چنانچہ پہلے جسنے اونمین سے آغاز حرب کیا وہ ایک بطریق تھا اوسکا لباس دیبای
سُرخ تھا اوسکے سر پر خود اور اوسپر دستار پیچ زرتار جواہر نگار بندھا تھا پھر جسوقت اوسنے مبارز طلبی
کی تو لشکر اسلام سے ایک سوار جرار قبیلہ خثعم سے جسکا نام زید بن ہلال تھا اوس سے لڑنے کو نکلا سو اوس
بطریق نے زید کو قتل کیا اور دوسرا مبارز طلب کیا تب اوسکے مقابلہ کو عبد اللہ بن عمر بن الخطاب برآمد
ہوئے اور کچھ دیر نہوئی کہ اوسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری جو اوسکے بائین شانے سے باہر نکل آئی
اور وہ گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور اوسیدم واصل جہنم ہوا تب عبد اللہ نے دوسرا مبارز طلب کیا
پھر ایک رومی سوار نکلا تو اوسکو بھی قتل کیا پھر ایک اور نکلا تو اوسکو بھی مار لیا پھر عبد اللہ اونکے میمنہ لشکر پر جا پڑے
تو صفونکو اولٹ دیا اور بڑے بڑے دلیرونکو تہ تیغ کیا پھر اپنے قلب لشکر مین پھر آئے پھر اونکے بعد شرحبیل
بن حسنہ نکلے اونھون نے بھی مثل عبد اللہ کے قتل و قتال کی پھر اونکے بعد فضل بن عباس نے حملہ کیا اور
بعد اونکے عباس بن مرداس نے اور بعد اونکے ابو ذر غفاری نے پھر سب مسلمانون نے حملہ کیا آخر
جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے تئین اپنی جمعیت اور ساز و سامان سے چست کرکے زرہین پہنکر اور
تلوارین پکڑ کر نرغہ کر دیا کہ ہنگامہ قتال علی الاتصال سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب وسط آسمان پر آیا اوسوقت
خالد بن الولید نے حملہ کیا اور لشکر دشمن مین گھس گئے تو میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر اولٹ دیا اور مقاتلہ
شدید کیا یہانتک کہ رات ہوگئی اور درمیان فریقین کے حائل ہوئی تب اہل اسلام شب باش ہوکر
حراست و نگہبانی کرتے رہے اور اپنے قتیلونکا تفحص جو کیا تو اونمین سے چہل و دو مرد شہید ہونے تھے

اونمین شہید ونبین ربیعۃ بن عامر الدأودی وزید بن ربیعۃ المحاربی وغانم بن نوفل المحاربی وصفوان بن مرۃ الیربوعی و
دیگر مردم مختلط تھے اور لشکر عدو سے ایک ہزار وزائد از سہ صد مارے گئے اور اون دشمنان خدا نے رات کو
اپنے صحاب مین تخلیہ کیا تو جو کچھ اونپر ہنگامہ حرب مین سختی گذری تھی باخود مذکرہ کرنے لگے اور صعوبت جنگ اونپر
دشوار ہوئی اور بطریقیونکو عجز وانکسار ہوا اور بالآخر آمادہ ستیز ہوئے پھر جسوقت صبح ہوئی اور سپیدۂ فجر
نمودار ہوا تو مسلمانون نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑون پر سوار ہوکر صف آرائی کی اور ادھر روم نے بھی صفین
باندھین اور بطریقیون نے اپنی تیاری کی اونمین سے ایک بطریق عظیم حاکم طلسا کا میدان مین نکلا اور زرہ حربی
پہنے تھا پھر اوسنے مبارزطلبی کی تب ادہر سے فضل بن عباس برآمد ہوئے اور اون دونون مین معارکہ دمحاربہ
ہونے لگا اور دونون کی وارین خالی گئین آخرکار فضل بن عباس کی ضربت نے سبقت کی کہ اوس
بطریق کے سر پر تلوار ماری تو اوسکے گلے ڈاڑہ تک اوتر آئی وہ تیورا کر زمین پر گرا اپنے خون مین لوٹنے لگا اور
اوسیدم فی النار ہوا تب دوسرا بطریق نکلا اوسکو بھی مار لیا اور اسیطرح علی الاتصال قتال کرتے رہے
یہانتک کہ اونکے چار جرار کو قتل کیا پھر جملہ روم نے یکبارگی حملہ کردیا اور ادہر مسلمانون نے یورش کی
چنانچہ ضرار بن ازور اور سعد بن غانم الاشعری وفضل بن عباس ومحمد بن عقبۃ بن ابی معیط ومسلم وجعفر وعلی پسران
عقیل وعبد اللہ بن جعفر وسلیمان بن خالد وعبد الرحمن بن ابی بکر ان سب نے حملۂ شدید اور نیزہ بازی وتیغ زنی
کی شدت ہوئی اور چالش مردم وکاوش اسپان سے گرد وغبار تا آسمان بلند ہوا یہانتک کہ دن کی رات
ہوگئی اور تیرونکی بوچھار نیزون کی مار ہونے لگی جا ہاے پناہ منقطع ہوئین اور پرے پراگندہ ہوگئے اور سواے
گھوڑونکی دوڑ اور تلوار نیزے کی وار اور فوارے خون وسیلان عرق کے اور کچھہ نظر نہ آتا تھا اور حال خالد کا یہ
تھا کہ وہ مانند شیر کے جولانی کرتے تھے اور گونج رہے تھے اوسوقت غانم بن عیاض نے آسمان کی طرف
نظر کی اور دعا کرنے لگے یَا عَظِیْمَ الْعُظَمَاءِ اَنْزِلْ عَلَیْنَا نَصْرَكَ كَمَا اَنْزَلْتَهٗ عَلَیْنَا فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ یعنے اے عظیم العظما ہمپر فتح ونصرت نازل کر جسطرح تونے اکثر
معرکون مین ہماری امداد کی ہے اور ہمکو غالب وظفرمند کر قوم کفار پر پس تھوڑی دیر نگذری کہ ہمنے دیکھا اون کفار
مین سے کشتہ پر کشتہ گرے جاتے ہین مگر ہم نہین جانتے تھے کہ یہ لوگ کیونکر مارے جاتے ہین پھر جب روم نے
یہ حال دیکھا تو دروازۂ شہر کیطرف بھاگے اور مسلمانون نے تعاقب کیا کہ قتل واسیر وغارت کرتے ہوئے پیچھا کیے
جاتے تھے اور شہر پناہ کی فصیل پر سے لوگ مسلمانونکو پتھر مارتے تھے مگر یہ لوگ اوسکی کچھہ پروا نکرتے تھے اور
باب شہر تک پہونچے اور وہ لعین والی اہناس اندر شہر کے داخل ہوگیا اور اوسکے تئین خالد ودیگر امرار
ہمراہی وہان تک ہانک لائے تھے اور اوس جگھہ ایک جماعت روم بجمعیت پانچ ہزار سوار کے ہو وہان بھگئے تھی

اوسکے قریب پھاٹک شہر کے غرب باب ریحان ور فصیل حصار سے پتھر چلتے تا آنکہ مسلمانون نے اونمین سے قریب
تین ہزار کے قتل کیا اور باقی سب اندرون شہر داخل ہوئے اور دروازہ مضبوط بند کرلیا اور فصیل شہر پناہ پر
چڑھ گئے اور تیر و پتھر مارنے لگے یہانتک کہ رات [illegible] درمیان مین حائل ہوئی راوی نے کہا کہ آخر مسلمانون
نے حصار ابناس پہ تین مہینے قیام کیا اور محاصرہ در رکھا [illegible] اور [illegible] بے جنگ رہتے تھے اور حال یہ تھا
کہ فصیلین بہت بلند تھین اور پھاٹک بہت مستحکم و استوار تھا اور اہل [illegible] روز اطراف شہرستان پر تاخت و
تاراج کرتے تھے راوی نے کہا بالآخر نوبت [illegible] اہل ابناس [illegible] تم توانا ناتوان ہوگئے اور ناتوان
مر گئے اور آمد مدد اونکے منقطع ہوگئی اور نفوس ونکے تنگ آگئے اور صحابہ کو [illegible] بڑی آرزو تھی پس خالد نے
اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے کہ فتح باب [illegible] اتفاقاً ہمراہ صحابہ کے ایک مرزبان
تھا کہ وہ مرزبانان کسری سے تھا اور وہ اسلام لایا تھا اور جہاد کو نکلا تھا و بالآخر اوسنے اپنی جان راہ خدا مین
فدا کی کہ وہ بہنسا مین قریب بلد شرقی لب بحر یوسفی جنگ مین صاحب ظہا کے جو نیستان زار ہے شہید ہوا
اور ذکر اوسکا عنقریب اپنے محل پر آویگا انشاء اللہ تعالی غرض کہ اوس مرزبان نے عند المشورہ کے
خالد سے کہا کہ ہم جب بلاد فارس مین کسی شہر کا محاصرہ کرتے تھے اور اوسکی فتح پر قدرت نپاتے تھے اور
عاجز ہوجاتے تھے تو ہم لوگ روغن زیت اور گوگرد جمع کرکے لکڑی کے صندوقون یعنے پیپون مین بھر دیتے
تھے اور اونمین کڑے اور دستے لگے ہوتے تھے تا لوگ اوٹھانے رہین اور اوس سے بچے رہین اور وہ
اون پیپونکو دروازے سے ملا دیتے تھے اور اونمین آگ لگا دیتے تھے اور اوسکا رخ پھیر دیتے تھے تا آنکہ
روغن اوسکا دروازے مین پہنچیدہ اور شعلہ اوسکا در گرفتہ ہوکر لوہے کو گداختہ کردیتا تھا اور لکڑیونکو جلا دیتا
تھا اور چٹخنے لگتے تھے پس دروازہ منہدم ہوکر کھل جاتا تھا یہ سنکے خالد نے کہا ہم بھی یون ہی کرتے ہین
انشاء اللہ تعالی پھر جب صبح ہوئی تو ایسا ہی کیا کہ روغن زیت و گوگرد جمع کیا اور پیپونمین بھرا اور اون مین
لمبے لمبے دستے اور حلقے لگا دیئے اور اوسکو لوگون نے اوٹھا لیا اور اونکے پیچھے پیچھے پر اسوارونکا قتال
کرتا ہوا چلا اور وہ مرزبان آگے آگے تھا تا حاملان پیپونکو تدبیر بتاوے کہ اوسکو کیونکر عمل مین لانا چاہیے اور
اور وہ لوگ اپنی سپرونمین اور زرہونکے نقابونمین چھپے تھے کیونکہ بالائے فصیل سے اونپر پتھرون و تیرونکی
بوچھار تھی یہانتک کہ دروازہ ہائے شہر کے اول دروازے پر پہونچے اور وہ دروازہ شرقی تھا اور
بڑا پھاٹک یعنے صدر دروازہ تھا پھر جب اوس پھاٹک سے ملحق ہوئے تو پیپونکو بلند کیا اور اونمین آگ
ڈالدی دفعۃً زیت و گوگرد مشتعل ہوئی پھر اوسکا رخ پھاٹک کیطرف پھیر دیا اور دروازے سے لگا دیا کہ ایک
لحظہ مین آگ دروازے کو لگ گئی پھر چٹخنے لگے لکڑیان جلنے لگین لوہے پگھل گئے شعلونکی بھڑک فصیل تک

پھونچی برج مین آگ لگ گئی تو برج گر پڑا لوگ رومی جو اوسپہ تھے دبکر مرگئے اور جماعت کثیر اونمین سے ہلاک
ہوگئے اور مسلمانون نے دروازے پر قبضہ و دخل کرلیا اور مشکون مین پانی بھر بھر کر آگ بجھائی اور داخل شہر ہوئے
اور قصد قصر شاہی کا کیا اور وہ قصر بھی ایک حصن مستحکم سنگہاے تراشیدہ کے ستونون پر قایم تھا اور دربانون نے
اوسکا دروازہ بھی مضبوط بند کرلیا تھا چنانچہ مسلمانون نے وہان بھی وہی عمل کیا جیسا دروازہ شہر پر کیا کہ اوسمین
زیت و کبریت سے آگ لگاکر دم کر دیا آخر جب اوس لعین والی اہناس نے یہ حال دیکھا تو اوسکو یاراے صبر و
قرار باقی نرہا دیگر دروازے بھی کھلوا دیئے اور خود مع اپنی جماعت خدم و حشم و باتفاق اپنے بطریقون کے الامان الامان
پکارنے لگا اوسوقت مسلمانون نے دعوت اسلام پیش کی اونھون نے انکار کیا تب خالد نے حکم اونکے قتل کا
کیا پھر جسنے اسلام قبول کرلیا اوسکو امان دی اور جسنے انحراف کیا اوسکو قتل کیا بعد ازان بازاریون اور رعیتون نے
استغاثہ کرنا شروع کیا کہ ہم لوگ زیردست و مغلوب ہین چنانچہ اونمین سے جو اسلام لایا اوسکو چھوڑ دیا اور جو اپنے
دین پر باقی رہا اوسپر جزیہ محصول مقرر کیا و بعد ازان وہانکے محلات و مکانات کھدوا کر ٹیلہ کر دیا اور مسلمانون
نے وہانسے اموال غنائم سے علاوہ نقد کے ظروف طلائی و نقرہ و خلعتہاے فاخرہ و فرشہاے مکلف
وغیرہ بہت کچھ حاصل کیا اور اوس شہر پر عبادۃ بن قیس کو حاکم مقرر کیا کہ وہ وہین مقیم رہے اور اونکے ساتھ
تین سو جوان تعینات کردیئے و بعد ازان لشکر اسلام نے بیرون شہر نکلکر صحرا مین خیمے کیے اور باشندگان شہر
مین سے کوئی باقی نرہا مگر وہ لوگ جو اسلام لائے یا وہ جنھون پر جزیہ مقرر ہوا اور وہان ایک مسجد بنائی اور خالد بن
الولید جب امور انتظام سے فارغ ہوئے تو جمیع غنائم سے خمس نکالکر پاس عمرو بن العاص کے بھیجدیا تاکہ وہ اوسکو
بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بطرف مدینہ روانہ کردین اور حصہ عمرو بن العاص کا بھی او-
اون لوگونکا جو مصر اور نواحی مصر مین مقیم تھے روانہ کیا اور بعد اسکے خالد نے باتفاق جماعت امرا کے اہناس
مین چالیس مقام کیے و بعد ازان خالد نے عدی بن حاتم الطائی کو اپنے پاس بلایا اور اونکے ساتھ میمون بن
مہران کو شریک کیا اور ہزار سوار اونکے ہمراہ کر دیئے اور اونکو حکم کر دیا کہ اولاً تم لوگ جب بلاد مین بطلوس کے
نازل ہو اور باشندگان شہرستان بھی وہین پہونچین اور جسوقت وہان تم ملاقات قیس بن الحارث کی کرو تو اوسکو
بھی حکم روانگی کا طرف بہنسا کے پہونچاؤ اور تم سبکے لیئے یہ حکم ہے کہ جو تمسے مقاتلہ کرے تم بھی اوس سے
مقاتلہ کرو اور جو کوئی تمسے آشتی کرے تم بھی اوس سے آشتی کرو اور جو تمسے صلح رکھے تم بھی اوسکے ساتھ
صلح رکھو یہانتک کہ تمہارے پاس ہمارے نزدیک سے مدد پہونچے چنانچہ بعد روانگی عدی بن حاتم کے پھر
خالد نے اونکے پیچھے غانم بن عیاض اشعری کو لبر کردگی ہزار سوار کے رخصت کیا اور انھین کے ساتھ
فضل بن عباس و مسیب بن نجبۃ الفزاری و ابوذر الغفاری و مرزبان فارسی و جعفر و مسلم وتحلی پسران عقیل

وعبداللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد و محمد بن طلحہ و عمرو بن سعد بن ابی وقاص و شرحبیل بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلعم
تھے اور خالد نے ان سب سے کہدیا کہ تم لوگ روانہ ہو چلے جاؤ یہانتک کہ شہر بہنسا کو پہونچو اور ہم بھی تمہارے
پیچھے آتے ہین بشرطیکہ مجھے اور میرے اصحاب کو کوئی امر مانع نہو اور تم لوگ وہان جاکر قوم کو اسلام کی طرف
دعوت و طلب کرو اگر وہ لوگ قبول کرین تو جو امور ہمارے لیئے واجب ہین وہی اونکے لیے بھی واجب ہین
اور جو ہمپر حرام ہین وہی اونپر بھی حرام ہونگے اور جو اسلام سے انکار کرین اونپر جزیہ ہے اور جو جزیہ دینے سے
انحراف کرین اونسے حرب و قتال ہے اور جب حدود مدائن مین پہونچو تو جملہ جماعات کو قریب قریب رکھنا
اور کوچ نکرنا مگر ایک ساتھ اور ہر ایک جماعت کو جدا جدا رکھنا یعنے چھٹکے اور پچھلے رہنا مگر نزدیک نزدیک
نہ دور دور اسلیئے کہ اگر کسی جماعت پر کوئی ایسی واردات پڑے جسکی وہ متحمل نہو تو دوسری جماعت اوسکی
کمک کو بہت جلد پہونچ سکے اور چاہیے کہ ثابت ہمت و ثابت قدم رہو اور نیتونکو خالصاً لوجہ اللہ اور عزم کو
بالجزم رکھو پھر جسوقت تم لوگ خاص بہنسا تک پہونچو کہ وہ اوس قوم کی دار السلطنت و محل ولایت ہے
تو وہانکے بادشاہ کے پاس اپنے ایلچی بھیجو اور اوسکو پیام دو بطلب دعوت اسلام کے اگر وہ
قبول کرے تو اوسکو بدستور اوسکے ملک مین چھوڑ دو یعنے اوس سے اور اوسکے ملک سے کچھ تعرض
و غرض نہین ہے اور اگر وہ انکار کرین تو مثل کمترین مردم کے اپنے ہاتھونسے جزیہ پیش کرین اور اگر ادائے
جزیہ سے سرتابی کرین تو حکم سیف ہے اور میرے تئین خبر پہونچی ہے کہ وہ بہت بڑا شہر ہے اور وہانکے
باشندے بکثرت ہین اور اوسمین خیل کثیر ہے یعنے جمعیت سوارونکی بہت ہے اور اوسکے حوالی و مضافات
مین بہت سے شہر و قصبات و بازار و قریات ہین پھر جو لوگ تمسے آشتی و مصالحہ چاہین تو تم اونسے صلح کرو
اور جو تمسے مقاتلہ کرین تو تم بھی اونسے قتال کرو اور تمکو استواری و ہوشیاری اپنے امور کی لازم ہے اور
خلوص نیت و صدق عزیمت ضرور ہے جیسا کہ حق تعالی نے اپنی کتاب محفوظ مین فرمایا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنے اے مومنو صبر و قرار پکڑو
اور آپسمین امر بصبر کرو اور باخود ارتباط و اتفاق رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو تو کیا عجب ہے کہ رستگار ہو
اور بعد روانگی عدی بن حاتم وغیرہ امرا کے خالد نے مغیرہ بن شعبہ کو بلوایا اور اونکے ساتھ زیاد اکبر ابو المغیرہ
جد زیاد بھی رہتے تھے اور وہ قریہ دریوط مین قریب طنبدی کے تھے اور قریب ہے کہ ذکر زیاد بن مغیرہ اور
اونکے اصحاب کا بیچ جنگ دیر مین آویگا انشاء اللہ تعالی و بعد ازان سعید بن زید کو بلوایا اور یہ ایک
عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم مین سے ہین و نیز ابان بن عثمان کو بلایا اور ان لوگونسے بھی تجدید وصیت
کرکے وداع کیا راوی نے کہا کہ عدی بن حاتم طائی و میمون جو روانہ ہوئے اور چلتے چلتے مدد میدوم مین

جب پہونچے تو وہان قیس بن حارث سے ملاقات ہوئی اتفاقاً وہ وہان باشندگان اوس دیار سے مصالحہ کر چکے
تھے اور صلحنامہ لکھ چکے تھے اور اونسے جزیہ مقرر کرا لیا تھا جسقدر کہ جماعت نے تجویز کیا تھا اور اہل بریشلت
سے بھی بعد قتل ہونے انکے بطریق کے اوسیطرح معاملہ کیا گیا اور اوسیطرح اوسطرف سائر بلاد کے
باشندگان سے شہر شہور تک یہی معاملہ یعنے مصالحہ ہوا اور جزیہ مقرر کیا گیا اور اوس اقلیم مین ندا سے
امان دی گئی اور وہان والون نے صلح کی تقریب مین علاوہ جزیہ کے اموال کثیر پیشکش کیا و بعدازان
اہل اسلام نے ایک جماعت مسلمین کی مرتب کرکے طرف بر شرقی کے روانہ کیا اور وہ یہ لوگ تھے
مثل رفاعہ بن زہیر المحاربی و عقبہ بن عامر الجہنی و ذو الکلاع الحمیری و دیگر ایک ہزار صحابہ تھے پھر ان سبھون نے
حدود صعید مین جو متصل حلوان ہے جاکر اون قریون اور بلاد پر تاخت و تاراج کرنے لگے اور جنھون نے
مسلمانون سے مصالحہ چاہا تو اونھون نے بھی اونسے صلح کر لیا اور جسنے انکار کیا اوس سے قتال کی و بعدازان
جب یہ لوگ طرف شہر اصفیح و بیزیل کے پہونچے وہان ایک بطریق تھا اور وہ معروف بنام صنول تھا چنانچہ
وہانکے باشندے بھی صلح پر حاضر ہوئے اور جزیہ قبول کیا و بعدازان مسلمانون نے وہانسے تیاری کوچ کی کردی
پھر عدی بن حاتم وہانسے چلے تو قیس بن الحارث سے قریب اوس قریہ کے ملاقات ہوگئی جو معروف بعقبن
تھا اور میمون جاکر اوس قریہ مین اوترے جو وہ بھی معروف بمیمون تھا تب قیس بن الحارث نے میمون سے
کہا تم یہان مقام نکرو جب تک اس نواح کے بلاد ہمارے لیے فتح نہو جاوین یا تا وقتیکہ امیر خالد کے
پاس سے کچھ خبر نہ آوے خواہ اوس زمانے تک کہ وہ اپنے ارادے کے موافق ہمکو کچھ اجازت دیوے
اور عدی مع اپنی اولاد کے اوس قریہ مین اوترے جو معروف بہ بنی عدی ہے و بعدازان عدی نے اپنے
پسر حاتم اور اپنے بھائیون کو وہین چھوڑکر کوچ کیا اور حاتم وغیرہ اس قریہ کو گھیرے رہے اور قیس بن الحارث
جو مع اپنے اصحاب کے چلے تو اوس قریہ پر وارد ہوئے جو معروف بنام مہوبین ہے اور اوس شہر مین
پہونچے جو معروف بدلاص ہے تب وہانکے باشندے بعد قتل ہوجانے اپنے بطریق کے
حاضر ہوئے اور مصالحہ ہوا و بعدازان درمیان حدود بلاد اور ترائیون مین دریا کی جا پہونچے پھر رفتہ رفتہ شہر
بیا الکبری پر نازل ہوئے اور اونکے عقب پر غنم بن عیاض بھی مع اپنے اصحاب کے روان تھے اور اوس
شہر مین ایک بہت بڑا دیر معروف بدیر ابی جرجا تھا وہان ایک بڑی عید ہوتی تھی کہ مردم سائر بلاد اوس عید کو وہان مجتمع ہوتی تھی
اتفاقاً پہونچنا صحابہ کا وہان قریب اونکی عید کے ہوا چنانچہ ایک شخص قبطیون مین سے صحابہ پاس آیا اور اوسنے اجتماع مردم روز
عید سے خبر دی یہ سنکے قیس بن الحارث مع پانسو اپنے اصحاب کے فوراً تیار ہوگئے اور رفاعہ بن زہیر المحاربی
اون پر افسر تھے تا آنکہ اوس دیر پر دوڑ ماری اور حال یہ تھا کہ ایک جماعت رئیسان شہرستان روم و قبطکی اعداکی

جمعیت سوار ان مسلح وزرہ پوش ونکی گرد اوس دیر کے حراست وحفاظت کرتے تھے اور وہ ساری خلائق اوس شہر
اپنے خورد و نوش و خرید و فروخت و زینت و آرائش مین مشغول تھی سو اونھون نے اپنے اشتغال مین کچھ خیال
نکیا مگر یہ کہ خیل مسلمانونکا اونکے سر پر جا پھونچا اور تھوڑی ہی دیر لڑائی ہوئی کہ مردمان بیرون دیر بھاگ
نکلے پھر صحابہ نے تمام جو کچھ بازار مین مال و اسباب تھا لوٹ لیا اور جانور اونٹ اونٹ گھوڑے بیل
پھیڑے سب ہانک لے گئے اور دیر کو گھیر رہے اور مردمان دیر بالاے دیر سے قتال کرنے لگے تب
مسلمانون نے زنجیرین اور قفل دروازے کا توڑ ڈالا اور ایک جماعت دیوار پر چڑھکر اندرون دیر داخل ہوئے
اور وہانسے مال ومتاع اور ظروف طلائی و نقرہ بہت کچھ لیا اور سو آدمی گرفتار کرلئے اور کچھ قتل ہوئے
باقی بھاگ گئے وبعد ازان اندرون شہر داخل ہوئے اور شہر بیا الکبری سے نزدیک اور بحر یوسفی سے
قریب ہے بہت سے قریات قصبات تھے اور درمیان اون دیہات کے ایک شہر تھا معروف بسحاق
اوسمین ایک بطریق عظیم رہتا تھا اور وہ اطلیہ پسر بادشاہ کے نائبین سے تھا جب اوسکو خبر ورود صحابہ
کی معلوم ہوئی تو اوسنے لشکر ونکو جا بجا سے شہر ہاے اقفس و شمصطا و بیلقون و نشابہ وغیرہ مین جمع کیا
اور خیل روم کو زمیداران و نصاری سے چھ ہزار فراہم کیا اور اون سبکو لیکر صحابہ کے مقابلے مین نکلا اور
ایسا ہوا کہ اہل بیا الکبری اور وہانکے گرد و نواح والے اور اسیطرح اہل ہوریت یہ سب پاس قیس بن الحارث
کے حاضر ہوکر صلح کرچکے تھے بعد ازان یہ سب لشکر مسلمانونکا روانہ ہوا جب قریب ایک قریہ کے پھونچے
جو معروف بہ بنی صالح تھا اور چلے جاتے تھے ناگہان ایک غبار بلند ہوا پھر جب وہ ہٹا تو چھ صلیب نظر
آئے اور ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے آخر جب مسلمانون نے اونکے تئین دیکھا تو اونکو اتنا وقفہ
اور اتنی مہلت ندی کہ وہ اونپر حملہ آوری مین سبقت کرین تا آنکہ قتال شدید برپا ہوئی اور گرد رزمگاہ کی اوڑ
نکلی و سم اسپان فولاد نعل سے شرارے اوڑنے لگے اور دونون طرف کی جماعتین جمع و چار ہوئین
اور دونون فریق مین ہنگامہ ستیز سر گرم ہوا فللہ درُّ رَفَاعَةَ بْنِ زُهَيْرِ الْمُحَارِبِي وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
الْجُهَنِيِّ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ الْعَبْسِيِّ وَمَيْسَرَةَ بْنِ مَسْرُوقٍ الْعَبْسِيِّ یعنے حق تعالی جزاے نیک عطا کرے
رفاعہ کو و عقبہ و عمار و میسرہ کو کہ ان سب نے کیا داد مردانگی دی اور بڑی بہادری کی راوی نے
کہا پھر صحابہ نے اوس قتال شدید مین صبر جوانمردونکا کیا اور وہ بطریق عدو اللہ جسکا نام لاوی بن ارمیا تھا
اور وہ حاکم شہر سیز اور بڑا شہسوار و مرد میدان کارزار تھا جنگاہ مین آکر مبارز طلب ہوا اور چالش و حملہ کرنے لگا
اور مردمان متعدد اوسنے قتل کیے اوسوقت لشکر اسلام سے سنان بن نوفل لاوسی اوسکے مقابل مین آئے
مگر اوسنے سنان کو شہید کیا تب اوس سے لڑنے کو عمار بن یاسر العبسی برآمد ہوئے پھر دونون نے باہم چالش گری

ومعرکہ آرائی اور تیغ زنی و نیزہ بازی کی اور اون دونو نمین از روے ضربت کے عمار سابق وچابکدست تھے آخر اونھون نے
اوسکے سینے مین ایک ایسا بھالا مارا کہ اوسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خاک و خون مین لوٹنے لگا اور اوسیدم
مر گیا یہ حال دیکھکر روم طیش مین آئے اور اپنے صاحب کے مارے جانے سے غضبناک ہو کر اونمین سے سوارونکی ایک
جماعت نے عمار پر حملہ کیا اور اونکے گھوڑے کو پے کیا اور سبنے ہجوم کرکے اونکو شہید کیا رحمہ اللہ تعالی چنانچہ مسلمین مین سے
پندرہ آدمی شہید ہوئے اور راوی نے بواسطہ سنان بن نوفل و مالک غانم الیربوعی سے کہ وہ خیل مین رفاعہ بن
زہیر المحاربی کے تھے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا جب ہم لوگ مشغول قتال تھے اور جنگ شدید بپا تھی اور
ہم اپنے دلونکو مرگ پر آمادہ کیے تھے اوسوقت رفاعہ مسلمانونکو حرب و ضرب پر برانگیختہ کرتے تھے اور یہ اشعار انشا کرتے تھے

يَا مَعْشَرَ النَّاسِ وَالسَّادَاتِ وَالْهِمَمِ ‏ وَيَا اَهْلَ الصَّفَا يَا مَعْدِنَ الْكَرَمِ ‏ فَاصْدُقُوا الْعَزْمَ لَا تَبْغُوا بِهِ فَشَلًا
وَمَلِّكُوا الضَّرْبَ فِي الْهَامَاتِ وَالْقِمَمِ ‏ وَاتْرُكُوا الْقَوْمَ فِي الْبَيْدَاءِ مُطَّرِحَةً ‏ عَلَى الثَّرَى خَمْشًا بِالذُّلِّ وَالنِّقَمِ

یعنے اے گروہ مردم اے جماعت بزرگوار اور اے اہل ہمت اور اے اہل صدق و صفا اور اے معدن کرم چاہیے کہ اپنے عزم
راست و استوار کرو اور اوسکو فاسد کرو پودے ہونے سے اور قوت پکڑو ضرب لگانے کی سرونمین اور اونکے بدنون مین
یعنے اونکے سر کاٹنے مین چستی وچابکدستی کرو اور قوم کو بلاکی مین چھوڑ دو کہ وہ زمین پر خراشیدہ و زخمی ہو کر بذلت و خواری
تمام پڑے ہون اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا چنانچہ رفاعہ رضی اللہ عنہ لوگونکو آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور کہتے تھے
یا معشر السادات و اقبال یعنے اے سردارو پیش قدمی کرنے والو تمکو مژدہ ہو کہ اب و میون سے کوئی کبھی تمسے مقاومت کریگا
اور خوشی کرو صحبت حوران اور خدمت غلمان سے غرفات جنت مین و ہر آئینہ جنت تمھاری تلوارونکے سایہ مین ہے رفاعہ نے
کہا پھر تب عرصے مین کہ ہم سرگرم شدت قتال تھے ایک غبار نمایان ہوا اور پھیل گیا پھر جب وہ غبار ہٹا تو ایک ہزار سوار غرق آہن
نظر آئے کہ اونپر زرہین داؤدیہ زیب تن تھین اور اونکے سرون پر خودہاے عادیہ درخشان تھے اور نیزے خطی اونکے زیر ران
دبے تھے اور عربی گھوڑون پر وہ سوار تھے آخر ہمنے جو اونکو غور سے دیکھا تو ناگاہ وہ سلیمان بن خالد و عبد اللہ بن مقداد
و عبد اللہ بن طلحہ اور اونکے بھائی محمد اور زیاد بن المغیرہ اور ولید و محمد بن عتبہ و محمد بن ابی ہریرہ تھے و باقی دیگر صحابہ و امرا تھے
رضی اللہ عنہم اور یہ وہ لوگ تھے کہ غانم بن عیاض نے اپنے آگے آگے انکو بطور طلیعہ کے روانہ کیا تھا غرض اوس جماعت نے
جب ہم لوگونکو دیکھا تو باواز بلند تکبیر کی پھر ہمنے بھی اونکی تکبیر سنکر تکبیر کہی تا آنکہ وہ لوگ آکر ہم مین شامل ہو گئے اور اون لوگونمین سے
ہر ایک نے بطریق نسبے مبارز طلبی کی پھر جو سامنے آیا اوسکو قتل کیا بالآخر جب قوم نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہو کر بھاگے اور فرار کیطرف
قرار پکڑا اور صحابہ نے اونکا تعاقب کیا کہ لوٹتے مارتے قید کرتے ہوئے حوالی و حدود شہر سیزر اور سیلقون تک پہونچے اور
فراریون مین سے قریب پانسو آدمی کی اسیر کیے اور قریب تین ہزار کے اونمین سے قتل ہوئے اور باقی طرف قریات و بلاد کی بھاگ گئے اور بعد
قتل بطریق سیزر کے باشندے وہانکی قوم نصاری اور اہل زراعت مسلمانونکی پاس آئے اور اونسے استحکام صلح کا کیا اور راوی اخبار پر سب متفق ہوئے اور بطار

وہ لوگ جو اوس شہر کے گرد نواح کی بستیون میں بستے تھے حاضر ہوئے اور ادائے جزیہ پر صلح پذیر ہوئے اور عمرو بن الزبیر با جماعت
حلبین وہان مقیم رہے اور قیس بن الحارث آگے آگے اوس قوم کے روانہ ہوکر قریب شہر ببنشہ تک شہر ... کے جا اوترے
اور اوس میں ایک بطریق رہتا تھا اوسکا نام بولیاس بن بطرس اور وہ بڑا سرکش تھا چنانچہ وہ مع جماعت مسلمانون کی ملاقات کو
نکلا اور اوسکے ہمراہ سامان ضیافت تھا اور یہ اوسکا مکر و زور تھا پھر اوسنے مسلمانونسے عقد صلح محکم کیا اور ادائے جزیہ اپنے شہر
کیطرف اور ریاسب اسنا سے قبول کیا کیونکہ اسنا بھی اوسکے تحت حکومت تھا و بعد ازان قیس بن الحارث نے مع اپنے اصحاب
کوچ کیا اور زیاد بن المغیرہ وہین متوقف رہے آخر قیس روانہ ہوکر قریہ دیرطین وارد ہوئے اور وہانکے باشندونسے
عقد مصالحہ مستحکم کیا اور سلیمان بن خالد اور عبداللہ بن سعد مع اپنی جماعت کے قریب شہر اسنا مقیم تھے اور اونمین سے
بعضے قریہ اطلینہ مین اوترے تھے اور ایک جماعت راتونکو شہر مین جا کر پھر آتے تھے اسلیے کہ بولیاس کے کید سے اندیشہ رکھتے تھے
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ جو لوگ لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے وہ پانسو سوار تھے سو وہ دریا کے کنارے
چلے آتے تھے اور اہل سواد و نواح پر تاخت و تاراج کرتے تھے پھر جو لوگ طلبگار صلح ہوتے تھے اونسے مصالحہ کرتے تھے اور جو
اسلام لاتے تھے اونکو چھوڑ دیتے تھے و بعد ازان قیس بن الحارث نے کوچ کیا اور اوس شہر مین وارد ہوئے جو اب
معروف بنام قس ہے اور وہ اسلیے قیس کے نام سے قس مشہور ہوا اور اوس شہر مین ایک بطریق تھا اور وہ بطلیوس
بادشاہ کے امرا مین سے اور اوسکے بنی اعمام سے تھا اور اوسکا نام شکور بن میخائیل تھا تا آنکہ تمام اہل سواد و نواح اوسکے پاس
درمیان شہر کے مجتمع ہوئے اور قیس نے دو مہینے تک اوسکا محاصرہ رکھا و بعد ازان دروازہ جلا کر کھول لیا اور اوسکے
اندر داخل ہوئے اور اس سے پہلے ایک لڑائی درمیان انکے اور مسلمانونکے بمقام کوم الانصار ہو چکی تھی کہ وہان سے
شکست پا کر حصار قس مین آکر متحصن ہوئے تھے کہ بالآخر مسلمانون نے بعد محاصرہ کے اس شہر کو فتح کیا اور اوسکے
بطریق کو قتل کیا اور مال اوسکا لوٹ لیا اور جو کچھ اوس شہر مین تھا وہ سب لے لیا بعد ازان لوگونکو طرف اسلام کے
دعوت و طلب کیا مگر وہ لوگ اس سے باز رہے تو اونپر جزیہ مقرر ہوا و بعد ازان حوالی و اطراف مین شہر قس کے
جو بلاد آباد تھے اور اوسی نواحی مین شہر طالی بھی واقع تھا تو اون سب پر تاخت و تاراج کرتے تھے بعد ازان طرف شہر
کفور کے دوڑ ماری تو وہانسے ایک بطریق نکلا اور وہ برادر عمزاد والی دشہور کا تھا جو مقتول ہوا اور اوسکا بھائی
بطرس تھا آخر اوس بطریق نے آکر مسلمانونسے مصالحہ کیا اور ادائے جزیہ پر راضی ہوا پھر اہل عرب وہانسے چلکر قریب
شہر دیر سماوطا اور اوسکے گرد نواح کی قریات مین وارد ہوئے اور زبیر مع ایک جماعت عرب بمقام زہرہ اوترے
ہوئے تھے اور باقی اہل سواد جو بہنسا کی حوالی شرقی و غربی مین رہتے تھے جب اونہون نے آمد عرب سنی تو وہ اپنا مال و
اسباب اور اپنی عورتون اور اولاد کو لیکر شہر بہنسا مین داخل ہو گئے اور اپنے شہرونکو خالی چھوڑ دیا اور بطلیوس بادشاہ نے
اپنے بطریقونکو بھیجا تو لوقنا نے اون لوگونکو جو بہنسا مین گرد نواح سے بھاگ آئے تھے حصار مین مقرر کیا اور مایحتاج حصار

جو تا مدت محاصرہ کفایت کرے جمع کر دیا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہ ماجرا تو یہان ہو نیوالا تھا اور اہل بنادعہ طلبدی جسنے کیسے صلح کی تھی سو اوسنے بطلیوس کو یہ نامہ بھیجا کہ مینے عربونسے بکمید و مکر مصالحت کیلے ہے اور زنہار دہمیں بعد ازین صلح غدر و عہد شکنی کا ہے پس چاہیے کہ تم میرے لیے ایک لشکر بطریقو نکا تیار و مہیا کرو شاید کہ مین جماعت دلیران سے عربون پر ظفر یاب ہون اور عنقریب تمھارے مقتولونکے خون کا عوض لون اور یہ حال یہ تھا کہ اوس دشمن خدا کے پاس ہر روز خبرین منجانب عربان متنصرہ کے پہنچتی تھین یعنے جن عربون نے نصرانیت اختیار کیا تھا وہ خبرین پہونچاتے تھے اور سوا ے اونکے اہل بلاد سواد اخبار فیروز مندی عرب اور خبرین مقتولان بطارقہ کی آتی تھین اور ماجرا فتح بلاد و نہب اموال کا سنکر اوسکی عین ہم و غم عیہم ہوتا تھا اور یہ احوال اپنے بطریقون سے کسی پر ظاہر نکرتا تھا بلکہ اونکے دلونکو یہ کہکر خوش کرتا تھا کہ ہمارا قلعہ بہت مستحکم ہے اگر عرب ہمسے لڑینگے تو ہم بھی اونسے خوب لڑینگے اگر وہ ہمپر غالب ہونے لگینگے تو ہم اپنے قلعے کے اندر ہو جاوینگے اوسوقت اگر تمام عالم جمع ہوکر ہمپر آوینگے تو ہرگز ہم تک نہ پہنچینگے اگر بیس برس تک یہان پڑے رہینگے تو بھی دخل نہ پاوینگے و حالانکہ وہ اس بات سے غافل تھا کہ حق تعالی اپنے امر پر غالب ہے یعنے اوسکا امر غالب ہے اور وہ ناصر دین اسلام ہے اور ذلیل و خوار کرنیوالا کفار لئام کا ہے چنانچہ جسوقت مکاتبہ بولیاص کا پاس بطلیوس کے پہونچا تو اوسکو پڑھکر بہت شاد ہوا اور اپنے بطریقون میں سے ایک بطریق کو جسکا نام روماس تھا بلوا کر پانچ ہزار سوار روم نصاری و غیرہ اہل قریات سے اوسکے ہمراہ کیا اور اونکو حکم کیا کہ تاریکی شب مین روانہ ہون پھر جسوقت آدھی رات ہوئی تو یہ لوگ کمکی شہر طلبدی مین پہونچے اور پاس بولیاص کی حاضر ہوئے وہ ان لوگونکے آنے سے بہت خوش ہوا اور مسلمانون پر عزم یورش کیا اور ادہر اہل اسلام نماز صبح ادا کر چکے تھے کہ نعوذ باللہ بولیاص کا سامنے نمودار ہوا اوسوقت مسلمانونمین ندا ہوئی کہ النفیر النفیر کوچ کرو کوچ کر دینے تیار و ہشیار ہو جاؤ دیکھو کہ دشمنون نے ہمپر ہجوم کیا اور عہد شکنی و دغا کی تب صحابہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور آگے بڑھے اور جسوقت قریب شہر پہونچے تو دیکھا کہ فوج روم دس ہزار سوار سامنے ہے اور یہ دشمنان خدا ایک کمینگاہ سے نکل پڑے تھے کہ وہین قریب پلونکی آڑ مین چھپے بیٹھے تھے اور وہان ایک نہر عمیق رود نیل سے اوس زمانے مین جیرے سے مغرب و یہ قریب شہر جاری تھی پھر جسوقت مسلمانون نے تابش سنان اور خودونکی دیکھی اور جنبش علمونکی اور چمک صلیبون چاندی سونونکی نظر آئی تو تو اپنی گھوڑون کیطرف دوڑکر سوار ہوئے و بالاعلان تہلیل و تکبیر کرنے لگے اور درود و سلام بشیر و نذیر پہ بھیجتے تھے اور شتابتر ہی سے اونکیطرف آگے بڑھے اور کثرت سے کچھ اندیشہ و اضطراب نکرتے تھے اور ہر ایک دوسرے کو قتال پر برانگیختہ کرتا تھا اور پہلے اون غدارون نے یہ کام کیا کہ ایک چھوٹی جماعت پر جو تھوڑے سے مسلمان قریب پڑاو کے تھے جا پڑے اور اونپر وار تلوار و نیزے کرنے لگے اور ادہر تو اونکو سب طرف سے گھیر لیا اور ادہر قریب دریا تک جولانی کرتے ہوئے تمام پھیل گئے اوسوقت سلیمان بن خالد و عبد اللہ بن مقداد و عامر بن عقبہ بن عامر و شداد بن اوس اور ایک گروہ صحابہ کا اپنے لشکر سے مقابلہ پر نکلے اور قتال شدید و جنگ عظیم ہونے لگی آنکھون مین اندھیرا چھا گیا

گھوڑے جو طرارے بھرتے تھے اونکی ٹاپون سے شرارے اوڑتے تھے ہر سمت سنانونکی چمک تھی باگین گھوڑونکی ٹوٹ گئی تھین
ہاتھونسے لگامین چھوٹ گئی تھین تھیتی دہشت سے دیکھنے والے مبہوت تھے فکرین گم تھین ہوش باختہ تھے بالآخر اون نابکارون
نے ہر جانب سے صحابہ کو گھیر لیا فَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنِ الْمِقْدَادِ یعنے حق تعالی جزائے خیر و نیکیان
سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد کی زیادہ کرے کہ ان دونون نے بکمال شدت قتال کی و مردان میدان امتحان ہوئے
اور اسیطرح زیاد بن المغیرہ بھی جنگ عظیم کرتے تھے کہ کبھی اونکے میمنہ پر جا پڑتے تھے اور کبھی مارتے ہوئے میسرہ پر
آپڑتے تھے و گاہے قلب لشکر مین گھس جاتے تھے اور دشمنون نے ان مردونکو چہار طرف سے گھیر لیا تھا جسطرح
داغ سفید یا سفید گل کمال یا بدنمین شتران سیاہ کے یا جیسے تلوار صاف میان سیاہ مین او سوقت مسلمانون نے
صبر و قرار پکڑا تھا صبر و قرار جوانمردونکا اور اکثر اہل اسلام کثرت زخمونسے سست ہوگئے تھے اور کفار سخت تھے یعنے
سختی و درشتی پر تھے اور مسلمانون نے اونکے دلیرونکو ہٹا کر اونکے پس پشت کر دیا تھا اور قتال شدید کر رہے تھے
اور موت پر جان لڑا رہے تھے اور ایک دوسرے کو شجاعت دلاتا تھا اور او سوقت سلیمان بن خالد کہتے تھے
اے مسلمانو اللہ اللہ جنت تلوارونکے سایہ مین ہے اور وعدہ گاہ نزدیک حوض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے یہ کہکے
بڑے زور ونکی لڑائی لڑے یہانتک کہ زخمہائے کاری سے سست ہوگئے اور او سروز لشکر اسلام سے قریب
دوسو بیس مرد ونکے متصل ایک ٹیلے کے جو بجانب غرب شہر دریوط سے ہے شہید ہوئے اور مسلمانونمین سے
کوئی او سوقت تک قتل نہوا جب تک اونسے دشمنونمین خلق کثیر کو قتل نکر لیا اہ۔ واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا جب مسلمانون نے
اور سلیمان بن خالد نے دیکھا کہ اپنے اصحاب پر کیا گذری تو سلیمان کبھی حملہ کرتے ہوئے میسرہ پر جاتے تھے اور کبھی
حملہ کرتے ہوئے میمنہ پر آتے تھے اور عبداللہ بن مقداد و بقیۂ صحابہ حملہ کرنے مین اونکی اعانت کرتے تھے ثُمَّ تَقَدَّمَ
سُلَیْمَانُ بْنُ خَالِدٍ وَطَعَنَ بِطْرِیْقًا اَسْنَا طَعْنَۃً صَادِقَۃً اَرْدَاہُ عَنْ جَوَادِہٖ وَغَاصَ فِی الْقَلْبِ یعنے بعد ازان
سلیمان آگے بڑھے اور بطریق اسنا کو کہ وہی بولیاص تھا نیزۂ کاری مارکر اوسکو گھوڑے سے نیچے گرا دیا اور اونکے
قلب لشکر مین گھس گئے ترجمۂ دیگر کہ سلیمان آگے بڑھے تو بطریق اسنا یعنے بولیاص نے نیزۂ کاری مارکر اونکو
نیچے گرا دیا اور خود اندر اپنے قلب لشکر کے گھس گیا (مترجم کہتا ہے کہ ترجمۂ ثانی بنابر سیاق خبر کے صادق آتا ہے)
چنانچہ راوی نے بواسطہ اوس بن شداد و علقمہ بن سنان کے زید بن رافع سے روایت کی ہے اونھون نے
کہا مین خیل مین اصحاب سلیمان بن خالد کے موجود تھا کہ ہمنے مشرکونکو اپنے سے باز رکھا اور دور کر دیا تھا مگر پھر وہ ہمارے
سامنے اولٹے پھرے اور ہمکو یہ خبر نتھی کہ وہ ہماری گھات تاک مین پوشیدہ بیٹھے تھے دفعۃً وہ اپنی کمینگاہ سے ہمپر نکل آئے
آخر ہمنے اونسے مقاتلہ موت کا کیا یعنے موت کی لڑائی لڑے اور اونمین سے ایک جماعت قریب دو ہزار آدمی کے
قتل ہوئے اور سلیمان بن خالد نے اونکے بڑے بڑے سرداران باوقار اور اونکے بطریقان اخیار کو قریب تیس شہسوار کے

قتل کیا اور بہت سے بہادر عبداللہ بن مقداد نے بھی انبوہ کثیر اونکے دلیران کارزار سے قتل کیا ناگاہ ایک گروہ دشمنون کی
جو قریب اوسکے پہنچا ہوا تھا سلیمان بن خالد کو گھیر لیا اور اونکے گھوڑے کو جو اونکی سواری مین تھا پے کیا اور
سلیمان پر تلوارین ماریں یہانتک کہ اونکا دست راست قطع ہوگیا تو اونھون نے تلوار اپنے دست چپ مین لی آخر اوسکا
بھی یہ حال ہوا کہ تلوار لگا پس اونکا بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تب دشمنون نے اونکو ہر طرف سے گھیر لیا پھر جب اونکو اپنے
قتل ہونے کا یقین ہوگیا تو اپنے والد کو سامنے تصور کرکے اس مقال سے گویا ہوئے کہ یعَزُّ عَلَیکَ یَا خَالِدُ
مَا حَلَّ بِوَلَدِکَ وَلٰکِنَّ ہٰذَا فِی رِضَاءِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یعنی اے خالد والد ماجد آپ پر سخت دشوار گذریگا وہ واقعہ جو آپکے
فرزند پر گذرا ہے ولیکن یہ سانحہ بیچ رضا ے خدا ے عزوجل مین واقع ہوا ہے اور حال یہ تھا کہ اونکے سینے مین بہت
سے زخم سنان کے لگے تھے یہانتک کہ اونکی قوت نے بہت کمی کی آخر زمین پر گر پڑے و بعد ازان ہنسنے لگے اور
کہتے تھے اسوقت ہم ملاقات اپنے احباب سے کی کرتے ہین رحمہم اللہ اور جسوقت عبداللہ بن مقداد نے اونکو اس حال سے
قتلگاہ مین پڑا ہوا دیکھا تو آہ مار کر بولے لَاحَیَاۃَ بَعْدَکَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ المُلْتَقِی فِی جَنَّاتِ عَدْنٍ یعنے اے محمد
پیش آنے والے جنت عدن کے بعد تمہارے لطف زندگی نہین ہے یہ کہکر لشکر اعدا مین گھسکر مقاتلہ کرنے لگے
ناگاہ دشمنون نے اونکو اوسوقت گھیر کر بھالو نکی انی سے چھید لیا اور اونکے منھہ پر بہت سے زخم لگے اور وہ نیزے اونکو
توڑ ڈالتے تھے اور اپنے چہرے سے لہو پونچھتے تھے تا آنکہ گھوڑے نے اونکو زمین پر گرا دیا یعنے وہ اپنے گھوڑے کے
زمین پر گرے اور آواز دی وَاشَوْقَاہُ اِلَیکَ یَا بْنَ مِقْدَادٍ یعنے اے ابن مقداد مین اسوقت تمہا الکمال مشتاق
ہون بعد ازان ہنسے اور کہا مرحبًا اور مر گئے رحمہ اللہ تعالی پھر یہ حال دیکھکر ہمکو یقین ہوا کہ ہم سب لامحالہ موت کی
ملاقات کرینگے اور یہین قیامت بپا ہوگی بعد ازان یکایک ایک غبار نمودار ہوا جب وہ ہٹا تو نشان ہمارے لشکر
اسلام نظر آئے اور جماعت مسلمانون کی ظاہر ہوئی اور آگے آگے اوس قوم کے قعقاع بن عمرو التمیمی ہراول تھے اور
اونکے ہمراہ مسیب بن نجبیۃ الفزاری و سمرۃ بن جندب و فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان با دیگر اولاد ہاشم
و اولاد عبدالمطلب و دیگر سرداران قبیلہ اوس و خزرج و نیز غانم بن عیاض اشعری مع اپنی ہمراہیان امرا و اکابر کی موجود تھی
چنانچہ اون لوگون نے دشمنونکو ذری مہلت ندی کہ آتے ہی فورًا اونپر یکبارگی حملہ کر دیا یہانتک کہ اونپر غالب آگئے
اور بولیاص مارا گیا اور بہت سے بطریقان بطلیوس جو بولیاص کے ہمراہ تھے وہ سب مارے گئے اور رومی
بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے جاتے تھے یہانتک
کہ وہ اہل ہزیمت لب بحر یوسفی پہونچے تو اونھون نے اپنے تئین مضطربانہ دریا مین ڈال دیا کہ مردمان کثیر اونمین سے
ڈوب گئے اور اوس معرکہ مین وہ لوگ تقریبًا چار ہزار آدمی قتل ہوئے اور قریب بارہ سو کے گرفتار ہوئے اور باقی
بطلیوس کیطرف بھاگے رات کو تو جا بجا چھپے رہے پھر بطلیوس کے پاس پہونچے اور اوسکو اس شکست و تباہی کی خبر دی

یہ سنکر زمانہ اوسپر تنگ ہو گیا اور اوسکے سینے نے تنگی کی اور اپنے امر مین متفکر ہوکر تیاری و فراہم آوری سامان جنگ کا کرنے لگا
اور واقدی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ یہ ماجرا تو یہان ان لوگونکا تھا اور وہان اہل طلبندی و اہل ہسنا کہ ... نے خروج کیا تھا
اور نہ قتال کی تھی اسلیے کہ وہ لوگ ... خبرین سنتے تھے اور اونکے ساتھ اکثر بطارقہ و امرا تھے تو وہ سب اپنے اپنے
زیرے سے سوال قتال کرتے تھے اور وہ ہمیں نصرانی تھا رومی نتھا اور اوسکا نام لوص تھا اور اوسی نام کا وہ شہر تھا جسمین
وہ رہتا تھا چنانچہ اوسنے قتال سے انکار کیا پھر جسوقت اوسکو خبر اہل ہزیمت کی پہونچی تو لوص اپنے شہر سے نکلا اور اوسکے
ساتھ اہل شہر سے ایک جماعت تھی پھر لوص مع اپنے ہمراہیونکے پاس مسلمانونکے آیا اور صلح کی درخواست کی تب مسلمانون
نے صلح منظور کی و بعد ازان باشندگان شہر طلبندی و شہر ہسنا کے جتنے لوگ بازاری و رعایا تھے وہ سب اپنے عیال و
اطفال کو لیکے نکلے و مسلمانونکے پاس آکر اونکے آگے زاری و نالہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ قوم رعیت مین اور
اپنے امور مین مغلوب و زیر دست ہین پس اب ہم تمھارے ذمی اور تمھاری رعیت ہین مسلمانون نے کہا ہم تمکو امان
دیتے ہین بشرطیکہ تم اون لوگونکو بتا دو جو تمھارے یہان بھاگے ہوئے چھپے ہون (یعنے ہمراہیان بولیاص جو معرکہ
قتل سلیمان بن خالد مین شریک تھے) تب اون رعایاے طلبندی و ہسنا نے اس شرط کو قبول کیا اور اہل اسلام
اون لوگونکی گرفتاری کو شہر طلبندی و ہسنا مین گئے آخر اون رعایا نے گھرون مین گھس گھس کر ڈھونڈھ ڈھونڈھ اونکو پکڑ کے مسلمانونکے
حوالہ کیا پھر اسیطرح ہر ایک نصرانی رومی کو پکڑ پکڑ کے مسلمانونکے سپرد کرتے تھے یہانتک کہ تہخانون اور غارون سے
جہان مسلمان قیدیونکو وہ لوگ بند رکھتے تھے اور دیگر مکانات سے وہ سب قریب پندرہ سو آدمی کے گرفتار ہوے
پھر جسوقت یہ سب قیدی روم کے نصرانی فراہم کیے گئے اوسوقت غانم بن عیاض نے حکم اونکے قتل کا کیا
اوس ٹیلے پر جو وہان معروف بکوم تھا بعد ازان مسلمانون نے قتلگاہ کیطرف مراجعت کی پھر وہان جب سلیمان بن
خالد و عبد اللہ بن مقداد و عبید بن الدار کی نعشونکو دیکھا تو سب بہت روئے اور وہ امرا جو اونکے ساتھ مین شہید ہوئے
تھے اونکے لاشے بھی دیکھکر بہت محزون و مغموم ہوئے چنانچہ عمرو بن یاسر نے تعزیت مین سلیمان بن خالد و
عبد اللہ بن مقداد کی اور اونکے ہمراہیونکی سوگواری مین ان اشعار سے مرثیہ پڑھا اشعار یا عین جودی بالدماء الصبیب

ثم ابكي يا عين فقد الحبيب
وابكي سليمان لا تنفي
ان سل من غمده القضيب
فيا حمام الايك نوحي انه
لعل ان يبكي بدمع صبيب
واندبي الامراء من بعدهم
وابكي المقتول غدا في الفلا
فامره والله امر عجيب
وتختشي الاعداء من باسه
على فتى قد كان غصنا رطيب
ولتجري المقداد من بعده
وكل قرم في المعامع مصيب
مجندلا وسط الفيافي غريب
قد كان لا يفكر بكل العدا
لو انهم اعداد رمل الكثيب
واعلمي خالدا بما قد جرى
بان عبد الله اضحى سليب
لا التقى البطلوس خيرا ولا

أجنادنا لا ننثني أهل الصليب	قد كنوا لنا جيشا هامدا
حتى من أعطى لنا نصرة	في كل واد ثم نصرا قريبا
جهرا ونطفي هذه نار اللهيب	

يوم الوغا في كل كان قريب
أنا نأخذ الثأر من جمعهم

اے آنکھ باتش کر اشک خونناب بہا کی اور نوحہ کر اے آنکھ کم ہونے پیچھے جلنے حبیب کا آہ ریا تم وار ہا و ماتم پرسی کر اون مقتولونکی جو کل کے روز یعنے کل سے صحرا مین تڑپے ہوئے لیٹے ہین درمیان میدان کے بیوطن اور بیکار کر سلیمان بن خالد پر اور وہ نہو یعنی کمی کو تاہی نکر گریہ کرنے مین کیونکہ واقعہ وسکا واقعہ عجیب ہے وہ کیسا تھا کہ اندیشہ کرتا تھا سارے دشمنون سے اگر کھینچ لیتا تھا اپنے نیام سے اپنی تلوار کو اور ہیبت مین آجاتے تھے تمام اوسکے رعب سے اگر یہ ولاک بشناسیگ تو وہ کہتے تھے اے طائران شاخ اب نوحہ کرو اوس جوان پر جو شاخ تازہ تھا اور اے حمام اے کبوتر خالد کو خبر کر اس سرگذشت کی شاید کہ وہ بکا کرے اور خون نچکان سے وبعد ازان جو بیرتازہ کو اس بات سے کہ عبداللہ مسلوب و بیجان ہوگیا اور اے آنکھ جاننگی نوحہ کر اون امراکے لیے کہ وہ سامنے زیر گوا ہنچھ نین مبتلائے مصیبت ہوئے نہ ملاقات کریگا یعنے نہ پہونچیگا بطاوس خیر کو اور نہ اوسکی فوجین فرومایہ جو اہل صلیب ہین کمینگاہ مین پوشیدہ رکھا لشکر کو بقصد روز وغا کے کہ وہ سب سگان بشک ورافتادہ تھے اور قسم ہے اوس خدا کی جسنے ہمین نصرت عطا کی ہے ہر ایک وادی ہر مواقع مین اور فتح قریب و نزدیک والی بخشی ہے البتہ ہم اون سب سے اپنا کینہ اور عوض خون کا آشکار الیوینگے اور حرارت آتش سوزان کو بجھاوینگے یعنے اپنے دلکی آگ بھڑکی ہوئی کو ٹھنڈا کرینگے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ غانم رضی اللہ عنہ نے اوس قتلگاہ مین لاشین شہدا کی جمع کرکے اونھین کے لباسہا خون آغشتہ اور لہو بھری زرہون مین دفن کردین اور کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ وہ شہدا جو راہ خدا یعنے جہاد مین مارے گئے ہین وہ روز حشر اسطرح محشور ہونگے کہ اونکے زخمونسے خون ٹپکتا ہوگا اور رنگ مثل رنگ خون تازہ کے ہوگا اور بو اوسکی بوے مشک ہوگی اور **واقدی** رح نے کہا کہ پھر غانم بن عیاض بعد دفن شہدا کے نزدیک ایک ٹیکرے کے قیام پذیر ہوئے اور امراے لشکر دریا کے کنارے کنارے ترائی کی بستیون پر تاخت وتاراج کرتے تھے اور عدی بن جابر بن عبداللہ الانصاری و ابو ایوب و مسیب بن نجیبۃ الفزاری نے باجمعیت ہزار سوار کے اہل شہرونپر دوڑ ماری اوسوقت انکی طرف ایک بطریق راس الجاہل کا اور ایک بطریق ہربیت کا پانچ ہزار سوار سے نکلے اور نزدیک دامن کوہ کے قتال شدید برپا ہوئی اور یہ خبر غانم بن عیاض کو پہونچی تو اونھون نے ایک دوسری جماعت ہزار سوار کی ہمراہ ابن المنذر اور فضل بن العباس ورمزبان کے اونکیطرف روانہ کیا پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو اونکے دلون پر رعب غالب ہوا کیونکہ اونکے درمیان یعنے اون لوگونسے حرب عظیم ہو چکی تھی بعد ازان فضل بن عباس نے قصد بطریق جاہل کا کیا آخر ایک ضربت شمشیر اوسکے سر پر ایسی ماری کہ اوسکے خود سر تک کاٹ گئی اور گلے تک اوتر آئی کہ خشخشہ شمشیر یعنے کرکرانا تلوار کا اوسکے دانتوں سے سنائی دیتا تھا اوسوقت فضل نے تکبیر کی اور اونکی تکبیر سنکر سب مسلمانون نے

آواز تکبیر بلند کی اور وہ بطریق زمین پر گر کر خاک و خون مین تڑپنے لگا اور مر گیا و فضل بن عباس کہ شہسوار بہادر و جوانمرد
دلاور تھے تو درمیان گروہ مشرکون کے گھس گئے اور اونمین بڑی دلیری سے مقاتلہ کیا اور مرزبان نے بطریق
شروینہ پر حملہ کر کے اوسکو قتل کیا اور ابن المنذر اوپر بطریق اہریت کے حملہ آور ہوئے تا آنکہ اوسکو تہ تیغ کیا آخر جب
رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے پس پشت پسپا ہوئے اور فرار کو قرار دیکر اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا اور قتل
کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے ہوئے مقام ثنیر اور اہریت تک چلے گئے اور اونمین سے اکثر دریا مین
گر کر ڈوب گئے اور ایک ہزار پانسو سوار مارے گئے اور پندرہ سو گرفتار ہوئے اور ایک جماعت رومیون اور نصرانیونکی
شہر جابل مین پناہ گزین ہوئی اور اوس شہر کا حصار بہت استوار تھا تا آنکہ مسلمانون نے سات روز تک اوسکا محاصرہ
کیا و بعد ازان پھاٹک اوسکا جلا دیا اور اندرون شہر داخل ہوئے اور دیوارونکو گرا کر مکانونکے اندر سے لوگونکو نکالا
اور اوس شہر کو کھود کر مسمار کر دیا کہ ابتک وہ ویرانہ ہی و بعد ازان نصارای شہر شروینہ و اہریت اپنی گھرونسے نکلکر مسلمانونکے پاس آئے اور صلح کی
درخواست کی و جزیہ دینا قبول کیا اور مرۃ الکلبی کو مع اونکے دو سو صحاب کی اپنی یہان اوتارا اور ابن خالد بن ابی عمرو بن العاص مع دو سو
سوار کی اوس مقام مین قیام کیا جو بنام زربنا خالد معروف ہے اور اکثر مسلمانونے دریا کیطرف گذر کیا اور عامر مع دو سو سوار کی بمقام [illegible]
فروکش ہوئے جو قریب طلبندی و اسناکی اور نزدیک بیا القریہ یعنی قریہ بیا سی نزدیک ہے اور غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ نے باقیہ لشکر
وہانسے کوچ کیا اور راوی نے کہا پھر جسوقت جمعیت مسلمانون کی کمل ہوئی تو غانم نے اپنے سامنے آگے آگے
مسیب بن نجیبۃ الفزاری و عباس بن مرداس السلمی و فضل بن عباس الہاشمی و عامر بن عقبۃ الجہنی و زیاد بن ابی سفیان
بن الحارث کو با جماعت پندرہ سو سوار کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ جاتے جاتے اوس مقام تک پہونچے جو بنام جرنوس
معروف ہے اور وہان ایک قلعہ و دشت بطلوس کا تھا اور یہ معمول تھا کہ زمانہ ربیع یعنے موسم بہار مین وہان گرد
اوس قلعے کے خیمے ڈیرے بطلوس کے بپا ہوا کرتے تھے اور وہین اوسکے پاس بطارقہ و رؤسائے بلاد مجتمع ہوتے
تھے اور وہین چند ماہ مقیم رہتے تھے پھر وہانسے اپنے اقلیم قلمرو مین دورہ کرتے ہوئے طرف بیت الخلافت بہنسا کے
مراجعت کرتے تھے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ لوص نے اپنا ایلچی پاس بطلوس بادشاہ کے بھیجکر مدد لشکر
بسر کردگی ایک بطریق کے طلب کی یعنے جب مسیب وغیرہ مع جیش بمقام جرنوس وارد ہوئے تھے اوسی زمانے مین
لوص نے بطلوس سے درخواست فوج کمکی کی تھی اور یہ لوص وہ ہے جسکا ذکر ابھی اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ اوسنے
مسلمانون سے مصالحہ کر لیا تھا غرض کہ بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام شلقم تھا مع لشکر پاس لوص کے
روانہ کیا اور اسی شلقم کے نام سے ایک شہر بھی اوسی کا بسایا ہوا قریب بہنسا کے واقع ہے کہ وہ وہین کا بطریق
و مالک تھا اور یہ فوج جو اوسکے ہمراہ ہوئی تو دس ہزار سوار کی جمعیت تھی راوی کہتا ہے مجھسے روایت
کی مسلم بن سالم الیربوعی نے بواسطہ شداد بن مازن کے طارق بن ہلال سے اور طارق شریک خیل عباس بن

مرداس السلمی تھے تو اونھون نے کہا جس عرصے مین ہملوگ قریب جرنوس چلے جاتے تھے یکایک ہمنے ایک
گرد اوڑتی دیکھی اور اوسوقت پہر دن چڑھا تھا آخر ہمنے تامل وغور جو کیا تو دس نشان لشکر کے اور نس
صلیب سونے کے نظر آئے اور ہر ایک صلیب مانند تارے کے چمکتا تھا اوسوقت ہم لوگون نے بقصد
حملہ اپنے ہتیار سنبھالے اور وہ لوگ بھی ہمارے مقابلے پر مستعد ہوگئے اور بیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوئے
پھر ہمنے بھی اونپر حملہ کیا اور اون لوگون نے ہمین گھیر لیا کیونکہ وہ دس ہزار تھے اور ہم ہمگی پندرہ سو تھے چنانچہ
رومیون نے قتال شدید برپا کی اور اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے اور اپنے کلمات کفر کا اعلان کرتے تھے
اوسوقت صبر ہمنے صبر جوانمردانہ کیا اور اوس ہنگامہ مین ہمنے قتال مرگ کا مقاملہ کیا یعنے موت کا سامنا کیا
فَلِلّٰهِ دَرُّ غَانِمِ بْنِ عُقْبَةَ وَالْمُسَيَّبِ بْنِ نُجَيْبَةَ الْفَزَارِي وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَزِيَادِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ
یعنے حق تعالی حسنات انکے زیادہ کرے کہ اونھون نے اس معرکہ مین بڑی شدت و زور آوری کی قتال کی
اور فضل اپنے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ سرخ باندھے تھے اور اسیطرح کی دستار زیاد بن ابی سفیان بن الحارث
بھی باندھے تھے جسطرح ان دونو نکے عم بزرگوار حمزہ باندھا کرتے تھے پھر ان دونون نے اوس روز قتال ہولناک
قتال کی اور جو دونون مرگ سے دوچار ہوئے اور ایک ساعت نگذری تھی کہ عین شدت گرمی و ہنگامۂ حرب مین
غانم بن عیاض الاشعری مع جیش ہمراہی کے ہمارے بر سر وقت آپہونچے اوسدم ہمارے دل قوی ہوگئے
تب ہم تکبیر کہنے لگے اور اونھون نے بھی ہماری تکبیر کے جواب مین تہلیل و تکبیر کی اوس آن فضل بن عباس
بطرف شلقم کی طرف آگے بڑھے اور شلقم بڑا شہسوار و سخت حملہ آور تھا اور اوسوقت اوسکے تن پر خلعت دیبای
زربافتہ کا اور کمر پر منطقۂ زرین مرصع بجواہر بندھا تھا اور اوسکے سرپر عصابہ یعنے سرپیچ جواہر نگار لپٹا تھا اور
اوسکے ہاتھ مین سونے کی سانگ تھی کہ وہ تیس بالشت سے درازتر تھی اور وہ کبھی تو تلوار کا وار کرتا تھا اور کبھی
اوس برچھی سے حملہ کرتا تھا پھر جب فضل نے اوسکی ایسی چالاکی دیکھی اور اونکو گمان ہوا کہ وہ مجھپر حملہ کیا چاہتا ہے
تو اونھون نے اپنی چابکدستی سے خود اوسپر حملہ سبقت کی اور یہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے | یا ایّھا الکلب اللعین الطاغیا

ومن اتی بجیشنا معادیا	ابشر لقد وافاک اسد ضاریا	بحد سیف فی عداۃ ماضیا
کان لہ الرّبّ العظیم واقیا	من کلّ کلب کافر طاغیا	یعنے اے سگ لعین سرکش اور

اے وہ شخص جسنے ہمارے لشکر مین بکمر عود کیا ہے یا یہ کہ وہ کون ایسا شخص ہے جو ہمارے لشکر مین دوبارہ
عود کرنے والا ہے خوش ہو کہ تجھپر مشرف ہوا ہے شیر زیان بکمال تیزی شمشیر کے اپنی عداوت گذشتہ میں
اوس شیر کا ایک پروردگار عظیم الشان نگہبان ہے ہر ایک سگ کافر نافرمان سے اور راوی کہتا ہے
کہ ابیات فضل کے تئیں شلقم کچھہ نہین سمجھا اور حملہ کیا پھر وہ دونون باہم آویزش و چالش کرنے لگے

پھر اوسنے جو ضرب لگایا فضل اوسکو بچا گئے اور جو وار کیا خالی دیا آخر فضل نے گرز اوسکے ہاتھ سے چھین لیا اور
ایک ایسا وار قوشیہ کیا اور ایسی ضرب ہاشمیہ ماری کہ سر دھڑ سے جدا جا پڑا اور اوسکو جو دیکھا تو وہ گھوڑے سے گرا تھا
اوسکے قریب پھر آکر دیکھا تو تن بے سر تھا اور اوسکا دھڑ ایک اور مسلمانون مین سے جسکا نام زبیر تھا اوسکے پاس آکے کہنے لگا
فوجدہ مکلبا بکلالیب فی سربیہ یعنے زرہ کو معلوم ہوا کہ سختی آہنی یعنے زنجیر کل تھی جو زرہ مین جڑی تھین تو
بعیر مکلب مکبل یعنے مربوط اور بندھا تھا پھر جب زبیر نے ان کلالیب یعنے کیلون کو کھینچ لیا تو فوراً جسا ... مانند ایک ... کی زمین پر گر پڑا
اور تاج زرین منطقہ لاجوردی اوسکا جو خون آلودہ پڑا تھا تو فضل نے زبیر سے کہا اسباب ... ل کا جو میرے لیے ہو وہ
تو لے لے اوسنے کہا لا اعد منا اللہ مکارمکم یا بنی ہاشم یعنے مین آپکی عطا کو واپس نہین کرتا ہون اے اولاد ہاشم تمہاری نیکویان
و کرم بخشیان خدا ہی کے لیے ہین بعد ازان فضل نے لوس پر آگ پھیری تو اوسکو بھی قتل کیا اور اسیطرح ہر ایک اہلکار لشکر اسلام نے
ایک ایک بطریق ہنود کفر کو قتل کیا اور جملہ مسلمانون نے یکبارگی حملہ کرکے جمعیت عدا کو پراگندہ کردیا آخر وہ سامنے سے بھاگ نکلے اور
مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا اور قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے بحر یوسفی تک پہنچے اور اونکو اوس مقام مین جا لیا جو قریہ شاقولہ سے
قریب تھا اور ایک جماعت اونمین سے اندرون ایک قلعہ کی جا گھسی جو وہان دشت مین واقع تھا اور مسلمانون نے اوسکا محاصرہ کیا اور آخر
پھاٹک جلا کر اندر داخل ہوئے اور مکانونکی دیوارین گرا کر جو کچھ مال و اسباب تھا نکال لیا اور رومیون مین سے ایک جم غفیر قتل ہوئے
جو قریب تین ہزار کے تھے اور تقریباً ایک ہزار آدمی اسیر ہوئے اور مسلمانون مین سے ہشتاد و ہشت مرد شہید ہوئے اور ان کا سرشتہ ایسے
ایک سیف الانصاری تھے کہ وہ مع اپنے اصحاب کے اوسی جنگگاہ مین دفن ہوئے و بعد ازان یاد بن المغیرہ جو مع اپنی جماعت
کے اپنے فرودگاہ سے متصل شہر طنبدی حوالی مین شہر دیبوط کے فروکش تھے اور یہ زیاد بڑے دوستدار سلیمان بن خالد
بن الولید رحمۃ اللہ کے تھے تو اونھون نے خالد بن الولید کو برسم تعزیت سلیمان اونکے فرزند کے ایک نامہ لکھا اور اسمین ان

ابیات کو مندرج کیا اشعار ‖ یا خالد ان هذا الدهر فجعنا ‖ فی سید کان یوم الحرب مقداما
مجندل الفرس فی الهیجا اذا اجتمعت ‖ وللصنادید یوم الحرب صماما ‖ یا طول ما هدم الاعداء بصارمه
وناهم منه تنکیسا وارغاما ‖ لا یملک الصند من ابطالنا املا ‖ ان حاز ساعده القصاص صمصاما
کانه اللیث فی وسط الغاب اذا وردت ‖ له العدا وعلی الاشبال قد حاما ‖ یا عین جودی بفیض الدمع منک دما
واند بی فارسا قد کان ضرغاما ‖ والسید اللبیب عبد اللہ قد حکمت ‖ به المنایا وحکم اللہ قد داما
نبل الفتی المقدام خیر فتی ‖ قد کان فی ملتقی الاعداء هجاما ‖ یعنے اے خالد ہر آئینہ اس زمانے نے ہمکو

درد مند کیا مصیبت مین اوس سید و سردار کے جو روز معرکہ مقدم الجیش تھا غلبہ و حملہ کرنے والا فوج فارس و روم کا
جنگ مین جس وقت وہ سب مجتمع ہون اور اونکے صنادید و سردارون کے لیے روز حرب حسام جنگ آور تھا اے غالب و
زبردست کیا ہی ہلاک کیا دشمنونکو اپنی تلوار سے کہ پہونچا اونکو اوس سے سرنگونساری و فرسودگی مینی سخاک کوئی سردار جوانمرد

ہماری دلاور نہین ہے کسی ایسی امید پر مالک قادر نہوگا اگر وہ اپنے بازو کو قصاص مین تلوار سے روکے گا اور وہ گویا کہ
شیر تھا درمیان بیشہ نبرد کے جسوقت وارد ہوتی تھی اوسکے پاس جماعت دشمنونکی اور بچون یتیمون پر حمایت و مہربانی
کرنے والا تھا اے آنکھہ خونباری کر اپنے چشمہ سار اشک سے اور نوحہ کر اوس شہسوار پر جو شیر جری تھا اور اے آنکھہ گریہ کر
سردار دانشمند عبداللہ کے بیٹے جسکو مرگ نے اپنے تحت حکم کر لیا اور حال یہ ہے کہ حکم الٰہی ہمیشہ جاری ہے اور
بہترین جوانمردونکا مقتدا ہے کہ جسکا پسر بہترین نوجوانان تھا وہ مقابلۂ دشمن مین اونپر ہجوم و نرغہ لانے والا تھا
اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا جسوقت نامہ زیاد بن المغیرہ کا پاس خالد بن الولید کے پہونچا تھا تو اوسوقت وہ ہیر قلہ کو
رہا کر رہے تھے اور اہل بلاد اونکے پاس حاضر آئے تھے اور جسقدر مال وغیرہ پر اونھون نے مصالحہ کیا تھا وہ سب حاضر
لائے تھے اور تیاری روانگی عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و عقبہ بن نافع الفہری و زبیر وغیرہ کی ہزار سوار سے
کرتے تھے باراوہ ایک سرزمین مصر کے جو بنام ذو فیتوم کے معروف ہے اور ذکر اسکا اپنے محل و مقام پر آویگا انشاءاللہ
تعالیٰ پس جسوقت وہ نامہ خالد کے مطالعہ مین آیا تو وہ بیہوش ہو کر بے اختیار زمین پر گر پڑے اور غش کر گئے
پھر جب ہوش مین آئے تو استرجاع کیا یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ کلمات زبان پر جاری کیے لا حول ولا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ سُلَیْمَانَ اِلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
فَرَطًا وَذُخْرًا وَاَعْقِبْنِیْ عَلَیْهِ صَبْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَلَا تَحْرِمْنِی الثَّوَابَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
ترجمہ یعنے توانائی و قوت طاعت و تقوی کی حاصل نہین ہوتی مگر بتوفیق خدای برتر و عظیم الشان کے اور ہم خدا ہی کی عبد و مملوک ہین
یعنے اوسی کی ہین اوسی کیطرف رجوع و بازگشت کرینگے ای ہمارے پروردگار مین چشمداشت اجر و ثواب کی باعث سلیمان کے تیری طرف رکھتا ہون
اور ای ہمارے پروردگار اوسکو ہمارے لیے اجر و ذخیرہ آگے بھیجا ہوا مقرر کر اور مجھی اوسکی پیچھے و سبب صبر کرنیوالا رکھہ میری لیے اس مین اجر عظیم عطا کر
مجکو ثواب سے محروم نہ رکھہ بسبب اپنی رحمت کے ای بڑے رحم کرنیوالے زیادہ تر رحم کرنیوالونسے اور خالد نے اوس جوش غم مین یہ کہا کہ مین اسکے بارے
مین یعنی سلیمان کے عوض خونبہا ہین صنادید کفار سے ہزار سردار کی ساتھہ مواخذہ و مکافات کرونگا اور اونکے نامآوروں و شہسوارونکو
قتل کرونگا اور مین حق تعالیٰ سے امیدوار ہون کہ بدلا اس خون کا لون انشاءاللہ تعالیٰ اور بطلوس کو مین ضرور ضرور قتل کرونگا بدترین
کشتنی یعنی برے طور کی قتل سے تو اس صورت مین شاید مین اپنی سینہ سوزان کو تسکین دون اور حرارت جگر کو بجھاؤن اور کیا عجب ہے
کہ میری ہاتھہ سے اوسکا دیر و دیار خراب و ویران ہو اور اوسکے لشکر ونکو شکست اور اوسکی مملکت کو زوال ہو اور اوسکی اشک سوزان گرم تر
انگر سے اوسکے عارض پر پیاپی روان ہون بعد ازان استرجاع کرنے لگے اور یہ ابیات اونکی زبان پر جاری ہوئے اشعار

جرى مدمعی فوق المحاجر منهمل — وحر فؤادی من جرى البين يشتعل — وهام فؤادی حين خبرت نعيه
فليت بشير البين لا كان قد وصل — سابكی عليه كل ما امسی المسا — وما اتبسم الصبح المنير وما ابتهل
لقد كان بدر زائد الحسن طالعا — فاصبح بعد العز والزهر قد افل — وكان كريم العم والخال مسيدا

اذا قام سوق الحرب لا یعرف الوجل
وعیشك تلقاهم صرعی علی الثری
بابیض ماضی الحد فی الحرب مستطل
لاقتل منهم فی الوغا الف سید

احاطت به خیل اللئام باسرهم
علیهم یسوق الطیر والوحش محتفل
وحق الذی حجت قریش بیته
ذا اسلم الرحمن واتسع الاجل

وقد ملکوا منه مهند والاسل
واسفا لوانني كنت حاضرا
وارسل طه المصطفی غایة الامل
ترجمه قوله دمع منهل اشکی وان نعی جاری

یعنے میری اشک رواں اوپر رخسارہ بہنے اور حرارت سینہ جگر کی سوزش غم جدائی سے مشتعل ہے اور دل میرا سرگشتہ ہے جبسے بینے اوسکی
خبر مرگ سنی ہی کاش کہ خبر بینے والا میرے پاس پہونچتا اور قریب ہے کہ مین ہمیشہ اوسپر رویا کرونگا جسوقت شام ہوگی اور جب شگفتہ ہوگی صبح
تابان اور جب تندان ہوگی یا جب وقت اوسکا دعا وزاری کا ہوتا ہے وتحقیق کہ وہ بدر منیر زائد حسن و جمال طالع تھا سو وہ
بعد تابندگی و درخشندگی کے غروب ہوگیا اور وہ کریم العم تھا یعنے جسکا عم بزرگ ہوا ور کریم انخال تھا جسکا خال یعنے برادر
مادر جسکا بزرگ تھا اور وہ خود سردار تھا اور جسوقت شدت جنگ بپا ہوتی تھی تو وہ ہراسان نہوتا تھا اور جب کہ گھیر لیا
اوسکو خیل لئام نے سب ملکر تو بعد قتل اوسکے مالک ہوئے اوسکی شمشیر و سنان کے یعنے اوسوقت جو صلہ تیغزنی کا ہوا اور اے
مخاطب قسم ہے تیری زندگانی کی کہ اوسنے دشمنونکے کشتے کے پشتے زمین پر ڈال دیے تھے تو اونپر ہجوم کرتے تھے
طائران ہوا پرے کے پرے اور وحشیان صحرا قطار قطار ہائے افسوس کاش مین وہان موجود ہوتا تو مین دست دراز
ہوتا یعنے مین اونکا قاتل ہوتا بشمشیر بران جو حد تیزی سے گذر جانے والی ہے حب مین اور قسم ہے اوس خدا کی جسکے
خانہ کعبہ کی قریش حج وطواف کرتے ہین اور جسنے بھیجا ہے طہ کو یعنے مصطفےٰ کو جو غایت مرام ہے یا یہ کہ جسنے طہ بھیجے ہے
مصطفےٰ کو جو منتہاے مقاصد ہے البتہ مین قتل کرونگا اون دشمنو سے ہزار سردار کو اگر خدا مجھے زندہ وسالم رکھیگا اور اجل مجکو
مہلت دیگی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ پھر امرا و اکابر پاس خالد کے آئے یعنے بعد ورود نامہ زیاد کے لعیان مسلمین
اونکے پاس آتے تھے اور پرسا سلیمان کا دیتے تھے اور اونکی آنکھون سے اشک جاری تھے یہ کلمات تعزیت کہتے تھے
اعظم اللہ لك اجرا واعقبك علیه صبرا وجعله لك غدا فی المعاد ذخرا یعنے حق تعالی تمہارے
اجر کو عظیم اور زیادہ کرے اور اوسکے پیچھے تمکو اوسپر صبر کرنے والا رکھے اور اوسکو تمہارے لیے فرداے قیامت کے
روز حشر ذخیرہ حسنات کا کرے اور پھر کہنے لگے کہ ہمسے وہ قوم معدوم و مفقود ہوگئے ہین جنکے باعث ہمارے
دل ہماری وحشت سے رمیدہ اور جراحت رسیدہ ہین اور ہم اونکے قتل ہونے سے لغزان و خاطر پریشان ہین اِنَّا
لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور اسیطرح لوگ پاس مقداد کے گئے اور اونکے فرزند عبد اللہ کی تعزیت کی اور یہ
خبر مصر مین عمرو بن عاص کو بھی پہونچی کہ وہ وہین مقیم تھے تو اونھون نے خالد اور مقداد کو ماتم پرسی کے خطوط لکھے اور خبر
شہادت سلیمان و عبد اللہ کی مدینے مین پیشگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بھی گئی تو اونھون نے اور سائر صحاب مثل علی بن
ابی طالب و عثمان بن عفان و طلحہ بن عبد اللہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم جو مدینہ مین حاضر و موجود تھے ان سب نے استرجاع کی

یعنے عالم حزن والم مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور صحابہ نے بھی خطوط ماتم پرسی کے خالد و مقداد کو لکھے تو جو کچھ
اوسمین کلمات صبر لکھے تھے اور جو ثواب و اجر اونکے حق مین مرقوم تھے اوس سے خالد و مقداد کے دلکو طمانیت و تسکین حاصل
ہوئی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہان ماجرا اہل اسلام کا تو یہ تھا اور اودہر بطلوس کو جب خبر آمد عرب کی طرف مدینۂ
بہنسا کے متحقق ہوئی تو اوسنے دروازہ خزانے کا کھلوا دیا اور زر و خلعت و ساز و سلاح و زرہ و خود وغیرہ دینا و بانٹنا
شروع کیا اور بطریقون وغیرہ امرا پر تقسیم و تفریق جماعات عساکر کی کرنے لگا یعنے ہر ایک بطریق و رئیس کو فسر و سالار
ایک ایک جماعت کا مقرر کیا اور وہان پر ایک مکان مقفول تھا اوسمین کتبے تھے جنمین صفات و اسماے عرب لکھے تھے
سو بطلوس نے دروازہ کھولے جانیکا حکم کیا کیونکہ اوسکو گمان تھا کہ اندر اس مکان کے ذخیرۂ مال ہے مگر اوسکے کھولنے سے
قسیسین و رہبان یعنے علماے نصاریٰ و یہود نے بادشاہ کو منع کیا مگر اوسنے اونکے امتناع پر التفات نکی اور اوسکو کھلوایا
تو اوسمین سواے صفت و اسماے عرب کے اور کچھ نپایا جیسا ہمنے اوائل کتاب مین ذکر کیا ہے و بعدازان بطلوس کنیسہ مین گیا اور
اپنے تخت پر جلوس کیا اور گرد و گرد اوسکے جماعت بطریقونکی حاضر تھی تب اوسنے اپنے امر مین مشورہ اوراستفسار کیا وقت اونمین سے
ایک شیخ بزرگ راہب اوٹھہ کھڑا ہوا اور وہ اون لوگونمین مطاع و مسموع الکلام تھا یعنے وہ سب اوسکی اطاعت کرتے
تھے اور اوسکا کہنا مانتے تھے اور وہ بزرگ سن تھا کہ عمر اوسکی ایکسو بیس برس کی تھی اور اوسوقت وہ جبۂ سیاہ پہنے تھا
اور اوسکے سر پر کلاہ کلان گوشہ دار اور ہاتھہ مین عصاے آبنوس مکلل بعاج و زر یعنے جسمین ہاتھی دانت اور
سونا جڑا تھا اس زرہی وزینت سے وہ قریب ہیکل کے آیا (ہیکل بناے بلند عباد تگاہ ترسایان) اور ایسے الفاظ سے
کچھہ کلمات اپنی زبان پر لایا جو مفہوم نہوتا تھا و بعدازان وہ کہنے لگا کہ اے اہل دین نصرانیہ اور اے بنی ماء المعمودیہ یعنے
اولاد قوم آب پاشیدہ و آب ترشدہ (یہ کنایہ ہے عمل نصاریٰ سے کہ جب جسکو کرشتین بناتے ہین تو اوسپر عمل آب پاشی کا
کرتے ہین در اس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) پھر یہ خطاب کرکے اوسنے کہا کہ دولت و سلطنت تمہاری اوسوقت تک
قائم تھی اور کلمہ کلام تمہارا عند اللہ و عند الناس مسموع و پذیرا رہا جبتک کہ تم نیک کامونکا حکم کرتے رہے اور برے
کامونسے منع کرتے تھے اور رعیت مین رعایت عدالت رکھتے تھے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیتے تھے اور اوسی اوسکی
داد دلاتے تھے اور درمیان ناتوان و توانا کے انصاف کرتے تھے اور نادار و بینوا اون سے انس و مواسات رکھتے تھے
اور مال مردم پر دست درازی نکرتے تھے اور زنا کاری سے خوف و پرہیزگاری رکھتے تھے تو اوسوقت تک دولت و
حکومت تمہارے لیے تھی اور قلوب رعایا کے تمہاری طرف مائل تھے اور وہ تمہارے حق مین دعاگو تھے کہ بادشاہت
تم مین تھی اور اب تم نیک کامونکا حکم نہین کرتے اور برے کامون سے باز نہین رکھتے اور نہ خود باز رہتے ہو اور رعیت پر
ظلم اور احکام مین تعدی اور حکم برخلاف حق کے کرتے ہو اور حق ضعیف و عاجز کا قوی و زور آور سے نہین دلاتے ہو
اور اموال رعایا پر دست اندازی کرتے ہو اور فسق و فجور تم مین فاش و بالاعلان ہو گیا ان وجوہ سے دل عالیکی

تمسے پھر گئے اور اونھون نے دست بدعا وزاری تمپر پیش خدا دراز کیا اور حال یہ ہے کہ دعا مظلوم کی مستجاب ہوتی ہے
اور کثرت ظلم کی خراب کرتی ہے پس قریب ہے کہ یہ نعمتین تمھارے ہاتھونسے چھن جاوینگی اور غیرونکے ہاتھ لگین گی
اور بسبب کثرت تمھارے گناہونکے اور باعث شامت تمھاری نافرمانیونکے اور مظلومونکی بددعا سے یہ لوگ عرب کے
تمپر مسلط ہوئے اور تمھارے بلاد کے مالک ہو گئے اور تمھارے لوگونکو قتل کیا اور تمھارا مال لوٹ لیا اور تمھارے
گھرونمین نازل اور تمھاری جاے پناہ پر قابض ہوئے لاجرم تمکو لازم ہے کہ اپنی غفلت سے اب بھی ہوشیار ہو اور
اپنے خانمان اور مال وملک سے ان لوگونکو دفع کرو اور انکو اپنی جانب مجال دخل ندو یہ میرا قول وکلام تم سب کے
حق مین بہبودی آخر جب بطلوس نے کلام وبیان اوس راہب کا سنا تو بطرف اپنے بطریقون اور جماعت وبجانب
ارکان واعیان دولت کے متوجہ ہوکر کہنے لگا تمنے سنا کہ تمھارے باپ یعنے تمھارے بزرگوار نے کیا کہا وہ سب
بولے ہان ہمنے خوب سنا تب بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہے اور تمھارے نزدیک کیا مصلحت ہی اونھون نے
جوابدیا کہ ہم آپکے ساتھ اور حضور مین حاضر ہین اور ہم عرب سے مقاتلہ کرنے کو مستعد ہین اور ہم اپنے درمیان اونکو مداخلت ندینگے
جیسا کہ اونھون نے اور لوگونمین دخل کیا ہے اگر وہ ہم پر غالب آنے لگینگے تو ہم اپنے حصار قلعہ پر چڑھ جاوینگے کیونکہ
ہمارے پاس سد غلہ وغیرہ اوس قدر ہے کہ ہمارے تئین تیس برس تک بلکہ مزید برآن کفایت کریگی اور ہمارا
یہ شہر بھی بہت مستحکم ہے اور ہم اپنے تئین اونکے اختیار مین ندینگے اور پیش ملوک یہ ننگ وعار ہم اپنے اوپر گوارا
نکرینگے یہ جواب سنکر بطلوس بہت مسرور اور اونکا کمال مشکور ہوا اور اوسوقت ایک دوسرا راہب جو معرفت
امور مین اوس پہلے راہب کا نظیر وہمسر تھا برجستہ اوٹھ کھڑا ہوا فاستخرج کتابا معلقا عنده في صندوق
من الابنوس مقفولا باقفال من الفولاد یعنے پھر اوسنے ایک صندوقچہ آبنوسی مقفل بقفل فولادی سے
جو اوسکے گلے مین لٹکا تھا ایک کتاب نکالی اور کہنے لگا اے دین نصرانیہ وبنی باوالمعمودیہ یعنے اے اولاد قوم آب پاشیدہ
وآب ترشدہ سنو مجھسے جو کچھ تمھارے حق مین علماے ماضیین وحکماے سابقین نے کہا ہے کہ ہر آئینہ
آخر زمانے مین ایک نبی مبعوث ہوگا جسکا نام محمد بن عبداللہ اور بنی عدنان سے مبعوث ہوگا اور اوسکے
باپ مان مر گئے ہونگے تو اوسکے جد وعم پرورش وکفالت اوسکی کرینگے تا آنکہ حق تعالے
اوسکو جمیع خلائق وکافہ انام پر نبی مبعوث کرے گا اور مولد اوسکا مکہ اور مقام اوسکی ہجرت کا مدینہ ہوگا
اور وہ چند روز قائم بحیات رہ کر پھر جب حق تعالے اوسکو فائز بوفات کرے گا تو مالک ومتولی
امر خلافت کا ایک شخص بنام ابوبکر ہوگا اور عرب بسبب اوسکے بہت فخر ومباہات کرینگے اور وہ
فوجین تیار وآراستہ کرے گا اور حدود شام مین بھیجے گا اور وہ بہت تھوڑے زمانے تک قائم رہے گا
پھر جب حقتعالی اوسکو موت دیگا تو بعد اوسکے متولی اس امر کا ایک شخص اصلع ہوگا جسکے موے پیش سر ریختہ ہونگے

واحد یعنی سخت سیاہ چشم ہوگا اوسکا نام عمرؓ ہوگا اور صاحب فتوحات اور صبح کرنے والا دشمنونکا بشامت ترین حالات کے ہوگا اوسکے ہاتھ پر بہت سی امصار و دیار فتح ہونگے اور وہ اپنے لشکر ونکو سائر اقطار مین بھیجیگا اور مین کتب قدیمہ مین پاتا ہون کہ فتح اس شہر کی ہاتھ پر ایک شخص کے ہوگی جو گندم رنگ شیر شجاع شہسوار حملہ آور سردار دلاور موسومی بخالد بن الولید ہوگا اگر تم میرا کلام سنو اور میری بات مانو تو عربونکے ساتھ صلح کرلو اسلیے کہ آج اونکا اقبال ہے اور دولت بکام اونکے ہی اور رب اونکا حق ہی اگر تمام اہل مشرق و اہل مغرب اونسی مقابلہ کرینگے تو برکات خدا اور اپنے نبی کی برکت سی وہی غالب رہینگے پھر جب بطریقون نے اوسکا یہ کلام سنا تو برہم و برآشفتہ خاطر ہو کر ارادہ اوسکے قتل کا کیا مگر بطلوس بادشاہ نے اونکو اس بات سی منع کیا اور باز رکھا اور اوس راہب سے کہا مگر تو عرب کی تلوار سے ڈر گیا اور مین خوب جانتا ہون کہ رہبان و قسیس دلیر نہین ہوتے اور کچھ جان نہین رکھتے اسلیے کہ اونکی خورش سوای عدس اور تیل زیت اور لیمون وغیرہ اشیاء ردیہ کے کوئی چیز مقویات سی نہین ہوتی اور وہ گوشت سی واقف نہین ہین اس سبب سے اونکے دل بودے ہوتے ہین اگر تیری قدر و منزلت قدیم الایام سے نہوتی اور تو قدما ملوک کی رویت و صحبت سی فائز نہوا ہوتا تو مین تیرے ساتھ بدرستی پیش آتا اور اگر تو پھر اپنے اس کلام کا اعادہ کریگا تو مین تجھکو بیشبہہ قتل کرونگا بری طور کے قتل سے یہ سنکے وہ راہب خاموش ہو رہا اور بطلوس وہانسی اوسیوقت چلا گیا اور اپنے قصر رفیع مین جا کر بیٹھا اور بطریقون کو بلوا کر اونکو خلعت و نشان دیا اور تبرکاً اونکو ایک ایک صلیب بھی عطا کیا پھر اپنی فوجونکا جائزہ کیا اور ملاحظہ فہرست طلبق کا کیا تو ہشتاد ہزار کی جمعیت تھی سوای کثرت پیادون اور بھیڑ بازاری کے پس اس سامان سے وہ بنہایت محظوظ و خوشوقت ہوا و بعد ازان اون بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام قابیل تھا طلب کیا اور وہ منجملہ اون مجلسیون کے تھا جو پایہ تخت کے بیٹھنے والے تھے اور بغیر اوسکے نفاذ کسی امر کا نکرتا تھا چنانچہ اوسکو خلعت دیا اور تیس ہزار سوار اوسکے حوالہ کرکے حکم دیا کہ جا کر عرب سی مقابلہ کرے و بعد ازان اوسنے اپنے خواص و اعیان سلطنت سی استمشارہ کیا کہ خود بنفس اندرون شہر اقامت گزین رہے یا بیرون شہر برآمد ہو یہ سنکے بطریقون مین سے جو ذی ہوش و دانشمند تھے وہ کہنے لگے ای بادشاہ ہرگاہ آپ اندرون شہر قیام رکھینگے تو لوگ ہماری رای کو ضعیف اور ہمارے امر کو خفیف سمجھینگے اور جبکہ آپ بھی شہر کے باہر ایک جانب متمکن رہینگے تو عرب ہماری طرف نہین پہونچ سکتے ہین اور شہر کو ہم اپنی پشت پر رکھینگے اور بیرون باب سی ہم مقاتلہ کرینگے اور جو لوگ شہر پناہ کی فصیلون اور برجون پر ہونگے وہ ہمارے مساعد و پشت پناہ رہینگے پھر جسوقت امر ہمارا دشوار ہو جاویگا تو ہر چہ بادا باد اور جب تک ایسا امر عظیم نہوگا تو ہم اندرون شہر داخل نہونگے چنانچہ بادشاہ نے اونکی رای کو پسند و پذیرا کیا بعد ازان فراشونکو حکم ہوا کہ خیمہ و سراپردے اور شامیانے و قناتین بیرون شہر لیجا کر بپا کرین تب اون لوگون نے شادروان خاص خیمۂ شاہی و قبۂ عظیم بارگاہی

جسکی وسعت ورفعت ہشتاد ذراع کی تھی باہر بیجا کر چوبہای نقرئی طلاکار پر ایستادہ کردیے اور وہ سائر خیام حریر
و دیبای رنگ برنگ کے تھے کوئی سفید کوئی سیاہ کوئی سرخ کوئی سبز کوئی زرد کوئی نیلگون تھے اور اوسکے اکثر ایستادی
سیم وزر سے مرصع بدر و جواہر تھے اور اون خیمون کے داخل مین تصویرین انسان کی لگی تھین اور خارج مین پیکر
وحوش وطیور اور شبیہ کواکب بنی تھی اور اوسمین فرش دیبای بوقلمون و بساط حریر گوناگون بچھے تھے اور اوسپر زیر انداز
وقالین پڑے تھے اور مسندین لگی اور گاؤ تکیے لگے تھے اور اوسکی طنابین ریشمی رنگین جو میخہای عاج وآبنوس سے سونے چاندی
کی کھڑاؤن مین کھنچی تھین تو اون طنابون مین زنجیرین زرین و سیمین لٹکتی ہوئی اونمین قندیلین لاجوردی اویزان
تھین اور بالای فرش تخت سلطانی چوب ساج وصندل کا مذہب و مفضض اور پر قوائم یعنے پایہای منبت بذہب وفضہ کے
آراستہ رکھا تھا اور طول وعرض اوسکا سات سات ذرع تھا اور ارتفاع بھی مثل اسکے تھی اور زینہ اوسکا چوبی سونے
چاندی کا پتر جڑا ہوا اور اوسکے عرشے پر فرش حریر بچھا ہوا اور اوسپر مسند بچھی ہوئی اور تکیہ لگا ہوا اور پہلو کے تکیے
دھرے ہوئے تھے اور اوسکے گرد ہشتاد کرسیان آبنوسی جڑاؤ برابر بچھی ہوئی تھین اور نیز ارباب دولت وصاحب لیاقت
بیٹھتے تھے اور گرد اس شادروان کے جسمین تخت تھا بست ہے خیمے وسراپردے بآرایش وزیبایش تمام جسکا وصف
نہین ہوسکتا بپا تھے راوی کہتا ہے مجھے روایت پونچی ہے ایک جماعت صحابہ سے جو حاضر فتح اور دیکھنے والے
اون خیام کے تھے اونہون نے بیان کیا کہ جب بطلوس بھاگا اور داخل شہر ہوا تھا تو ہمنے دیکھا وہ تمام خیام سراوقات
مقابل باب البحری جو بنام باب الفندوس معروف تھا بدستور نصب تھے اور اوسنے ایک بطریق کو بطریقون مین سے جسکا
نام ہیمان تھا حکم کیا تھا کہ وہ اپنا خیمہ جو اوسکو ملا تھا نزدیک باب توما کے نصب کرے اور وہ سامنے کا دروازہ تھا
اور ایک بطریق کو جسکا نام اصطافین تھا حکم دیا تھا کہ وہ مع اپنے لشکر کے بجانب شرقی قریب پل کے اوترے اور وہ پل
نہر بابا پر سنگی ستونونکے اوپر قایم تھا سو وہ وہین گرد قلعہ کے دس ہزار سوار سے اوترا تھا چنانچہ ہبار بن ابی ہلیل
وسلمہ بن ہاشم المخزومی نے بیان کیا کہ ہم مدائن کے شہرون مین سے کسی ایسے شہر مین وارد نہین ہوے اور ہمنے
نہین دیکھا جو جتنا سی ساز وسامان مین فزون تر ہو اور رویان والونسے کہین اور جگہہ آدمی بھی زیادہ تر قوی دل
ہتمتمن تھے اور اونہون نے صلیب بکثرت قایم کیے تھے اور بہت سی سراپردات وخیام برپا کیے تھے اور بہت منجنیق
فلاخن شہرپناہ کی دیوارون پر اور بہت سے قبے جلد فیل کے فولادی پتر جڑے ہوے فصیلون پر نصب تھے اور گرز
سنگ اندازون اور فلاخن اندازون کا اور غول نیزہ دارون اور تیر اندازون کا باہتمام تمام ترتیب دیا تھا
راوی نے کہا کہ یا جرادان کو موندکا تھا اور یہان امیر غانم بن عیاض جب قریب پہنچا تھے تو اپنے اصحاب سے
مشورہ کیا اور وہ اصحاب مثل ان اکابر کے تھے جیسے ابوذر غفاری و ابوہریرہ دوسی و معاذ بن جبل و سلمہ
بن ہاشم المخزومی و مالک اشتر النخعی و ذوالکلاع الحمیری وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور سب انکے اصحاب و ہزار تھے

چنانچہ امیر غانم نے ان سبکو حکم کیا کہ شرقی جانب کو اوترو اور اگر وہ قتال کرین تو تم بھی مقاتلہ کرو اور اس قلعہ پر
نازل ہو کر ایسی جنگ کرو کہ قلعہ لیلو اور یہ کہکر خود امیر غنم جہتہ بحریہ کی دوسری جانب گئی اور اونکے ہمراہ اصحاب
رایات و امرا و سادات تھے اور اونکے آگے آگے طلیعہ تھا یعنے جماعت مقدم کہ جسمین بڑے بڑے ابرار تھے مثل
فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور اونکے برادر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور شقران و صہیب و مسلم و جعفر پسران عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
اور عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان اور انکے عقب پر دیگر امراء ذیشان و صاحبان نشان پشت پناہ تھے
مثل نعیم بن ہاشم بن العاص رضی اللہ عنہ و ہبار بن ابی سفیان و عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو الدوسی و سعید بن زبیر الدوسی و حسان بن
النضر الطائی و جریر رضی اللہ عنہ بن نعیم الحمیری و سالم رضی اللہ عنہ بن فرقد الیربوعی و سیف رضی اللہ عنہ بن اسلم الطائی و معمر رضی اللہ عنہ بن خویلد السکبی و سنان رضی اللہ عنہ
بن اوس الانصاری و مخلد بن عون الکندی و ابن زید الخیل اور مانند انکے دیگر اکابر رضی اللہ عنہم اجمعین اور انکے
پیچھے دیگر جماعتین یکی بعد دیگری بجانب غربی چلے جاتے تھے ناگاہ وہ دشمن خدا قابیل جسکا ذکر مقدم ہو چکا ہی
مع اپنی جماعت بطریقون کی سامنے آیا چنانچہ جسوقت جماعت فریقین نزدیک دامن کوہ کے مقابل ہوئین تو قابیل نے
اپنی لشکر کو آگے جانے سے روک لیا اور کہا یہین ٹھہر جاؤ اور خود بطرف ایک نشان عالیشان کے بڑھ کر ایک شخص
متنصر یعنے عرب نصرانی کو جو اوس نشان کے پہلو مین کھڑا تھا حکم کیا کہ مسلمانون کی طرف باواز بلند پکار کر کہدی تا وہ
اپنی زمرہ سے کسی مرد زیرک کو جو وہ خود بھی اپنے مغز سخن سے ماہر ہو پاس بطریق کے بھیجدین چنانچہ جب اوسنے یہ
ندا دی تو فوراً جریر الحمیری پاس غانم کے آکر کہنے لگے ای امیر مجکو اذن دیجیے تا مین اس سے کلام کرون اونہون نے کہا
اچھا اگر وہ طالب صلح و خواہان رفع قتال ہون تو ہم اونسے مصالحہ کرینگے اوس زمانے تک کہ امیر خالد رضی اللہ عنہ بن الولید
تشریف لاوین اور وہ اپنا حکم جاری کرین و الا اگر ان لوگون کا ارادہ قتال ہو تو ہم اونسے مقاتلہ کرینگے اور حقتعالے سے
اپنی استعانت و استمداد کرینگے کہ وہ ہمارے لیے کافی اور بہترین مددگار ہے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اوسوقت
جریر یہ حکم سنکر روانہ ہوی تا آنکہ بطریق قابیل کے سامنے جا کھڑے ہوی اور اوس سے کہا تیری کیا حاجت ہی بیان کر
اوسنے کہا کیا امیر قوم تو ہی ہے جریر نے کہا نہین بلکہ مین امیر کیجانب سے مجاز سوال جواب کا ہون تب قابیل کہنے لگا کہ بلاد
شام اور وہانکے نعمای عظام کو چھوڑ کر تم لوگ ان بلاد مین کیون آئے ہو اور حال یہ ہی کہ تم لوگ بلاد حجاز مین مارے بھوکھ کے
لاغر اندام و کوژہ پشت تھے اور افلاس سے برہنہ تن رہتے تھے و بعد ازان تمنے فواکہ شام کے اور پھر میوے حجاز کے چکھے اور
خیرات یمن کی کھائی تو کیا یہ تمکو کافی نہوا یہان تک کہ تم ملک مصر مین آئے اور اہل قبط کو مقہور کیا پھر تم بلاد فارس و روم مین
آئے تو وہانکے ملوک پر مسلط ہوے مگر یہ بھی تمکو کافی نہوا یہان تک کہ اب تم ہمارے بلاد مین ہمپر ہجوم کر کے آئے اور ہمارے ابطال
یعنے جوانمردونکو قتل کیا اور ہمارے اموال لوٹ لیے اور ہم لوگ تمہاری طرف سے غافل تھے اور اپنے امور مین ہم اہمال کرتے رہے
حتی غلظت شوکتکم یعنے آخر کار تمہارا سخت ہو گیا یعنے تم زور پکڑ گئے اور شوکت و سطوت تمہاری بڑھ گئی کہ تمنے

ہمارے شہر پر عزم کیا اور تم ہمارے اوس بلد کے طالب ہوے ہو جو ہمارا دار المملکت و بیت السلطنت و محل ولایت و حکومت ہے
وحال آنکہ یہ وہ بلد ہے کہ مدت سے پیشتر اکثر فراعنہ مصر و جبابرہ قبط و سلاطین روم و ملوک عجم وگروہ جراقمہ موصل نے اس بلد پر
ہر چند قصد کیا مگر خایب و خاسر پھر پھر گئے اور اب تمنے ہمپر ہجوم کیا ہے اور ہمارے بہت سے لوگونکو قتل کر چکے ہو پس اب
تم ہمسے بیان کرو کہ ہماری طرف تمہاری کیا غرض ہے اگر تم مال چاہتے ہو کہ لیکر یہانسے پھر جاؤ تو مین اپنے بادشاہ کیطرف سے
اس امر کا مجاز ہوں کہ تمکو دوں بشرطیکہ تم ہمارے یہانسے چلے جاؤ اور جتنے شہر ہمارے تمنے لیے ہین وہ مسترد کر دو اور حال یہ ہے
کہ بادشاہ میری امر قرارداد سے مخالفت نکریگا سو تم مجھے بتاؤ کہ تمہاری کیا مراد ہے اور تم کیا مانگتے ہو یہ سنکے جریر نے
جواب دیا کہ اب تو اپنی کلام سے فارغ ہوا یا نہین اوسنے کہا ہاں مین کہہ چکا تب جریر نے کہا کہ اب تو اپنا جواب سن اما قول تیرا کہ ہملوگ
خستہ حال و تنگ مجال تھے سو یہ بات یون ہی ہے جیسے تو نے کہی ولیکن حقتعالی نے ہمپر بسبب اسلام کے فضل و انعام کیا کہ یہ ہمارے لیے
اول نعمت ہے و بعد از ان حق سبحانہ تعالے نے ہمکو مامور بجہاد کیا اور مال مشرکین کا جبتک وہ حرب کرنیوالے ہین ہمارے لیے
مباح کیا ہے (یعنے تاوقتیکہ کفار حربی ہین مال اونکا حلال ہے اور جب وہ ذمی ہو جاوین تو تا نقض عہد مال اونکا حلال
نہین ہوتا) پھر کہا جریر نے کہ اور حقتعالی نے ہمکو تمسے جہاد کرنیکا حکم کیا ہے جبتک کہ تم یا تو اسلام لاؤ یا مردم ذلیل کیطرح
اپنے ہاتھونسے جزیہ پیش کرو اور نہین تو مقاتلہ کرو یہانتک کہ حکم خداوند احکم الحاکمین کا جاری ہو یعنے جسکو چاہے نصرت
یا شکست دے اور وہ جو تو نے مال کا ذکر کیا تو ہمکو مال دنیا سے کچھ غرض نہین اور نہ متاع فانی پہ ہماری خواہش ہے بلکہ خود بلاد
تمہارے عنقریب ہمارے ہو جاینگے (یعنے بنا بر خبر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اور مال تمہارے ہمارے لیے غنیمت
ہمارے ہاتھ آوینگے کہ ہم اوسکو درمیان اپنے تقسیم کر لینگے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جسوقت بطریق قابیل نے
یہ کلام سنا تو سخت غضبناک ہوکر بولا کہ اب بدون اذن بادشاہ کے مین بے شبہہ تمکو کفایت کرتا ہوں یہ کہا اور اپنے ہمراہیونکو
حکم دیا کہ جریر پر حملہ کرین چنانچہ جریر کہتے ہین کہ ہنوز مینے اپنے گھوڑے کی باگ نہ پھیری تھی کہ ایک گروہ سوارونکا
مجھپر آپڑا اوسوقت دفعۃً ایک غول مسلمانونکا برجستہ پہاند پڑا اور قتال شدید برپا کی اور صدمہ عجب عالم تھا کہ چالش
مردان و نعرہ جوانمردان و شدت ناوک افگنی و کثرت خدنگ دوزی و ضربت تیغ و سنان و صولت مبارزان اور دونون
جماعت کا باہم بھڑ جانا اور دونون فریق کا بایکدیگر لڑ جانا اور گرمی معرکہ ستیز و ہنگامہ پر ہول رستخیز (یعنے یہ سب
اوس جوش و خروش پر واقع تھا کہ بیان مین نہین آتا) فللہ در المغیرۃ بن شعبۃ و عون بن ساعدۃ و عبادۃ
بن تمیم والفضل بن العباس رضی اللہ عنہم یعنے حقتعالے انکی نیکیان و حسنات زیادہ کرے کہ ان لوگون نے بڑی
جنگ آوری کی و مرد میدان امتحان ہوے اور من ابتداے ارتفاع آفتاب تا غروب یونہی برابر سرگرم قتال شدید
رہے ناگاہ عبداللہ بن جعفر نے قابیل پر حملہ کرکے ایک ضربت تلوار جو ماری تو وار خالی گیا مگر وہ اپنی جماعت کیطرف
بھاگ گیا اور وہ جماعت تین سو سوار کی تھی پھر درمیان فریقین شدت قتال علے الاتصال برپا رہی یہانتک

کہ آفتاب غروب ہوا اور دونوں جماعت فریقین از یکدیگر جدا ہوئیں چنانچہ مسلمانوں میں سے قریب پچاس مرد کے شہید ہوئے
اور رومیوں میں سے قریب دو ہزار نفر کے مقتول ہوئے اور بقیہ لشکر روم پاس قابیل کے جمع ہو کر سبکے سب بھاگ گئے
تا آنکہ بطلوس کے پاس پہونچے پھر جب بطلوس نے ان مفروروں مقہوروں کو دیکھا تو اونکو بہت سی سرزنش و ملامت کی
اور کہا کیا وجہ ہے کہ تم لوگ عرب سے اسطرح بھاگتے ہو اور اونکے سامنے ٹھہر نہیں سکتے ہو اور تم اسقدر بودے ہو گئے
اور گھبرا گئے کہ وہ تمپر غالب آئے تب قابیل نے جواب دیا کہ اے بادشاہ خبر اور معاینہ میں اور سُننے اور دیکھنے میں بڑا فرق ہے
شنیدہ کی بود مانند دیدہ حال یہ ہے کہ یہ لوگ انسان نہیں ہیں بلکہ جن ہیں اور جنگ میں جنونکے برابر ہیں اگر اجل حصین
و استوار نہوتی یعنے اگر مدت حیات ہماری باقی نہوتی تو ہم پھر کر آپکے پاس نہ آتے یہ سنکے بادشاہ غیظ و غضب میں آکر بولا
خاموش ہو تحقیق کہ رعب کا تیرے دل پر غالب ہو گیا اور عنقریب تو دیکھ لیگا کہ انجام کار اونکا کیا ہوتا ہے غرضکہ بطلوس نے
سخت قلق و اندوہ میں شب بسر کی جب صبح ہوئی تو اوسنے اپنی قوم کو حکم تیار ہونیکا اور فوج کو اذن سوار ہونیکا دیا
اور کہا ابھی توقف کرو اور دیکھو کہ اونکا امر کیونکر ہوتا ہے یعنے انتظار کرو کہ اب وہ کیا کرتے ہیں ✢ ✢ ✢

ذکر فتوح قلعہ بھنسا اور اوسپر نزول صحابہ رضؓ کا اور قتل کرنا بطریق کو

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو جماعت مسلمانوں کی نماز صبح پڑھکر اپنے گھوڑوں کیطرف متوجہ ہوئی
اور زین باندھکر سوار ہوے مگر دشمنوں کا اوسوقت کچھ پتہ و نشان نہ ملا تو یقین ہوا کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اپنے شہر کو اندر
جا پہونچے تب اہل اسلام آگے بڑھے یہاں تک کہ بھنسا سے قریب ہوئے اور خیمے و شامیانے اور رایات نظر آنے لگے **راوی** نے
کہا مجھسے روایت بیان کی قبیس بن منہال نے بواسطہ عامر بن ہلال کے ابن زید الخیل سے اونہوں نے کہا جب ہم شہر بھنسا کے
سامنے پہونچے اور خیام نظر آئے اوسوقت غانم بن عیاض باین کلمات گویا ہوے اَللّٰھُمَّ اخْذُلْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ
اَللّٰھُمَّ اَحْصِرْھُمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا وَاَخْذِھِمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ یعنے اے پروردگار ان کافروں کو خوار کر اور ہمکو اونپر فتح و نصرت دے اور انکی جمعیت کو گھیر لے اور انکو پراگندہ
کر کے ہلاک کر اور انمیں سے کسیکو باقی نہ رکھ اور انکو اپنے غضب میں گرفتار کر وَاٰمَنَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی دُعَائِہٖ اور اہل اسلام
اونکی دعا پر آمین کہتے تھے پھر جب ہم شہر بھنسا پر جا پہونچے اور ہم لوگ باواز بلند تکبیر و تہلیل کرتے تھے اوسوقت وہ لوگ اپنے
خیموں سے باہر نکلے اور اونکے ہاتھوں میں تلواریں اور کمانیں تھیں اور تیر و نیزے تھے اور ہمنے دیکھا کہ مردم کثیر برجوں
اور فصیلوں پر چڑھے ہیں اوسدم ایک جماعت عرب نے اونپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا مگر امیر غنم اور سائر امرا نے اونکو اس
ارادے سے منع کیا اور کہا لَا حَمْلَۃَ اِلَّا بَعْدَ الْاِنْذَارِ یعنے حملہ کرنا نچاہیے مگر بعد انذار و حجت استوار کے چنانچہ وہ ہماری طرف
نہ بڑھے اور نہ قتال پر دست درازی کی اور ہملوگ اونکی نگاہوں میں قلیل نظر آئے اور **واقدی** نے کہا کہ پھر مسلمانوں
نے کسیجانب کو ہمت شہر بھنسا کیا اور نزدیک ایک تل کو جگہ قریب دامن نشیب کے نازل ہوے یہ احوال تو ان مسلمانوں کا تھا

وابا ابو ذر غفاری و ابو ہریرۃ الدوسی و معاذ بن جبل و سلمۃ بن ہاشم و مالک الاشتر و ذو الکلاع الحمیری یہ لوگ جائی جاجے
قریب قوم کے مع جماعت پہونچگئی اور وہ شب اوسجگہ بسر کی جب صبح ہوئی تو لشکر عدو انکے مقابلے پر آمادہ ہوا اوسوقت
مالک اشتر نے کہا ای قوم دیکھو کہ دشمنان خدا متسے لڑنے نکلے ہین سو تم ان لوگونکو تو مشغول بقتال رکھو اور ایک جماعت
کو بھیجکر جسر پر یعنے ساباط کے پل پر قبضہ کرلو اور حقتعالی سے استعانت و ہمت اد کرو چنانچہ وہ شخص مرزبان مع ہو سوار کے
روانہ ہوئی پر جا پہونچا اور اوسکو اپنے دخل مین کرلیا اور حال یہ تھا کہ اوسگھڑی اونپر بالای برج و حصار سے پتھرون کی
بوچھار اور تیرونکی مار تھی مگر یہ لوگ اوس پل پر مستقل و مستقر ہوگئے اور اوس جگہ جہان جہان جای محفوظ تھی وہان
چار سون اور دیدبانون نے تیغ بکف آ ر پکڑی اور اودہر مسلمانون اور مشرکون مین قتال شدید برپا تھی اور سات
سات روز گذر گئے اور جب وہ لوگ کسی جای امن کیطرف جاتے تھے تو وہان مسلمانونسے گھرا ہوا پاتے تھے اور ایسا ہوا کہ
ہر شب یک ایک جماعت رومیونکی بھاگ جاتی تھی اور رفرو ماندگی و نامردی اونکے چہرون پر چھائی تھی چنانچہ وہ مفرور
جس رات کو اندھیرے مین بارادہ بلد صعید کے چلے جاتے تھے ناگاہ نزدیک بلد ارقار کے رافع بن عمیرۃ الطائی سے
ملاقات ہوگئی اور اونکے ہمراہ ایک جماعت تھی اصحاب قیس بن الحارث سی اور یہ لوگ حوالی بحر یوسفی مین اوسکے اہل
پر تاخت و تاراج کرتے تھے اس عرصے مین کہ وہ مفرور چلے جاتے تھے اور وہ چھ سو سوار تھے یکایک صدای سم اسپان سنکر
جماعت رافع نے جانا کہ گرد مسلمانونکا ہے یہ سمجھکر اونسی کلام کیا تو اونھون نے کچھہ جواب ندیا تب مسلمانون نے اونپر
حملہ کیا اور وہ لوگ سامنے سے بھاگے چنانچہ اونمین سے قریب دو سو آدمی کے مارے گئے اور باقی نکل گئے اور اون
مسلمانون مین سے تین شخص کام آئے اور وہ رومی جو بھاگ نکلے تھے وہ ایک غار پر آب کیطرف جو گئے تو اونمین سے
سو آدمی ڈوب گئے اور دو سو رومی اسیر ہوی اور باقی فرار ہوگئے اور اون اسیرونسے جو سبب اونکے نکل آنیکا پوچھا
تو اونھون نے بیان کیا کہ ہم بطلب آب و علف کے نکلے تھے آخر اونکی مشکین باندھین اور چند نفر مسلمانون نے اونکو ویسے ہی
باندھے ہوی غانم ابن عیاض کے پاس پہونچایا اوسوقت سارے مسلمانون نے اعلان تہلیل و تکبیر کا کیا اور بشیر فتح پر
درود و سلام بھیجا اور ان قیدیونکے پاس آئے اور دیکھکر بہت خوش ہوے پھر یہ سب قیدی روبروی امیر غنم و دیگر امرا
کے پیش کیے گئے اونھون نے انکے سامنے اسلام پیش کیا انھون نے انکار کیا تب انکی گردنین ماری گئیں اور لشکر رومیون نے
روم یہ حال اپنے لشکر اور بالای حصار سے دیکھ رہے تھے بعدازان اونمین صلیب بلند ہوی اور معرکہ شدید و ہنگامہ ضرب
گرم ہوا اور طلوع آفتاب سے تا وقت عصر بڑے زور شور سے زد و ضرب ہوئی اور رومیون مین قتل فاش تھی پھر رومیون نے
جب یہ حال دیکھا تو پشت پھیر کر پسپا ہوی اور قلعہ پر چڑھ گئے اور پھاٹک بند کرلیا اور بالای حصار مستعد رہی اور سامان
جنگ کا مہیا کیا راوی نے کہا یہ ماجرا تو رومیونکا تھا و اما اصحاب رضی اللہ عنہم جاکر دامن کوہ کے ایسے وادی سہم
و دشت فراخ مین اوتری جو جبتہ بحر یہ و جبتہ مغربیہ مین واقع تھا پھر جب رات آئی تو بجا بجا آگ روشن کی اور ہر ایک

قوم وقبیلہ نے اپنے اپنے نبی اعمام کو مجتمع کرکے قرآن پڑھنا اور محمد اشرف اولاد عدنان پر درود بھیجنا شروع کیا اور
کوئی اونمین ایسا نتھا مگر یہ کہ یا وہ رکوع و سجود مین یا بدرگاہ خداوند عزوجل مصروف دعا تھا بامید آنکہ حق تعالی اونکو
دشمنون پر فتحیاب کرے اور حال روم یہ تھا کہ اون لوگون نے اندرون شہر و بالای حصار تمام رات شراب خواری اور
اعلان کلمات کفر مین بسر کی یہان تک کہ سرزمین بھنسا نے پیش پروردگار فریاد و فغان کی اوسوقت زبان قدرت سے
اوسکو ندا آئی کہ ای بھنسا سکوت کر اور سکون رکھہ قسم ہی مجکو اپنی عزت وجلالت کی کہ ضرور ضرور مین ان قومونکو
ہلاک کرنے والا ہون اور تجکو آباد کرونگا اون قومون سی جو میری توحید کرینگے اور وہ میری برگزیدگان خلق سے ہونگی
اور بالضرور ان بیع یعنے عباد تگاہ ترسا کو واسطے جماعت نماز کے مساجد مقرر کرونگا پھر جب اوس زمین نے یہ مژدہ
خطاب بخشیگاہ رب الارباب سی سنا تو بفرح وطرب تمام مستبشر ہوئی اور منتظر وعدہ کردگار اور اپنے دفع کرب کے لیے
امیدوار رہی آخر تھوڑا عرصہ بھی نگذرا تھا کہ حقتعالے نے اہل کفر وطغیان اور پرستندگان اصنام و اوثان کو دفع کردیا
اور اوس سرزمین کو بہترین امت برگزیدہ مہاجرین وانصار اور اصحاب محمد مختار سے آباد ان کیا کہ وہ لوگ باوقات شبہا
داوائل داواخر روزہا نمازین پڑھا کرتے تھے اور وہانکے دشت نواحی کو مقابر شہدا ابرار کا کیا اور اوس سرزمین کو بعد خلاص کے
منور کردیا اور اوسکی ؛ یارت سی خطا و گناہونکو دور کیا **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو اہل اسلام
نماز صبح پڑھ کر اس انتظار مین بیٹھے کہ امور مخالفین سے کیا ظہور مین آتا ہے ناگاہ ایک قس یعنے پادری عالم نصاری
اشتر پر سوار سامنے آیا اور وہ پیراہن اونی پہنے تھا اور اوسکے سر پہ کلاہ کلان اور اوسکے کمر مین زنار بندھا تھا تا آنکہ
وہ قریب لشکر اسلام آکر بزبان عربی گویا ہوا یا مسلمین اُرید امیر العرب کہ ای مسلمانون مین سردار عرب کی ملاقات چاہتا
ہون **راوی** نے کہا مجھہ سی نقل روایت کی قیس بن شماس نے بواسطہ کعب بن ہمام کے شداد بن اوس سی کہ وہ اصحاب
رایات مین سے تھے اونھون کہا جسوقت ہم لوگ بیٹھے ہوے امیر غانم سے باتین کر رہے تھے کہ یکبیک عبد اللہ
بن عاصم روبرو آیا اور حال قس کا بیان کیا تو امیر غانم نے اوسکے حاضر ہونے کی پروانگی دی چنانچہ جب وہ داخل ہوا
تو اوسنے امیر کو دیکھا جالسًا علی فراش آدم وحشوہ مین لیف کہ وہ فرش زمین پہ جسپر پوست شاخ خرما بچھا تھا بیٹھے تھے
ونیز آدم جمع ادیم یعنے کھال کا فرش تھا جسکے اندر چھال بھری تھی یا اوسپر چھال بچھی تھی اور فرشہای مکلف جو مشرکون
کی غنیمت مین ملے تھے وہ ایک جانب لپٹے ہوے رکھے تھے اور گرد امیر کے دیگر امرا و سائر اکابر صحابہ بیٹھے ہوے تھے
کہ وہ بھی گویا ایک انھین مین سے مثل انکے تھے اور تلوارین اونکے زانوؤن پر دھری تھین اور اونپر شان فقر و وقار کی
عیان تھی پھر جب وہ قس روبرو آیا تو ڈر گیا اور رعب مین آکر داہنے بائین دیکھنے لگا اور بولا ای قوم تم مین امیر کون ہے
تا مین اوس سی کلام کرون کیونکہ مین دیکھتا ہون تو تم سب کا برو امرا یکسان ہو اور تم سب پر شان ہیبت وسطوت برابر ہے
تب لوگون نے اشارہ بطرف امیر غانم کے کیا تب وہ اونکی جانب متوجہ ہوکر کہنے لگا ای جوان تو ہی امیر قوم ہے اونھون نے

ازار بند
کمر بند

کہا ہان لوگ یون ہی گمان رکھتے ہین جبتک کہ ہین خدای عزوجل کی طاعت و فرمانبرداری پر قایم ہون تب وس راہب نے کہا
کہ بادشاہ بطلوس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور اوسنے تم مین سے ایک مرد زیرک دانشمند کو طلب کیا ہے تاکہ اوس سے
تمہارے امر کا سوال کرے اس صورت مین کیا عجب ہے کہ درمیان اونکے اور تمہارے انسداد خونریزی کا ہو یہ سنکر امیر نے
اصحاب کیطرف التفات کی اور کہا کہ یہ راہب جو پیام تمہارے پاس لایا ہے اور جو کچھہ بیان کرتا ہے اس امر مین تم لوگ
کیا کہتے ہو اور تم مین سے اسکے ساتھہ کون جائیگا کہ بادشاہ سے ہمکلام ہو اور پھر کر ہمسے ظاہر کرے یہ سنتے ہی مغیرہ رضؓ بن
شعبہ برجستہ اوٹھہ کھڑے ہوے اور بولے مین اوسکے پاس جاتا ہون اور چاہتا ہون کہ منجملہ امرا کے دس مرد دیندار
و عبادار میری ہمراہ چلین امیر نے کہا تم خود جس جس کو چاہو انتخاب کر لو حقتعالے تجکو توفیق دے اور تیری تسدید و تقویت
کرے یعنے تیرا دل قوی رکھے اور تجکو مع تیرے ہمراہیون کے ہمارے پاس سالماً و غانماً پھونچا دے تب مغیرہ رضؓ پس پشت دیکھکر
کہنے لگے کہ سعید رضؓ بن عبدالقادر اور ابو ایوب رضؓ الانصاری کہان ہین اور خالد رضؓ بن زید الانصاری و زید رضؓ بن ثابت الانصاری کہان ہین
اور ابن مسعود البدری و جبیر رضؓ بن مطعم و ابو یزید العقیلی و معاویۃ بن الحکم الثقفی و عمار بن حصین و زید رضؓ بن ارقم یہ سب
کہان ہین چنانچہ ان سب نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہین مغیرہ رضؓ نے کہا اپنے ساز و سلاح اوٹھالو اور میرے ساتھہ چلو اور
عون و برکت خدا پر نظر رکھو یہ سنتے ہی اون سب امرا کا برنے مبادرت تمام اپنے خیمون مین جاکر اپنی زرہین پہنین
اور سپرین لگائین اور تلوارین لٹکاے ہوے گھوڑون پہ سوار اپنے نیزے رانون تلے دابے ہوے موجود ہوے
واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اوسیوقت مغیرہ رضؓ نے بھی اپنے خیمے مین جاکر اپنی زرہ پہنی اور اوس پر کمر کا چرمی تسکر
باندھا اور اوس چلکے مین دو خنجر داہنے بائین گھُرے تھے اور اپنی شمشیر یہ جوہر گلے مین لٹکائی اور مُشکی گھوڑے پر سوار
اور برچھا زیر ران دابے ہوے تیار ہوے اور ہر ایک نے ایک ایک اپنے خادم و غلام کو خچرون پر سوار کر کے اونکو ملتزم العنان
کیا اور اوسوقت امیر غانم بجانب مغیرہ رضؓ متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ **أعرف یا ابا شعبة ما تكلّم به هذا الملعون**
یعنے ای ابو شعبہ خوب سمجھہ بوجھہ لو کہ وہ لعین کیا کہتا ہے اور مین تجکو مفلح و موضح الحجہ جانتا ہون پس تو پہلے اوسکو اسلام
کیطرف دعوت کر اور اون امرون پر طلب کر جو فرض ہین مثل نماز و زکوۃ و روزہ و حج و جہاد کے اور جو چیزین حلال
ہین اونکو مباح اور جو حرام ہین اونھین حرام جانین پھر اگر وہ لوگ ان امور سے انکار کرین تو ہر سال جزیہ ادا کرین
اور اگر اس سے بھی انحراف ہو تو ہماری تیغ سے جنگ کرین اور مین فضل خدا و نذری الاکرام سے بجاہ محمد خیر الانام کے
امیدوار فتح و نصر کا ہون تب مغیرہ رضؓ نے کہا مجکو اعانت و عنایت خدای وہاب سے امید ہے کہ بجواب باصواب پھر و نگا
غرضکہ وہ سب امرا روانہ ہوے اور وہ راہب سترسوار آگے آگے چلا اور وہ خدام و غلام پیچھے پیچھے خچرون پر سوار تھے
اور ہر ایک خادم و غلام زرہ حربی پہنے تھے اور یہ سب تہلیل و تکبیر بالاعلان کہتے ہوے اور صلوۃ و سلام اوپر بشیر و نذیر
کے باواز بلند پڑھتے جاتے تھے زیاد رضؓ بن ثابت کہتے ہین کہ جسوقت یہ لوگ سامنے امیر غانم رضؓ کے آکر رخصت ہوے اوسوقت پیغمبر

امیر کیطرف دیکھا تو اونکی آنکھونسی اشک جاری تھے یہان تک کہ قطرات سرشک اونکی ریش سے ٹپکنے لگے اور وہ
تلاوت قرآن کرتے تھے یہ دیکھکر مینے کہا ای امیر یہ بکا کسلیے ہے اونہون نے کہا ای ابن ثابت یہ لوگ واللہ انصار
دین اللہ ہین اگر کوئی انمین سی آفت رسیدہ ہوا تو پیش خدا میرے لیے کیا عذر ہوگا غرضکہ مغیرہؓ اور اونکے اصحاب روانہ ہوے
یہان تک کہ لشکر عدو کے محاذی پہونچے تو دیکھا کہ اونکی کثرت سی وہ ساری زمین پر انبوہ ہے اور وہ سب گردا گرد
شہر بہنسا کے اوترے ہین اوسوقت مغیرہؓ اور اونکے اصحاب باواز بلند کہنے لگے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہ یہ کہہ رہے تھے ناگاہ بطریقون مین سے ایک بطریق آگے بڑہا اور اوسکے ہمراہ ایک عرب متنصر یعنی
عرب نصرانی بھی سوار تھا اور قریب سو سوار کے بھی ہمراہ تھے آخر یہ لوگ مغیرہؓ وغیرہ اصحاب سی بطریق استقبال آکر ملے
اور اونکے آگے آگے ہوکر چلے جب قریب شادروان شاہی کے پہونچے اور بطلوس سامنے سے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا نظر آیا
تو اوسوقت حجاب ویساول وندما ونواب ارباب دولت وصولت سامنے آکر کہنے لگے کہ اب تم لوگ سراپردۂ سلطانی
کی قریب آپہونچے ہو چاہیے کہ اپنے گھوڑونسی اوترپڑو اور اپنی ہتھیارونکو رکھدو یہ سنکر مغیرہؓ نے جواب دیا کہ اچھا
ہم گھوڑونسی تو اوترپڑینگے مگر اپنے ہتھیار نہ رکھینگے اسلیے کہ یہی ہتھیار تو ہمارے لیے عزت و زینت ہی اور ہم ایسی
چیز کو نہ اوتار رکھینگے جس سی ہم اپنے اہل زمانہ پر غالب ہین یہ سنکے حجاب نے بادشاہ کو اس بات کی خبر دی اوسنے کہا
اونکو چھوڑدو کہ وہ اپنے ہتھیارونسے داخل ہون تب خادمون نے ندا دی کہ آؤ مع ہتھیارون چلی آؤ راوی
کہتا ہی کہ آخر مغیرہؓ وغیرہ اصحاب پیدل ہوی اور گھوڑی اپنے خادمونکو تھمادیے اور اپنی وقار و تبختر کی چال سی آگے بڑھے
اور پیر تلون مین اونکی تلوارین گھستی جاتی تھین اور کافرونکی صفین چیرتے چلے جاتے تھے اور اونسے کچھ بیم و باک
نکرتے تھے یہان تک کہ برابر پایۂ تخت کے پہونچے منتہا یہ کہ لب فرش دیباج مسند سی قریب ہوی اور بادشاہ بدستور
تخت نشین تھا پھر جسدم مسلمانون نے یہ سامان دیکھا تو عظمت خداوند ذوالجلال کو یاد کیا اور تکبیر وتہلیل ایسی
بانگ مہیب سے کرنے لگے کہ تختگاہ ہلنے لگا اور اوس قوم کے رنگ متغیر اور ہیبت سی دنگ ہوگئے اوسوقت اون اصحاب سے
خطاب کرکے حجاب پکارے الارض للملک کہ روی زمین بادشاہ کا ہے یعنے مالک ملک کا ملک ہی (اس کلمے سی مراد اونکی
بجا آوری سجدۂ تعظیمی تھی) یہ سنکے اصحاب نے کچھ التفات نکی اور مغیرہؓ نے جواب دیا لاینبغی السجود الا للملک
المعبود و لعمری کانت هذه تحیتنا قبل فلما بعث الله تعالی محمدا صلی الله علیه وسلم
نهانا عن ذلک فلا یسجد بعضنا لبعض یعنے سجدہ کرنا سوای مالک معبود کے سزاوار نہین ہی اور قسم ہے
اپنی زندگانی کی یہ رسم سجدہ کرنیکی قبل از اسلام ہمارا شیوۂ تعظیم تھا پھر جبکہ حقتعالی نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو
مبعوث کیا تو اونہون نے ہمکو اس فعل سے منع کیا کہ بعض ہمارا بعض کو یعنے کوئی مخلوق کسی مخلوق کو سجدہ نکرے
یہ کلام مغیرہؓ کا سنکر وہ سب خاموش ہو رہے اور بموجب حکم ملک کے ان لوگون کے لیے کرسیان سونے چاندی کی لگائی گئین

بلکہ یہ لوگ اوسپر نہ بیٹھے اور جسوقت سے داخل بارگاہ ہوے تھے تو اپنے بعض خادم کو حکم کردیا تھا کہ وہ انکے قدمونکے
تلے سے بساط راہ کو سمیٹتا جاتا تھا یہان تک کہ جب فرش دیباج پھوچے ہین تو اوسکو پانون سے ایکطرف اولٹ دیا
تب بطریقون نے کہا کہ تمنے ہمسے سو ادب بڑی بے ادبی کی کہ اول تو بادشاہ کو سجدہ نکیا پھر ہمارے فرش کو لپیٹ ڈالا
مغیرہؓ نے جواب دیا کہ ادب کرنا خدا تعالیٰ سے افضل و برتر ہے تمہارے ساتھ ادب کرنے سے اور زمین خدا تمہارے
فرشون سے پاکیزہ تر ہے اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جُعِلَتْ لِی الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا
یعنے ساری زمین ہمارے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر کی گئی ہے اور حقتعالیٰ نے فرمایا ہے مِنْهَا
خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى یعنے اسی زمین اور خاک سے ہمنے تمکو پیدا
کیا اور پھر اسیمین تمکو ملا دینگے اور اسی سے دوسری بار پھر تمکو نکالینگے۔ **اوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ درمیان
صحابہؓ اور بطلوس بادشاہ کے کوئی ترجمان تھا کیونکہ وہ اپنے اہل زمانہ سے زیادہ تر زبان عرب کا ماہر تھا
چنانچہ اوسنے صحابہؓ کو حکم بیٹھنے کا کیا تب مغیرہؓ نے کہا اگر تم بھی اپنے تخت سے اوتر کر ہمارے ساتھ زمین پر آبیٹھو
تو ہم بیٹھین یا اذن دو تو ہمین اس تخت پر تمہارے برابر جا بیٹھین اسلیے کہ حقتعالیٰ نے ہمکو شرف اسلام سے
مشرف و مکرم کیا ہے آخر بطلوس نے ان لوگونکو اپنے برابر تخت پر بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر بعد ازانکہ فرش دیبا انکے
نیچے سے اوٹھوا ڈالا تھا تب مغیرہؓ وغیرہ صحابہ اوسکے ایک جانب کو جا بیٹھے اوسوقت بطلوس نے اونسے خطاب کیا
کہ تم مین سے کون اپنے صاحب یعنے امیر کیطرف سے کلام کریگا وہان اصحاب نے اشارہ طرف مغیرہؓ کے کیا اور سب
اصحاب دست بقبضہ بیٹھے ہوے تھے چنانچہ بطلوس نے بطرف مغیرہؓ مخاطب ہوکر پوچھا تمہارا کیا نام ہے وہ بولے
میرا نام عبد اللہ مغیرہ ہے تب اوسنے کہا اے مغیرہؓ مجھے ناپسند ہے کہ مین تمسے ابتدا کلام کرون مغیرہ نے کہا
تم جو کچھ چاہو کلام کرو کہ ہر آئنہ میرے پاس تمہارے جملہ مقالات کے لیے ایک ہی جواب ہے بعد ازان بطلوس کہ
وہ اپنے کلام مین بڑا فصیح تھا گویا ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ سَیِّدَنَا الْمَسِیْحَ اَفْضَلَ الْاَنْبِیَاءِ وَمَلِکَنَا
اَفْضَلَ الْمُلُوْکِ وَنَحْنُ خَیْرُ السَّادَاتِ یعنے جمیع حمد ہو اوس خدا کے لیے جسنے ہمارے خداوند مسیح کو افضل
انبیا کیا اور ہمکو افضل و ملک الملوک کیا اور ہم بہترین صنادید ہین فَقَطَعَ عَلَیْهِ الْمُغِیْرَةُ یعنے یہان تک بطلوس
کا کلام پھونچا تھا کہ مغیرہؓ نے اوسکا قطع کلام کیا مراد قطع کلام سے یہ تھی کہ بدون اظہار فضیلت کے اور جو کچھ
کہنا ہو بیان کرے م اوسوقت حجاب و نواب شاہی نے مغیرہؓ سے کہا کہ یا اخا العرب اے برادر عرب تونے بادشاہ کی شان
بے ادبی کی مگر مغیرہؓ نے اونکے کہنے پر سکوت نکیا اور کہنے لگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِلْاِسْلَامِ
وَخَصَّنَا بَیْنَ الْاُمَمِ بِمَبْعَثِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ فَهَدَانَا
بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاَنْقَذَنَا بِهٖ مِنَ الْجَهَالَةِ وَهَدَانَا اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ

فنحن خیر امۃ اخرجت للناس نؤمن بنبینا و نبیکم و بجمیع الانبیاء
وجعل امیرنا الذی متولی علینا کاحدنا لو زعم انہ ملک و حاد عزلناہ عنا ال سنا نری
ان لہ فضلا علینا الا بالتقوی وقد جعلنا اللہ نامر بالمعروف وننہی عن المنکر و نقر
بالذنب ونستغفر منہ ونعبد اللہ وحدہ لا شریک لہ ولو اذنب الرجل منا ذنوبا تبلغ
مثل الجبال فتاب منہا قبلت توبتہ وان مات مسلما فلہ الجنۃ

یعنے جمیع حمد و ثنا ثابت ہین اوس پرور دگار کے لیے جسنے ہمکو اسلام کی ہدایت کی اور میان امت اولین و آخرین
ہمکو مخصوص کرلیا ہے بسبب مبعوث کرنے محمد صلعم کے اوپر بہترین درود و سلام پہر ہمقتضائے اوسیکے باعث ہمکو
راہ راست پر لایا گمراہی ست اور بطفیل اوسیکے ہمکو جہالت سے نکالا اور ہمارے تئین راہ راست و سچو کیطرف ہدایت و
رہنمائی کی سو ہم بقول خداوند عز و جل کے بہترین امت ہین جو واسطے بہتری لوگونکے انتخاب کیے گئے ہین اور ہم
وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اپنے نبی اور تمہارے نبی اور تمام انبیا کا اور حقتعالے نے ہمارے امیر کو
مثل ہمارے مقرر کیا یعنے گویا وہ بھی ایک ہم مین سے ہے حالانکہ وہ ہمپر متولی اور والی ہمارے امور کا ہے اگر وہ
اپنے تئین اپنے تئین بادشاہ سمجھکر جور و تعدی کرے تو ہم اوسکو اپنی تولیت سے معزول و خارج کرین کیونکہ
ہم اوسکو اپنے کچھ فضیلت اپنے اوپر نہین دیکھتے ہین ہان مگر بسبب تقوی کے (یعنے ہم مین کسیکو کسی پر فضیلت نہین ہے
اگر ہے تو جسمین تقوی و پرہیزگاری زیادہ تر ہو وہی افضل ہوتا ہے و بس) اور حقسبحانہ تعالی نے ہمکو مقرر کیا ہے کہ
ہم نیک افعال کا حکم کرین اور کردار بد سے مانع ہون اور ہم پیش خدا اپنے گناہونکا اقرار کرتے ہین اور آمرزگاری
جناب مین ان گناہونسے استغفار و طلب مغفرت کرتے ہین اور ہم اوسی معبود کی عبادت کرتے ہین جسکا کوئی شریک
و ہمسر نہین ہے اور اگر کوئی ہم مین سے اوسقدر گناہ کرے کہ گناہ اوسکے برابر پہاڑ کے ہون پھر وہ گناہگار اوس سے
توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول ہوتی ہے اور جو کوئی حالت اسلام مین مسلم و ثابت رہے اوسکے لیے بہشت ہے راوی کہتا ہے
کہ یہ کلمات مغیرہ کے سنکر رنگ بطلوس کا متغیر ہوگیا اور تھوڑی دیر سکوت کرکے کہنے لگا الحمد للہ الذی ابتلانا بالحسن
البلاء و اغنانا من الفقر و نصرنا علی الامم الماضیۃ یعنے جمیع حمد و ثنا لائق ہین
اوس خدا کے لیے جسنے بہترین آزمائش مین ہمکو آزمایا (یعنے ہمارے دین حق مین ہمارا امتحان کیا) اور ہمکو فقر و محتاجگی سے
غنی و مستغنی کیا (مترجم کہتا ہے یہ رمز و طنز ہے نسبت تونگری اہل عرب کے بعد ناداری کے) اور ہمکو فیروزمند کیا ہے
اوسی خدا نے سائر امتون گذشتہ پر و بعد ازان بطلوس یہ کلمات زبان پر لایا کہ پیش از ین تمہین مین سے جماعت عرب
ہمارے بلاد مین آتی تھی اور وہ لوگ ہمارے یہان سے خوشہ ہائے گندم و جو وغیرہ چن لیجاتے تھے اور ہم اونسے باحسان
پیش آتے تھے اور اس بات سے وہ ہماری شکرگذاری کرتے تھے اور بخلاف اوسکے تم لوگ جو ہمارے یہان آئے

تو ہماری لوگونکو قتل کرتے ہو اور ہماری بیبیانکی عورتونکو بندی مین لیتے ہو اور ہماری مال کو مال غنیمت جانتے ہو اور
ہماری شہرونکو اور گڑھون اور قلعون مین لوٹ مچاتے ہو اور چاہتے ہو کہ ہماری تئین ہماری بلاد و دیار سے خارج کرو
وحال آنکہ تم لوگ وہ ہو کہ ساری امتون مین سے کوئی امت تمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہے کیونکہ تم لوگ
اہل شعیر و دخن ہو یعنی جو اور گودونکے کھانے والے (مترجم کہتا ہے کہ شاید بجاے دخن عوض خاے معجمہ کے دعن بجاے
حطی ہو یعنے کلان شکم و دجن بواو و جیم جامۂ شوئی و اہل دجن یعنے گاڑہ) و بعد ازان ہماری بلاد مین اگر اب تم
نان گندم کھانے لگے اور ہمارا مال چکھتے ہو وحال آنکہ ہمارے یہان افواج کثیرہ ہے اور ہماری شوکت شدید ہے
اور ہماری جمعیت عظیمہ ہے اور ہمارا مدینہ حصینہ ہے اور تمہاری جرأت ہمپر اسوجہ سے ہے کہ تم لوگ ملک شام
و عراق و یمن و حجاز کے مالک ہو گئے ہو اور اب تم کوچ کرکے ہماری بلاد مین آئے اور تمام فساد تمنے برپا کیا اور تمنے شہرونکو
خراب کیا اور قلعونکو منہدم کرڈالا اور تمنے اپنے بدنون پر لباسہاے فاخرہ سجے اور تمنے دختران ملوک و امراسے تعرض کیا
کہ اونکو اپنی خادمہ و کنیزین بنائین اور تم اب وہ طعامہاے طیبۂ لذیذ کھانے لگے جس سے کبھی واقف نتھے اور تمنے
اپنے ہاتھونکو سونے چاندی و متاع فاخرہ و دُرّ و جواہر سے بھر لیے یعنے تمہارے کیسے ان چیزون سے پُر ہو گئے اور
تمہارے پاس وہ متاع ہماری اور وہ ہمارا مال ہے جو از آن ہماری قوم اور ہمارے اہل دین کے ہے اور ہم یہ سب
کچھ تمہارے تئین چھوڑتے ہین اور ہم اوسپر تمسے کچھ نزاع نہین کرتے ہین اور جو افعال تمسے ہمارے لوگونکے قتل کرنے
اور ہمارے اموال لوٹنے مین پیشتر سرزد ہوے ہم اوسکا بھی مواخذہ تمسے نہین کرتے ہین ولیکن اب تم ہمارے یہان سے
کوچ کر جاؤ اور ہماری بلاد سے نکل جاؤ اور اگر اور کچھ چاہتے ہو تو ہم اپنا خزانہ کھولدیتے ہین اور حکم کرتے ہین کہ تم
لوگون مین سے ہر ایک متنفس کیواسطے سو سو دینار اور ایک ایک جوڑہ جامۂ حریر و عمامۂ مطرز مذہب یعنی طلاکار دیا جاے
اور تمہاری اس امیر یعنے افسر لشکر کے لیے ہزار دینار اور دس جوڑے لباس اور دس عمامے زرتار دیے جاوینگے اور اسیطرح
تم مین سے ہر ایک سردار کے لیے ہو گا اور جو تمہارا خلیفہ ہے اوسکے لیے دس ہزار دینار اور سو خلعت فاخر اور سو عمامے زرنگار
ہین مگر یہ سب کچھ بعد اوس توثیق کے ہے کہ ہم تمسے بحلف مضبوطی اس بات کی کرینگے تا پھر تم ہمارے بلاد پر بتکراری عود نکرو
یہ ہماری ساری شرطین ہین غرضکہ جبتک بطلوس حرف زن رہا مغیرہؓ خاموش سُنا کیے پھر جب وہ اپنی لاف زنی سے فارغ ہوا
تب مغیرہؓ نے جواب دیا کہ ہمنے سارا کلام تمہارا سُنا اب تم ہمارا کلام سنو کہ الحمد للہ الواحد القہار الفرد الصمد الذی
لم یلد و لم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۝ یعنے جمیع حمد و ثنا سزاوار ہین اوس کردگار کے لیے جو یکتا و یگانہ
و تنہا و بے نیاز ہے اور وہ ایسا ہے کہ نہ کسیکا والد ہے اور نہ کسیکا مولود ہے اور نہ اوسکا کوئی شریک و ہمسر ہے
یہ سنکر بطلوس نے کہا اسی بدوی تو نے کیا خوب کہا پھر مغیرہؓ نے کہا اشهد ان لا الہ الا اللہ واشهد ان
محمدا عبدہ و رسولہ المرتضی و نبیہ المجتبی یعنے مین اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے

کوئی اور الٰہ نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسی اللہ کا بندہ اور اوسیکا رسول پسندیدہ و نبی برگزیدہ ہی
تب بطلوس بولا کہ مین محمد صلعم کو رسول اللہ نہین جانتا ہون بلکہ شاید وہ ایسا شخص ہو جیسا کہا گیا ہی حبّب
الرجل دینہ یعنی یہ وہ شخص ہے جسنے اپنا دین اچھا بنایا اور اپنے مذہب کو محبوب رکھتا ہی و بعد ازان مغیرہؓ کیطرف
مخاطب ہو کر سوال کیا کہ یا عربی ما ہی افضل الساعات یعنی کونسی ساعت بہترین ساعات ہی مغیرہؓ نے جواب دیا کہ یہ وہ
ساعت ہی جسمین خدا کی نافرمانی کیجاوی ہی اوسنے کہا ای اخا العرب تمنے راست و درست کہا البتہ رجحان عقل و جودت طبع
تمہاری تو مجھپر ثابت ہوئی بھلا کوئی اور بھی تمہاری قوم مین ایسا ہے جسکی رای و دانش مثل تمہاری رای کے ہو
اور حزم و آگاہی اوسکی تمہاری سی ہو مغیرہؓ نے کہا ہان ہماری قوم اور ہماری لشکر مین اکثر و زیادہ تر ہزار
آدمی سے ایسے ہین جنکی رای و مشورت سے بے پروائی و بے اعتنائی نہین کیجاتی ہے یعنے اونمین ہزارون ایسے ہین
جنکی رای و مشورت پر لوگونکا اعتبار و اعتماد ہے اور ہمارے پیچھے بھی اسیطرحکے لوگ ہین جو عنقریب ہمارے پاس
آنیوالے ہین یہ سنکے بطلوس نے کہا ہم اس بات کا یقین نہین کرتے ہین کہ تم مین ایسے لوگ ہون کیونکہ ہمکو تمہارے
یہانکی خبر پہونچی ہے کہ تم لوگ ایک ایسی جماعت ہو جنکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہے مغیرہؓ نے اسکے جواب مین کہا
ہان ہملوگ ایسے ہی تھے یہان تک کہ حق سبحانہ تعالے نے ہم مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو اوسنے ہمکو
ہدایت کی اور ہماری تئین ارشاد و رہبری کیا تب بطلوس نے کہا لقد اعجبنی کلامک فہل لک فی صحبتی
یعنے تیرا کلام مجکو بہت خوش آیا بھلا تجکو منظور ہے کہ ہمارے ساتھ مصاحبت مین رہی مغیرہؓ نے کہا لیسرنی
ذلک اذا فعلت ما اقول لک کہ یہ بات میری تئین خوشی کی ہے بشرطیکہ جو مین کہون تو اوسکو بجا لاوے اوسنے کہا
وہ کیا بات ہی مغیرہؓ نے کہا تشہد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ کہ تو اقرار کر اس
امر کا کہ سوای اللہ کے کوئی لائق الوہیت نہین ہے و ہر آئینہ محمد اوسی اللہ کا بندہ اور اوسیکا رسول فرستادہ ہے
بطلوس نے جواب دیا کہ اس امر کی کوئی سبیل نہین ہے یعنے یہ نہین ہو سکتا و لیکن مینے یہ ارادہ کیا کہ درمیان اپنے
اور تمہاری اصلاح امور کرون مغیرہؓ نے کہا ہر امر باختیار خدا ہے و اما قول تمہارا ہماری حق مین کہ ہملوگ محتاج و مفلس
و عاجز تھے تو سچ ہی کہ ہم یون ہی تھے اور ہم اہل جاہلیت تھے اور کوئی ہم مین سے ملکیت کسی چیز کی نرکھتا تھا سوای
اپنے گھوڑے اور تیر و کمان اور اونٹون کے اور سوای ماہہای حرام کے اور کسی شی کی عظمت و احترام نہین کرتے تھے
یہان تک کہ حقتعالی نے اپنے نبی و رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس بھیجا اور ہم اوسکی اصل و نسل کو اچھی طرح
پہچانتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ وہ صادق اور امین اور ہر عیب و معصیت سے پاک اور امام و رسول تھا اوسنے اسلام کو
ظاہر کیا اور غلبہ دیا اور بتونکو توڑا اور نبوت کا اوسپر خاتمہ ہوا یعنے وہ خاتم الانبیا تھا ابدا اوسنے ہمکو عبودیت و عبادت
رب العالمین کی معرفت دی پس ہم خدا ہی کی پرستش کرتے ہین اور کسی غیر کو نہین پوجتے ہین اور سوای اوسکے

ہم کسی اور کو اپنا والی و ناصر نہین ٹھہراتے ہین اور ہم بجز اوس خدا کے جسکا کوئی ہمتا و ہمسر نہین ہے کسی اور کو سجدہ نہین
کرتے ہین اور ہم اقرار نبوۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتے ہین اور ہم مامور بجہاد ہین اون لوگونسے جو کفر بجا لاتے ہین
اور بتونکو ساتھ خدا کے شریک کرتے ہین وحالانکہ وہ ہمارا پروردگار برتر و بالاتر ہے اور وہ واحد و تنہا ہے نہ اوسکو
کبھی غفلت و اونگھ ہے نہ اوسکو کبھی نیند سے خواب آتا ہے چنانچہ جو کوئی ہماری پیروی کرے وہ ہمارا بھائی ہوتا ہے
اور جو کچھ ہمارے لیے ہے واجبات و مباحات سے وہی اوسکے لیے ہے اور جو کچھ ہمپر ممنوع ہے محرمات و منہیات سے
وہی اوسپر بھی منع ہے اور جو کوئی اسلام سے انکار کرے تو اوسپر جزیہ ہے کہ اوسکو اپنے ہاتھونسے ذلیلون اور
کمترین قومون کیطرح ہمارے روبرو پیشکش کرے پھر جو کوئی جزیہ ادا کریگا تو حق تعالی نے اوسکا خون بہانے اور اوسکا
مال لوٹنے سے باز رکھا ہے اور جو کوئی اسلام لانے اور جزیہ دینے سے انحراف و سرتابی کرے تو درمیان ہمارے اور اوسکے
شمشیر حکم ہے اور وہ جزیہ یہ ہے کہ ہر ایک محتلم یعنے ہر شخص بالغ پر فی سال یعنے ہر سال ایک دینار مقرر ہے اور اطفال پر
جزیہ نہین ہے اور نہ نسوان پر اور نہ راہب پر اونپر جو قطع تعلقات کرکے صومعہ نشین ہے یہ بیان سنکے بطلوس نے کہا
کہ کلام تمہارا دربارہ اسلام کے وہ تو مینے سمجھا فما قولک عن الجزیۃ عن ید وانتم صاغرون
یعنے کیا مراد ہے تمہاری اس قول کی درباب دینے جزیہ کے ہاتھونسے اوس حالت مین کہ تم یعنے ہم صاغرین مین سے ہون
یعنے ذلیلون اور کمترین قومون کیطرح سے پس مین نہین جانتا ہون کہ مرد صغار تمہارے نزدیک کون ہین تب مغیرہ رضی اللہ عنہ نے
کہا وہ تو ہی جبکہ قائم جنگ ہوا اور تلوار تیرے سر پر کھنچی ہو پھر جسوقت بطلوس نے یہ کلام مغیرہ رضہ کا سنا تو بغضب شدید
طیش مین آیا اور دفعۃً اوٹھکر قائم جنگ ہوا (جیسا ابھی مغیرہ رضہ نے کہا تھا کہ جبکہ تو قائم جنگ ہو اور تلوار تیرے
سر پر ہو) چنانچہ مغیرہ رضہ نے بھی برجستہ اپنے مقام سے اوٹھکر تلوار میان سے کھینچلی اور اسیطرح جملہ اصحاب نے مثل مغیرہ رضہ کے
کیا اور اونکی زبان پر کلمہ طیبہ جاری تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ
مسلم بن عبد الحمید و طارق بن ہلال کے عبد اللہ بن رافع سے نقل روایت کی ہے اونھون نے کہا ہم بھی مغیرہ رضہ کے ساتھ
تھے اور تلوار گھسیٹ کر دفعۃً اوس قوم پر دست افراز ہوے اور غیرت اسلام ہماری دستگیر تھی لہذا اوسوقت فرط جوش
سے بیہوش بطلوس ہماری نگاہون مین کوئی چیز نتھے اور ہمکو یقین ہوگیا کہ بس محشر اسی مقام سے برپا ہوا چاہتا ہے
پھر جب بطلوس نے ہمسے یہ حال دیکھا اور اوسکو ہماری تیزی شمشیر سے یقین اپنی موت کا ہوگیا اوسوقت بطلوس نے
ندا دی مہلاً یا مغیرۃ لا تعجل فتہلک وانا اعلم انک رسول والرسول لا یقتل
وانما تکلمت بما تکلمت لاختبرکم وانظر ما عندکم والان لا نؤاخذکم
فاغمدوا سیوفکم کہ اے مغیرہ رضہ تامل کر جلدی نکر نہین تو ہلاک ہو جائیگا اور مین خوب جانتا ہون کہ تو
ایلچی ہے اور حال آنکہ ایلچی مارا نہین جاتا ہے اور تو نے کلام نہین کیا مگر ساتھ اون کلمات کے جو تجھسے کہا گیا تھا

یعنے تونے وہی کلام کیا جسکے تبلیغ کا تو مامور تھا اور مین تو ہر آئینہ تمکو آزماتا تھا اور مین دیکھتا تھا کہ تمہاری باہین
کیا ہی (یعنے جرأت وجسارت سی) اور اب ہم تمسی کچھہ مواخذہ نکرینگے تم اپنی تلوارین میان مین کرو ابن رافع راوی
کہتا ہی یہ سنکے ہم ہمنے اپنی تلوارین میان مین کین وبعد ازان مغیرہؓ آگے بڑہے اور بطلوس سے قریب ہو کر چلے تو بطلوس
اونکو آخر پایۂ تخت تک اوتار لایا (یعنے ہاتھ پکڑے ہوے) اسلیے کہ مغیرہؓ مرد جسیم وتناور تھے تو اوسپر تکیہ کیے ہوے
اور سہارا دیے زیر سریر آئے اور قریب تھا کہ جدا ہون ناگاہ بطلوس نے اونکو اپنی جگہ پر تھام رکھا اور مغیرہؓ کیطرف
متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ دربارہ مسیح بن مریم کے تمہارا قول کیا ہے مغیرہؓ نے کہا عبدہ ورسولہ یعنے وہ بندۂ خدا
اور رسول فرستادہ اوسکا ہے بطلوس نے کہا پھر سابق کون ہے جسنے اوسکو پیدا کیا مغیرہؓ نے کہا حقتعالی نے اوسکو
پیدا کیا خاک سی کہ اوس سے فرمایا ہو جا یعنے عدم سی کون وہستی مین آجا تو وہ آگیا اور اسپر قرآن عظیم دلیل ہے
بقولہ تعالی اِنَّ مَثَلَ عِیسیٰ عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَہُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ
قَالَ لَہُ کُن فَیَکُونُ یعنے مثل ومثال عیسی بن مریم کی پیش خداوندعالم مثل ومثال آدم علیہ السلام کی ہے
کہ اوسکو خاک سی پیدا کیا پھر اوس سے کہا ہو جا یعنے ہستی مین آ تو وہ آگیا پھر اوسنے کہا بھلا کیا دلیل ہے
اس بات پر کہ خدا وحدہ یکتا ہے مغیرہؓ نے کہا دلیل عمدہ قرآن مجید ہے کہ خدا نے قول اپنا زبان نبیؐ سی ارشاد فرمایا
ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُن لَّہُ کُفُوًا اَحَدٌ
یعنے وہ اللہ ایک ہی ہے اللہ بے نیاز ہے کہ نہ کسیکا والد ہے نہ کسیکا مولود ہے نہ اوسکے لیے کوئی شریک وہمسر ہے بطلوس نے
کہا ای مرد اعور یعنے احول چشم ہر آئینہ میںنے تیری سی حذاقت نہین دیکھی اور تیرا سا جواب نہین سُنا اور حال یہ تھا
کہ مغیرہؓ کی ایک آنکھہ مین روز جنگ یرموک کچھہ صدمہ پہونچا تھا (اسوجہ بطلوس نے اعور کہکر خطاب کیا) تب مغیرہؓ
نے کہا یہ گزند چشم مجکو عیب دار نہین کرتا ہے کہ ہر آئینہ میری آنکھہ نے جہاد فی سبیل اللہ مین ایک تجھ ایسے سگ سی صدمہ
اوٹھایا ہی مگر جسنے میرے ساتھہ یہ کام کیا یعنے بھی اوس سی اپنا بدلا لیا کہ یعنے اوسکو قتل کر ڈالا اور ایک جماعت کو بھی
اونمین سے قتل کیا اور اس صدمۂ چشم سے ثواب اللہ عز وجل بہت عظیم ہے بطلوس نے کہا کیا ہی تیرا حاذق جواب ہے
بھلا تیری قوم مین ایسا اور بھی کوئی ہے مغیرہؓ نے کہا مین تجھسے پیشتر کہہ چکا کہ ہم مین ایسے اہل علم واہل رای ہین
کہ مین اونکے علم وعقل کی کچھہ بھی برابری نہین کر سکتا اور مین تو ایک مرد بدوی ہون فلو رایتا علی
بن ابی طالب بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختار وقاتل الکفار مبید الفجار
واللیث الکرار والبطل المغوار یعنے کاش تو علیؓ بن ابی طالب کو دیکھتا جو برادر عمزاد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور مختار وبرگزیدہ سید ابرار کے ہین اور قاتل کفار اور ہلاک کرنے والے فاجران نابکار
ہین اور شیر حملہ آور اور بہادر حملہ آور ہین بطلوس نے کہا کیا وہ اس لشکر مین تمہارے ساتھہ ہین و تحقیق

اونکی شجاعت وبہادری بہت سُنی ہی تو مین چاہتا ہون کہ اونکو دیکھون تب مغیرہؓ نے کہا تحقیق کہ علی کرم اللہ وجہہ
امام ہین قدر اونکی برتر اور مرتبہ اونکا بلند رکہتے اس سے ہی کہ وہ بنفس نفیس خود چلکر پاس ایک سگ تجہہ ایسی کے آوین
پہر بطلوس نے کہا بہلا اونکے سوای اور بہی کوئی ویساہی مغیرہؓ نے کہا ہان مثل امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب
رضی اللہ عنہ جو ہمارا خلیفہ ہی و نیز عثمانؓ بن عفان و عبدالرحمن و سعید و سعد و ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اور
امرا جو جابجا متفرق ہین حجاز مین اور یمن و شام و عراق و مصر مین اور وہ ہر ایک امیر و شجاعت و وجاہت
و فضائل وغیرہ مین تجہہ ایسے ہزار کے برابر ہین و اما سیف اللہ خالد بن الولید جو ہمارے امیر جیش ہین اور اونکے ساتھ
ایک جماعت امرا کی ہے اور وہ لوگ گویا کہ تمہارے پاس ہین (یعنے عنقریب آپہونچتے ہین) اور وہ ہماری
مدد کو چل چکے ہین چنانچہ وہ سب مردان دلیر و سخت گیر و سادات ابرار و امرا کبار ہین و بعد ازان بطلوس نے
کہا مین چاہتا ہون کہ درمیان اپنے اور تمہارے اصلاح امر یعنے مصالحہ کرون اور منظور یہ ہے کہ پیش از جنگ او
جماعت کو بہی دیکہون جسکا تمنے ابہی ذکر کیا ہے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حیلے سے ارادہ اوس
دشمن خدا کا یہ ہوا کہ اصحاب کے ساتھ غدر و عہد شکنی کرے اور اوسکی ان باتونکو مغیرہؓ سمجھ گئے اور کہا
غداۃ غدٍ اتیك منهم رجالٌ تنظر الیهم کہ کل کے کل کو یعنے پرسون وہ لوگ تمہارے پاس آوینگے
تو اونکو دیکھ لیجیو یہ سُنکر وہ دشمن خدا خوش ہوا اور وہ اپنے دلمین غدر و مکر نسبت اصحاب کے پوشیدہ رکھتا تھا
و حال آنکہ حقتعالی نے اوسکے کید کو اوسکے مکر و شر کیطرف پہیر دیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان رضی اللہ عنہ
مغیرہؓ نے برخاست کی اور بطلوس کے پاس سے باہر نکلے اور کیا خوب اوسکے گزند سے نجات پائی تا آنکہ اپنے گہوڑے پر
سوار ہوے اور بطلوس نے اپنی حجاب و نواب کو حکم کیا کہ ہمراہ اصحاب کے قریب اونکے لشکر تک پہونچا دیجاوین
چنانچہ مغیرہؓ نے مع اپنی اصحاب کے پیش امیر غانمؓ بن عیاض اشعری پہونچکر سارا ماجرا جو کچہہ بطلوس کے یہان
گذرا تہا اونسے بیان کیا غانمؓ نے کہا قسم ہے صاحب روضہ و منبر یعنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اوسنے تمہین
نہین چہوڑا مگر خوف سے تمہاری تلوار کے اور یہ شخص مرد حکیم و عقیل ہے الا یہ کہ شیطان نے اسکی عقل کو مغلوب
و مسلوب کر لیا ہے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اوس شب کو سب صحابہؓ نہین سوے مگر یہ کہ اپنا ساز و سلاح
حرب لیے رہی اور مستعد و آمادہ جب صبح ہوئی اور موذن نے لشکر اسلام مین اذان دی تب مسلمان بعد اسباغ
وضو نماز صبح ادا کرکے اپنے گہوڑون پر سوار ہوی اور خوب جانتے تھے کہ عدو انکے منتظر ہین اور صبح اونسے
جنگ کرنے والے ہین کہ وہ لوگ صفین اپنے لشکر کی تعبیہ کر چکے تھے اور جاسوسان عرب نصرانی اونکے لشکر مین
جاکر اخبار گذرانتے تھے اور یہان جاسوسان امیر غانمؓ کے حاضر ہو کر وہانکی خبرین دیتے تھے اور اودہر روم متاہب
و مستعد قتال تہے اور ادہر امیر غانمؓ نے میمنہ و میسرہ اپنے لشکر کا مرتب کیا چنانچہ میمنہ پر فضلؓ بن عباس کو مقرر کیا

اور میسرہ پہ ابوایوب الانصاری کو اور قعقاع بن عمرو التمیمی کو قلب لشکر پہ مامور کیا اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
بواسطہ قیس بن عبداللہ و مالک بن رفاعہ کے سعید بن عمرو الغنوی سے نقل روایت کی اونھون نے کہا کہ سرزمین
بھنسا مین ایسے دس ہزار اعیان حاضر ہوے تھے جو دیکھنے والے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنے اون سب نے
آنحضرت صلعم کو دیکھا تھا اور اونمین ہفتاد مرد بدری تھے وامرا و صاحبان نشان قریب چودہ سو کے تھے ومنجملہ
صحابہؓ و سادات کے تقریبًا پانچہزار زمین بھنسا مین دفن ہوی اور ذکر اسکا عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالے *
راوی نے کہا اور جماعت پیدل پر معاذ بن جبل افسر تھے اور ساقہ یعنے مؤخر لشکر پہ جسکو بھیر کہتے ہین اور نسوان
و صبیان پہ سعد بن عبدالقادر و ضحاک بن قیس مامور ہوے اور امیر غانمؓ صفونکو درمیان یہ کہتے ہوے گشت کرتے پھرتے
تھے کہ اللہ اللہ جنت تمہاری تلوارونکے زیر سایہ ہے (یعنے تلوارونکے سایے مین ہونا جنت کا کنایہ ہے کہ سایہ
تلوارونکا جنت ہے اور سایہ ہونا اوسکا تمپر عین داخل ہونا تمہارا جنت مین ہے) اے مسلمانون خوب جان لو کہ صبر و ثبات
مقرون بفرح و کشایش کار ہے اور حقتعالی صابرون کے ساتھ مددگار ہے اور صبر کرنے والے وہی غالب رہتے ہین اور فشل
و نامردی سبب ہے اسباب خذلان و نامرادی سے اور جو کوئی تیزی شمشیر پہ صبر و استقامت کرتا ہے وہ جسوقت
پیش خدا جائیگا تو وہ اوسکی منزلت و پایگاہ کی بزرگی اور اوسکی سعی و جانفشانی کی قدر افزائی کریگا اور حقتعالی صابرونکو
محبوب رکھتا ہے اور یہی کلمات اصحاب رایات یعنے صاحبان منصب نشان سے بھی کہتے تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ امیر غانمؓ ہنوز تعبیہ و ترتیب صفوف سے فارغ نہوے تھے ناگاہ فوجین بطلوس رومی کی آگے بڑہین اور وہ سب
نصاری و فلاح یعنے مردم دہقان اور عرب متنصرہ تھے یعنے وہ عرب جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا اور اونکے آگے آگے
صلیب طلائی تھے کہ ہر ایک صلیب کا سونا بوزن پانچ رطل کے تھا اور ہر ایک مین چارون طرف چار چار جواہر جڑے تھے
اور وہ مانند تارونکے تابان تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی سنان بن الحارث الہمدانی
نے شداد بن اوس سے اور شداد اون لوگون مین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے سو اونھون نے کہا جب صلیبون کی
آمد ہوئی اوسوقت ہم صلیب بعد صلیب کی شمار کرنے لگے یہان تک کہ ہشتاد صلیب شمار کیے اور زیر ہر صلیب یعنی ہر صلیب کے
ساتھ ہزار ہزار کا غول تھا اور اونکے ہمراہ قسیسین و رہبان یعنے علماے نصاری و یہود موجود تھے اور وہ تلاوت انجیل
کرتے تھے اور اون لوگون نے اپنے لشکر و نیز نیزے نشانونکے بکثرت بلند کیے تھے فبینما الناس کذلک یعنے
اوسی ہنگام مین کہ مردم فریقین مشغول باہتمام تھے یکبیک ایک بطریق زرہ زرین اور اوسپر زرہ حدیدی پہنے ہوے پیش
آگے بڑہا اور اوسنے اپنی زبان مین لاف زنی کرکے مبارزطلبی کی تب اوس سے لڑنے کو قعقاع قلب عسکر سے برآمد ہوے
پھر دونون باہم وار کرنے لگے آخر قعقاع نے اوسکے سینے پہ ایسی سنان ماری کہ اوسکی پشت کے پار چمک نظر آتی تھی بعد ازینکے
ایک دوسرا ملحد نکلا اور اپنے یار کے قتل ہونے سے غضب مین سرشار تھا اور وہ ملک کا ہمنشین اور راز اوسکے اور اوسکے ساتھ

معرکہ عجیب با ملک بطلوس

زرہ زرین برای زینت و زرہ آہنی بعد ازان برای جنگ ۱۲

تخت نشین تھا پھر میدان مین آکر مبارز طلب ہوا تب ایک شخص قبیلہ ازد سے اوسکے مقابلے کو نکلا مگر اوسکو امیر خالد نے
منع کیا اور کہا اپنی جگہ پر چلا جا کیونکہ تو اوسکا ہمسر نہین ہے یعنے وہ تجھ سے قوی و توانا تر ہے تا آنکہ مسیب بن
نجبۃ الفزاری اوسکے سامنے آے اور ایک ضرب شمشیر جو اوسپر ماری تو اوسنے اوسکو اپنے سر پر روکا اور وہ
تلوار مسیب کے ہاتھ سے ٹوٹ پڑی تب اوس ملحد نے مسیب پر تلوار کا وار کیا او نھون نے اوسکو خالی دیا اور منتظر ہوے
کہ کوئی شخص انکو تلوار دے مگر جب تلوار ہاتھ نہ آئی تو اوس جگہ سے ارادہ پھرنے کا کیا کہ ناگاہ قعقاع بن عمرو بست کروہ
آگے بڑھ آئے تھے ملاقات ہوئی آخر اونکے ہاتھ مین جو تلوار تھی وہ مسیب کو دیدی تو مسیب پھر جنگ کیطرف پھر گئے اور
جیسے ہی اوس بطریق کے داہنے شانے پر وہ ضرب لگائی کہ تلوار اوسکے بائین شانے سے نکل آئی اور وہ زمین پر
گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور اوسیوقت واصل جہنم ہوا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی سب نے مسلمانون پر
حملہ کیا اوسوقت جنگ عظیم وقتال شدید واقع ہوئی اور اوسگھڑی وہ دشمن خدا بطلوس اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور
گھوڑا اوسکو والی عمالقہ قبیلہ ادبیرہ نے اوسکے لیے ہدیہ بھیجا تھا اور وہ گھوڑا پانسو دینار کا خرید تھا اور وہ
گھوڑا ایسا تھا کہ حصار کے [illegible] کے فصیل تک چڑھا لیجاتا تھا اور اوسکا سوار اوپر ہوا یعنے دیدبانان شہر پناہ کی
دیوار پر چڑھا لیتا تھا اور قریب اسکا ذکر اپنے محل پر انشاء اللہ تعالی آویگا اور بطلوس [illegible] زرین پٹکہ تھا اور
کمر مین پٹکہ جواہر نگار بندھا تھا اور اوسکے سر پر تاج مرصع تھا کہ جواہر جو اوسمین لگے تھے وہ مانند ستارہ کے اونکے درخشان تھے
اور اوسکے سر پر سایبان ونشان سایہ فگن و شتہ کشان تھے اور اوسی [illegible] ایک حول رومیونکا میمنہ مسلمین پر
حملہ آور ہوا مگر مسلمانون نے اونکے مقابلے مین بہ استقلال جوانمردانہ کیا اسیطرح رومیونکے دوسرے گروہ نے حملہ کیا
حقتعالی جزائے خیر و [illegible] حسنات زیادہ کرے واسطے فضل بن عباس اور واسطے اونکے پسر عم فضل و اونکے بھائی عبداللہ
[illegible] اولاد عقیل وعبداللہ بن جعفر و دیگر سادات بنی ہاشم کے کہ ان صاحبون نے قتال شدید مین بڑی مردانگی
بہادری کی اور بلایا حسنہ مین مرد میدان امتحان ہوے چنانچہ فضل نے بڑھکر ایک حملہ صلیب پر حملہ کیا اور اوسکے سینے پر
نیزہ مارا کہ اوسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ اوندھا گرا اور صلیب بھی زمین پر جا پڑا یہ حال جب بطلوس نے دیکھا
تو اوسکو یقین ہلاکت وزوال کا ہوا پھر اوسنے قصد اوٹھا لینے صلیب کا کیا مگر اسکی کوئی سبیل نہوئی کیونکہ مسلمانون
نے اوس صلیب کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور فضل وغیرہ اکابر بنی ہاشم اون لوگونکو جو اوسطرف اور گرد و پیش تھے
دفع کرتے تھے آخر رومی اوس صلیب سے مایوس ہوکر پھر گئے اور جسوقت فضل نے اوس صلیب کے پیچھے ہجوم [illegible]
و روم کا دیکھا تو اوپر حملہ فاش کیا اور اونکے بنی عم و دیگر امرا نے [illegible] مین اونکی سازواری کی آخر [illegible]
مقہور ہوکر [illegible] رومیون سے ایک جماعت مقتول ہوئی پھر مسلمانون نے اوس صلیب پر اژدحام کیا اور ارادہ اوسکے
لینے کا رکھتے تھے تب فضل نے کہا یہ مخصوص میرے لیے ہے بدون شرکت تمہارے چنانچہ فضل نے گھوڑے کی باگ پھیر کی

اور رکاب پر جھک کر اوس صلیب کو اوٹھا لیا اور لشکر کیطرف پھرا اور صلیب سپرد عبداللہ اپنے غلام کے کیا کہ وہ مسلمانونکے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا اور فضل کیجانب خود پیش قدمی کرکے چلا آتا تھا آخر اوسنے اوس صلیب کو فضل سے لیکر اونکے خیمے مین پھونچایا اور فضل بن عباس نے پھر مکرر حملہ کیا اور دیگر امرا بھی حملہ آور ہوئے یہانتک کہ ہنگامہ کارزار شریر بار و معرکہ پیکار روبکار ہوا اور زمین پر سیلاب خون جاری اور بدنونسے سیلان عرق روان ہوئے آنکھونمین حلقے پڑگئے پتلیان پھر گئین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب اوس دشمن خدا بطلوس نے یہ حال دیکھا تو مسلمانون پر حملہ آور ہوا اور اوسوقت اوس حملے مین اوسکے ہمراہ جمعیت بطارقہ کی قریب پانچہزار کے تھی اور یہ جماعت جانب یسار لشکر کے تھی چنانچہ اس ہنگامہ مین مسلمانون میں سے ایک جماعت قتل ہوئی اور ایک جماعت زخمی ہوئی و باینہمہ ان دلاورون نے بڑا استقلال اور صبر جوانمردانہ کیا اور اوس آن مردانگی فضل بن عباس کی یہ تھی کہ کبھی میمنہ دشمن پر حملہ کرتے تھے کبھی اونکے میسرہ پر مارتے چلے جاتے تھے اسیطرح دیگر امرای لشکر اسلام نے بھی بڑے بڑے حملے کیے خصوصًا قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجیبۃ الفزاری و براء بن عازب و معاذ بن جبل و زید الخیل کہ خدا انکے حسنات زیادہ کرے اونھون نے یورش شدید برپا کی کہ انکی زرہون پر خون کے تھکّے ایسے جمے تھے گویا تختے کلیجے اونٹونکے تھے اور ایک غول مسلمانونکا دشمنونکی اوس جماعت مین گھس گیا جو ساتھ ایک بطریق کے تھی اور وہ عظیم الخلقت و بزرگ جسامت اور تنومندی مین گویا ایک برج تھا تو اوسپر سفینہ مولے غلام آزاد کردہ رسولخدا علیہ السّلام نے حملہ کیا اور دوڑکر چاہتے تھے کہ اوسکو تلوار مارین دفعتًا اوس بطریق کے عقب سے ایک وار نیزے کا ایسا آیا کہ گھوڑے سے اوسکو نیچے گرادیا اور انی نیزے کی اوسکے پسلی مین پیوستہ تھی اور اوسکے استخوان پشت صدمہ ضربت سے چور چور ہو گئے تھے پھر جب نیزہ کھینچا تو وہ اوندھا زمین پر پڑا تھا تب کچھ لوگون نے اوترکر اوسکا رخت و ساز بدن سے اوتار لیا راوی رحمۃ اللہ علیہ یعنی شداد بن اوس نے کہا کہ پھر ہمنے تامل و تفحص یہ کیا کہ اوس بطریق کو کسنے قتل کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیاد بن ابی سفیان تھے پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی حملۂ فاش یعنے سخت حملہ کیا تا آنکہ حرب عظیم برپا ہوئی گردنین کٹنے لگین آنکھین چڑھ گئین تلوارونکے وار نیزونکی مار تیرونکی بوچھار کی شدت ہوئی رومیونکا اپنی زبان مین طمطمہ و غلغلہ تھا اور معرکہ نزال و قتال برابر سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا اوسوقت دونون لشکر ازہمدیگر جدا ہوئے چنانچہ مسلمانون مین سے تقریبًا دوسو پچاس مرد کام آئے اور درجۂ شہادت و سعادت پر فائز ہوے اور دونون فریق اپنے اپنے لشکرگاہ مین شب باش ہوئے اور حراست و نگہبانی مین شب بیدار رہے اور اہل اسلام تلاوت قرآن مین اور ورد درود و سلام مین اوپر خیر الانام کے مشغول تھے اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ مسلمانونکا روشنی کرکے قتلگاہ مین آئے اور شہدا کی لاشونکو چُنکر ایک جا جمع کیا اور امرا نے اپنے اصحاب اور اونکے اولاد کے حال پر بہت بکا کی اور کہتے تھے لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے ہمکو استطاعت و یارای عمل خیر نہین ہے مگر بتوفیق خداوند برتر و بزرگ شان کے اور راوی علیہ الرحمۃ نے کہا

کہ لشکر مشرکین سے بتعداد دو ہزار پچاس نفر کے مارے گئے اونمین سے اونکے اکابر وعظما بیس آدمی تھے اور سبب
ارباب دولت وارکان سلطنت واصحاب سریر یعنے تخت نشین اور بادشاہ کے ساتھ ہمنشین تھے آخر جب بطلوس نے
یہ ماجرا مشاہدہ کیا تو اوسپر سخت دشوار وشاق گذرا تا آنکہ جب وہ اپنے خیمے مین بیٹھا تھا اور گرد اوسکے تمام اکابر
مملکت ونوّاب عزت حاضر تھے اوسوقت اوسکے لیے خاصہ طعام وآب خاصہ وجام شراب آیا مگر اوسنے ان چیزون کیطرف
التفات نکی اور بطریقون سردارون کیطرف متوجہ ہوکر بزجر وقہر تمام توبیخ کرنے لگا اور کہا تم ایسونکو صلاحیت
ولیاقت خدمات ملوک کی نہین ہے یہ کیسی ہیبت ونامردی تم لوگونکے دلمین سماگئی اور پھر تم چاہتے ہو کہ اپنے
ایسے کردار سے پیش ملوک کے غیرت دار باقی رہو یہ سُنکے اون لوگون نے جواب دیا کہ ان کان ہذا الیوم
ما اخذنا فیہ اہبتنا یعنے ہر آئینہ آجکے دن ایسا ہوا کہ ہمین ہمنے اپنا پورا ساز وسامان جنگ کا نہین کیا تھا
یا یہ کہ اگر ہم اس دنکو ایسا جانتے تو آج ہم اپنی تیاری جنگ کی نکرتے کیونکہ ہمکو یہ گمان تھا کہ عرب ایسے شجاع ہین اور
اونمین ایسی شجاعت ہی تب بطلوس نے کہا پھر تمہاری کیا رای ہے کیا تم ننگ وعار گوارا اور ذلت ورسوائی کو پسند کرتے
ہو خصوص اوس حالت مین کہ صلیب تمہاری ہاتھونسے چھن گیا اور تمنے اوسکو خوار کیا اونھون نے کہا ای بادشاہ عنقریب ہے
کہ آپ ہمسے ایسا امر ملاحظہ فرماوینگے جو آپکو خوش آویگا اور وہ یہ ہے کہ کل صبح کو ہم مین سے کچھ لوگ کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھینگے
اور باقی ہم اونکے مقابلے مین مقاتلہ کرینگے اور اوسی ہنگامے مین ہم کمینگاہ سے نکل پڑینگے اور ایک جماعت تیراندازونکو
مامور رکھینگے کہ وہ اپنے تئین تیراندازی مین مستعد رکھین اور یہ موافق عادت روم کے ہے کہ وہ سب یونہین کرتے ہین
غرضکہ ہم اونسے برابر قتال کرینگے اور ہرگز ہم اونکو اپنے بلد پر دخل وتسلط نہ دینگے جہان تک کہ ہم سب مارے نجاوین
یہ سُنکے بادشاہ نے اونسے عہد واقرار وثوق لیا وبعد ازان ایک نامہ لکھکر شباشب پاس بطریق طخا کے بھیجا کہ وہ ایک
قلعہ ذات الابراج تھا یعنے بہت برجون والا اور اوس نامے مین فوج کمکی طلب کی تھی اور اوسکے زیر حکومت بہت سے
بطریق شداد وسخت رُو تھے اور اون ہر ایک بطریق کے تابع ہزار ہزار مردان کارزار مسلح وآمادہ پیکار رہتے تھے پھر جب
اون بطریقون کے پاس نامہ پہونچا تو اونھون نے تیاری لشکر کی کردی اور اونکا ساز وسلاح درست کیا اور قریب ہے
کہ ذکر اسکا آویگا انشاء اللہ تعالے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو مسلمان نماز صبح
کی پڑھکر اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور صف آرائی وترتیب مواقف مین معروف ہوے اور امیر غانم لوگونکو وعظ وپند
(جاے وقوف وقیام ۱۲)
امادہ جنگ کرتے تھے پھر اپنی جگہ پر مغیرہ بن شعبہ کو واسطے ترغیب وتحریص مردم کے مقرر کرکے خود متوجہ بجانب اصحاب
رایات ہوے اور اونکو فہمائش کرنے لگے کہ اپنے گھوڑونکی باگین چھوڑ دو یعنے گھوڑے دوڑاتے ہوے دشمنون پر جا پڑو
اور بھالونکو سنبھالو اور جبکہ تم مقابل دشمن جا پہونچو تو یکبارگی حملہ کردو اور کچھ خوف وہراس کو اپنے دلمین راہ ندو
چنانچہ امراے لشکر مثل روز اول کے ترتیب وتعبیہ لشکر مین مشغول ہوے اور قبل از سوار ہونے شہیدونکو اونکے لباس

پہنائے

پر خون مین دفن کر چکے تھے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد دفن نعشون کے جسگھڑی ہم لوگ مصروف صف بندی ولشکر آرائی تھے تو ہمکو آگاہی ہوئی کہ ناگاہ روم ہمپر ٹوٹ پڑی اور اپنی زبان مین ہمپر طنطنہ وغلغلہ کرتے تھے اور اونمین سے پانچہزار سوار آگے بڑھ کر اپنے گھوڑونسے اوتر پڑے اور اپنے خدام وغلامونکو گھوڑے تھما دیے اور وہ خود اپنے درمیان مین خندقین کھودنے لگے اور لب غار تیر اندازونکی آڑ کے لیے صندوقونسے سدہ بنا ئی اور باہم مسیح کی قسم کھائی اور قسم دی کہ وہانسے نہ ہٹین اگرچہ سبکے سب مارے جاوین اور اونکی تین صفین تھین **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اوسی عرصے مین کہ ہم لوگ ہتھیار لگا کر آمادہ حملہ تھے کہ ناگاہ رومیون نے ہمپر یکبارگی حملہ کر دیا اوسوقت ہمارے میمنہ والون نے بھی حملہ کیا اور ہماری قلب لشکر اونکے قلب لشکر سے بھڑ گئے اور اونکے تیر اندازونکے تیر چلتے تھے اور دس ہزار تیر ایک ساتھ گویا ایک کمان سے نکلتے تھے اور مانند ملخہای پرّان وسیلہای روان کے آتے تھے اوس سے بہت مردان کارزخمی ہوے اور بہت دلیران شجاعت شعار کام آئے اور گھوڑے عرب کے بھاگے اور امرا و اکابر لشکر اسلام سب ثابت قدم وبپای استقلال قائم رہے اوسوقت فضل بن عباس اور اونکے بھائی و دیگر اکابر بنی ہاشم نے بڑی زور وشے حملہ کیا اور اسیطرح زیاد بن ابی سفیان ومغیرۃ بن شعبہ ومسیب بن نجبتہ الفزاری وجمیع امرا لشکر نے بڑی یورش کی اور لشکر فریقین مین قتال شدید ہونے لگی اور مسلمانون مین قتل فاش ہوئی اور وہ لوگ اوسوقت بمقابلہ عرب ثابت وقائم برجا رہے اور وہ دشمن خدا بطلوس مع اپنی جماعت ہمراہی کے کبھی میمنہ مسلمین پر جا پڑتا تھا کبھی میسرہ پر مارتا ہوا آتا تھا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اوسوقت صبر ہمارا صبر جوانمردونکا تھا اور مرنے پر دل رکھتے تھے اور امیران لشکر علی الاتصال مسلمانونکو ترغیب وتحریص قتال کی کرتے تھے اور فریقین سے طائفہ کثیر قتل ہوے مگر یہ کہ درمیان مشرکین کے باعث اونکی کثرت کے شمار واکثار اونکے مقتولونکا ظاہر ہوتا تھا اور ہمکو یہ گمان تھا کہ وہ لوگ کمینگاہ مین مخفی ہین ناگاہ وہ سب کمینگاہ سے ہمارے پیچھے نکل پڑے اور اونکے آگے ہمارے سامنے غول تیر اندازونکا تھا پھر اونہون نے ہمکو گھیر لیا اور ہم درمیان اونکے اسطرح ہو گئے جیسے سفید بکریان بیچ مین گلہ شتران سیاہ کے ہوتی ہین اور اس ہنگامہ مین ایک گروہ امرا وسرداران لشکر اسلام شہید ہوے ونیز اکثر مردم مختلط مسلمانونمین سے کام آئے اوسوقت سادات بنی ہاشم وابان ابن عثمان بن عفان نے کیا کیا مردانگی کی اور اصحاب ایات نے اپنے نشانونکے نیزونسے کیا ہی قتال کی اور جب وہ عدو اللہ بطلوس قلب لشکر مین جنگ کر رہا تھا اور اکثر مسلمانونکو زخمی کیا تھا اور اوسی حالت مین اوسنے اور اوسکی جماعت ہمراہی نے بہت سی مردان جانباز کو قتل کیا اور بہت سی دلیران سرباز کو زمین پر ڈالا اور جسوقت کوئی شہسوار لشکر اسلام سے مبارز طلب ہو کر اوسکی طلب مین نکلتا تھا تو اوسکو نپاتا تھا اسلیے کہ وہ روم کے غول مین روپوش ہو جاتا تھا پھر جبکہ یہ حال ہوا تو اوسوقت قعقاع ومسیب آگے بڑھے اور کہنے لگے ای بہادران عرب اونٹون کو آگے کرو

یہ سنکر لوگون نے تمام گلہ اونٹونکا اپنے سامنے سمت آمد تیرونکے ہانک دیا اور اونکی آڑ سے گھوڑے اوڑا کر نرغہ
کر دیا کہ وہ لوگ اونٹونکی نلیون اور گھوڑونکی ٹاپونسے کچل گئے اور اوسی موقع مین گروہ پیدلون اور غول تیراندازونکا
آگے بڑھکر مشرکونکو قتل کرنے لگے یہانتک کہ اونمین سے ایک مقتل عظیم قتل کیا پس یہ ماجرا تو یون تھا اور روم بھی
اپنے اوسی حال مین مصروف تھے آخر جب اوس دشمن خدا نے دیکھا کہ مسلمانون کے ہاتھ سے اوسکی قوم پر کیا گذرا تو اوسکی
طغیانی وسرکشی زیادہ بڑھ گئی غرضکہ یہ شورش وہ گرمی طرفین سے برابر بپا رہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا
بعد ازان حقتعالی نے نصرت اپنی مسلمانون پر نازل فرمائی اور اوسوقت انھون نے مشرکون پر چڑھائی کردی اور جعفر رض
بن عقیل بطرف ایک غول رومیونکی بڑھے اور انکے درمیان مین گھس گئے اور اوس بطریق کو جو اوس غول کا افسر تھا نیزہ مارکر
قتل کیا تب رومیون نے اونپر ہجوم کر کے اونکو شہید کیا رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اونکے بھائی علی رض بن عقیل نے بھی کیا
کہ اونکی ایک جماعت کو قتل کیا آخر رومیون نے نرغہ کر کے اونکو بھی شہید کیا اور اسیطرح زید بن زیاد بھی بعد قتل ایک
جماعت کے شہید ہوے رحمۃ اللہ علیہ اور اوسوقت ہنگامہ نزال وقتال بڑی شدت پر تھا اور مسلمانون نے رومیونکو پیچھے
ہٹا دیا تھا پھر جب امرا اور سادات بنی ہاشم نے اپنا حال دیکھا کہ اونپر کیا کیا واقع ہوا تو دفعۃً مثل شیر ژیان کے روم پر حملہ کیا
اور اونکو باب قلعہ تک ہٹا لیگئے اور قریب باب جبل وباب البحری کے سخت لڑائی لڑے اور رات جو ہو گئی تھی تو صحابہ رض اپنے
لوگونکو بھی نہ پہچانتے تھے مگر باینہمہ اونھون نے جمعیت مشرکین سے ہزار ونکو قتل کیا اور ایک جماعت زائد پانسو کے
قریب شہر کے ماری گئی وبعد ازان مسلمانون نے اونپر دھاوا کیا یہانتک کہ دیوار شہر تک ہٹا لے گئے پھر وہان بھی
بڑی لڑائی رہی اور بطلوس اپنے اصحاب کو حمیت وغیرت دلاتا تھا تو وہ بھی بڑے زور کی قتال کر رہے تھے اور
اوس شب کو شعار مسلمین یعنے کلمہ شناخت اونکا یہ تھا کہ وہ باہم ندا کرتے تھے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل
یعنے اے نصرت خدا نازل ہو اور ایک جماعت مسلمانونکی متصل دروازون شہر کے قتل ہوئی اور اوسگھڑی بھی اوس زور
کی لڑائی ہوئی کہ تلوارین جو ڈھالون پر پڑتی تھین تو وہ جیسے صدای رعد سنائی دیتی تھی اور تلوارونکی چمک جسطرح بجلی
کوندتی تھی اور سنان نیزون کی جھلک گویا تارے چمکتے تھے آخر اوسوقت مسلمانون نے رومیونکو گھیر لیا تھا اور بطلوس
اپنی قوم کو طیش وتیہہ دلاتا تھا اور کبھی تو وہ باب فندوس کے نزدیک جاتا تھا اور کبھی باب توما پر اپنی قوم کی
جماعت پاس پہونچتا تھا یہانتک کہ وہ سب وہی اندرون شہر داخل ہو گئے اور باہر کوئی باقی نہین رہا مگر جو کوئی اوسوقت
اپنی جماعت سے متفرق ہو گیا یا وہ جسکو اوسکے گھوڑے نے گرا دیا اور ساری رات مطلع فجر تک یہی نوبت رہی آخر وہ لوگ
شہر پناہ کی دیوارون اور فصیلون پر چڑھکر ناقوس وقرنے بجانے اور نرسنگے پھونکنے لگے اور پھاٹک مضبوطی سے بند کر دیے
اور قفل لگا دیے پھر جسوقت صبح ہو گئی تو مسلمانون نے پہلے نماز صبح ادا کی پھر جاے معرکہ پر آکر تفحص کیا کہ ہم مین سے
کون کون اور کتنے کام آئے ہین آخر پانسو بیس نعشین شہید ونکی شمار مین آئین رحمہم اللہ علیہم اجمعین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

پھر جسگھڑی مسلمانون نے یہ حال دیکھا بہت شدت سے بکا کرنے لگے اور امیر غانم سب سے زیادہ تر محزون و مغموم تھے
خصوص اون لوگون کے لیے جو اونکے زیر علم شہید ہوئے اور شہید و نمین اکثر اعیان قریش و اولاد ہاشم و اولاد مطلب
اور اشراف بنی نوفل و بنی عبد شمس تھے اور جسوقت مسلم بن عقیل نے جعفر اور علی اپنے بھائیونکا حال دیکھا اور
عبد اللہ بن جعفر نے اپنے پدر بزرگوار کو اور فضل بن عباس و دیگر اکابر بنی ہاشم نے اپنے عمزادونکو دیکھا تو اپنے گھوڑونسے
اوتر کر اپنی اپنی آغوش مین لیکر خوب روئے اور اونکے مصائب پر استرجاع کیا یعنے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون
اور اوسوقت ہمام بن جُبیر نے یہ اشعار پڑھے **شعر** یا عین ابکی لا ھلی من الکماۃ ؛ و دیری دموعاً مثل سلب الغمام
؛ و ابکی علی السادات من نسل ہاشم ؛ و من عصبۃ المختار خیر الانام ؛ و ابکی علی لیث ہمام
بن عم لہ ؛ ھو جعفر المشکور لیث ھمام ؛ و ابکی علی الشہداء لا تغفلی ؛ ما لاح برق او ترنم حمام
؛ فذو لقی البطلوس خزیا و ذلۃ ؛ اجنادہ اھل الصلیب اللئام ؛ لنا حدث
الثار یا قوم منا ؛ بطعن خطی و حد حسام ؛ یعنے اے آنکھ گریہ کر اور تاخیر نکر
گریہ کرنے مین اور اشکباری کر مثل ترشح ابر کے اور گریہ کر اون سادات پر جو نسل ہاشم اور نسب احمد مختار
خیر الانام صلعم سے تھے اور بکا کر اوس شیر بزرگ کے جو پسر عم تھا رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وہ جعفر ہے
جسکی سعی مشکور ہے پیش خدا کہ وہی شیر بزرگ ہے اور اے آنکھ بکا کر شہیدون پر اور اسمین غفلت نکر اور رویا کر
جبتک برق تابان ہے اور فاختہ و کبوتر شاخ نشیمن پر ترنم گویا ہین خیر و فلاح سے ملاقات نصیب نہو بطلوس کو اور
اوسکے لشکریان صلیب پرست اور لئیم کو اے قوم ہماری یعنے اے غازیو یا اے شہیدو ہم ضرور ضرور عوض خون کا
لینگے بضربات سنان خطی کے اور تیزی تیغ یعنے تیغ تیز سے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بعد ازان مسلمانون نے
شہیدونکو دفن کیا رحمہم اللہ و بعد ازان امیر غانم رضہ نے سائر امرا کو ہر ایک باب پر متفرق کردیا چنانچہ امیر غانم
مع سادات بنی ہاشم و غیرہ مثل زیاد بن ابی سفیان رضہ و ولید اور اونکا بھائی محمد اور اسامۃ بن زید رضہ و ابو ایوب الانصاری
و فضالۃ بن عبید و اوس بن حذیفہ و عمرو بن حصین و قدامۃ بن خدیج و ابو دجانہ و جابر بن عبد اللہ اور دیگر
امرا مقابلے مین نازل رہے اور قعقاع بن عمرو التیمی و مسیب بن نجبیۃ الفزاری و غیرہ دیگر امرا مع دو ہزار سوار کے
باب الجبل پر اوترے اور مغیرۃ بن شعبۃ رضہ و ابو لبابہ و مہلب الطائی و مثل انکے دیگر اکابر او دو ہزار سوار باب توما پر ٹھہرے
اور اودہر اوس قوم نے آلات حرب بالائے حصار تعبیہ کیا اور ساز و سامان جنگی کو فصیلون پر ترتیب دیا اور مدت
قریب یکماہ طرفین سے جنگ مین توقف رہا کہ نہ وہ اینسے لڑتے تھے نہ یہ اونکو چھیڑتے تھے مگر بطلوس ہر روز اوس
گھوڑے پر جسکا ذکر سابق گذرا ہے سوار ہوکر اور زرہ عربی پہنکر اوس گھوڑے کو بالائے سور یعنے فصیل پر چڑھا لیجاتا
تھا اور پھر اکرتا تھا اور اوسکے گرد آگے پیچھے جماعت پیادون کی ہوتی تھی اور اون سبکے ہاتھون مین شمشیر بران

وحربہ سنان وگرزگران اور تبر و تیر و کمان رہا کرتے تھے اور چوڑائی فصیل کی اتنی تھی کہ اوسپر دو گھوڑے اور دو بہرے
سوار برابر برابر باساز کامل چلے جاوین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو اس قوم کا تھا اور وہان خالد
بن الولید نے جو کہ عبد الرحمٰن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر کو طرف حدود فیوم کے بھیجا تھا جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے
چنانچہ درمیان اہل اسلام اور اہل فیوم کے جو وقعات وحروب واقع ہوئے ہمنے اوسکے ذکر کو یہان بخیال طول مقام
مختصر کردیا اسلیے کہ وہ مقصود جسپر مدار اس کتاب یعنی اس باب کا ہے وہ ذکر فتح بہنسا اور اوسکے واقعات ہین چنانچہ
بعد ہزیمت اہل حدود فیوم کے جب عبد الرحمٰن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر مع لشکر شہر فیوم پہونچے تو وہان کتنے
ایام محاصرہ کیا یہان تک کہ وہ یکبار گیماہ فتح ہوگیا تب وہانسے اموال وغنایم لیکر خالد کے پاس واپس آئے اور وہ
تو رہ مین مقیم تھے جیسا سابقًا ہم ذکر کرچکے ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو عبد الرحمٰن و عبد اللہ کا تھا
نسبت اہل فیوم کے واما ابوذر غفاری وابو ہریرۃ الدوسی و ذوالکلاع الحمیری و مالک اشتر النخعی پس انھون نے
جب ایک قوم کی گردنین مارین جیسا ہمنے ذکر کیا ہے وبعد ازان اُنسے قتال شدید واقع ہوئی اور بیس دن سے محاصرہ قلعہ کا
کیے ہوئے ہین جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی قیس بن مالک نے منصور بن ارقم
کی ابو منہال سے جو اصحاب مالک اشتر مین سے تھے اونھون نے کہا جس عرصے مین کہ ہم قلعہ بہنسا کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اور بیشتر
لوگ ہمپر چڑھائی کرچکے تھے ناگاہ ایک شب چہاردہ کو کہ چاندنی کھلی تھی وقت سحر ایک غبار نظر آیا پھر گھوڑے دکھائی دیے اور
باگون کی جھنکار سنائی دی تو فورًا ہم بھی اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہوے تب تک صبح روشن ہوئی اوسوقت بیس صلیب
نظر پڑے اور زیر ہر صلیب یعنی ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور سبب اسکا یہ ہے کہ بطریق طحا ذات الاعمدہ یعنی حصار ستونون والا
و بطریق قلعہ ذات الابراج یعنے قلعہ بہت برجون والا جب انکے پاس نامہ بطلوس کا پہونچا تو ان لوگون نے بذات خود
واسطے امداد و کمک کے تیاری کی اور اپنا اپنا لشکر آراستہ کیا اور اپنے اپنے گرد نواح کے لوگونکو اصناف روم و
نصاری سے جمع کرکے اول شب سے روانہ ہوے اسلیے کہ عرب سے اندیشہ رکھتے تھے چنانچہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی
کہ محاذی قلعہ آپہونچے مگر دریای نیل حائل تھا اور وہ اول زیادتی وطغیانی پر تھا یعنے شروع چڑھاؤ اور سیلی باڑہ پر
تھا اور یہ حال تھا کہ مسلمانون نے گھاٹ روک لیے تھے اور پلون پر بھی جو نہر یوسفی پر تھے قبضہ کرلیا تھا مگر وہ
لوگ اونکو قطع کرکے اوتر آئے یہان تک کہ قلعہ پر پہونچے اور مسلمانونکو کچھ خبر انکی نتھی مگر یہ کہ اون لوگون نے
پہونچکر ان پر ہجوم کیا اور طرف باب شرقی کے جو آئے تو وہان امیر زیاد اور اونکے اصحاب کو پایا۔ اوسوقت مالک اشتر نے
کہا ای بہادران عرب دریا کو اپنے پس پشت کرکے دشمنون سے مقاتلہ کرو اور اپنے خالق سے استعانت و استمداد کرو
یہ حال تو مسلمانون کا تھا اور اودھر رومیون نے للکارنا شروع کیا اور اپنی زبان مین طمطمہ و غلغلہ اور بدزبانی کرتی
تھی اور اہل قلعہ طبل و دہل بجاتے تھے اور ناقوس و قرنے پھونکتے تھے اور برابر اسیطرح مسلمانونکے مقابلے پر

فتح اراضی فیوم زمین مصر ۱۲

آمادہ تھی ناگاہ وہ غول رومیونکا جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جانب بحر سے آیا اور وہ قریب تین ہزار کے تھے اور امیر زیاد تعداد
قریب دو سو اصحاب کے تھے آخر اونھون نے آنکر ان پر نرغہ کیا اور انہون نے صبر او سوقت صبر جو اکثر دانہ کیا آخر
امیر زیاد اس معرکے مین شہید ہوئے رحمہ اللہ اور اونکے ساتھ ایک جماعت مسلمانونکی بھی درجہ شہادت پر فائز ہوئی اور
باقیون نے بقتال شدید صبر و استقلال مردانہ کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر یہ حال اون مسلمانون نے سنا
جو حوالی شہر مین محاصرہ کیے ہوئے تھے تو وہ جانب شرقی کے آپہونچے اور یہان آکر یہ دیکھا کہ تلوارین کھنچی ہین اور نیزے نشان
بلند ہین اور ایک جماعت مسلمانونکی قتل کی ہوئی لب بحر پڑی ہے اور وہ چالیس لاشین ہین او سوقت مسلمانون نے
ایک نعرہ مارا اور بقیہ اصحاب زیاد کو پکارا تو اون لوگون نے کنار بحر جانب شرقی سے کہ وہین گھرے ہوئے تھے جواب دیا
کہ تم نہین جانتے ہماری ساتھ ان دشمنون نے کیا کیا ہے او سوقت قعقاع نے اپنا گھوڑا بحر مین ڈال دیا اور یہ کلمات زبان پر
جاری تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اِنَّا اَفْضَلُ مِنْ
بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عِنْدَكَ وَقَدْ فَرَقْتَ لَهُمُ الْبَحْرَ یعنے مین ابتدا امر کرتا ہون بنام خدا اور اوپر برکت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اے پروردگار تو بہتر جانتا ہے کہ ہم لوگ تیرے نزدیک بنی اسرائیل سے افضل ہین وحال آنکہ تو نے
اونکے لیے دریا کو پھاڑ دیا یعنے اوسمین راہین بنا دین یہ کہکر اونھون نے اپنے گھوڑے کو دریا مین بڑہایا تو اوسکے سم بھی
تر نہوئے اور طرف قلعہ کے اوتر گئے اور وہ قلعہ دریا سے متصل تھا پھر اونکے پیچھے دو ہزار سوار نے اپنے گھوڑے دریا مین ڈالدیے
یہان تک بر شرقی یعنے مشرق طرف خشکی مین جا کر قتال شدید برپا کی اور رہم جسوقت اسی شدت قتال مین مشغول تھے
کہ ناگاہ ایک غبار اوٹھا اور ہزار سوار نظر آئے اور افسر اونکے رفاعۃ بن زہیر المحاربی تھے اور یہ سب اصحاب قیس بن الحارث
سے تھے اور یہ لوگ اوس بلد مین تھے جسکا نام نیزدو تھا اور وہانکے باشندے وبنسے مصالحہ تھا تب اونھین معاہدین مین سے
ایک شخص نے آکر ان اصحاب کو خبر دی تھی کہ اہل طحا ذات الاعمدہ وصاحب قلعہ ذات الابراج از برائے قتال مسلمین روانہ
ہوئے ہین اور یہ بھی خبر دی کہ درمیان انکے اور تمہارے اصحاب کے فقط دریا بیچ ہے یہ سنکے یہ اصحاب پاس امیر قیس بن حارث
کے آئے اور بعد عرض حال رخصت ہو کر برائے امداد روانہ ہوئے یہان تک کہ عین ہنگامۂ جنگ مین جسوقت قعقاع قتال
کر رہے تھے آپہونچے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا جب ان لوگون نے اپنی قوم کو دیکھا تو تکبیر کی اور اونھون نے بھی بعد
تہلیل و تکبیر و بندای درود و سلام اوپر بشیر و نذیر کے جواب دیا بعد ازان سبنے ملکر دشمنون پر حملہ کیا او سوقت مقاتلہ عظیم
برپا ہوا اور اوسگھڑی فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان و مسلم بن عقیل اون لوگون کے ساتھ تھے جنہون نے جانب دشت
شرقی کے دوڑ ماری تھی چنانچہ قعقاع نے اوپر بطریق قلعہ ذات الابراج کے یورش کر کے اوسکو قتل کیا اور فضل بن عباس نے
بطریق طحا ذات الاعمدہ پر حملہ کر کے تہ تیغ کیا اور زیاد بن ابی سفیان نے بھی ایک بطریق عظیم کو دوڑ کر مار لیا پھر جسوقت
رومیون نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوئے اور فرار پر قرار پکڑا چنانچہ اونکی ایک جماعت کثیر جو بھاگی اور مسلمانون نے پیچھا کیا

کہ اونکو دریا تک بھگا لیگئے تو اوس زمین سے مردم کثیر ڈوب گئے اور قریب تین ہزار آدمی گرفتار ہوئے پھر اونکو طرف سور
شہر پناہ قریب فصیل کے لاکر اونکی گردنین مارین اور اونکا مارا جانا بطلوس اور اوسکے اصحاب دیکھہ رہے تھے اور وہین
امیر زیاد بھی جانب بحر زیر دیوار قلعہ دفن ہوئے وبعد ازان اہل اسلام وہانسے پھرے اور ایک جسر چوبی یعنی کاٹھہ کا
پل اوس نہر پر قائم کیا اور اوسوقت بالای حصار سے اونکے سرون پر پتھر ونکی مار تھی مگر وہ کچھہ پروا نکرتے تھے یہانتک کہ سب
مسلمان بجانب غربی دوڑ پڑے مگر حصار استوار تھا کہ اوسکے دروازے مضبوطی سے بند تھے اور کسی طرف سے رہگذر نتھی تب
مسلمانون نے شہر بھنسا کے گرد قیام کیا یہانتک کہ نو مہینے اوسکا محاصرہ کیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور اوس
شہر کا ایک باب السر یعنے ایک خفیہ دروازہ تھا اور وہ ایک ایسی راہ تھی زمین کے نیچے نیچے زیر باب الجبل ایک پل کے تلے سے
بطور سرنگ کے نکلی تھی جو کوئی اوسکو دیکھتا تھا تو یہ جانتا تھا کہ وہ ایک غار ہے یا پہاڑی کی کوئی گھاٹی یا کسی ندی کی
کھاڑی ہے اور اوسی راہ سے جاسوس نکلا کرتے تھے اور اوسیطرف سے لوگ رسد غلہ وغیرہ پوشیدہ تاریکی شب مین لاتے تھے
اور وہ رستہ اتنا کشادہ تھا کہ سوار اپنے گھوڑے سے اوترکر باگ پکڑے ہوئے سرنگ سے باہر نکل آتا تھا اور اسیکے
سبب اہل حصار محاصرے سے عاجز نتھے کیونکہ جب اونکو کسی امر مہم کی احتیاج ہوتی تھی تو وہ شخص جسپر اونکا وثوق واعتماد
ہوتا تھا اسی درہ سے نکلتا تھا اور اوسمین رات کو فانوسین اور شمعین روشن رہتی تھین اور جو شخص اس باب کا مختار تھا
وہ اودھر ہی سے نکلا کرتا تھا اور ملوک پیشین نے اس درے کو مخصوص برای زمانہ حصار یعنے واسطے ہنگام محاصرے کے
بنایا تھا کہ اسی راہ سے آمد شد جاسوسونکی رہتی تھی اور خبرین لاتے تھے اور ایسا ہوا کہ جب سے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
ارض فیوم پر فتح پائی تھی تو وہانسے غلہ وغیرہ اقسام انگور وعسل اور مثل اسکے صحابہ کے لیے آیا کرتا تھا اور اسیطرح
وجہ البحری سے بھی یہ سب چیزین آتی تھین کیونکہ خالد نے یہان لشکر اسلام مین خبر فتح فیوم و وجہ البحری کی کہلا بھیجی تھی
تو اہل اسلام بعد رفع خطر کے لوگونکو بھیجکر حدود فیوم وغیرہ سے جن چیزونکی ضرورت ہوتی تھی منگوایا کرتے تھے چنانچہ
امیر غانم رضی اللہ عنہ نے مقام محاصرے سے امیر میاس بن حازم کو مامور رسد رسانی کا کیا اور دسو سوار اور شتران و اشتران بار بردار
واسطے غلہ وغیرہ لانے کے ہمراہ اونکے کرکے روانہ کیا یہانتک کہ یہ لوگ فیوم مین پہونچے اور وہان منجانب امیر خالد کے
مسمی عرفجہ از برای گفتگوے خرید وفروخت مقرر تھا پھر جب میاس مع اپنے ہمراہیونکے وہان داخل ہوئے تو اونٹون اور خچرونکا
بوجھہ لدواکر ارادہ مراجعت کا طرف ارض بھنسا کے کیا یعنے اپنے محاصر کیطرف پھرے یہانتک کہ قریب اوس دیر کی پہونچے
جو بہ امن کوہ واقع تھا پس یہ ماجرا تو ان لوگون کا تھا اور اودھر بطلوس کے پاس جاسوسون نے یہ خبر گذرانی کہ اس
تقریب سے گروہ مسلمانونکا قریب دیر وارد ہے یہ سنتی ہی بطلوس نے ایک بطریق کو جو منجملہ اصحاب السریر کے یعنے برابر تخت
پر اوسکا ہمنشین تھا اور اوسکا نام میخائیل بن بطرس تھا اور وہ شجاعت وبراعت مین مشہور تھا اوسکو طلب کرکے حکم کیا
کہ ہزار سوار رومی اپنے ہمراہ لیکر فیوم کے رستے پر جاوے اور دیر مین مسلمانونکی گھات پر کمین نشین رہے وبعد ازان

وقت موقع کمینگاہ سے نکل کر اونپر چھاپہ مارے غرضکہ میخائیل اوسی شہر تک سے تاریکی شب مین باہر نکلا اور اوسکے
ہمراہی بھی ایک ایک کے آگے پیچھے ہو کر نکل آئے اور یہ راہی ہوئے یہانتک کہ اوس دیر تک پھونچے اور وہان
کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھ رہے پھر جب مسلمانونکو دیکھا تو یکبارگی اونپر نکل پڑے تا آنکہ دونون جماعتین باہم گتھ گئین
اور فریقین مین تلوارین چلنے لگین اوسوقت مسلمانون نے بڑی شدت سے قتال کی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
مجھسے نقل روایت کی ابو محمد العبدری نے بواسطہ ابوالعلا المحازنی کے شداد بن اوس سے کہ وہ ہمراہ سیاس کے
موجود تھے سو اونھون نے کہا کہ جب دونون جماعت مقابل ہوئین اور دشمنون نے ہمین گھیر لیا اور ہمکو یقین ہوا کہ
یہان مخشر بپا ہوا چاہتا ہے اور ہمنے اپنے تئین آمادہ مرگ کیا تو اوسوقت امیر سیاس نے اپنا علم اپنے فرزند صالح کو
سپرد کر کے خود سرگرم قتال ہوئے یہانتک کہ شہید ہوئے اور بعد اونکے نازن نے قتال کی وہ بھی شہید ہوگئے
پھر تھوڑی دیر مین مسلمانون مین سے قریب سو سوار کے کام آئے اور باقی ہمہ اسیر ہوگئے اتفاقاً درمیان ملوکے
عبداللہ بن قیس الجہنی بھی تھے اور وہ منجملہ صحابہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے نیز پہلوان مین سے تھے سو اونھون نے
جسوقت ایسا حال دیکھا تو اوس ہنگامہ مین وہ نکلے اور مانند باد تند کے دہانسے اوڑے در باعث اونکی تیزی اور سرعت
سیر کا یہ تھا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے حقمین اور عمرو بن امیۃ الضمری کے لیے دعای برکت و قوت رفتار کی تھی
چنانچہ یہ دونون تیزگامی اور شتاب روی مین ایسی چالاک تھے کہ اسپان تیز رو اور تازیان صبا رفتار ان دونون کی
چال کو نہ پہونچتے تھے الغرض عبداللہ بن قیس فوراً وہانسے چلے اور جلد تر لشکر مین وارد ہوئے اور بصیحہ و فریاد پکار کر کہا
النفیر النفیر ادرکوا یا مسلمان یعنے ای مسلمانون کیچ کرو کوچ کرو سوار ہو یہ سنتے ہی سوارون کی جمعیت کر اوس سے
استفسار حال کیا تو اوسنے سارا ماجرا بیان کیا اوس وقت فوراً مسلمان اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہونے لگے اور
ہر ایک یہی کہتا تھا کہ پہلے مین ہی جاتا ہون اوسوقت امیر غانم نے عبداللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب کو بلایا اور ہزار سوار
صحابہ جرار سے اونکے ہمراہ کر کے روانہ کیا اور یہ لوگ اول شب سے چلے اور ایک شخص معاہدین یعنے ذمیون مین سے راہبری
کے لیے انکے ہمراہ تھا تا آنکہ یہ لوگ قریب ایک قریہ کے پھونچے جو کنارے کوہ کے واقع تھا تو وہان یہ سب کمینگاہ مین بیٹھے
پھر جسوقت پہر رات گذری تو یکایک صدای سم اسپان گوش زد ہوئی یہ سنتے ہی گھوڑون پر سوار ہوئے اور اوسیدم
گروہ رومیونکا بھی سامنے نمودار ہوا اور اونکے ساتھ وہ سب قیدی بھی رسیون مین جکڑے ہوے گھوڑونکے پٹھون سے
بندھے تھے اور چاندنی رات تھی اوسوقت مسلمانون نے صدای تہلیل و تکبیر و ندای صلوٰۃ وسلام اور تشبیر وغیرہ کے
بلند کی اور قتال شدید برپا کی اوسدم عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا ای مسلمانون کیا ہر ایک تم مین اپنے خصم سے
عاجز ہے یہ سنتے ہی سائر امرا دلاوران کا بر دل تو کہ کر سرگرم وغا ہوے یہانتک کہ سبھونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا اور عبداللہ
ابن جعفر اوس بطریق مقدمۃ الجیش یعنے میخائیل پر حملہ آور ہوئے اور وہ نیزہ و شمشیر و خود بسر تھا آخر اوسکے سینے پر نیزہ

ایک ایسی ضربت فرشیہ ہاشمیہ لگائی کہ سنان اوسکے پشت سے نمایان ہوئی اور فوراً روح اوسکی جہنم کو روان ہوئی
پھر جب باقی رومیون نے یہ حال دیکھا تو گریزان ہوئے اور اہل اسلام اونکے تعاقب مین گرم عنان اور اونکو قتل و
اسیر اور غارت کرتے ہوئے شتابان تھے تا آنکہ صبح ہوتے ہوتے تقریباً پانسو رومیونکو قتل کر ڈالا اور باقیونکو
گرفتار کیا اور مسلمان قیدیونکو چھوڑا لیا اور رومیونکا مال اور اونکے گھوڑے اور رخت و سلاح غنیمت مین لیا
وبعد ازان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے رومی قیدیونکو بحراست پانسو سوار صحابہ کے وہین قریب ایک قریہ
چھوڑ کر حکم کیا کہ تم لوگ یہانسے حرکت نکرو جبتک کہ مین تمہارے پاس واپس آؤن اور اوس جماعت پر
عبداللہ بن معقل کو افسر کیا اور خود وہانسے مع ایک جماعت روانہ ہوکر اوس قتلگاہ مین آئے جہان امیر میاس
اور اونکے اصحاب شہید ہوئے تھے اور نعشین شہیدونکی دیکھین کہ اونکے گرد نصاریٰ رومیون مین سے مجتمع اور روتے ہین
اور بقسم بیان کرتے ہین کہ ہمکو اس امر کی خبر نتھی تب عبداللہ بن جعفر مع اپنے اصحاب کے گھوڑون سے اوترے اور لاشہائے
شہداء کو دفن کیا بعد ازان اپنا زاد و توشہ نکال کر ناشتا کیا اور وہانسے پھر اپنے اصحاب کے پاس پہونچے تب
عبداللہ بن جعفرؓ نے سر میخائیل کا اور اوسکے ہمراہی کے مقتولونکے سر کٹوا کر نیزون پر اپنے آگے آگے لیے اور اونکے
گھوڑے کوتل کر لیے اور غلہ و علوفہ و اقسام عسل و روغنہای زیت و کنجد لدوا لیا اور قیدیونکو ہمراہ لیکر وہان سے
روانہ ہوے یہان تک کہ اپنے لشکر مین آملے اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور غلغلہ درود و سلام کا اوپر خیر الانام کے
بلند کیا اور مسلمانان لشکر نے بھی جواب مین اونھین کلمات طیبات کا اعلان کیا تا آنکہ جلد تر لشکر آپہونچا اور
رومی بالای حصار سے دیکھتے تھے کہ کیا ماجرا ہے پھر جب اونھون نے سرونکو نیزونکے سرون پر دیکھا اور سر
میخائیل کا آگے آگے تھا تو اونپر نہایت شاق و دشوار گذرا کہ اون سبنے طمانچون سے اپنے مُنہ پیٹ لیے اور بطلوس
کے پاس جاکر اس سانحہ کی خبر دی اوسکو کمال صدمہ و قلق ہوا پھر وہ اپنا گھوڑا طلب کرکے سوار ہوا اور فصیل پر
چڑہ آگیا اور مسلمانون پر مشرف ہوا آخر جب یہ حال نظر آیا تو سخت غمگین و حزین ہوکر کہنے لگا کہ یہ بلا کے لوگ ہین
انسان نہین بلکہ جن ہین اور جب مسلمانون نے بطلوس کو سامنے دیکھا تو امیر غانم سے جاکر خبر دی وہ مع امرا
سوار ہوئے اور وہان جو ایک ٹیکرہ بلند مقابل باب فندوس کے واقع تھا اوسپر چڑہ گئے اور قیدیونکو بلوا کر اونپر
عرض اسلام کیا پھر جب اونھون نے انکار کیا تو حکم اونکی گردن زنی کا ہوا اور رومی یہ حال سامنے سے دیکھ رہے
تھے اوسوقت بطلوس بشدت غیظ و غضب مین آیا اور سخت مغموم و محزون ہوا وبعد ازان بطلوس نے اپنے اصحاب سے
مشورہ کیا کہ اس باب مین جو اہل اسلام کر رہے ہین اب کیا کرنا چاہیے اور خود اوسنے ارادہ کیا کہ بنفسہ خروج کرکے
مسلمانون پر حملہ کرے اوسوقت اوسکے پاس ایک بطریق آیا اوسکا نام کمرا کرا اور وہ بڑا شہسوار تھا اوسنے کہا
اے بادشاہ مین آپکے بدلے اس مہم کو کافی ہون اور مین ان لوگون پر حملہ کرونگا اور انکو خاک مین ملاؤن گا

اور کیا عجب ہی کہ مین اس مقصد کو پہونچون اور مین اپنے ساتھ ایک جماعت دلاورونکی چاہتا ہون بطلوس نے کہا
جو کچھ اور جسکو تو چاہے ساتھ لے تب اوسنے دس بطریقونکو انتخاب کر لیا کہ ہر بطریق کے زیر حکم ہزار ہزار سوار تھے
پھر وہ سب بطریق اپنے کنیسہ عبادتگاہ مین گئے اور وہانسے انجیل کو اپنے سامنے کھولے ہوئے باب قلعہ تک
آئے اور بطلوس سبکو تحریض و تاکید کرتا تھا کہ جس حال مین کہ وہ غافل ہین تم اونپر یورش و نرغہ کرکے جا پڑو
بعد ازان اوسنے نگہبانون اور دربانون کو حکم دیا کہ پھاٹک کھول دو اور وہ دروازہ فندوس تھا اور اوسپر ہزار
آدمی چوکی والے مقرر تھے اور اوس باب کے تین برج تھے اور درمیان دو برج کے ایک ایک پھاٹک تھا اور منظر و
جھانکیان بنی تھین چنانچہ یہ لوگ مستعد ہوکر باہر نکلے اور اہل اسلام غفلت مین تھے اور جو کچھ اوس قوم نے
تدبیر کی تھی اوس سے غافل تھے اور نہین جانتے تھے کہ دشمنونکا کیا ارادہ ہی اور اوس شب کو مسلمانونکی حراست پر
بجانب باب فندوس کے زائد بن ثابت تھے اور عبد اللہؓ بن عباس و عبد اللہؓ بن معقل و براء بن عازب و مالک اشتر و
ذو الکلاع الحمیری تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی عوف بن سعد نے بواسطہ سعد بن طارق الثقفی
و ابو یزید کی مالک اشتر سے اونھون نے کہا ایک رات جسوقت ہم بیدار تھے اور اکثر مردم اپنے بستر ون اور خوابگاہون مین
شدت سرما سے جامہ پیچیدہ اوڑھے لیٹے غافل سو رہے تھے اور ہتھیار اونکے کھولے ہوئے رکھے تھے اور مسلمانون مین سے
بعضے اپنا ورد و وظیفہ پڑھ رہے تھے اور بعضے نماز مین مشغول تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ دفعۃً دروازہ کھلا اور اندر سے مردم قدآور
و تنا ور باہر نکلے اور اونکے ہاتھون مین شمعین و فانوسین روشن تھین اور اونھون نے لشکر پر حملہ کیا اوسوقت ہمکو جو حال
معلوم ہوا تو ہمنے شور کرنا اور چیخ مارنا شروع کیا کہ اے مسلمانون بیدار و ہوشیار ہو دیکھو دشمنون نے غدر و نرغہ کیا ہے
جب مسلمانون نے ہمارا غل سنا تو خواب سے چونک پڑے اور اپنے بسترون سے اوٹھ دوڑے اور شیرونکی طرح جست
کرکے کوئی تو اپنی تلوار اوٹھانے لگا کوئی اپنا بھالا سنبھالنے لگا کوئی برہنہ تھا اوسکو کپڑا پہننا مشکل پڑ گیا کوئی
کمر چادر سے باندھتا تھا اور کوئی فقط ایک پیراہن پہنے ہوئے دوڑا غرضکہ یہ لوگ دشمنون مین اسی حالت سے گھس گئے
اور باقی اہل اسلام جو ہنوز ہوشیار نہوئے تھے اونپر وہ بطریق کرا کر ایک غول لیکر مسلط ہو گیا اور وہ سب تلوار
مارنے لگے پھر جو مسلمان جاگا اوسنے اپنے سرپر تلوار دیکھی اور کسیکا ہاتھ اوڑ گیا کسیکے بازو کٹ گئے کسیکے سینے مین برچھی
لگی کسیکا سر جدا ہو گیا اوسوقت بڑا غل شور مچا اور بلائے عظیم کا سامنا ہوا اور کثرت سے لوگ قتل ہوئے اور اوس آن
وہ دشمن خدا اکرا کر پیراہن سرخ زرین زربافتہ پہنے تھا کہ وہ بالائے زرہ سے چمکتا ہوا نظر آتا تھا اور اوسکے سرپر خود تھا
اوسمین جواہر جڑے تھے کہ مانند تارونکے چمکتے تھے اور وہ اونٹ کیطرح بلبلاتا اور اپنی زبان مین لاف زنی کرتا تھا
اور اوسکے پیچھے ایک جماعت تھی اور جو لوگ فصیلون پر تھے وہ اوپر سے اپنی زبان اور اپنے شعار مین شور و غل مچاتے تھے
اور طبل و ڈھول بجاتے تھے اور قرنے و نرسنگے پھونکتے تھے اور بالائے سور یعنے فصیلون پر آتشی مشعلین روشن کی تھین کہ

۵۷ شعار
بجوم قوم بطلوس ... مین اور ... مردم ... جاری کر ... فارق ... ۱۲

کہ رات کا دن ہوگیا تھا یہ سامان تو دشمنونکا تھا اور ادھر امرا صاحبان صولت و شجاعت تیار و آمادہ ہو گئے
اور شمشیر علم کیے ہوئے اپنے گھوڑون پر سوار ہو بیٹھے کہ حال یہ تھا کہ بعضے تو گھوڑونکی ننگی پیٹھ پر سوار ہوے اور بعضے
زین پر بے لگام سوار ہوئے اور بعضے پاپیادہ دوڑ پڑے اوسوقت فضل بن عباس اور اونکے پسر عم فضل بن ابی لہب
و عبد اللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان و قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری اور مغیرہ و مسلم و ابوذر الغفاری
و ابو دجانہ و ابو امامہ و غفار بن عقبہ و ابو زید العقیلی اور مثل ان ابرار بزرگوار کے حق تعالےٰ انکے حسنات کو
تضاعف کرے انھون نے بڑی جانفشانی و عرقریزی سے سخت معرکہ آرائی کی اور مبتلاے بلاے عظیم ہوئے اور
ایک جماعت مسلمانونکی کام آئی اور بہت سے زخمی ہوئے اور وہ لوگ جنہون نے مسلمانون پر شروع جنگ مین ہجوم
و نرغہ کیا تھا اونمین سے ایک جماعت دو صد ہشتاد آدمی مارے گئے اور ہنگامۂ قتال شدید گرم تھا اوسوقت فضل بن
عباس نے اوس بطریق کو اکر کیطرف بڑھ کر ایسی ضربت سیف اوسکے داہنے شانے پر ماری کہ نوک تلوار کی بائین
شانے سے چمکتی نظر آئی تب وہ زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور بعد فضل بن عباس اونکے
پسر عم عبد اللہ بن جعفر نے ایک اور بطریق پر حملہ کرکے اوسکو قتل کیا اور اس ہنگامے کو تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ناگاہ
دیگر امراء جرار جو دیگر دروازون پر محاصرہ رکھتے تھے بجاے خود ہا اپنے اپنے معتمد کو مامور کرکے اپنی اپنی جماعت سے
آپہونچے اور مشرکون پر حملۂ منکر و نرغہ فاش کرکے ایک مقتل عظیم قتل کیا جو وہ سب تین ہزار رومی و نصرانی شمار
مین آئے تھے پھر جب رومیون نے یہ حال تباہ دیکھا تو بجانب باب پسپا ہوئے اور مسلمانون نے حتی الباب
اونکا تعاقب کیا اوسوقت ایک اور ہجوم غفیر رومیونکا براے حمایت فراریونکے اندر سے نکلے اور بچا لے گئے مگر اون مفرورین مین سے
مسلمانون نے ایک ہزار دو سو پچاس رومی اسیر کر لیے تھے آخر وہان سے جاے معرکہ پر واپس آئے اور تفحص
کرنے لگے کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے چنانچہ شمار کیا تو چہار صد و ہشتاد و پنج مرد شہید ہوئے تھے
پھر جب مسلمانون نے یہ سانحہ دیکھا تو اونپر نہایت شاق و گران گذرا اور شبا شب تعجیل کرکے نعشہاے شہدا کو
جمع کیا اور اونکے لباسہاے پرخون مین اوس جگہ دفن کر دیا جو بنام طما معروف تھا اور وہ نزدیک سنگستان
سماک میدان کے واقع تھا اور ایک ایک قبر مین دو دو تین تین اور کسی مین چار چار پانچ پانچ کو دفن کیا اور اون شہدا
مین جو اہل سابقہ و حفاظ قرآن تھے اونکے تئین مدفن مین مقدم کیا اور وہ مقام وہان معروف مقابر شہدا ہے
اور اوس جگہ دعا مستجاب ہوتی ہے یہ امر مجرب ہے کہ اسکو لوگون نے بارہا آزمایا ہے اور جو کوئی وہان بہت
دعائین اور کثرت سے نفلین پڑھتا ہے اور اکثار استغفار کرتا ہے وہ اپنے گناہون سے رستگار ہو جاتا ہے
راوی مصنف کتاب علیہ الرحمہ نے کہا کہ مینے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق و وثوق کہ ہے
اور مینے اونھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے اور وہ بسند منقول ہین ارباب تواریخ

اور اون محدثون سے جو اصحاب سیر ہین اور اونسے سماع کلام بر سبیل دور کے ہی کہ ایک دوسری سے مسلسل سماعت
کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک اثق مین منسلک ہین اور سماعت و قرارت اسکے لائق نہین ہے
مگر براے صاحب بصیرت و علمار و ملوک و سلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شایان مخصوص ہی اور اس سے تازگی نظر
اور کشادگی خاطر ہے اور پیشتر اس سے کسینے اہل تواریخ و سیر مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہے کیونکہ اسمین بہتسے
امثال و آثار ہین اور بہت سی عجائب و اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاۃ محدثین مورخین سے اور اسمین لذت و
فرحت ہی واسطے مستمعین کے وبعد اس بیان کے رجوع کیجاتی ہے طرف سیاق روایات و بقیہ حکایات کے راوی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہے عبد اللہ بن عبد الواحد قاری نے بواسطہ ابن سُراقہ بن نوفل الخزرجی
ابو لبابہ بن المنذر سے جو منجملہ اصحاب رایات یعنے وہ صاحبان نشان مین سے ہین سو اونھون نے کہا جب ہم شہدا کو
دفن کر چکے اور اپنے لشکرگاہ اور خیمون کیطرف پھرے ہین تو اوسوقت بطلوس نے دروازے قلعے کے بند کروا دیے تھے
اور قفل ڈلوا دیے تھے اور لوگ اوسکے تمام اسوا قلعہ یعنے فصیلون پر چڑہے تھے آخر جب مردم ہزیمت یافتہ
پھر کر بطلوس کے پاس گئے تو اوسپر سخت گران و ناگوار گذرا اور اوسکی آنکھون مین جہان تاریک ہوگیا اور جو لوگ
اوسکے بطریقون اور جماعتون مین سے قتل ہوئے اونکے مارے جانے سے اوسکو اندوہ و قلق عظیم ہوا اور جو
مصائب و نوائب مسلمین پر واقع ہوئے تھے اوسکو سُنکر اپنے دلکو شاد کیا یہ ماجرا تو اوس قوم کا تھا اور ادھر حال
صحابہؓ کا یہ ہوا کہ وہ سب پاس امیر غانمؓ کے مجتمع ہوی اور جو کچھہ منجانب بطلوس نسبت مسلمانونکے گذرا باہم اوسکا
تذکرہ ہوا و عند المشورہ رای صحابہؓ اس بات پر متفق ہوئی کہ یہ حال امیر خالدؓ بن الولید کے پاس لکھا جاوی اور اونسے
استدعا کیجاوے کہ آپ بنفس نفیس آپ خود آوین اور اپنی جماعت کو ساتھہ لاوین چنانچہ یہ نامہ لکھا گیا

طلب کردن غانم اسد اللہ کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ غانم بن عیاض الی الامیر خالد بن الولید
اعلم ایہا الامیر اننا فتحنا الشام والعراق والیمن والحجاز ولم نجد فی البلاد
والروم والفرس والدیلم العن من ہذا الملعون بطریق البہنسا البطلوس
ولا اکثر منہ خدعا ولا مکرا ولا حیلۃ وانہا مدینۃ اہلہا بالحما حصینہ بالرجال وقد خدعونا
مرارا وقد قتلوا منا رجالا فانجدنا بنفسک وبمن معک من المسلمین والسلام ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ علیکم یعنے بعد بسم اللہ کے یہ نامہ ہے بندۂ خدا غانمؓ بن عیاض کا بخدمت امیر خالدؓ بن الولید کے
واضح ہو کہ ای امیرؓ ہم لوگون نے ملک شام فتح کیا و نیز عراق و یمن و حجاز ان سبکو فتح کیا مگر ہمنے تمام روم و ترک و
عجم و دیلم مین اس بطریق بہنسا بطلوس سے زیادہ ترلعین کسیکو نپایا اور نہ اس سے زیادہ کسیکو فریب و مکر و حیلہ سازی
مین دیکھا و یہ ایک ایسا شہر ہے جو استوار ہی باعث کثرت گھوڑون اور سوارونکے اور مستحکم ہی بسبب انبوہ عام مردونکے

اور ان لوگون نے ہمسے بار ہا لڑکیا اور ہم مین سے کتنونکو قتل کیا لہذا التماس ہے کہ آپ بذات خاص خود اور اپنے ہمراہی مسلمانونسی ہماری مددو کمک کیجیے زیادہ والسّلام اور رحمت وبرکات خدا آپ سب پر آور جب یہ نامہ لکھا گیا تو لفافہ کرکے حوالہ عبداللہ بن المنذر کے ہوا وہ اوسکو لیکر روانہ ہوئے یہان تک کہ پاس امیر خالد کے پہونچے اور وہ مقام تدمیر اوترے تھے چنانچہ ابن منذر نے جاکر سلام کیا اور وہ لفافہ پیش کیا پھر جب خالدؓ نے اوسکو پڑہا اور اوسکے مضمون سے مطلع ہوئے تو استرجاع کیا کہ انا للّٰہ وانا الیہ راجعُونَ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ بعدازان طرف عبداللہ کے متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ جاکر امیر ناشمؓ سے کہدو کہ امیر خالد مع جماعت عنقریب تمہارے پاس پہونچتا ہے اور سلام تمپر اور اونپر جو تمہارے پیرو ہین مسلمین مہاجرین وانصار سے چنانچہ عبداللہ دوسرے روز طرف بھنسا کے پھر آیا اور نامہ امیر خالدؓ کا امیر ناشمؓ کو دیا آور ایسا ہوا کہ بعد روانگی عبداللہ کے امیر خالدؓ نے عبداللہ بن زبیر کو طلب کرکے تین سو سوار اونکے ہمراہ کیے اور حکم کیا کہ سرزمین بھنسا پہ جاؤ اور جب تم وہان پہونچو تو پکار کر تہلیل وتکبیر کہو اور اوپر بشیر ونذیر کے درود پڑھنے کا اعلان کرو پھر جب زبیر روانہ ہوئے اور دور نکل گئے تب امیر خالدؓ نے مقداد بن الاسود وضرار بن الازور کو بلایا اور دوسو سوار دونوںکے ساتھ کرکے حکم کیا کہ تم لوگ زبیر کے پیچھے پیچھے چلے جانا اور جب تک وہ وہان داخل نہون تم داخل نہونا وبعدازان عبدالرحمان بن ابی بکر او عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور دوسو سوار اون دونونکے بھی ساتھ کیے اور حکم کیا کہ روانہ ہو مگر مقداد سے پیچھے پیچھے جانا وبعدازان سعید بن زیاد بن عمرو بن نُفَیل کو جو خالو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے اور عقبۃ بن عامر الفہری کو بلاکر ان دونونکے بھی ہمراہ دوسو سوار کرکے اوسیطرح حکم روانگی کا دیا اور امیر خالدؓ اوس شب کو وہین مقیم رہے اور جب صبح ہوئی تو نماز صبح ادا کرکے روانہ ہوئے اور بقیہ امراء مہاجرین وانصارؓ اونکے ہمرکاب چلے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیرؓ مع اپنے ہمراہیونکے جاتے جاتے شہر بھنسا کے محاذی پہونچے تو بآواز بلند تکبیر کی اور اونکے ساتھ سب مسلمانون نے تکبیر کی بعدازان زبیرؓ نے یہ اشعار پڑہے **شعر** اَتَیۡنَا کُمۡ عَلٰی خَیۡلٍ عِتَاقٍ ؂ شَبِیۡہَ الرِّیۡحِ یَوۡمَ الۡاِسۡتِبَاقِ ؂

عَلَیۡہَا کُلُّ صِنۡدِیۡدٍ ہُمَامٍ ؂ شَدِیۡدِ الۡبَاسِ یَوۡمَ الۡحَرۡبِ وَاقٍ ؂ نُذِلُّ حُمَاتَکُمۡ بِالسُّمۡرِ لَمَّا ؂

نَجُوۡلُ بِہَا مَعَ الۡبِیۡضِ الرِّقَاقِ ؂ وَنَقۡتُلُ کُلَّ کَلۡبٍ کَانَ بَاغٍ ؂ عَلَی الۡاِسۡلَامِ مِنۡ اَہۡلِ النِّفَاقِ ؂

وَنَحۡنُ حُمَاۃُ دِیۡنِ اللّٰہِ حَقًّا ؂ نُقِرُّ بِاَنَّ رَبَّ الۡعَرۡشِ بَاقٍ ؂ وَاَنَّ مُحَمَّدًا خَیۡرُ الۡبَرَایَا ؂

رَسُوۡلُ اللّٰہِ لِلۡعَلۡیَاءِ رَاقٍ یعنے ای قوم ہم تمہاری یہان آئے ہین اسپان تیز رو پر سوار ہوکر مانند تندباد کی روز نبرد کے یعنے روز جنگ ہم ہوا کیطرح آئے ہین آور اون گھوڑون پر ہر ایک سردار بزرگ سوار ہے کہ وہ سخت ستیز اور روز حرب پشت پناہ ہین ہم ذلیل وخوار کرینگے تمہارے حامیونکو تلوار سے جبکہ ہم اون حمایتونکے پیچھے جولانی کرینگے یعنے جب اونپر ہم حملہ کرینگے ساتھ تلوار باریک تیز دھار کے آور ہم قتل کرینگے ہر ایک سگ کو جو باغی ہے منجملہ اہل نفاق کے

اوپر دعوت اسلام کے یعنے حمایت اسلام پر ہم اوس سگ باغی منافق کو قتل کرینگے اور ہم حامی ہین دین خدا کے کہ وہ دین حق ہی اور ہم اقرار کرتے ہین یعنے ہم اقرار کرنے والے اور ایمان لانے والے ہین اس امر پر کہ خداوند عرش کا ہمیشہ باقی ہی و ہر آینہ محمدؐ بہترین خلائق ہے اور وہ محمدؐ رسول ہے خدا کا اور برتر و بکا برتر ہے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیرؓ مع اپنی جماعت کے وہان پہونچکر بعد تکبیر کے اشعار پڑہتے تھے اوسوقت رومی فصیل ابواب پر چڑہے ہوئے ان لوگونکو دیکھتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ دفعتہً عبد الرحمان بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آپہونچے اور اونھون نے تکبیر کی تو سارے مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد الرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑہے

شعر اَنَا الفَارِسُ المَشْهُوْرُ فِي الوَغَاۃِ اُذِلُّ بِسَيْفِي كُلَّ بَاغٍ وَمُعْتَدِ ؛ وَاَحْمِلُ فِي الاَبْطَالِ حَمْلَۃَ مَنْ لَہٗ ؛
اِلَى الغَايَۃِ القُصْوٰى اَعْظَمُ مَقْصَدِ ؛ اَنَا ابْنُ اَبِي بَكْرٍ الَّذِي شَاعَ ذِكْرُہٗ ؛ خَلِيْفَۃُ خَيْرِ المُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ ؛
فَيَا وَيْلَ مَنْ عَارَضَ حُسَامِي عُنُقُہٗ ؛ وَيَا وَيْلَ مَنْ عَاجَلْتُہٗ بِمُهَنَّدِ یعنے مین وہ شہسوار ہون جسکی جنگ مشہور ہے ہنگام وغا کے مین ذلیل و خوار کرونگا ہر ایک باغی اور حد سے گذرنے والے طاغی کو اور مین حملہ کرونگا اونکے دلاورون مین حملہ کرنا ایسے شخص کا قصد بزرگ ہی منتہائے غایہ تک مین پسر ابی بکرؓ ہون وہ ایسا تھا جسکا ذکر شہرۂ آفاق ہے کہ وہ خلیفہ ہے خیر المرسلین محمدؐ کا ویل و ہلاکی ہے اوس شخص کے لیے جسکی گردن میری تلوار کاٹنے والی ہی اور واسطے اوسکے جسکو میری تیغ ہندی ہلاک کریگی اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد عبد الرحمان بن ابی بکرؓ کے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آئے اور تکبیر کی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے یہ اشعار پڑہنا شروع کیا

شعر اَتَيْنَا عَلَى خَيْلٍ عِتَاقٍ وَضُمَّرٍ ؛ بِكُلِّ يَمَانِيٍّ صَقِيْلٍ وَاَسْمَرٍ ؛ بِيَدِ كَمِيْتٍ بَاعَ اللّٰہَ نَفْسَہٗ ؛
يَرَى المَوْتَ فِي الهَيْجَاءِ اَفْخَرَ مَفْخَرٍ ؛ نُذِلُّكُمْ بِالسَّيْفِ فِي الحَرْبِ وَالقَنَاءِ ؛ وَنَقْتُلُ مِنْكُمْ كُلَّ بَاغٍ وَمُفْتَرٍ ؛
یعنے ہم آئے ہین اسپان تیزگام و باریک اندام پر یا ناقہ سبکسار پر بتمام شمشیر یمانی صاف و آبدار و سنان تابدار کے [مترجم کہتا ہی کہ میرے نزدیک تیسرے مصرع مین بجای کَمِيْتٍ کے كَمِيٍّ درست ہی بمعنی مرد دلیر کہ مراد شاعر کی بنفس خود ہے یا کماۃ ہے جمع کمی] یعنے وہ شمشیر و سنان ہاتھہ مین اوس مرد دلیر یا اون مردان دلاور کے ہی کہ وہ یا ہر ایک اونمین کا راہ خدا مین جانباز ہے وہ موت کو ہنگامہ جنگ مین دیکھکر بڑا فخر کرنے والا ہے فخر کرنے والونکا مین تمکو ذلیل و خوار کرونگا معرکہ جنگ مین اپنی تلوار اور سنان سے اور مین قتل کرونگا تم مین سے ہر ایک باغی عربدہ جو و فریبی کو **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسیطرح ہر ایک امیر و افسر یکے بعد دیگرے اپنے اپنے گروہ سے آکر نازل ہوئے یہان تک کہ جتنی جماعتین امیر خالدؓ نے آگے پیچھے بھیجی تھین سب پوری ہوگئین اور امیر خالدؓ با بقیہ امرا ہنوز متاخر تھے تا آنکہ رات ہوئی جمیع صحابہ شب باش رہے پھر جسوقت صبح ہوئی تو ضرار بن الازور و دیگر امرا نے امیر غانمؓ سے کہا ہم گمان کرتے ہین کہ تم تو اس قلعہ کا محاصرہ کیے ہوئے ہو و حال آنکہ دشمن تمہارے اپنی خور و نوش مین مشغول ہین یعنی مطمئن و امن میں

پس یہ کیسی تقاعد و سستی ہی بعد ازان سائر صحابہ نے باتمام جماعات طرف ابواب قلعہ کے رجوع کی اوسوقت
عبد اللہ یہ ابیات پڑھنے لگے **شعر** سَاَضرِبُ فی العُلُوجِ بکلّ عضبٍ ٭ شدید الباس ذی حدٍّ صقیلِ
٭ واضرمُ فی علوّ الباب نارًا ٭ وارمی القوم فی الخطب الجلیل ٭ واترک دارھم منھم خرابًا
٭ ولم اترک لھم ابدًا کفیلٌ ٭ فویلٌ ثم ویلٌ ثم ویلٌ ٭ لھم منی اذا اشتدّ العویلُ
٭ ساقتلُ کلّ باغٍ کان منھم ٭ بحدّ السیف والباع الطویلِ ٭ یعنے قریب ہی کہ مین بیدینونکو قتل
کرونگا تمام شمشیر کہ وہ سخت حرب ہی اور تیز و صاف تر ہے اور روشن کرونگا مین بالای ابواب کے تئین آگ
ڈالونگا اوس قوم کو بیچ مہمای کلان مین یعنے بڑی کندون مین اور مین اونکے گھرونکو چھوڑونگا اونسے ویران
و خراب افتادہ اور نچھوڑونگا اونکے لیے کبھی کسی کفیل و مددگار کو تبہ ویل ہو اونپر اور ہلاکی اور واے ہی اونکے لیے
میری جانب سی جسوقت کہ آواز گریہ و زاری اونکی بلند ہو اور قریب ہی کہ اونمین سے ہر ایک باغی کو مین قتل کرونگا
تیغ تیز و نیزہ دراز کے **راوی** رح نے کہا پھر ایطرح وہ امرا ان ابیات و اشعار سے ترنم سرا و رجز خوان رہے اور برابر تیر
مارتے تھے اور فلاخن اندازی کرتے تھے اور قتال شدید مین مشغول رہے اوسوقت حمیت رومیونکی جوش مین آئی
تب بطلوس نے بطارقان شدید الحرب کو جمع کیا اور وہ خود بھی بڑا شہسوار و مرد کارزار تھا جیسا کہ حال اوسکا سابقًا مذکور
ہوا غرضکہ اوسنے باب جبل کا پھاٹک کھلوایا اور اوسی دروازہ سے وہ مع جماعت کثیر کے نکلا اور وہ شدت طیش و تپش
مین گھوڑے کی پشت پر آگ کا شعلہ سا نظر آتا تھا اور تیر اندازونکا پرا اوسکے آگے آگے تھا کہ وہ تیر مارتے چلے آتے تھے
اور جو لوگ برجون پر مامور تھے وہ اوپر سے فلاخن اندازی کرتے تھے چنانچہ اوس ہنگامہ شدید مین بہت سے اہل اسلام
مجروح ہوئے اور ایک مقتل عظیم ہوا اور بقیہ امرا جو ابواب متفرقہ پر تعینات تھے اونکو اس حال سے اطلاع تھی یہانتک
کہ ایک جماعت مسلمانون مین سے کام آئے تھے اوسوقت امرا و صاحبان نشان آگئے اور ایک بیدین بطریق عظیم
بطلب مبارز آگے بڑھا تب اوس سے لڑنیکو مغیرہ بن شعبہ اپنے پرے سے باہر آئے اوس بطریق نے اونپر حملہ کیا
پھر اون دونون مین قتال شدید ہونے لگی اور مغیرہ نے جو اوسکو ایک ہاتھ زور سے مارا تو اونکی تلوار ٹوٹ کر ہاتھ سے
گر پڑی اور وہ بطریق اونکی طرف دوڑا اور چاہا کہ وار کرے دفعۃً ایک سوار پیش آیا اوسکے ہاتھ مین تلوار کھنچی ہوئی
تھی اوسنے وہ تلوار مغیرہ رض کیطرف جھکائی اور بڑھائی سو وہ عبد الرحمان بن ابی بکر رض تھے تب مغیرہ نے وہ تلوار اونکے
ہاتھ سے لے لی اور اوس بطریق کو ماری مگر وار خالی گیا اور وہ مغیرہ سے بھڑ گیا پھر دونون باہم جھپٹ گئے ہر چند مغیرہ نے
چاہا کہ اوسپر متسلط ہون مگر وہ انکے داؤن پیچ کو اپنے اوپر سے دفع کرتا تھا اور بچا جاتا تھا جب ضرار بن الازور نے
یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اوتر کر صفونکے درمیان سے پیدل دوڑتے ہوئے بطریق کے قریب آپہونچے اور ایک
ضرب تلوار کا مارا کہ اوسکی ناک کٹ گئی اور وہ مغیرہ کو پکڑے ہوئے زمین پر گرا اوسوقت رومیون نے ضرار و مغیرہ پر

ہجوم کر کے چاہا کہ دونونکو قتل کریں ناگاہ تین سوار صفین چیرتے ہوئے آپڑے ایک تو عبد الرحمان بن ابی بکر تھے اور
دوسرے عبد اللہ بن عمر اور تیسری مقداد بن الاسود تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب ان لوگون نے اون اشقیا کو
اونکے مرکز و مقام سے ہٹادیا اور اون رومیون مین سے تین نفر کو قتل کیا اور اونکے لشکر کو پراگندہ کر دیا پھر اوس
ضرار نے اوس بطریق کو قتل کیا تب اوسجگہ سے عبد الرحمان بن ابی بکر مع اپنے لشکر کیطرف پھرے اور ضرار بھی اون تینون
مقتول کے ایک گھوڑی پر سوار ہو کر پھر آئے اور مقتولونکا رخت و سلاح بھی لے آئے چنانچہ انکا تو یہ ماجرا تھا اور اودھر
دوسرے میں خدا بطلوس کبھی تو میمنہ لشکر اسلام پر حملہ آور ہوتا تھا کبھی مارتا ہوا میسرہ پر جاتا تھا آخر سامنے آکر مبارز
طلب ہوا تب اوس سے لڑنیکو مقداد بن اسود الکندی نکلے اوسوقت دونون مین خوب معرکہ آرائی ہوئی اور دونون نے
باہم خوب جولانی و نیزہ بازی کی چنانچہ مقداد کہتے تھے کہ مینے بہت سی ملوک سے مقاتلہ کیا اور اکثر قلعے فتح کیے اور حروب
کثیرہ مین شریک رہا چہ بایام جاہلیت وچہ بزمان اسلام مگر بطلوس سے زیادہ تر خداع و شجاع مینے کسیکو نہین دیکھا
اور نہ ویسا کسیکو سخت حرب و سخت گیر پایا غرضکہ اون دونون نے اس زور شور سے اور اسقدر مقاتلہ کیا کہ دونونکے
گھوڑی شل ہوگئے مقداد کہتے ہین کہ اوسوقت وہ لعین مجھسے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تو اس گھوڑی پر کیونکر قتال کرتا ہے
وحال آنکہ وہ تین ٹانگ کا ہے تب مینے باعث اپنی شفقت کے اپنے گھوڑے پر یعنے مجھے اپنے گھوڑے پر بڑی شفقت تھی
تو مینے سر جھکایا تا کہ گھوڑے کے پانون کو دیکھون ناگاہ اوسنے ایک ضرب تلوار کی بڑی زور سے لگائی کہ میرا خود
دوسر پیچہ کاٹ کر میری سر تک اثر زخم کا پہونچا اور اوسنے چاہا کہ مین قتل کرے تب اوسنے اپنے گھوڑی کی باگ پھیری
تا آنکہ مقداد ہوشیار ہوی اور اوسکا پیچھا کیا اور اوسنے اپنے اوسی گھوڑے کو جسکا ذکر متقدم ہوا ہے تیز کر کے
چلا اور اوسکے اصحاب نے اوسکو اپنے حلقہ مین کر لیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جسوقت مردم فریقین اس
قتال شدید مین مشغول تھے کہ ناگاہ امیر خالد بن الولید مع اپنے امرا ہمراہی کے داخل ہوئے اوسوقت ندا سے
تہلیل و تکبیر کا نعرہ و شور پڑگیا اور صلوۃ و سلام کا اوپر خیر الانام کے اعلان ہوا اور قوم سے آگے آگے امیر خالد بن الولید
یہ اشعار رجز مین پڑھتے آتے تھے **شعر** دَعَی اللّٰہُ صَبًّا لِلِّقَاجَاءَ یُسْرِعُ ؞ وَصَبَّ عَلَی الْفُرْسَانِ بِالْحَظِّ یَقْرَعُ
وَمَنْ بَاعَ لِلّٰہِ الْمُہَیْمِنِ نَفْسَہٗ ؞ وَکَانَ اِلَی الْہَیْجَاءِ بِالْاَمْرِ اَطْوَعُ ؞ فَوَیْلٌ لَکَ یَا بَطْلُوْسُ مِنْ سَیْفِ خَالِدٍ
؞ اِذَا اشْتَدَّ الْہَیْجَاءُ وَالْحَرْبُ یُرْفَعُ ؞ فَلَا رَحِمَ الرَّحْمٰنُ بَطْلُوْسَ کَافِرًا ؞ وَالْعَنْہُ مِنْ کُلِّ قَوْمٍ وَمَجْمَعٍ
؞ فَاِنْ قَدَّ الْمَوْلٰی اَسَاخَرُبَ دَارَہٗ ؞ وَاَتْرُکُہَا مِنْ بَعْدِہٖ وَہِیَ بَلْقَعٌ ؞ بِجُرْدٍ جِیَادٍ اِذَا مَا جُنِّبَتْ
؞ تُخَبُّ لَہٗ کُلُّ الْعِدَاۃِ وَتَخْضَعُ یعنے چرایا ہے خدا نے ان گھوڑونکو آب و علف پر پرورش کی ہے اس گلہ سیاہی
ہوا ہی حرب کہ وہ سریع السیر و گرم رو ہین اور عطا پاشی کی ہے خدا نے ان شہسوارون پر کہ وہ بہرہ وری
زورمندی سے فیک فال ہین یا یہ کہ عطا پاشی کی ہے ان شہسوارون پر بہرہ مندی و زور وری سے کہ وہ

قتل بطلوس

قول جسم ... مقداد

که وه بفال نیک حال و بعطای بهترین مال قرعه ڈالتے هین اور دشمن افگنی و تیغ زنی کرتے هین اور جو شخص اپنی جان نثار
کرتا هی یعنے جانبازی کرتا هی واسطے رضای خدای تعالی کے تو وه جنگ کیطرف جاتے اور اراده جنگ هوتے هین
اسکا مطیع امر هوتا هے پس ای بطلوس تیری هلاکی هے سیف خالد رض سے جسوقت که هنگامه جنگ گرم اور معرکه حرب برپا هو
اور خدا رحم نکرے بطلوس کافر پر اور هر ایک قوم و هر جماعت کیجانب سے اوسکو لعنت کرے یعنے لعنت کرا دوے
پهر اگر خدا نے مجکو مقدور دیا اور اوسپر قدرت دی تو عنقریب اوسکو خانه خراب کرونگا بعد ازان اوسکے خانمان کو ایسا
چهوڑونگا که وه کوره دیه اور ویرانه پڑا رهیگا اور باعث تیزی تیغ یمانی کے جب مین اوسکو میان سے کهینچونگا
تو اوسکے سامنے ناله و فریاد کرینگے سب دشمن اور الحاح و زاری کرینگے - راوی رحمة الله علیه نے کها که بعد ازان
خالد رض نے اور اونکے اصحاب نے بحمله شدید مقاتله کیا اور بطلوس نے بهی سخت قتال کی که اوسنے اور اوسکے اصحاب نے
بهت سے لوگونکو قتل کیا اور بهت مردان کار کو زمین پر ڈالا پهر اوسوقت امرای لشکر اسلام اور اصحاب رایات حمله آور هوئے
اور مابین باب و جبل قریب تل احمر کے جنگ عظیم برپا کی تا آنکه امیر خالد رض دفعة بطلوس پر پهر پڑے اور اوسپر حمله کیا اور
جب وه میسره کیطرف جاتا تها تو خالد رض ادهر دوڑ مارتے تهے اور میسره سے میمنه پر اوسکو بهگا لیجاتے تهے پهر اوسکو
دار و گیر مین درمیان صفونکے اوسکو گهیر کر اوسپر وار کیا مگر وه چابکی کرکے درمیان سے نکل بهاگا اور اپنے قلب لشکر مین
گهس گیا که اوسکے اصحاب نے اپنے حلقے مین کر لیا اوسوقت امرای لشکر اسلام تو اوس قوم مین تلوار کرنے لگے اور خالد رض نے
بطلوس کا تعاقب کیا تب اوسنے اپنا گهوڑا طرف باب قلعه کے بهگایا اور اندر گهس گیا اور اوسکے قوم بهی اوسکے پیچهے بهاگی
جاتی تهی یهانتک که وه بهی سب دروازه تک جا پهونچے اور مسلمانون نے بهی پیچها کیا اور پهاٹک پر بڑی لڑائی هوئی
که رومیون مین سے تقریبًا چار هزار آدمی قتل هوئے اور باقی اندرون قلعه گهس گئے اور پهاٹک مضبوط بند کر لیا اور
قفل لگا دیا اور بالای اسوار یعنے فصیلون پر چڑه گئے تب اهل اسلام وهانسے پهرے اور درمیان معرکه کے پانسو نفر
گرفتار کر لای اور اونکو سامنے امیر خالد رض کے پیش کیا اور اونمین بڑے بڑے بطریق تهے آخر اونپر عرض اسلام کیا گیا یعنے
اونکو اسلام کیطرف دعوت طلب کیا مگر جب اونهون نے انکار کیا تو اونکی گردنین ماری گئین و بعد ازان جب مسلمانون نے
اپنے قتلی کا تفحص جو کیا تو وه سب دو صد و هشتاد مرد شهید هوئے تهے اور واقدی رحمة الله علیه نے کها که یه احوال تو
اهل اسلام کا تها اور ادهر بطلوس سخت هم و غم مین مبتلا هوا اور اسقدر اوسکو قلق و صدمه هوا که شرح و بیان سے باهر هے
آخر اوسنے درباره جمع کرنے بطریقونکی حکم کیا پهر جب وه سب مجتمع هوئے تو اوسنے اوسکے سامنے امر حرب اور اونکے معرکه
حرب کی شکایت پیش کی اور کها اب تمهارے نزدیک رای صواب کیا هی اون لوگون نے جواب دیا که هم سب آپکے حضور مین
حاضر هین جسوقت آپ همکو حکم قتال کرین تو هم بالاے فصیل سے اونکے ساته قتال کرین اوسنے کها اب مین تمکو ایک امر کی
تدبیر بتاتا هون اور وه تدبیر آزموده کاران و عارفان حرب کی هے بعد ازان اوسنے برای اجتماع مردم خاص و عام

حکم دیا تا آنکہ اعلےٰ و ادنیٰ سب حاضر آئے سواے اون لوگون کے ابواب قلعہ پر تعینات تھے پھر جب یہ سب مجتمع ہوئے تو اونسے کہا میرا عزم یہ ہی کہ آج ہی شب کو ہم سب ملکر اوس قوم پہ ہجوم و نرغہ کر دیوین اور اونکے مکانون مین اونکو چھاپ لیوین کیونکہ ات چھوٹی ہوتی ہی یعنے اوسوقت اونکو معلوم بھی نہوگا کہ یہ کیا ہوا اور کون کدھر ہے اور تم اپنے اپنے شہر کی غیرونسے زیادہ تر جانتے ہو درینصورت تم مین سے کوئی باقی نرہے مگر یہ کہ وہ اپنے اپنے سلاح و سازِ حرب سے چُست ہوکر اپنے اپنے طرف کے باب سے میرے ساتھ ایک ہی دفعہ نکل پڑے تا ہم سب ایکبارگی اونپر چھاپہ مارین اور مین بنفس خود مع اپنے اصحاب خاص کے باب توما سے نکلونگا اسصورت مین مجھے امید ہی کہ مین اپنی غایت مراد کو پہونچونگا و حسرت و ارمان مین نہ مرونگا اور جب اول اول ہم اونکو ہلاک کر ڈالینگے اور بھگا دینگے تو کیا عجب ہی کہ ہم اونکے امیر تک جا پہونچین اور اوسکو اسیر کرکے اپنے مقصد پر فائز ہون اون لوگون نے جواب دیا کہ حُبًّا و کرامۃً یعنے ہم اس امر کو دوست رکھتے ہین اور بدل و جان قبول کرتے ہین تب بطلوس نے ایک گروہ کو طرف باب جبل کے بھیجا اور ایک غول طرف باب فندوس کے اور ایک جماعت کو باب الشرقی کیطرف بھیجدیا اور اپنے اکابر قوم سے اور اون لوگون مین سے جو معروف بشجاعت تھے اپنی ہمراہی کے لیے انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیا اور ایسا ہوا کہ قبل روانگی گروہونکے سب سے کہدیا تھا کہ مین ناقوس والونسے حکم کرتا ہون تا مین جسوقت باب سے نکلون وہ سب یکبارگی بگل بجا دین تو تم اپنے اپنے باب سے سب ایک ساتھ ایک دفعہ نکل پڑنا اور خبردار جس امر کا مین تمکو حکم کرتا ہون اوسکی بجاآوری مین فرق نکرنا غرضکہ وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر جاکر منتظر اور گوش برآواز رہے اور اوسنے ناقوس والونکو فصیلون اور برجون پر چڑھوا دیا کہ وہ بانتظار اشارہ بادشاہ کے مستعد رہے تا آنکہ قوم نے خروج کیا یعنے قلعے سے باہر آئے اور بطلوس بھی بست ہزار شمسوار شجاعت شعار سے در توما سے برآمد ہوا اور سبکے تئین تاکید کی کہ تم اپنی روانی و رفتار مین تعجیل کرو اور جب اوس قوم تک جا پہونچو تو یکبارگی اونپر نرغہ کر دو اور اونکی گردنون پر تلوارون اور خنجرونکو رکھدو اور جو کوئی اونمین سے بہ امید امان فریاد و فغان کرے تو تم ہرگز نسنو اور کسیکو باقی نچھوڑو الّا یہ کہ اگر امیر قوم ہو تو اوسکو زندہ اسیر کرلو اور تم مین سے جس کسیکو وہ صلیب نظر آوے جو اونھون نے ہمسے سلب کر لیا تھا تو وہ لیلوے اور جو کوئی اوس صلیب کو میرے پاس لاویگا مین اوسکے ساتھ بہت بخشش کرونگا بعد ازان بطلوس نے ساری ناقوس والونکو حکم کیا کہ سب ملکر ایک ساتھ بگل بجاوین جب اونھون نے بجایا اور جملہ ابواب پر صدا پہونچی تو دربانون نے دروازے کھول دیے اور وہ سپاہ جو ہر ایک باب پر تعینات تھی اور وہ جماعت قوم جسکو بطلوس نے ہر ایک باب پر بھیجدیا تھا وہ سب آواز ناقوس سُنکر اپنی اپنی طرف سے نکل پڑے اور بطلوس اپنی طرف سے چلا اور ادھر مسلمانون نے جب صدائے ناقوس سُنی تو فوراً اپنی اپنی جا اور اپنے اپنے بستر ون سے اوٹھ اوٹھکر میدان پکڑ لیا اور بیدار و ہوشیار ہو رہے اور مانند شیران مست کے باشتیاق شکار انتظار مین بیٹھے اور ہنوز وہ اشقیا نہ پہونچے تھے کہ یہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چُست و درست ہوگئے مگر یہ کہ اوسوقت ترتیب صفوف نہوئی تھی تا آنکہ وہ قوم تاریکی شب مین آگے بڑھے اور امیر خالدؓ نے جسوقت وہ صدا سُنی تھی اور ایسا امر دشوار دیکھا تو بجناب اقدس الٰہی فریاد کرنے لگے

اَدْرِكُوا غَوْثَاهُ وَاَحْمَدَاهُ وَالِاسْلَامَاهُ اَلَيْسَ فَوْقِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَللّٰهُمَّ اُنْظُرْ اِلَيْهِمْ
بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّهِمْ وَلَا تُسَلِّمْهُمْ اِلٰى
اَشَرِّ خَلْقِكَ یعنے ای پروردگار فریاد ہی ای محمد فریاد ہی ای اسلام فریاد ہی قسم ہی کعبہ کی
میری قوم مبتلا ہی کید و فتنه کفار مے ای پروردگار تو انکی طرف یعنے مسلمانونکی طرف دیکھ اونکا ... جو
کبھی خواب نہین ... اور اونکی تئین اونکے دشمنون پر نصرت کر اور اونکو اپنی خلق مین بدترین خلق کے حوالے نکر بعد اوسکے
خالد رضی اللہ عنہ نے اپنی جا سے حرکت کی اور برہنہ سر تھے کہ نہ اپنا خود پہنے تھے اور نہ شدت اضطراب سے ہتھیار لگائے تھے اور اسی
حال سے اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ اشعار پڑھنے لگے ... وَاَفْنٰى اَدْمُعِيْ وَاَحْتَرَانِيْ حُزْنِيْ
وَضَاقَ صَدْرِيْ وَدَانِيْ شَجَنِيْ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ ... نُزُوْلِ الْمِحَنِ وَانْصُرِ الْاِسْلَامَ يَا ذَا الْمِنَنِ
بِالنَّبِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْعَدَنِيِّ اَحْمَدَ الْمُخْتَارِ طٰهٰ ... یعنے اشک میرے روان ہین اور مجھے
میری حزن نے گھیر لیا ہے اور میرے سینے نے تنگی کی ہے اور شکستگی و سختی میرے تئین پیش آئی ہے اور ای میری پروردگار
بچاؤ بچاؤ نزول اندوه و بلا سے ہمکو بچاؤ اور ای ذو المنن نصرت اسلام کر بطفیل و برکت نبی ہاشمی و عدنی کے جو احمد مختار
وطہ اور وہ مدنی ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان امیر خالد پیش از داخلہ اعدا مع اپنی جماعت پانسو شہسوار
ابرار آزمودہ کارزار کے باب توما تک پہونچے اونمین مثل ان لوگونکے تھے یعنے فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و زیاد
بن ابی سفیان بن الحارث و عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب و مقداد بن الاسود و زید بن ثابت و عبد اللہ بن زید و مسلم بن
عقیل و ابو ذر الغفاری و عبادة بن الصامت و یحیی بن مسلم و عقبة بن نافع و مغیرة بن شعبة و مسیب بن نجیبة الفزاری
رضی اللہ عنہم اجمعین اور جب وہان پہونچے تو مسلمانون نے نعرہ تہلیل و تکبیر بلند کیا اور وہ قوم جو بالای اسوار یعنے
فصیلون پر چڑہ رہے تھے وہ اپنی زبان مین طمطراق و لاف زنی کر رہے تھے اور وہ لوگ شور و غل مچاتے تھے اور اوسوقت کافہ
مسلمانان بکمال ہوشیاری و جراری مستعد و آمادہ تھے چنانچہ خالد رضی اللہ عنہ نے اوس قوم پر جو قلعہ سے باہر آئی تھی حملہ کیا اور
ندا دی کہ ای مسلمانون تمہارے پروردگار کی جانب سی مددگار تمہارے پاس آ پہونچا ہے اور وہ شہسوار جرار و رجل
کرار مین خالد بن الولید ہون یہ کہکر درمیان جماعت رومیون کے مع اپنے اصحاب کے گھس گئے مگر باوصف اسکے مشتغل و
مشوش قلب تھی بنسبت امیر غانم رضی اللہ عنہ اور برای بقیہ امرا کے جو ابواب پر مامور تھے اور خالد رضی اللہ عنہ اون سبکا غل و شور سُن رہے تھے
واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سی نقل روایت کی ابن عبد اللہ بن عون نے بواسطہ جابر بن سنان کے عقبة بن عامر سے
اونھون نے کہا حال یہ تھا کہ رومی و نصاری بالای حصار سے پتھر مارتے تھے اور تیر چلاتے تھے چنانچہ مسلمانون نے اوس
دشمن خدا بطلوس سے ایسے صدمات عظیم اوٹھائے کہ مثل اسکے پہلے اس سے کبھی نہ دیکھا تھا اور اول جو شخص مع اصحاب خاص کے
مسلمانون پر حملہ آور ہوا وہ بطلوس تھا اوسوقت مسلمانون میں وہ صبر کیا ہے جو صبر جوانمرد و نکا ہے یعنے اوس گھڑی

۵
احمد مرتضی کرم ۱۳
... ۱۳
عثمان ۱۳
... ۱۳
... ۱۳

انکا استقلال و استقرار بڑی جوانمردی کا استقلال تھا پھر بطلوس بڑی سخت لڑائی لڑا اور اوسی ہنگامہ مین یہ کہنے لگا کہ مجھے اوس شخص کے تئین دکھا دو اور بتا دو جسنے کل کے روز ہمارا صلیب لیا ہے یہ آواز اوسکی جب فضل بن عباس نے سنی تو اوسکی طرف قصد کیا اور اوسکے مقابلے پر آکر کہنے لگے ہان وہ مین ہون مینے ہی اوسکو لیا ہے اور مین ہی تیرا غریم یعنے مدیون و مدعا علیہ ہون اور مین تم سبکو ہلاک کرنے والا اور تمہارے صلیبونکا چھین [illegible] ہون پسر عم رسول اللہ ہون صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنتے ہی بطلوس نے اوپر حملہ کیا جسطرح شیر [illegible] شکار پر جھپٹتا ہے اور کہا مین تیری ہی تو تلاش مین تھا و بعد ازان اوسنے تنہا اوپر وار کیا پھر [illegible] ان میں ایسی تلوار [illegible] کہ لوگون نے اس طول ایام مین اوس شب کی سی مار ان دونونکی کبھی نہ دیکھی تھی [illegible] نے بھی اوس سے ایسا [illegible] دیکھا اپنی تمام عمر مین نہ دیکھا تھا غرضکہ وہ دونون اسی معرکہ آرائی و زور آزمائی مین یہان تک مشتغل رہے کہ [illegible]

اسیطرح سائر اکابر اسلام اوسکی قوم و جماعت کے ساتھ بیچ کر و فر یعنے حملہ کرنے و بھگا دینے [illegible] مارنے اور وار خالی دینے مین مشغول تھے اور اوسوقت استقلال فضل کا استقلال جوانمردونکا تھا آخر فضل نے اوس دشمن خدا کو ایک ضربت بڑے زور کی ماری مگر اوسنے اپنے سر پر لی اور تلوار فضل کی ٹوٹ گئی اوسوقت بطلوس کی آرزو بر آئی اوسنے جانا کہ مین انکو گرفتار کر لونگا ناگاہ دو سوار جرار آگے بڑھ آئے اور اون دونوں کے پیچھے ایک غول سوارونکا تھا پھر ان لوگون نے آنکر رومیون پر ہجوم کیا اتفاقاً اون سوارونکے غول مین خولہ دختر ازور خواہر ضرار بن الازور بھی تھین اونہون نے روم کی دو سوارون پر حملہ کیا اور اونکو زخمی کرکے زمین پر ڈالدیا اور اوسنے اونکے بڑے بڑے دلاورون اور شہسوارونکو مجروح کیا آخر اوسکو رومیون نے گھیر لیا اوسوقت وہی دونون شہسواران اسلام جنکے پیچھے غول سوارونکا تھا خولہ کے پاس آپہونچے وہ عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن جعفر تھے رضی اللہ عنہم اور اونکے پیچھے ابان بن عثمان بن عفان بھی تھے رضی اللہ عنہ تب انھین تینون نے ام ابان یعنے خولہ کو اوس نرغے سے چھوڑا دیا پھر ان لوگون نے بطلوس کیطرف باگ پھیری مگر وہ اپنے پیچھے مڑکر رومیونکے غول مین ہو رہا اور بھینا کیطرف پھرا یہان تک کہ اندرون شہر داخل ہوگیا اور رومی بالائے اسوار یعنے فصیل حصار سے سرگرم کارزار تھے اور حال امیر خالد کا یہ تھا کہ وہ کبھی تو حملہ کرتے اور مارتے ہوئے باب جبل پر جاتے تھے اور کبھی باب توما پر اور کبھی باب فندوق پہونچتے تھے اور اوسوقت غانم بن عیاض الاشعری باب جبل پر تھے کہ اپنے ہتھیار لگا کر اوس قوم کے مقابلے پر گئے اور اونکے ساتھ دیگر امرا بھی تھے مثل مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و شرجیل و مسلم بن عقیل و زیاد و عبد اللہ بن العباس و عمرو بن ابی ذئب و عبد الرحمن بن ابی ہریرہ و مسیب و حارث بن مسلم و زید بن الحارث و ابو ذر الغفاری و محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم پھر یہ سب اوسی باب کیطرف جدھر معرکہ تھا پھر پڑے اور آگے امیر اور پیچھے قوم بصدائے تکبیر نعرہ کرتے تھے اوسدم ایک بطریق عظیم جسکا نام یوحنا تھا دس ہزار سوار سے نکل آیا اور اوسنے قتال شدید برپا کی اور بنا کا

رومیون نے عبداللہ بن عبادۃ بن الصامت پر نرغہ کیا اور سنگھڑی عبداللہ نے بڑی زور کی جنگ آزمائی کی مگر بالائی باب سے
کسی نے ایک ایسا پتھر گرایا کہ عبداللہ بن عبادۃ اوس سے شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور راوی نے کہا کہ اوس باب کی لڑائی مین جہاں پر
امیر غانم رضی سے تقریبًا دو سو امرا اور سوار کام آئے رحمہم اللہ اور رومیون مین ہزار آدمی مارے گئے اوسوقت امیر غانم
و دیگر امرا اوس قوم پر حملہ آور ہوئے تو اوپر بالائی حصار سے پتھرونکی بڑی مار اور تیرونکی بوچھاڑ ہو رہی تھی مگر یہ بہادر
اونسے مُنہ نہ پھیرتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ اونکو مارتے ہوئے باب تک ہٹا لیگئے اور اونمین مخلوط ہو لیے اور اونسے بھڑ گئے
اوسوقت حصار والے رومیونکو اندیشہ ہوا کہ ہمارے پتھروں اور تیر دونسے ہمارے لوگ ہلاک ہوجاوینگے تب اونھون نے اپنے
ہاتھ روک لیے اور دروازے والے رومیونمین سے ایک مقتل عظیم مارے گئے اور اسیطرح اودھر خالد باتفاق اپنے اصحاب کے
سرگرم قتال تھے اوسی عرصے مین ضرار بن الازور آگے بڑہے اور حال اونکا یہ تھا کہ وہ خون مین ڈوبے تھے اور لہو کے
لتھڑے جیسے اونٹ کی کلیجی اونکے رخت بدن پر جمے تھے یہ حال دیکھکر خالد رضی نے کہا ای ضرار تمہارے پیچھے کیا خبر ہے اونھون نے
کہا ای ابو سلیمان مین تمکو خبر دیتا ہون اس بات کی کہ آجکی شب مینے ایکسو ساٹھ دشمن کو قتل کیا ہے اور میری قوم سے
جسقدر کام آئے ہین اونکا شمار معلوم نہین ہے اور مینے اون دشمنونکو ایسا روک دیا ہے کہ اب وہ باب جبل سے نکلنے نہین پاتے
ہین اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ رات اوس آفت کی تھی کہ لوگون نے ایسی رات کبھی نہ دیکھی اور ایسا ہوا کہ امیر غانم
باتفاق اپنے اصحاب کے نرغہ کرکے داخل باب مین داخل ہوگئے اور لوگ اوسکے پیچھے تلے بھی نکلگئے وہان بڑے دھوم کی لڑائی
پڑی اور اوس باب سے آگے ایک اور دروازہ تھا سو درمیان دونون دروازونکے دشمنونکو بند کرکے ایک جماعت رومیونکی
اوسکے اندر قتل کی پھر اوس باب کے برج پر چڑہ گئے اوسپر پانسو رومی تھے اوسکو بھی قتل کیا غرضکہ اوسی رات کو وہان
ہزار آدمی رومی مارے گئے اور اودھر باب فندوس پر زبیر بن العوام و عقبۃ بن عامر و عبداللہ بن ابی لہب و مغیرۃ بن شعبہ رضی
دیگر امرا تھے ان لوگون نے اوس باب پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی لڑے اوسجگہ ایکسو بیس مرد سوای سردارونکے کام آئے
اور باب توبا پر امیر خالد رضی تھے اور اودھر بطلوس اپنی فوج کثیر سے نکلا تھا اور فریقین مین قتال شدید ہوئی کہ مسلمانون مین سے
دوصد ہشتاد مرد کام آئے اور وہ مقام مشہد معروف بمراعہ ہی پھر وہ اشقیا اندرون قلعہ گھس گئے اور دروازے بند کرکے
حصار پر مستعد بیکار رہے یہ اول فتح بہنسا تھی اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ کے ابی امامہ سے روایت
کی ہے کہ خالد رضی نے بعد اس جنگ و فتح اول کے چار مہینے وہان اقامت کی کہ نہ قتال کرتے تھے نہ اونکو کچھ چھیڑتے تھے پھر جب
اہل اسلام طول مکث و درنگ سے تنگ ہوئے اور گھبرائے تو سب خالد رضی کے پاس آئے اور دربارۂ جنگ مشورہ کیا آخر خالد رضی نے
اونکو اذن دیدیا اور اس قتال ابواب مین جملہ چھ سو سوار شہید ہوئے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر جسوقت
صحابہ رضی نے خالد رضی سے رخصت جنگ طلب کی تو وہ منع نکر سکے پھر صبح کو اونھون نے وہ سخت مقاتلہ کیا کہ ویسا کبھی سُننے مین
نہین آیا بالآخر اہل بہنسا پر حصار دشوار ہوگیا تب اون لوگون نے بطلوس بادشاہ سے کہا کہ اب تو ہمکو نہ تاب پیکار ہے نہ تحمل تعب

حصار ہے یہ سنکے بطلوس نے انکو فہمائش کی اور تسلی دی کہ صبر و استقامت رکھو کیا عجب ہے کہ ہم کسی حیلے سے عرب کے ساتھ
کوئی کید و مکر کریں ونیز ایسا ہوا کہ باشندگان بہنسا پر حصار و محاصرہ بہت دشوار گذرا تو مردمان بازاری و عوام بہنسا کے
اوس بطریق کے پاس گئے جو مالک باب توما کا تھا اور اوس بطریق کا نام بھی توما تھا پھر ان سبنے اوس سے بیان کیا کہ اب تو
یہ حصار ہمپر بہت شاق و دشوار ہو گیا ہے سو ہم اپنا سارا مال تمکو دیتے ہیں تم ہمارے لیے دروازہ کھولدو کہ ہم نکل جاویں
اور عرب سے امان مانگیں چنانچہ توما بطریق نے اونسے اس بات کو قبول کیا اور ان کو اونکے لیے باب السر کھولکر باہر کر دیا
اور وہ سب دو سو تجار بلد تھے آخر یہ لوگ باب السر یعنے اوس خفیہ راہ سے نکلے جو بطور مغارہ سرنگ کی بجانب جبل نکلی تھی
اور خدمت میں امیر خالد رضی کی حاضر ہو کر اس بات پر مصالحہ کیا کہ ہم تمہارے لیے دروازہ قلعہ کا کھولدینگے اور اس امر کو
اونھوں نے مسلمانونکے واسطے عوض امان کی پائی مقرر ٹھہرائی اور اس معاوضہ پر باہم معاہدہ کیا اور مسلمانوں نے
ان لوگونکے نام لکھ لیے تب وہ سب واپس شہر کو پھرے اتفاقاً جسوقت ان لوگوں نے بطریق توما سے ساز کر کے
نکلے تھے اوسوقت اوسجگہ پسر عم توما کا جسکا نام ارمیا تھا وہ بھی حاضر تھا اوسنے یہ حال دیکھکر بطلوس بادشاہ سے جاکر
خبر کی تب بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام صرمائیل تھا ہزار بطریق ہمراہ کر کے اوس باب پر جسکے کھولدینیکا وعدہ تھا
بھیجدیا کہ کمینگاہ میں چھپے بیٹھے رہو اور اون لوگونکی حیلہ سازی کی خبر میرے پاس لاؤ چنانچہ یہ اشقیا قریب باب توما آئے
اور متفرق ہو کر ٹہلتے رہے ناگاہ جب یہ سب مردم ذمی مسلمانونکے پاس سے پھر کر قریب دروازہ آئے تو بطریقوں نے
انکو پہچانکر دروازہ کھولدیا جب یہ اندر داخل ہوئے تو اون سبنے جھپٹ کر پکڑ لیا اور قید کیا اور کھینچتے ہوئے بطلوس
بادشاہ کے پاس لیگئے پھر جب اوسنے اونکو دیکھا تو بڑے زجر و قہر سے پیش آیا اور اوسنے تازیانے کوڑے منگوائے اور عقابین
یعنے عمود و ستونہاے آہنی زمین میں گڑوائے اور ان میں اون سبکو بندھوا کر بڑی سختی سے پٹوایا اور انکا تمام مال و اسباب
جلوادیا بعد ازاں بنابر احضار بطریق توما کے حکم کیا جب وہ حاضر لایا گیا تو اوسکو اور اوسکے اعوان و اصحاب کو بالاے
حصار چڑھوایا اور وہاں سولی گڑوائی اور بعد ایک شبانہ روز کے اون سبکو دار پر کھنچوادیا اور اون سبکے سر دار پر
اوپر ان مسلمانونکو دکھلایا اوسوقت امیر غانم نے امیر خالد رضی سے کہا دیکھو یہ لوگ ہماری ذمی ہیں جنکو بطلوس نے قتل کیا
راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا واما خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ہرگاہ مسلمانونکے لیے قلق عظیم و صدمہ شدید تھا
تب اونھوں نے عمرو بن عاص حاکم مصر کو نامہ لکھا اوسمیں یہ درج کیا مَا سَبَبُ انْقِطَاعِ كُتُبِكَ عَنِّی وَاَنَا فِی
قَلَقٍ عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ وَعَلٰی خَالِدٍ وَمَنْ مَعَهُ وَاعْلَمْ اَنَّكَ لَا تُرْسِلُ لِی اِلَّا بِالْفَتْحِ وَالْغَنَائِمِ وَاِنْ احْتَاجَ خَالِدٌ
اِلَی النَّجْدَةِ فَارْسِلْ اِلٰی اَبِی عُبَيْدَةَ فَقَدْ كَاتَبْتُهُ بِاَنْ يُرْسِلَ لَهُ جُنُوْدًا مِنَ الشَّامِ
وَالسَّلَامُ یعنے کیا سبب ہے کہ تمہارے خطوط ہماری طرف سے منقطع ہیں و حال انکہ میں واسطے جمیع مسلمین
اور خالد و اصحاب خالد رضی کے بہت قلق و اندوہ میں ہوں اور تمکو واضح ہو کہ تم ہمیشہ میرے لیے فتوح و غنائم بھیجا کرو

سوا اگر خالدؓ کو احتیاج لشکر کی ہو تو تم ابو عبیدہ کو لکھو کیونکہ مینے بھی اونکو لکھ بھیجا ہی کہ وہ شام سے فوج اونکو خالد کیطرف روانہ کرین زیادہ والسلام غرضکہ جب یہ نوشتہ پاس عمروؓ بن عاص کے پہونچا تو اونہون نے اوسکو خالدؓ کیطرف روانہ کیا پھر جب خالدؓ نے وہ نامہ پڑھا تو کہنے لگے مین کمک مدد سوای حق تعالی کے اور کسیسے طلب نہین کرتا ہون وبعد ازان جب خالدؓ پر امر دشوار ہوا و محاصرہ حصار بہت گران ونا گوار ہوا اور حال یہ تھا کہ وہ ہر روز گرد شہر پھر کر مقاتلہ کیا کرتے تھے اور مسلمانون مین ایک گروہ کثیر او پہ کے پتھر اور تیرسے کام آئے اور اس عرصے مین بطلوس نے بھی بارہا مسلمانون پر یورش کیا تب امیر خالدؓ نے امیر غانمؓ اور مسلمانون سے کہا کہ بلاشک ہمارے اصحاب کے بھید یعنے ہمارے اصحاب مین دشمنونکی طرف سے جاسوس وخبر رسان ہونگے یہ کہکے خالد سوار ہوئے اور اونکے ہمراہ فضلؓ بن عباس ومقدادؓ وزیاد بن ابی سفیانؓ وغانمؓ بن عیاض بھی تھے اور یہ لوگ اپنے لشکر کے گرد پھرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ ایک عرب متغیر و متفکر باہر ایک گلیم پر بیٹھا ہوا ہے تب خالدؓ نے اوسکو اجنبی انجان جان کر اوس سے پوچھا تو کن عربون مین سے ہو اوسنے کچھ جواب ندیا پھر امیر غانمؓ نے اوس سے کہا سچ بتا میرے اہل قرابتدار مین سے یہان کون ہے اسپر بھی وہ چپ رہا پھر اوسکو حکم کیا پانی لے وضو کر اوسنے پانی لیا مگر وضو درست نکیا آخر اوس سے کہا نماز پڑھ مگر اوسنے نماز صحیح ادا نکی تب لوگ اوسکو مارنے لگے تو اوسکے اقرار سے معلوم ہوا کہ تین سو مردم جاسوس باب السر یعنے خفیہ دروازے سے جو راہ نشستہ سرنگ کی تھی نکلے تھے او رسب تو پھر گئے یہ تنہا اونمین کا باقی رہگیا تھا آخر اوسکی گردن ماری گئی تا اونکے جاسوسونکا سلسلہ قطع ہو گیا بعد ازان محاصرہ بدستور رہا اور ایسا ہوا کہ خالدؓ کے خیمے مین ایک غلام تھا اوسکا نام فلاح تھا وہ ہر روز دو روٹیان جو کی پکایا کرتا تھا ایک خالدؓ کے لیے ایک اپنے لیے چنانچہ اوسی عرصے مین خالدؓ نے کچھ کھانے کو چاہا تو دسترخوان خالی پایا مگر غلام سے کچھ نکہا اور اونکے پاس کچھ خرمے تھے کہ اوس سے قوت کر لیتے تھے جب تیسرے روز وہ خرمے بھی ہو چکے تو غلام سے کہنے لگے ای فرزند ہر آئینہ حقتعالی نے فرمایا ہی وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ یعنے ہمنے جسد نبی آدم کا ایسا نہین بنایا ہے کہ وہ کھانا نکھاوین یعنے قوام جسم حیوان بدون غذا غیر ممکن اور تجھے تین دن ہوئے کہ تو نے وہ ہماری نان جوین نہین پکائی اور دسترخوان مین نہین رکھی اوسنے کہا ای میرے آقا مینے کسی روز بھی ناغہ نہین کیا مین تو ہر روز آپکے لیے روٹی پکا کر دسترخوان مین لپیٹ کر طنابِ خیمہ یعنے خیمے کے ٹپ مین لٹکا دیتا ہون اور پھر کچھ دسترخوان مین نہین پاتا ہون یعنے آپ بدستور نوش کر لیتے ہین مین دسترخوان خالی پاتا ہون یہ سنکے خالدؓ نے کہا اسمین کچھ اسرار اور کوئی امر عظیم ہی تب غلام سے کہا تو پس خیمہ چھپ کر اپنے تئین پنہان رکھا اور دیکھ تو کون شخص ایسا کام کرتا ہی بعد ازان جب صبح ہوئی تو امیر خالدؓ سوار ہو کر از برای قتال برآمد ہوئے اور غلام نے وہ دونون روٹیان تیار کین ایک آپ کھائی اور دوسری روٹی اپنے آقا کی اوسی معتاد سے اوٹھا رکھی وبدستور تہ خیمہ لٹکا دی ناگاہ ایک بڑا کالا کتا شہر کیطرف سے آیا اور خیمے کے اندر جا کر اور منہ مین روٹی دابکر چلا اور اوسکے پیچھے پیچھے فلاح غلام بھی ہو لیا یہان تک کہ وہ قریب ایک نالی بدرو کے پہونچا پھر اوسمین وہ گھس گیا اور اوس نالی سے پانی نکلتا تھا اور وہ پانی باب البحر کیطرف سے زمین کے تلے تلے زیر دیوار شہر پنہ ہو کر جانب قبلہ سے اندرون قلعہ جاتا تھا اور وہ پانی

جاسوس

غلام

جنتہ بحریہ خارج ہو آتا تھا جب فلاح فرنے یہ حال دیکھا تو وہ ہانسی پھر آیا اور خالدؓ سے بیان کیا یہ سنکے خالدؓ خود اوسکے ساتھ گئے اور اوس مقام کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئے بعد ازان امراء لشکر اسلام کے پاس جاکر یہ ماجرا بیان کیا اور کہا مین تم مین سے سو مرد ایسے چاہتا ہون جو راہ خدا مین سر بازو جان نثار ہون وہ میرے ہمراہ چلین اور ایک گروہ دلاور سخت حرب مقابل باب مستعد رہین کہ جسوقت ہم پھاٹک کھول دیوین تو فوراً ہمارے پاس پہونچ جاوین یہ سنتے ہی سو مرد اخیار و ابرار قوم سے آمادہ ہوگئے اونمین عبد اللہ بن عمرؓ و عبد الرحمن بن ابی بکرؓ و زید بن ثابتؓ و عقبہ بن عامر و مسلم بن عقیل و زیاد بن ابی سفیان اور اونکا بھائی ہبّار و مسیّب بن نجیبہ اور اونکا بھائی اور مقداد بن اسود و رافع و ابو ذر بن الفضیلی اور مثل ان اکابر کے جنکے ذکر اسامی مین اندیشہ طول مقال کے اختصار کیا اور خالدؓ نے ترتیب صف جنگ مین عبد اللہ بن جعفر و زبیر بن العوام اور اونکے بیٹے عبد اللہ کو اور فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و ضرار بن الازور وغیرہ مثل انکے دیگر امراء کو محاذی باب کے مامور کیا اور خالدؓ مع اون سو بہادرونکے تا غروب آفتاب بجاے خود ٹھہرے رہے اور بعد غروب اوس سُرب سُرنگ تک پہونچے اور اوس بدرو کے اندر پانی مین گھُسے اور اون ہر ایک کے پاس صرف ایک ایک چادر اور ایک ایک اپنی سپر تلوار رکھی وبس اور آگے آگے امیر خالدؓ تھے اور جو جو کوئی اوس موہری سے پار نکل جاتا تھا دوسرا اودھر سے اپنی تلوار اور سپر اپنے ہمراہی کو تھما دیتا تھا جب آپ نکل جاتا تھا تو پھر اوس سے اپنی سپر تلوار لے لیتا تھا یہانتک کہ ہشتاد مرد اوسی راستے سے پار اندر وار نکل گئے اور بیست نفر اونمین سے باز رہے اسلیے کہ اوس موہری مین اونکی گنجایش نہوئی اور اوسکی راہ اونکے بدن پر تنگ ہوگئی تب بحالت حسرت و افسوس پھر آئے اسلیے کہ شہادت و فتح سے محروم رہے اور وہان وہ سب امراء جب تھوڑی سی رات گئی تو زیر دیوار چھپ چھپ ہی اور پھاٹک سے جا لپٹے اور زور کرنے لگے مگر اوسکو اندر سے مستحکم پایا تب قلابہ و قفل توڑکر اندرونی پھاٹک کھولکر دلیز والے رومیون کو کہ وہ سب اسّی آدمی وہان تعینات تھے اور وہ سب اوسوقت مخمور و متوالے تھے اون سبکو ذبح کیا و بالاے سور یعنے دیوارون اور فصیلون پر چڑھ گئے اور ایک جماعت نے کنجیان لیکر بیرونی پھاٹک بھی کھولدیا پھر سب نے رومیون پر نرغہ کیا اور ایک جماعت کو بالاے برج مع بطریق برج کے قتل کیا اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور اعلان صلوٰۃ و سلام کا اوپر شہر و ندیر کے ہونے لگا اور ادھر باہر والے مسلمان اوسیطرح جواب تہلیل و تکبیر کا دیتے ہوئے اندرون باب داخل ہوئے اور بازار تک مارتے چلے گئے اور ایک جماعت دلیران شجاعت ؔثار بطرف قصر شاہی کے دوڑی پھر جسوقت بطلوس نے یہ احوال دیکھا کہ مسلمانون نے اوسپر فتح پائی اور ابواب قلعہ پر تسلط کر لیا تو وہ مال اپنے گلے مین باندھکر محل سے نکل آیا اور الامان الامان پکارتا تھا اور اسیطرح ایک طائفہ بطریقونکا بھی الغیاث الغیاث چلاتے تھے مگر خالدؓ نے انکار کیا کہ ان لوگونکی بنسبت تو آمادہ قتل ہوئے اور بطلوس کو اسیر کر لیا اور اوس سے کہا اے عدو اللہ تیرے لیے میرے پاس امان نہین ہے ہان مگر اوس صورت مین کہ تو اسلام لاوے وبعد ازان بطریقونمین سے جو جو بڑے سرکش تھے اونکے سر تن سے اوتار دیے اور حملہ

ابن الفضیلی

فتح ... بطلوس

سپاہ رومی سے اس معرکہ مین تقریباً تین ہزار آدمی مارے گئے اور مسلمانون مین سے اوس شبکو اندرون شہر قریب بارہ
اور روانہ دون پہاور نزدیک قصر کے سب ملاکر یکصد و ہشتاد و چہار مرد کام آئے اور اوسوقت امیر غانم بن عیاض
و دیگر امرا جو آگئے تو اونکے آگے بطلیوس بدحاصل ہوکر با عاجزی امان مانگنے لگا اور امیر غانم نے اونپر نرمی
[illegible] کی اور اوس سال مین بطلیوس بھی دریافت [illegible] لحاجت تمام پیش آیا اور درباره امان ہی کے
[illegible] پر غالب ہوئی یہانتک کہ اوسنے [illegible] کیا اور [illegible] کہ ایک لاکھ مثقال [illegible]
یعنے [illegible] سرخ اور ایک لاکھ اوقیہ نقرہ سفید یعنے [illegible] دمشق کندم [illegible] جملہ اشیا ہر سال آئندہ
جزیہ سالانہ مقرر کیا ولیکن امیر خالد ان چیزونکی نسبت کوئی بات [illegible] انہی نعوہ اور چھوڑنا بطلیوس کا منظور تھا مگر یکہ
امرا کی راے [illegible] اونکی راے [illegible] امیر خالد کے پاس آئے اور کہنے لگے مَا نَرَاكَ اِلَّا اَشْفَقَ
مِنَّا عَلَيْنَا یعنے ہم دیکھتے ہین کہ آپ ہمسے زیادہ تر ہمپر شفیق ہین اور ہمسے زیادہ آپ ہمپر خائف ہین مگر ہماری
راے یہ ہے کہ ہملوگ اسی شہر مین خیام برپا رکھین اور [illegible] خیام کرین اور آپ یہ حال بخدمت خلیفہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے لکھ بھیجیے اور اس سگ کو اور [illegible] تو [illegible] جواب [illegible] حکم مقید [illegible] چنانچہ خالد
نامہ لکھا اور اوسمین سارا ماجرا مندرج کیا جب یہ نامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچا تو اونہون نے اوسکا جواب
اس مضمون سے لکھا کہ تم اوس سے عہد واثق لے لو اور بقول و قسم اوس سے اپنا امن مستحکم کرلو اور جن اشیا پر وہ مصالحہ
کرتا ہے اوسکو قبول کرو اور اوسکو چھوڑ دو اور جو لوگ الخیانت النمایت پناہ لیتے ہین اونکو بھی پناہ دو اور اگر تم ایسا
نکروگے تو اہل صعید تمسے نفرت و کراہیت کرینگے چنانچہ جب یہ جواب آیا تو خالد نے موافق حکم کے عمل تو کیا مگر دل اونکا
بطلوس کیطرف سے مطمئن و ایمن نتھا آخر بعد لکھوا لینے اقرارنامہ و توثیق مراتب شرائط کے اوسکو اور اوسکے بطارقہ کو
چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ مسلمانون مین سے سواے قابض مال یعنے سواے محصل و تحصیلدار مال جزیہ کے اور کوئی اونمین
بود و باش نکرے غرضکہ بعد انعقاد ان شروط کے اہل اسلام سب بیرون شہر نکل گئے اور اوسکے پاس یہ اشخاص باقی
رہگئے مثل فضالہ بن زید السلمی و عون بن ساعدی الکندی و معصوم بن سعید الجہنی اور دو سو سوار صحابہ جرار سے
اور بطلوس نے اپنا یہ معمول کیا کہ ہر روز سوار ہوکر لشکر اسلام مین ہر ایک امیر کے پاس آمد و رفت کرتا تھا اور اونکو
بطور ہدیہ کچھ پیشکش دیا کرتا تھا یہانتک کہ لشکر اسلام مین کوئی امیر ایسا باقی نرہا کہ جسکو اوسنے اپنی تحفہ ہدایا سے
شاد و خوشدل نکیا ہو مگر خالد و فضل بن عباس و مقداد و عبدالرحمن بن ابی بکر و زبیر بن العوام یہ لوگ اوسکی طرفسے
اطمینان نرکھتے تھے پھر اسیطرح یہ لوگ وہان دو مہینے مقیم رہے اور اس عرصے مین بطلوس نے رسد و خزانہ وغیرہ
یا محتاج اپنا جمع کرلیا بعد ازان اوسنے اپنے اکابر قوم سے جس جس پر زیادہ تر وثوق و اعتماد رکھتا تھا بلواکر درباره
قتل مسلمین و براے عہد شکنی با صحابہ میامین کے مشورہ کیا جب رات ہوئی تو اوسنے ہنگام غفلت یعنی جب امرا و صحابہ

جو جوانی شہر مین مقیم تھے سونے لگے تو ہزار بطریق سے جاکر اونپر ہجوم کیا اور اونکی مشکین باندھ لین اور اونکے مُنہ مین ڈھاٹا باندھ دیا اور ڈاٹ اکا دی کہ غل نکر سکین اور اونکو سوتے ہوے خبر نہوئی تھی مگر جبکہ اس حال سے اونکے سینونپر تلوار دھری گئی پھر اونکو بیچ شہر مین لیجا کر قتل کرنے لگے اوسوقت واقعہ عظیم برپا ہوا اور خالدؓ مع اپنے اصحاب کے وہان سے بعید پڑے تھے اور نہر پر سوتے تھے تو صدا سُنکر بیدار ہوے اور کہنے لگے دُهِينَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنے برب کعبہ کہ ہم مبتلاے مصیبت ہوے پھر دفعتہ وہ سوار ہوئے اور اونکی زوجہ بھی مع دیگر نسوان سوار ہوئین اور اون عورتون نے قتال شدید کیا اور وہ دشمن خدا بطلوس داہنے بائین ہاتا ہوا حملہ کر رہا تھا اور لوگ بکثرت قتل ہو رہے تھے اور رات بہت تاریک تھی اور خالدؓ کہتے تھے ای قوم کیا مین تم سے نکہتا تھا مگر تمنے خالدؓ کی نسنی یعنے بطلوس کے چھوڑ دینے مین تمنے میری بات نمانی اور اوسوقت ضرار بن ابی سفیان نے اور اونکے بھائی ہبار ومیسرہ بن مسروق وفضالہ بن عبد شمس وعقیب بن یعقوب وعبادہ بن تمیم وحنظلہ الکنانی وغیرہ نے جو وہان ایک ٹیلے پر جاکر پناہ لی تھی جب دیکھا کہ طائفہ روم نے مسلمانونکو ہر جگہ سے گھیر لیا اور بقتال شدید قتل کر رہے ہین تو زیاد اوس ٹیلے سے نیچے اوترے اور اونکے پیچھے اونکے اصحاب تھے ناگاہ ان سبھونکو بھی رومیون نے گھیر لیا اور انکے گرد اسطرح احاطہ کر لیا جیسے کسی جگہ کو دیوار سے گھیرتے ہین اور زیاد وغیرہ اصحاب کو شہید کیا رحمہم اللہ اور اسوقت نسیبۃ الانصاریہ وام ابان واسما بنت ابی بکر ونعامہ بنت المنذر او مثل انکے دیگر نسوان شجاعت نوامان نے مردانہ وار قتال شدید برپا کی اور اس ہنگامہ مین ایک جماعت مسلمانونکی قتل ہوئی اور اوس آن امیر خالدؓ اون اشقیا پر ایسا حملہ کر رہے تھے کہ صف میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر اولٹ رہے تھے یہان تک کہ وہ اور دیگر امراے لشکر اسلام دشمنون پر غالب آئے اور اونکو باب قلعہ تک بھگا لیگئے اور اونمین سے ایک مقتلہ عظیمہ قتل ہوئے اور وہ دشمن خدا بطلوس مع اپنے اصحاب کے بھاگ کر قلعہ مین گھس گیا اور دروازے بند کر لیے اور جب صبح ہوئی تو اوسنے لوگونکو براے احضار اون ماسورین کے حکم کیا جو اندرون سور حصار محصور تھے یعنے فضالہ بن زید وغیرہ دو سو سوار جو درمیان شہر مقیم تھے اونکو طلب کر کے برج پر چڑھوا دیا اور سطحہ برج پر اونکی گردنین مارین کہ وہ سب شہید ہوے رحمہم اللہ یہ حال دیکھکر مسلمانون پر نہایت شاق ہوا اور جو کچھ اوس دشمن خدا نے صحابہ کے ساتھ کیا سخت دشوار گذرا بعد ازان خالدؓ و بقیہ امرا و اصحاب جا معرکہ پر آئے اور شہیدونکی لاشین وہان پڑی ہوئی دیکھین اور زیاد بن ابی سفیان رحمہ اللہ کو جو پایا تو اونکے بدن مین بیس زخم سنان او چالیس ضرب شمشیر کی دیکھکر خالدؓ اور امرا و اصحاب زار زار روئے اور اسیطرح اونکے بھائی ہبار کی نعش دیکھی تو اونکے سر مین بیس ضرب شمشیر کی نظر آئی اور ایک ضربت جو کہ ران پر پڑی تھی تو ران کٹ گئی تھی اور اوسوقت خالدؓ نے براے زیاد خصوصًا و براے سائر شہدا عمومًا ان ابیات سے مرثیہ خوانی کی تھی

شعر مُقَامِي دَمْعِي كَالسَّحَابِ تَهْمَعُ ✽ وَقَلْبِي مِنْ فَقْدِ الْاَحِبَّةِ يُفْجَعُ ✽ واظلمت الدُّنْيَا عَلَى نُورِ عَيْنِي
وَكَادَ فُؤَادِي بِالْجَوَى يَتَقَطَّعُ ✽ لِفَقْدِ زِيَادٍ اَخُوفُ الْبَيْنِ مُفْجِعِي ✽ وَعَاتٍ هَوَى اِلَى حِينَ عَايَنْتُ مَصْرَعِي

لقد كان في نحو المهامه صائلا ❊ يزلزل اركان العدى ويشعشع ❊ وقد كان مقدام الفوارس كلها
بكل مكان للاعادي مقمع ❊ لحى الله يوما فطرته مقلتي ❊ واجفانها من اعين الدمع تدمع
ابا سيدا من آل هاشم لم تزل ❊ له رتبة بالمجد والجود ترفع ❊ لعز علينا ان نراك معفرا
وراسك من فوق الجنادل يسفع ❊ بجانبك الهادي اضحى امسيرا ❊ طريحا على راس الثرى وهو مطبع
الا لعن الرحمان بطلوس وقومه ❊ العنه مع كل قوم يجمع ❊ لقد غدرا سادات من آل هاشم
نجوم واقمار على الناس تطلع ❊ یعنے میرے ہموم وغموم نے اشک میری مانند ابر کے برسائی اور روان کیے اور
قلب میرا مرگ احبا سے فزع وزاری کرتا ہے میرے اشک کی ثوران وہیجان نے مجھپر عالم سیاہ کر دیا اور قریب تھا کہ دل میرا
اندوہ وغم سے پارہ پارہ ہوجائی باعث مرگ زبیر کے اندوہ جدائی نے میرا کلیجہ جلادیا اور میری عقل صواب اندیش جاتی رہی
جب مینے مصرع ومقتل شہدا کا مشاہدہ ومعائنہ کیا ہر آئینہ وہ زبیر دریائی موجزن مین غوطہ زن تھا یعنے معرکہ عظیم
مین حملہ آور تھا اور ارکان بنیان اعدا کو زلزلہ مین لاتا تھا یعنے دشمنونکی جمعیت کو پریشان کر دیتا تھا اور وہ سائر شہسوارونکا
هراول ومقدم الجیش تھا اور ہر جگہ مین دشمنونکا خانہ برانداز تھا ہلاک کرے حقتعالے اوسدن کے تئین کہ جسدن کو مقلہ یعنے
بیضہ میری آنکھونکا پھر دیکھے اور پلکہائی چشم چشمہ سرشک سے اشک فشان ہوئین ای وہ سردار آل ہاشم کے کہ ہمیشہ رتبہ اوسکا
مجد وجود سے برتری پر ہے شاق ودشوار ہے دیکھنا ہمارا تیرے تئین خاک وخون آلودہ پڑا ہوا اور حالت مین کہ سر تیرا بالاے
سنگستان خستہ ہے اور تیرے پہلو مین تیرا بھائی ہمادی درخشان وتابان ہے بالاے زمین پڑا ہوا ہے اور وہ آغشتہ بخون ونقش
زمین ہے خدا لعنت کرے بطلوس پر اور اوسکی قوم پر اور مین لعنت کرتا ہون اور کرونگا ہر قوم کے ساتھہ جہان کہین وہ
جمع ہونگے کہ ہر آئینہ اوس شقی نے عہدشکنی کی اکابر اولاد ہاشم سے جو ستارے اور آفتاب وماہتاب ہین کہ کافہ خلق پر طالع
ولامع ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وبعد ازان مسلمانون نے اون قتیلون پر جو امرا لشکر وجوانمردان دلاور سے
شہید ہوئے تھے باتم ماتم وشیون تمام بکا وگریہ کیا اور نعشہائی شہدا کو جمع کر کے اوپر نماز جنازہ پڑھی اور بجانب انکے گور
قبرون مین اونکو دفن کر دیا اور وہ سب ہشتاد امرا اور سہ صد ہفتاد مرد صحابہ وغیرہ تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
وبعد ازان مسلمانون نے وہان تین برس قیام کیا اور اوس نواح وسواحل پر تاخت وتاراج کرتے رہے اور اسی عرصے مین
قعقاع بن عمرو وہاشم وابو ایوب وعقبہ بن نافع الفہری باد وہزار سوار بطرف حدود دیرقہ کے گئے اور بعد تاراج کے واپس آئے
یہ ایک منجملہ آثار فتح مغرب کے تھا وبعد ازان جبکہ زمانہ حصار ومحاصرہ کا اہل بہنسا پر طول بکشید ہوا تب سائر اہل اسلام
امیر خالد کے پاس مجتمع ہوئے اور اونسے مشورہ کیا کہ اب اس باب مین کیا کیا چاہیے اور آپکی کیا راے ہے یہ سنتے ہی دفعتہ
عبد الرزاق الانصاری وعبد اللہ بن مازن الداری وکعب بن مالک السلمی وابو مسعود البدری وابو سعید البیاضی اوٹھ کھڑے
ہوئے اور کہنے لگے ای قوم جنہنے راہ خدا مین اپنی جانونکو ہبہ وفدا کیا اور کیا عجب ہے کہ اسلام کے لیے کشایش کار ہو پس

ہماری رای یہ ہے کہ ہم ایک منجنیق بناوین (مترجم کہتا ہی کہ منجنیق جو فلاخن کو چک ہوتا ہی اوس ہی سنگ اندازی
ہوتی ہی اور جو کلان ہوتا ہی وہ آلہ جر ثقیل ہوتا ہی کہ اوس سے کوئی بھاری چیز بالای حصار پہونچا سکتے ہین)
اور تھیلے بنوائے جاوین اور اونمین پنبہ بھرا جاوے اور ہر ایک اپنی اپنی تلوار سپر لیکر ایک ایک روئی کے تھیلے مین
گھس رہی اور جب رات کو دربان ونگہبان سوجاوین اوسوقت یہ تھیلے بذریعہ منجنیق کے ایک ایک کرکے بالاے حصار
ڈالدیے جاوین پھر برای فتح باب معونت منجانب اللہ ہی اور اسیطرح ہی تم قصر شمع کے تئین ملک مصر مین اور دیر نحاس کو
فتح کر چکے ہو اور یونحین جتنے ہمراہی ہین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا تھا چنانچہ یہ تدبیر سنکے سائر مسلمین نے پسند کیا
پھر جب صبح ہوئی تو لکڑیان کاٹین اور منجنیق بنائی اور اوسکے رسن دراز تیار کیا اور تھیلے مہیا کرکے پنبہ سے پر کیا اور
ہر ایک تھیلے مین ایک ایک مرد دلاور مع تلوار و سپر گھس رہا اور رات ہونے تک متوقف رہے و دیگر صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم بعد از کشش منجنیق کے ایک ایک گوشے مین پنہان ہو رہے اور جب اون تھیلیونکو ایک ایک کرکے
پھینکنا شروع کیا تو وہ سب بالای شدر و فصیل و سطح برج پر جا گرے اور اون تھیلون مین ابو مسعود البدری تھے اور
عبد الرزاق اور اونکے اصحاب تھے پھر جب یہ لوگ دیوار قلعہ پر پہونچ گئے تو برج کے نیچے اوترنے لگے ناگاہ اوسکا
دروازہ بند تھا اور مردم نگہبان سب سوئے تھے تب یہ لوگ دہلیز مین درمیان دو دروازونکے اوترے چنانچہ دروازے
مضبوط بند تھے اور وہ لوگ جو پڑے سوئے تھے اون سبکو کبیر قتل کیا اور اونکا جو سردار تھا اوسکے زیر بالین سے
کنجیان دستیاب ہوئین اونکو لیکر فوراً دروازے کھولنے لگے اتفاقاً دوسرا دروازہ جسکی راہ منتہی طرف قصر کے تھی
وہ پتھرون سے مسدود و مضبوط کیا ہوا تھا تب مسلمانون نے چارہ گری پتھر اوکھیڑنے کی کرکے ایک ایک پتھر
اوکھاڑ پھینکا اور وہ دروازہ بھی کھول دیا اور یہ سب کام معونت خداوند عز وجل سے کمتر از ایک ساعت
سرانجام ہوا و بعد ازان صحن پر جب پہونچے اوسکو بھی کھول دیا اور ایک جماعت کو قتل کیا اور ایک جماعت جو بیدار
و ہوشیار ہو گئی تو اوتلوار روکے رہے اور خائف ہوئے کہ مبادا دروازہ ہمسے چھین لیوین اور درمیان ہمارے
اور دروازہ کے حائل ہو جاوین اور وہ دروازہ دیوار شہر پناہ کا یعنی بیرونی دروازہ تھا اوسوقت رومیون نے
غل و شور مچایا یہ صدا سنکر بطلوس بھی بیدار و ہوشیار ہو کر او ہتھیار لگا کر فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوا
اور ادھر صحابہ بھی فی الفور گھوڑون پر سوار ہو کر داخل باب ہوئے اور بطلوس مع بطریقون کے اپنے قصر سے نکلا اور
رومیون نے باب کیطرف رخ کیا اوس روز اون چند مسلمانون میں قتل ہوئے وہ عبد الرزاق و عثمان بن مازن و کعب
بن مائل السلمی تھے کہ یہ لوگ اندرون باب شہید ہوئے راوی رح نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہی قیس بن مازن الجمحی
نے بواسطہ عبادۃ بن سالم السکاسکی کے ابو مسعود البدری سے کہ داخل اون لوگونمین ہین جنہون نے دروازہ کھولا تھا
اور یہ احوال اہل صفت سے نہین ہی اور راوی رح نے کہا مجھے خبر دی سالم بن حامد نے بواسطہ ابی عبد اللہ و ابی محمد الانصاری کے

عبد اللہ العبدری سے اونھون نے کہا کہ ابو محمد الحسنی اس وقائع فتوح کو مباع الفرمی العمری مین شیخ ابی عبد اللہ کے روبرو عرض کرتے تھے جب پہونچے اس مقام تک کہ ذکر فتوح اور فتح باب کا کیا اور یہ بیان کیا کہ لوگ تھیاون مین داخل ہوئے گئے تو شیخ نے کہا اے فرزند یہ امر یون نہین ہے بلکہ جو ابن مسعود سے مروی ہے وہی صحیح ہے اسلئے کہ وہ ایک اون لوگوان مین سے ہے جنھون نے دروازہ کھولا تھا اور عادت پر کہ جب اون لوگون نے لکڑیان کاٹ کر زینہ واسطے چڑھنے کے اسے سو کے ایا کیا آخر وہ دیوار شہر پر چڑھ گئے اور رات ہونے تک متوقف رہے پھر جسوقت رات ہوئی تو اوس زینہ کو دیوار سے لگا دیا اور بیالیس مرد چڑھ گئے اون مین سے یہی ساتون شخص ہین جنکا ابھی مذکور ہوا اور انھین لوگون نے دروازہ کہول دیا تھا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے جب اوسوقت رومی بیدار ہوکر بعد کھلنے دروازہ کے مسلمانون کیطرف حملہ آور ہوئے اور مسلمانون مین سے پہلے جسنے اونکی طرف سبقت کی وہ عبد الرزاق تھے آخر رومیون نے اونکو قتل کیا پھر بعد اونکے وہ لوگ قتل ہوئے جنکا ہمنے پہلے ذکر کیا ہے رحمہم اللہ اور لشکر اسلام نے جب طرف باب کے دھاوا کیا تو اول جو شخص کہ اندرون دروازہ داخل ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور وہ بنالہ و فغان یہ ابیات پڑھتے تھے

یَا اَیُّہَا النَّفْرُ یَوْمَ الْحَرْبِ مِنْ فَزَعٍ ۞ اِذَا اَنَبْتُ اِلَی الْهَیْجَا بِدَ جَزَعٍ ۞ یَا وَیْلَ مَنْ صَنَعَ الْاَدِ صَادِ بِجِدِّ عَنَا ۞ وَنَحْنُ حِرْتُ مِنْہُ الْاَمْکَارِ وَالْخُدَعِ ۞ لَا ضَیْنَنَّ اِلٰہِیْ فِیْ جِہَادِہِمْ ۞ وَقَتْلِ اَبْطَالِہِمْ بِالدُّرُوْعِ وَالدَّرَعِ ۞ یَا وَیْلَ کَلْبِ الْعِدَا الْبَطْلُوْسِ وَیْحَتْ ۞ عَیْنِیْ عَلَیْہِمْ فَارْدِیْہِ اِلَی الْوَرَعِ ۞ عَجَبٌ عَلَیَّ اِذَا مَا الْعُقْبَۃُ ھُنَا ۞ وَاَفْلَقُ الرَّاْسَ مِنْہُ وَھُوَ مُنْقَدِعٌ ۞

یعنے طائفہ جن فریاد و فغان کرتے تھے روز جنگ بیم و ہراس سے جسوقت مین آیا طرف جنگ گاہ کے بغیر اسلئے کہ جزع و ناشکیبائی کرتا ہون ہے ہلاکی ہے اونکے لیے جنھون نے رسد بنایا اسی خدع کرنیکے لیے (رسد کا سپاہ و کمینگاہ) اور ہم لوگ اصل ترجمہ کا مکر و خدع کے ہین ضرور ضرور ہم راضی کرینگے اپنے پروردگار کو اونسے جہاد کرنے مین اور قتل کرنے مین اونکے دلیرونکو باوجودیکہ وہ پامپیر وزرہ پوش ہین ہلاکی ہو واسطے بطلوس سگ دشمنان کے اگر پڑے نگاہ میری اوسپر یعنے میری نگاہ اوسپر پڑی تو بھگا پیجاؤن مین اوسکو طرف ہلاکی کے مجھپر عجیب ہی یعنے میرے لیے عیب و عار ہے جبکہ مین اوسکو زمین پر نہ ڈالون یہان اور نہ پھاڑون سر اوسکا اوسحالت مین کہ وہ ایستادہ ہو پھر بعد طلب ہوا اور بعد اونکے امیر خالد بن ابو عبیدہ آئے اور یہ اشعار بعالم حسرت و افسوس بزبان پر لائے

اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْوَفَا وَالطَّعْنِ بِالْاَسَلِ ۞ وَالضَّرْبُ بِالْقَضْبِ فِی الْہَامَاتِ وَالْقُلَلِ ۞ یَا وَیْلَ بَطْلُوْسٍ کَلْبِ الْبَہْنَسَاءِ اِذَا ۞ لَاقَیْتُہٗ بِطَلِیْقِ الْحَدِّ مُنْعَدِلٍ ۞ اِذَا لَمْ اُذِقْہُ بِکَاسَاتِ الْمَنُوْنِ بِہٖ ۞ فَلَا سَلِمْتُ وَلَا بُلِّغْتُ مِنْ اَمَلِ ۞

یعنے آجکا روز روز وفا اور نیزہ بازیکا ہی اور روز تیغزنی کا یعنے دن تلوار مارنے کا ہے سیدون مین اور کاسہ سرمین ہلاکی ہے واسطے بطلوس سگ بہنسا کی جبکہ مین اوس سے مقابلہ و مقاتلہ کرونگا بشمشیر تیز

ہر گاہ نہ چکھاؤنگا مین اوسکو جام ہای مرگ اوس شمشیر سے یعنی اگر مین اوسکو آب دم شمشیر نہ پلاؤنگا تو مین زندہ نہ ہون
یعنے میری زیست اوسدنکو ہنوا اور اپنی آرزو کو نہ پہنچون وبعد ازان ذوالکلاع حمیری آئے اونہون نے بھی اشعار
رجزیہ پڑہے اِنِّی لَمِنْ حِمْیَرَ الْعَالُوْنَ فِی النَّسَبِ ۞ اَهْلُ النَّدَا وَالْوَفَا وَالْمَجْدِ وَالْحَسَبِ ۞ اُسْدٌ غِضَابٌ سُوْدٌ
جَحَاجِحَةٌ ۞ ذَوِی الْکُمَاۃِ غَدًا فِی الْحَرْبِ بِالْغَضَبِ ۞ اَلْحَرْبُ عَادَتُنَا وَالطَّعْنُ هِمَّتُنَا ۞ وَذُو الْکَلَاعِ اَنَا
عَالِی عَلَی الرُّتَبِ ۞ مَتَی تَذَکَّرَ الرُّوْمُ مَا عَلِمُوْا بِاَنَّ لَنَا ۞ ضَرْبًا مَا یُنْکِیَ الْاَعْضَاءَ وَالْعَصَبِ یعنے ہر آینہ ہم قبیلہ حمیر سے ہون
جو عالی نسب ہین اور اہل ثنا یعنی منزاوار ستائش ہین اور اہل وفا و مجد اور صاحب حسب ہین شیران غضبناک ہین سردار
غالب و بے ترس ہین ہم بہگا دینگے چہت دلیرونکو کل کے روز جنگ اپنی تلوار سے جنگ ہماری سرشت ہے اور تیغ زنی
نیزہ بازی ہماری ہمت ہے اور مین ذوالکلاع ہون عالی رتبہ ہون قطع ہون ہاتہ روم کے یعنے وہ ہلاک ہون
اونہون نے سمجہا کہ ہمارے لیے یعنے ہماری وہ تیغ ہے جو کاٹتی ہے اعضا اور اعصاب کو وبعد ازان زبیر بن عوام
پہونچے تو وہ بھی یہ ابیات پر شکایات پڑہنے لگے یَا بَطْلُوْسُ یَا عِلْجَ اللَّعِیْنَا ۞ وَیَا نَسْلَ الطُّغَاۃِ الْاَرْذَلِیْنَ ۞
اَتَتْکَ حُمَاۃُ دِیْنِ اللّٰهِ حَقًّا ۞ وَاَوْلَادُ الْجِیَادِ الْخَیِّرِیْنَا ۞ خِیَارُ النَّاسِ نَسْلُ بَنِیْ نِزَارٍ ۞
کِرَامًا فِی الْاَعَادِی قَاطِعِیْنَا ۞ اِذَا احْتَبَکَ الْعَجَاجُ بِهِمْ تَرَاهُمْ ۞ یَجُوْلُکَ کَالسِّبَاعِ الضَّارِیِیْنَ ۞
وَلَا مِنْهُمْ جَبَانٌ قَطُّ لَا یَهُوْتُ ۞ وَلَا نَذْلٌ فَتَلْقَاهُ حَزِیْنًا ۞ وَلَیْسَ تَرَی سِوَی مِقْدَامِ قَوْمٍ ۞
اَتَا دَارَ الْحَرْبِ صِنْدِیْدٌ اَمِیْنًا ۞ یعنے ای بطلوس ای سگ لعین اور ای نسل طاغیان ارذال
و ذلیل بنیان تیرے پاس آیا ہے وہ شخص جو حمایت کنندہ دین حق کا ہے یعنے مراد نفس خود اور وہ اولاد خوب نیک نہاد
و اولاد نیکو نژادان برگزیدگان ہے بہترین مردم نسل نبی نزار ہین از روی کرامت و شرافت کے درمیان دشمنان خانہ
بر انداز کے جسوقت گرد اوڑیگی اونکے چلنے کے ساتہ تو اونکو تو دیکہیگا کہ وہ سب گرد تیرے مانند درندگان دوڑنے
والونکے ہونگے اور اونمین کوئی بودا اور نامرد ہرگز نہین ہے و نہ بدحواس اور نہ اونمین کوئی ذلیل و خوار ہے کہ تو اونکو حزین
و عاجز کرکے زمین پر ڈالیگا اور نہین ممکن ہے کہ تو اونکو سوای پیشوای قوم کے دیکہے یعنے تو سوای اسکے نہ دیکہیگا کہ
وہ متقدم قوم ہین مستعد جنگ ہین اور صنادید و سادات امین ہین وبعد اونکے عبد الرحمن بن ابی بکر رض داخل ہوکر یہ اشعار
رجزیہ پڑہنے لگے اَتَیْنَا الْبَهْنَسَا بِکُلِّ قَرْمٍ ۞ شَدِیْدِ الْعَزْمِ فِیْ یَوْمِ النِّزَالِ ۞ وَجَیْشٌ فَاقَ فِی الْاٰفَاقِ غُلْبًا
۞ عَلَی الْاَعْدَا بِطُوْلِ الدَّهْرِ حَالِ ۞ یعنی ہم بہنسا مین آئے بجمعیت تمام اکابر کی کہ وہ سب شدید العزم و سخت زم ہین روز
معرکہ کو اور یہ وہ لشکر ہے کہ فائق ہے آفاق مین از روی غلبہ کے دشمنون پر تا طول دہر اور جولانی کرنیوالی ہین بعد ازان عبد اللہ بن جعفر طیار داخل ہوئے
اور یہ اشعار رجزیہ پڑہنے لگے اَلْیَوْمَ طَابَ الطَّعْنُ فِی اللِّئَامِ ۞ وَالضَّرْبُ فِی الْاَعْنَاقِ بِالْحُسَامِ ۞ وَالنَّصْرُ لِلْاِسْلَامِ بِاهْتِمَامٍ ۞ وَلَمْ اَزَلْ عَنْ سَادَۃٍ اُحَامِی
اَنَا الشُّجَاعُ الْفَارِسُ الْهُمَامُ ۞ وَمُرْدِی الْاَعْدَاءِ فِی الْحِمَامِ ۞ یعنی آج کے دن لعینون پر ہمارے نیزے کا مارنا بہتر ہے اور دشمنونکی گردنون پر ہماری تلوارونکی ضرب ہین

اسلام کی باہتمام و بہت تمام او ہمیشہ اکابر قوم کی حمایت کرتا رہونگا مین شجاع و شہسوار و بلند ہمت ہون اور ہکانیوالا دشمنونکا ہون طرف مرگ کو اور بعد اونکے فضل بن عباس پہونچے اور یہ اشعار رجز پڑہنے لگے ۔ الا انما السادات من ال ہاشم ۞ لیوث کرام ما ضیئی العزائم ۞ لنا شہد الابطال فی کل معرک ۞ ونذکر عند کل اہل المواسم ۞ اذا اشتدت الاہوال واشتبک القتال ۞ فتلقی لنا فی ذلک فعل لنظام ۞ یعنے خبردار ہو کہ البتہ ہم اکابر بنی ہاشم سے ہین جو شیران شیر گیر بزرگ ہمت تھے مردان دلاور ہر ایک معرکہ مین ہماری گواہی دیتے ہین اور ہم ہر ایک موسم یعنے مجمع حج مین ذکر کیے جاتے ہین جب شدت اہوال یعنے سختی جنگ کی اور گرمی ہنگامۂ قتال کی ہوتی ہے اور ہوگی تو پاو یگا تو ہمارے لئے اس معرکہ مین تمام شیرونکا و بعد ازان فضل بن ابی لہب آئے اور یہ ابیات سبابات اونکی زبان پر جاری تھے یخوک یا بطلوس عزمی قد طلب ۞ بجد حسام کالشہاب ذا لہب ۞ یطیر شرار النار من لمعانہ ۞ بید شجاع الخیل ابن ابی لہب ۞ یعنی اے بطلوس میرا عزم بالجزم تیری طرف جستجو مین ہے شمشیر تیز مثل شہاب کی جب وہ تیزی سے دوڑتا ہے ۔ اوڑتے ہین شرارے آتش کے تابش وس حسام بہادر ہاتہ مین شجاع لشکر کے کہ وہ ابن ابی لہب ہی یعنے مین کہ پسر ابی لہب ہون اونکے بعد داخل ہوئے غانم بن عیاض اور وہ ان اشعار سے رجز خوان تھے لا اقسم بخالق الارض والسماء ۞ وما فیہما معناہا البدایع وما یصنع ۞ لا انثنی یوم الہیاج عن العدا ۞ بمہندی الصمصام الا ان قطع ۞ فالویل للبطلوس من سطوتنا ۞ لا فرقن بحد سیفی ما قطع ۞ یعنے مین قسم کہاتا ہون خالق زمین و آسمان کی اور اون چیزونکی جو اون دونونکے درمیان ہین کہ معنی اوسکے بدائع و صنائع الہی ہین کہ روز جنگ دشمنون سے مین نہ ہٹونگا مگر یہ کہ میری شمشیر ہندی فولاد سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہونگی اور بلا کی ہی بطلوس کے لیے ہماری سطوت سے البتہ مین اوسکو پراگندہ کرونگا اپنی شمشیر تیز سے یہان تک کہ انسے جدا و پریشان ہوجاوین گے اور بعد اونکے مقداد بن اسود الکندی آئے اور یہ اشعار رجز پڑھے انا الکندی ولیث الشجاع ۞ واما فی العدا قد طال باعی ۞ وتشہد لی الرجال بکل حرب ۞ وللہیجاء الطبع الطباع ۞ فواثارات عبد اللہ ابنی ۞ علیہ بالبکا جیران ناعی ۞ یعنے مین قبیلہ کند سے ہون اور شیر شجاع ہون ولیکن دشمنون مین میرے دونون بازو کشادہ و دراز ہین تو حال آنکہ سائر مردم ساری جنگ مین میری گواہی دیتے ہین کہ واسطے جنگ کے سرشت میری طبیعت کی ہوئی ہے فریاد ہے ای طالبان عوض خون عبد اللہ میرے فرزند کے جسپر مرحوم جیران گریہ وزاری کرتے ہین و بعد ازان ابان بن عثمانؓ آئے اور یہ اشعار رجز پڑہتے تھے ونحن اللیوث وذو المعروف والکرم ۞ وفی المعامع یوم الحرب ذو ہمم ۞ مجندل العدا فی کل معرک ۞ وقاہرون لہم فی کل مصطدم ۞ لا یعجبنک یا بطلوس جیشک فی ۞ ہذا المقام فعندنا الکل کالرخم یعنے ہم لوگ شیر ہین و صاحبان نیکوکار و اہل کرم ہین اور سختیون مین روز جنگ صاحب ہمت ہین دشمنونکے ڈالنے والے ہین بیچ ہر گزندگاہ کے یعنے ہر معرکہ مین اور قہر کرنے والے ہین اور نیز بیچ ہر جنگ گاہ کے اے بطلوس تجکو عجب دکہ مین نڈالے لشکر تیرا بیچ اس مقام کے کیونکہ ہمارے

تمام انبوہ کثیر ہے (واضح ہو کہ تیسری بیت کے مصرعہ ثانی کا آخر رکن زحم جو بمعنی انبوہ مردم ہے تو بجای اوسکے رخم بمعنی
کرگس مردارخوار بھی درست ہے ورنہ بصورت ثانی مصرعہ اسطرح ہے کہ بس ہمارے نزدیک وہ ساری جماعت تیری مانند
کرگس مردارخوار کے ہے یعنی ذلیل و خوار ہیں) بعدازان مسلم بن عقیل یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے داخل ہوئے ؎

شعر ضنانی الحرب السحر الطویل ؞ وقلقنی التسہد والعویل ؞ وثارات جعفر مع علی ؞
کثارات المجد بنی عقیل ؞ ساقتل بالمہند کل کلب ؞ عسی فی الحرب ان تشفی غلیل ؞

یعنے رنجور کیا ہے مجکو جنگ نے اور بیوائی طویل نے اور مجھے قلق میں ڈالا ہے شب بیداری نے اور صدای گریہ مردم نے
اپنے قتلے پر بس فریاد ہے ای طالبان قصاص جعفر و علی کے اور مثل اون بزرگ طالبان خون اولاد عقیل کے بالفعل
مین قتل کرونگا اپنی تیغ ہندی سے ہر سگ کافر کو اور عنقریب ہی کہ مین حرب مین اپنے جوش خاطر کو تشفی دونگا اور اپنے
دلکی پیاس بجھاؤنگا اور بعد اونکے داخل ہوئے شرحبیل بن حسنہ و بعد اونکے قعقاع بن عمرو التمیمی اور بعد اونکے مالک اشتر
اور بعد اونکے عبادۃ بن الصامت اور بعد اونکے ابوذر الغفاری اور بعد اونکے ابوہریرۃ الدوسی اور اونکے بیٹے عبدالرحمن و
و بعدازان معاذ بن جبل و بعدازان شداد بن اوس و بعدازان قیس بن ہبیرہ و بعدازان عقبۃ بن عامر و بعدازان ابودجانہ
الانصاری بعدازان جابر بن عبداللہ بعدازان براء بن عازب بعدازان نعمان بن بشیر و بعدازان سعید بن زید جو ایک عشرہ
کرام سے تھے یعنے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین اور ان بزرگوارونکے پیچھے لگے ہوئے انصار بھی آئے و
بعدازان رومی نکلے اور قتال شدید برپا کی اوسوقت ایک گروہ امراء لشکر اسلام سے مثل زبیر بن العوام اور پسر عبداللہ
اور عبدالرحمن بن ابی بکر وغیرہ کے بجانب باب البحر تاخت آور ہوئے اور بہت سخت لڑائی لڑی اوسی ہنگامے مین
عبدالرحمن اور زبیر اوسی باب کیطرف آگے بڑھ گئے اور رومی بالای سور و فصیل حاضر تھے اور زبیر نے اپنے گھوڑے
سے اوتر کر دو رکعت نماز پڑھی اور اوپر سے پتھرونکی بوچھار تھی مگر وہ جگہہ سے نہ ہٹتے تھے یہانتک کہ رات ہوگئی و بعدازان
زبیر مع فضل و عبدالرحمن کے زیر باب جا پہونچے اور رسیان کنگرونمین ڈالکر برج پر چڑھ گئے اور دربانونکو قتل کیا اور
کنگرے گرا کر پھاٹک کھول دیا اور اوسیوقت شرحبیل بن حسنہ و فضل بن عباس و ابوذر الغفاری و ابوالدرداء
باب قندوس کیطرف حملہ آور ہوئے اور مسیب بن نجبۃ الفزاری و قعقاع بن عمرو و امیر غانم بن عیاض باب جبل کیطرف
تاخت آور ہوئی اور اون سبنے دروازے کھول دیے اور جنگ عظیم برپا کی اور رومیون نے بھی بڑی جانبازی کی اور موت کی لڑائی لڑے
یہانتک کہ آفتاب نکلا اور دن چڑہا اور بطلوس بھی سخت لڑائی لڑا اور بہت سے مردان کار کو قتل کیا اور بسیار دلاوران
کارزار کو زمین پر ڈالا اور اوسوقت ہر ایک کوچہ و بازار اور شارع عام مین اور درمیان ہر ایک در و بام کے لڑائی پڑی تھی اوسوقت
خالد بن ابولیلی نے بلکر ایک نعرہ مارا اور کہا وا انا ثارات سلیمان یعنی فریاد ہے ای طالبان خون سلیمان کے یہ کہکر ایک ایسی برچھی کاری
بطلوس کے سینے مین ماری کہ انی اوسکی پشت سے پار ہوکر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گرکر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا

یہ احوال دیکھکر رومی پست پا ہوئے اور بعد ہر موقع ملا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا چنانچہ بہتون کو قتل کیا اور کتنون کو اسیر کرلیا اور تمام مال و اسباب اونکا لوٹ لیا اور اوس روز رومیون سے تین ہزار آدمی اندرون شہر مارے گئے اور بیس بطریق نامی قید ہوئے اور اوس روز خالد ابن الولید یہ ابیات مشتملبر واقعات انشا کرتے تھے

وبالبهنسا الغرا ابيدت جيوشنا ؞ ثلاث سنين بابها ليس يفتح ؞ ثمان الاف كان عد جيوشنا
؞ وكل همام من ثمانين يرجح ؞ فما فتحت الا وقد صار جيشنا ؞ ثلاثة الاف عددا نتمسح
؞ ولم ار في ارض الصليب كمثلها ؞ ولا جيشها لما على السور انسرح ؞ ولا مر لي يوم لمثل حروبها
؞ لان بها البطلوس مبجح ؞ وكان له جيش وعدة جيشه ؞ ثمانون الفا ماجد بيد بوشح ؞
وكنا عليها هم ثمانين مرة ؞ يجادعنا البطلوس عنهم فصفح ؞ ثلاث مرار نحن نفتح بابها ؞
وترتد للكفر الدميم ويجنح ؞ وقد تعب الهندي يوم فتوحها ؞ وكلت ايادينا ونحن في الروم ننبح ؞
؞ ندافين الفا قدا فتنها سيوفنا ؞ واكبادنا من حرها النار تقدح ؞ الى ان مددنا البر والبحر منهم ؞
وقد شبعت اسد الفلاة وتكحد ؞ وولت ثلاثون الفا سوارده ؞ وعشرون الفا منهم قد تجرح ؞
فمنهم من قضى ثم منهم من طغى ؞ ومنهم اقوام للموالين روح ؞ وبطلوسهم ذاك النهار قتلته ؞
وقد كان مقدام الجيوش مرجح ؞ فبادرته في الحال حتى تركته ؞ صريعا عليه الغانيات تنوح ؞
وعاجلته في الراس مني بضربة ؞ فاضحى بها شطرين ملقى ومطرح ؞ وعاد بسيف بن الوليد مجندلا ؞
تمر به كل الحوادث تفلح ؞ ولما قتل بطلوسهم صار جمعهم ؞ كماشية اغنام وغاب المسرح ؞
وقد كان في بحر الهياج مقلده ؞ تولى سوايا قومنا منه مرح ؞ فلله ما اعداه قد كان فارسا ؞
يفوق على جيش عظيم ويرجح ؞ وقد فرحت اكبادنا وترممت ؞ لعمرك والاكباد بالنصر تفرح ؞
اقمنا بارض البهنسا بعد فتحها ؞ ثلثين يوما للمساجد نصلح ؞ من البهنسا الاسوان جمعا فتحتها ؞ (الی الاسوان ۱۲)
بعشر شهور بعدها ليس تكلح ؞ وعندي الثلاثون الذي شاع ذكرهم ؞ وكل فتى يا صاح بالالف يرجح ؞
وبلم فتحنا الهند والسند كله ؞ واسيافنا في الغمد تسبح ؞ وفي كل ارض عسكر لكله ؞
يقيمون دين الحق والحق يوضح ؞ وهذا كلام ابن الوليد يجري ؞ فلن سامعا مغنى الذي لك اشرح ؞
؞ فما مثله في معمع الحرب سيدا ؞ ولا مثله في جوهر النظم افصح ؞
؞ ومن بعد ذا صلوا على اشرف الورى ؞ نبي له كل البرية تمدح ؞
؞ عليه سلام الله ما لاح بارق ؞ وما غرد القمري اذا الصبح لوح ؞
؞ واصحابه والال والعترة التي ؞ اقاموا الدين الله والمشرك زحزح ا ؞

بہنسا ہی غزا ور وتن مین ہمارے لشکر ہلاک ہوئی یا یہ کہ بہنسا مین ہمارے لیے غزا و مصیبت ہوئی کہ ہماری بہت سی لشکر تباہ ہوئے
تین سال تک کہ دروازہ اوسکا نہین کھلا یعنی تین سال تک فتح نہین ہوئی آٹھ ہزار ہماری لشکر کا شمار تھا اور آدمیون سی ہر ایک جوانمرد ہنشاد
مردی پر تیغ و غلبہ رکھتا تھا چنانچہ فتح ہو ئی مگر یہ کہ فوج ہماری ہمکین تین ہزار شمار مین باقی رہگئی کہ وہ بالائی زمین روان یعنی زندہ ہین
یعنے سرزمین صلیب یعنی ملک مصر ممالک نصاری ہین مثل بلد و قلعہ بہنسا کی اور کوئی ایسی جگہ نہین دیکھی اور نہ یہانکا سا لشکر دیکھا
جبکہ وہ دیوارہائی شہر پناہ یعنے فصیلا پر چھوٹے ہوئے دوادوش کرتے تھی اور ہمپر کوئی روز مثل جنگ بہنسا کی نہین گذرا کیونکہ
یہان بطلیوس سا شیر وسط لشکر و نمین گھس جانے والا تھا اور اوسکی پاس لشکر استعد تھا کہ شمار اوسکی لشکر کا ہشتاد ہزار تھا کہ وہ سب
آراستہ بسلاح تھے اور ہمنی اونپر ہشتاد بار غلبہ و حملہ وکیا اور ہر بار وہ اونکی طرفسی ہمسے نزاع کرتا تھا اور دہو کھادیتا تھا یعنی ہمکو غافل کرکے
ہمپر لشکر کشی کرتا تھا فیصفح مسر و نکنا ہ لیجاتا تھا اونکل جاتا تھا یا فیصفح یعنے ہم اوسکو دفع کردیتے تھے اور تین مرتبہ ہمنی باب
بہنسا کو فتح کرلیا اور ہر مرتبہ اہل بہنسا کفرہ روم کیطرف پھر جاتی تھے اور پہلو تہی کرجاتی تھے ہماری تیغ ہندی آہن کی ایسی بازیگری
کی روز فتح بہنسا کی کہ ہماری ہاتہ تھک گئی کیونکہ ہم روم کو ذبح و قتل کرتے تھی اونکی تیس ہزار کو ہماری تلوارون نی فنا کیا اور بیچ ہمارے
حرارت شمشیر یا حرارت جنگ سی ایسے آگ ہوگئے تھے کہ اوس سی اوگ سلگائی جاوی یہانتک کہ ہمنی اونکے گوشتو نسے وحشت پاٹ دیے
اور دریا بھر دیے تھی کہ درندگان صحرا اونکی گوشت کھاتی کھاتی سیر و آسودہ ہوکر ستی سی نہاتے تھے اور اونکی تیس ہزار باقیماندہ بیس یا
ہوکر متفرق و پراگندہ ہوگئے اور بیس ہزار اونمین سی مجروح ہوگئے تھے پھر انمین سی بعضے مرگئے اور بعضے طاعی و سرتاب ہوئے اور انمین سے
ایک تیم و اسطے موالی و صحاب کی موجب راحت و آسایش ہوئی یعنی اونکی خدمتگذاری مین آئی اور اونکے بطلوس بادشاہ کو ہمنی اوسی فور
قتل کیا مبر آینہ وہ اوس لشکر کا مقدم الجیش اور سب سے غالب تر تھا چنانچہ مینے فوراً اوسپر حملہ کیا یہانتک اوسکو زمین پر ڈالا
اور وہ پڑا ہوا تھا کہ اوسپر گانے والیان نوحہ کرتی تھین اور عجلت کی مینے اپنی جانب سی اوسکا سر کاٹنے مین بیک ضرب کہ وہ اوس
ضرب سی دو ٹکڑے ہوگیا زمین پر پڑا ہوا اور خون مین لوٹتا ہوا اور وہ ہوگیا وہ ضرب شمشیر ابن الولید سی ٹکڑے ٹکڑے زمین پر پڑا تھا
مثل سنگریزہ کی کہ اوسپر تمام حوادث گذر گئے اور وہ مغز سر سے باہر نکلا ہوا پڑا تھا اور جبکہ بطلوس بادشاہ اونکا مارا گیا تو وہ
سب مانند اوس گلہ غنم و گوسپند کے ہوگئے جسکا شبان چرواہا غائب ہوجاتا ہے یعنے بطلوس کے مارے جانے سے جمعیت اونکی
پریشان و پراگندہ ہوگئی اور حال یہ تھا کہ وہ بطلوس بحر متواج حرب مین مغلغل یعنے تشنہ جنگ یا متعلقل یعنی شور انداز تھا چنانچہ اللہ
جماعات ہماری قوم کی اوس سے صرح و تجبر کرتے ہوئے پھرے پس کیا ہی وہ دشمن تھا خدا کا اور تھا وہ ایسا شہسوار کہ فائق
تھا لشکر عظیم پر اور غالب تھا اور حال یہ ہے کہ اوسکے مارے جانے سے دل ہماری فرخناک و ترنم سرا ہوئے اور قسم ہے زندگانی کی
کہ سبکے دل اس فتح و ظفر سے فرحت اندوز ہین چنانچہ بہنسا مین بعد اوسکی فتح کے ہمنے ایک مہینا قیام کیا بنا بر بنا و تعمیر
مساجد کے و بعد ازان طرف سرزمین صعید کے ہم بہت جلد روانہ ہوئے بجمعیت دو ہزار سواران صحابہ نیزہ دار کے بہنسا سے
اسوان تک تمام ہمنے اوسکو فتح کرلیا دس مہینے مین بعد ازان وہ ناپدید ہوگیا یعنے مسمار ہوگیا اور ہمارے سات تیس مرد

ایسے ہین جنکا ذکر مشہور ہے اور ہر ایک جوانمردی صاحب ہزار مرد سے غالب ہی اور صلاح [illegible] مرم ہے یعنی امیر صاحب (ا
اور ہماری خبر فتح تمام ہندوستان تک پہونچی ہے اور تلوارین ہماری نیام مین تسبیح خدا کی کرتی ہین اور ہر ایک سرزمین پر
جہان کہین فتح ہوئی ہمنے ایک ایک لشکر چھوڑ دیا یعنے تعینات کر دیا ہے تا وہ لوگ دین حق قائم کرین وہان انکا حق خود واضح
تر ہے اور یہ سب کلام ابن ابولید کا ہے جو جاری ہوا تو سامعین تمام ہمتن کا جہ یعنے تعجب سے [illegible] کی خوش ہوئے کہ وہ جنگ مین
کوئی مثال اوسکا مقدار نہین ہے (مراد نفس خود) اور نہ مثل اوسکے جو نظم مین کوئی شعر کہتا ہے وبعد ازان درود و سلام بھیجو
بہترین خلق پر کہ وہ بھی ہین کہ تمام خلق اونکے لیے [illegible] ہین یعنے اونکیطرف میل و امید رکھتے ہین اور [illegible] سلام خدا کا جب تک برق
درخشان ہے یعنے ہمیشہ اور جب تک قمریان ہنگام ظہور صبح کے آواز کو گلو مین حرکت دیتی ہین یعنے حق سرہ بولتی ہین اور
درود اونکے اصحاب اور آل حام و عترۂ خاص پر جنہون نے دین خدا کو قائم کیا اور اہل شرک کو مغموم و دور کیا راوی نے لکھا
وبعد ازان اہل اسلام مکانون پر چڑھ گئے اور اندر عسکر روم وغیرہ کو اونکے گھرون [illegible] قتل کرنے لگے یہان تک [illegible] کرتے
کرتے اونکے بازو شل ہوگئے اور تمام کوچون اور نالیون مین خون بہتا تھا اور [illegible] ہین تمام لاشین پڑی تھین
اوسوقت قوم نصاری و قبط گھرونسے باہر نکلے اور رو رو کہتے تھے کہ ہم تو تمہارے ذمی ہین اور [illegible] تجارت پیشہ
اور بازاری لوگ ہین اور ہم سب اپنی امور مین مغلوب و عاجز ہین [illegible] اب تم
ہماری دلداری اور ہمپر رحم کرو خدا تمپر رحم کریگا چنانچہ خالد رضی اللہ نے ارادہ کیا کہ [illegible] ویسا ہی [illegible] اونکے
ساتھ کیا گیا یعنے اونکے سردارونکی طرح انکو بھی قتل کرین [illegible] امیر [illegible] خالد کو اس ارادے سے مانع ہوئے
اور کہنے لگے یہ لوگ اب ہماری رعایا ہوگئے اور انمین کوئی توانا و زور آور باقی نہین [illegible] آخر اون سبکو چھوڑ دیا اس شرط پر
کہ جو لوگ رومیون مین سے بھاگ کر غارون مین یا خمون اور [illegible] مین چھپے ہون اونھین ڈھونڈھ کر بتا دیوین اور جو لڑائی
باب شرقی سے یا نہر مین تیر کر نکل گیا ہو اون سبکو گرفتار کرا دین چنانچہ اوس روز اسیطرح تلاش کر کے بہتونکو قتل کیا
جب دوسرا دن ہوا تو نجارون کو بلوا کر عرابہ یعنے چھکڑے بنوانے تاکہ اوسپر لاشین مسلمانون کی [illegible] جاوین اور
حوالی شہر سے بیل وغیرہ دواب گاڑی کھینچنے والے منگوا کر زمینداروں کاشتکارونکو لاشین اوٹھوانے اور لدوانے پر
مامور کیا تب قبرین کھدوا کر ایک ایک قبر مین چھ چھ آٹھ آٹھ دس دس لاشین رکھنے لگے اور اونکو انھین کے خون مین
و خون آلودہ لباس مین رکھتے تھے رحمہم اللہ اور اونپر ریگ ڈالنے لگے یہان تک کہ وہ سب ایک تودہ سا ہوگیا پھر اوس
ٹیکرہ گورستان پر قبرون کے آثار ظاہر کر دیے اور پتھر کی تختیون پر اونکے نام کندہ کر کے اونکی قبرون مین ڈال دیئے و
بعد ازان متوجہ ہوئے طرف مقتولین اہل بلد کے تا انکو اونکے اہل و اقارب کو مامور کر دیا کہ اونھون نے اپنے قتیلون کو دفن
کر دیا اور اوس روز اوس معرکہ مین جملہ اہل اسلام جو شہید ہوئے چار سو مرد تھے سوا [illegible] مشاہیر مین سے
تھے مثل عامر بن فرقد و عبداللہ بن سعید و عبداللہ بن حرملہ و عبداللہ بن النعمان [illegible] الانصاری و

وعبد الرحیم اللخمی وابو حذیفہ الیمانی وابو سلمۃ الثقفی وابو دیاد الیربوعی وابو سلیمان الدارمی وابن ابی دجانۃ الانصاری وابو العلا الحضرمی وابو کلثوم الخزاعی وابن مسعود الثقفی وہاشم بن نوفل القرشی وعمارۃ بن عبد الدار الزہری و مالک بن الحارث وابو سراقۃ الجہنی اور باقی سب مردم مختلط تھے اور تمارونکے بازار مین بیس مرد جو شہید ہوئے وہ وہین دفن کیے گئے اور صابون بازار مین جماعت کثیر کا مشہد ومدفن ہے اور قریب بازار عطارونکے ایک جانب مین چالیس قبرین بنی ہین اور قریب بحر یوسفی متصل دیوار شہر پناہ کے ایک انبوہ کثیر دفن ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین اور راوی نے کہا کہ جب وقت اہل سلام اپنے شہیدونکے دفن سے فارغ ہوئے تو قصرہاے بطلوس پہ چڑہ گئے ومکانات بطارقہ ومحلات ارباب دولت وخانہاے نواب سلطنت مین درآئے تو اونمین ظروف طلائی و نقرئی اس قدر پائے جو تعداد وشمار سے باہر ہے اور متاع زیور وخلعت زرتار ودیباے شاہوار وجواہر آبدار اور قالینہاے پشمینہ وبساطہاے حریر ومسندہاے دیباو وسادہاے قاقم وسنجاب بحساب بدست آئی اور بہت سے آدمی جو اشترون پر سوار قریب باب السر یعنے خفیہ دروازہ پر لڑتے تھے تو اون خچرون پر خورجیون مین مال بھی لدا تھا اور اہل اسلام اون رومیون پر غالب آکر اشتران محمولہ مال چھین لیا تھا اتفاقاً ایک خورجی مین دو جانب دو صندوقچے تھے اون دونون مین سنگریزہاے معدنی یعنے اقسام جواہر بھرے تھے چنانچہ مسلمانون مین سے ایک شخص نے دونون صندوقچون جواہر کو بیت المال سے چھ ہزار دینار پر خرید لیا اور اوسکو اپنے خاطر خواہ لاکھ دینار پر فروخت کیا اور بساط یعنے مسند بطلوس جو غنیمت مین لی تھی اور وہ مثل بساط کسریٰ کے تھی کہ تار پود اوسکا حریر وزرتار سے تھا اور اوسکے دور دامن مین دُر والماس ٹکے تھے تو اوسکو شامل مال خمس کرکے روانہ مدینہ کیا چنانچہ وہ بساط حصہ علی بن ابی طالب علیہ السلام مین بمعاوضہ بست ہزار دینار کی آئی یعنے جس سے اونکو اسقدر قیمت ملی اور غازیان لشکر ومجاہدان منظفر غنایم کثیرہ اصناف ظروف طلائی ونقرئی وہ دیگر اشیاے بیش بہاسے متمتع ہوئے اور راوی نے بواسطہ عون بن عبیدہ کے عبد الحمید بن ابی امیہ سے روایت کی ہے اونھون نے کہا کہ بعد فتح بہنسا جب مسلمانون نے قصرہاے بارگاہ وکنیسہاے عبادتگاہ کو منہدم کرڈالا اور کوٹھی کھولکر خزانہ بطلوس کا اور جو کچھ اونمین سونا چاندی وغیرہ اشیاے گران بہا موجود تھا سب نکال لیا اور اوسمین کوئی شئ کسیکے لیے نہ چھوڑی وبعد ازان خالد نے اموال غنیمت درمیان مسلمانونکے تقسیم کرنا شروع کیا چنانچہ سوارونکے حصہ مین دو دس ہزار مثقال سونا اور ہزار ہزار اوقیہ چاندی اور قسم لباس وپوشاک وغیرہ سے اوسقدر ملا کہ بیان سے افزون ہے اور جب امیر خالد رضی اللہ عنہ کنیسہ کلان مین داخل ہوئے اور اوس مین تصویرین اور قندیلین سونے چاندی کی اور پردے حریر زربافتہ اور استادے زرینہ اور ایسی بہت سی چیزین دیکھین تو سب تعجب وحیرت مین آئے اور خالد نے یہ آیت پڑہی مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ مِن وَّلَدٍ الآیہ یعنے حق تعالے نے کسیکو اپنی

والدیت مین نہین لیا کوئی اوسکا بیٹا نہین ہے کسیکو بیٹا نہین کیا پھر خالدؓ نے یہ کلمہ پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور ساری مسلمانون نے صدای تہلیل و تکبیر بلند کی اور بشیر و نذیر پر اعلان درود و سلام کا کیا اور امیر عالم رضنے اوسوقت یہ ایت تلاوت
کی کَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا
اٰخَرِيْنَ یعنی وہ لوگ کسقدر اور بہت کچھ چھوڑ گئے باغات اور نہرین اور مزرعات اور مقامات بزرگ یعنی آرامگاہ وعشرتکدہ
اور نعمتہای فراخ کہ جسمین خوش عیشی و خوش نشتی کرتے تھے سو اسیطرح ہنے اور قوم کو اون سب چیزون کا وارث و مالک کردیا و بعد ازان
مسلمانون نے اوس کنیسہ کو ہدم کرکے بجای اوسکے مسجد سنگی ستونون پر قائم کی اور چھت اوسکی دنتیون سے پاٹی اور وہی جامع اول ہے
پیشتر بنای حسن بن صالح سے یعنے حسن نے بعد اندراس کے اوسکو بطور دیگر بنایا کہ یہ جامع اتبک قائم ہے اور چوب و سنگ وہی
قدیم باقی ہین اور سوای اوسکے اور بھی مسجدین و سور رباطات یعنی سوارونکی چھاونیان بنائین اور رواۃ رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ
عبد الحمید و قیس بن مہرانکے ابو جعدہ سے روایت کی ہے اونھون نے کہا شہر بہنسا مین چالیس رباط یعنے چھاونی تھی اور اونکی مسجدین
یعنے کنیسے بشمار تھی سو صحابہ نے اون سبکو مسمار کرکے اونکے آثار مٹا دیے اور وہان اپنی بود و باش کے لائق احاطی کھینچکر مکان بنائے اور
اوسکے کشادہ راستی رکھی اور امیر خالدرض اور جو لوگ اونکے ہمراہ تھے یکماہ کامل شہر بہنسا مین مقام کیا اور معالم و آثار کفار سے
قسم ابنیہ و عمارات سے مسمار کرکے مساجد و رباطات کی تعمیر و درستی مین مصروف رہے اور اوسی عرصہ مین مال خمس سے
واسطے عمرو بن العاص اور اونکے اصحاب کی بقدر حصہ رسدی کے مع نامہ بھیجدیا اور وہ مصر مین مقیم تھے اور بعد ازان الخمس بنفس نفیس
ابو نعیم الانصاری و فضل بن فضالہ و الی دجانہ کے معہ عریضہ بخدمت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مدینہ کو ارسال کیا
جب انھین لوگونکی ہاتھہ نامہ پاس عمرو بن عاص کے پھونچا تو وہ نہایت شادکام ہوئے پھر عمرو نے بھی عمرؓ کو ایک نامہ مشتمل بر
تہنیت لکھکر حوالہ ابو نعیم کے کیا کہ اسکو بھی ہمراہ نامہ خالدؓ کے پھونچاوین غرضکہ ابو نعیم وہانسے رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اونکی ساتھہ اور
بیس مرد صحابی بھی تا آنکہ یہ لوگ مدینہ مین پھونچکر بخدمت خلیفہ رضی اللہ عنہ کی فائز ہوئی اور اوسوقت جلسہ صحبت مین گروہ صحابہ حاضر تھے
اونکی لیے کاسہای ثرید کی تقسیم ہورہی تھی کہ اوسی عالم شغل مین قاصد جا پھونچے چنانچہ ابو نعیم کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہمکو دیکھا
تو اپنے گلے سے ہمین لگالیا اور روے پر نور و فور مسرت و سرور سے شگفتہ ہوگیا اور ہملوگ بیٹھے اور تناول ثرید مین شریک ہوئے اور وہ
خود بنفس نفیس عصای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تکیہ دیے ہوئے ہمارے بالاے سر کھڑے تھے پھر جب ہم کھانے پینے سے فارغ
ہوئے تو دونون مکتوب نکال کر پیش کیے تب اون دونون نامون کو پڑھکر بکمال شادمانی مسرور و خوشدل ہوئے
او منادی کو حکم کیا اوس نے درمیان قوم کے ندا دی اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ یعنے نماز جماعت کے لیے جامع مسجد مین حاضر ہو
جب لوگ مجتمع ہوئے تو بالاے منبر خطبہ پڑھا اور بعد حمد و ثناے خداوند عز و جل و صلوٰۃ و سلام او پر ختم الرسل صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے اون دونون نامونکو پڑھکر قوم کے تئین سنایا و بعد ازان جملہ صحابہ کو بلوا کر اوسیکو جمع کرکے تمام مال
غنیمت اونھین تقسیم کردیا اور اپنے اہل و عیال کے لیے ایک درہم و ایک دینار بھی باقی نرکھا اور نہ کسی چیز کو قسم لیا سوا غیرہ

سے رکھ چھوڑا اور مجھے ہمراہ لیے ہوئے دولتسرا مین تشریف لیگئے اور وہ خانہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما تھا پھر مجھے
اپنے پاس بلالیا مینے دیکھا کہ اوس گھر مین ایک فرش ادیم یعنے کھال کا جسمین لیف یعنی چھال خرمی کی بھری تھی بچھا تھا
اور تکیہ کلان صوف بھرا ہوا لگا تھا اور ایک کمل اوڑھنے کا رکھا تھا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم سے فرمایا
تیرے یہان تمر وغیرہ کھانیکی چیز سے کچھ ہے اونھون نے کہا اور تو کچھ نہین مگر لبن حامض موجود ہے یعنی دودھ پھاڑا ہوا
پنیر کا یا دوغ ترش تب کہا یہ میرے لئے ہے مگر میری پاس مہمان آیا ہے چنانچہ ام کلثوم نے ایک کاسہ مسکہ اور کچھ
شہد اور روٹیان فطیری غیر خمیری ایک کنیز سے منگواکر بھیجدیا اور مینے اونمین سے کچھ کھایا اور باقی اپنے ہمراہیونکے لیے بھیجا پھر مینے
بطلوس کا احوال بیان کرنا شروع کیا اور حضرت رضی اللہ عنہ یہ ماجرا سنتے ہوئے کبھی تو قتل مسلمین اور امراء لشکر پر روتے تھے
اور کبھی بطلوس کی حال غدر رونہ ہمت پر ہنستے تھے وبعد ازان ہم مسجد مین آئے تو مردم بانبوہ کثیر ہمارے پاس دوڑتے ہوئے
پھوپھی اور اپنے اپنے اہالی واقارب کا احوال پوچھنے لگے ہمنے حال اون لوگونکا جو قتل ہوئے تھے بیان کرنا شروع کیا اور وہ سب
بشور وشیون تمام روتے تھے اور مدینے مین ہر محلے سے آواز بکا وفغان کی بلند تھی اور لوگ پاس علی وعقیل وبنی ہاشم
کے جاکر اونکے قتلے کا پرسا دیتے تھے اور ہم لوگ مدینے مین سات روز مقیم رہے وبعد ازان ہم نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا بنام
خالد کے لیکر مصر کیطرف روانہ ہوئے اور اوس نامے مین خالد کو حکم کیا تھا کہ اب تم بلد صعید پر عزم کرو راوی رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا یہ ماجرا تو ان لوگونکا اور یہانکا یون تھا اور اودھر خالد رضی اللہ عنہ نے فتح سے بعد یکماہ جمیع قبائل سے ایک جماعت
صحابہ کی سرزمین بھنسا مین چھوڑ کر خود با دو ہزار سوار سر صعید کیطرف عازم ہوئے اور وہ صحابہ جو بھنسا مین
چھوڑے گئے تھے وہ ان قبائل سے تھے بنی ہاشم وبنی المطلب وبنی مخزوم وبنی عبدالدار وبنی زہرہ وبنی نزار وبنی جہینہ وبنی
وبنی غفار وقبیلہ اوس وقبیلہ خزرج وقبیلہ مذحج وقبیلہ فہر وقبیلہ طی وقبیلہ خزاعہ اور ان لوگون پر اور شہر بھنسا
اور اوسکے حدود پر مسلم بن عقیل امیر مقرر ہوئے تھے اور ان سب مسلمانون نے اپنے مکانونکے لیے حاطہ گھیر لیا تھا
اور شہر مین بازار مین اور مسکن بنائی تھین اور اکثر صحابہ بجانب بحر یوسفی کے سکونت پذیر تھے اور بحر ہی بطرف غربی ایک
راستہ علیحدہ چھوڑ دیا تھا تاکہ دواب اونکے اودھر سے بحر کو آیا جایا کرین چنانچہ مسلم بن عقیل وہانکے والی حاکم رہے تھے
تا زمان خلافت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پھر اوسی زمانہ مین بعد اونکے والی وہانکے محمد بن جعفر بن ابی طالب
ہوئے اور مسلم وہان سے چلے آئے اور اپنی بعض اولاد وبرادران سے وہین چھوڑ آئے تھے اور خود ہمیشہ مدینے مین
مقیم رہے یہان تک کہ وہ بعہد خلافت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کوفے مین شہید ہوئے اور محمد بن جعفر تا زمان
خلافت علی علیہ السلام وہان قائم تھے اور بعد اونکے حاکم وہانکے علی بن عبداللہ بن العباس ہوئے اور تا زمان
معاویہ وہ وہین قائم رہے اور بعد اونکے بزمان عبدالعزیز بن مروان الاموی کی طاہر بن عبداللہ وہانکے حاکم ہوئے
اور شہر بھنسا مین قریش واشراف جہتہ غربیہ مین رہتے تھے اوسکو حارۃ الاشراف کہتے تھے یعنی محلہ اشراف

اور اسیطرح ایک جمیلہ کا حارہ تھا اور سبب بہنسا فتح ہوا تھا وہ معروف بجنت تھا یعنی تازہ باغ کہ اوسمین اہل بازار و غلامان تمام لیتے فروش باشندگان شہر سے چالیس ہزار مجتمع تھے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت کی حامدین المزیدی والے ابی صالح کے ابن نوفل المرادی سے اوس نے کہا کہ شہر بہنسا مین بایام فتح چار سو آدمی اوس قسم کے تھے کہ صرف ترکاری وغیرہ بیچا کرتے تھے کیونکہ شہر بہت بڑا تھا پھر جسوقت درمیان بنی امیہ و بنی ہاشم کے نزاع واقع ہوئی تو اونمین سے ایک گروہ شہر سے نکل گئے اور کچھ اونمین سے جو مستثنی ہو کر بعہد و سوگند باہم و با مردم شہر کے رہگئے تو اونمین ایک اور جماعت ہو نکلی جا ملی کہ اون سے سلسلہ عمر ہونکا وہان جاری رہا یہان تک کہ زمانہ خلافت بنی العباس مین حسن بن صالح مع اپنے دیگر برادران کے بہنسا مین جا کر مقیم ہوئے اور جامع مسجد قدیم کی از سر نو بنا کی اور بہت سے حجرے اور مسافر خانے بنائے اور وہین مقیم رہے یہان تک کہ وہین مرے رحمہ اللہ راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اب ہم رجوع کرتے ہین طرف سیاق روایت کی کہ جب خالد رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیونکے بحدود بلد صعید پہونچے تو شہر بشہر پے بعد دیگرے تا آخر صعید بانتہای عدن تک فتحیاب فیروزمند ہوئی انتہی فضائل شہر بہنسا باعتبار اکابر شہدا اور راوی نے کہا کہ اس کتاب مین مقصد ہمارا سوائے ذکر فتوح بہنسا کے تھا خاصۃً اسلیے کہ انہین فتحون پر دار و مدار فضایل اکابر شہدا کا ہے و علی الخصوص اسلیے کہ خاک بہنسا مین پانچہزار صحابی مدفون ہین اور فتح بہنسا مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہفتاد مرد بدری تھے یعنی وہ اصحاب تھے جو معرکہ بدر مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضر تھے چنانچہ اونکی زیارت مین اجر عظیم ہے اور وہانکی زیارت کو عراق سے ایک طائفہ ابرار مثل بشر الحافی و سری السقطی و مالک بن دینار وغیرہ گئے تھے اور اقصای مغرب سے ابو مدین و شعیب و ابو النجاح و ابو عبد اللہ وغیرہم آئے تھے اور فضیل بن عیاض نے اونکی زیارت کی ہے اور مروی ہے کہ اقلیم بہنسا ساری زمینون سے برکت مین زیادہ تر ہے اور عمرو بن العاص رض کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بعد مکہ و مدینہ و ارض مقدس و جبل طور کے کوئی سرزمین مبارک سوائے زمین مصر کے نہین ہے اور جا سے برکت وہ ہے جو مصر سے بجانب غربی ہے اور عمر رض نے کہا کہ مراد جانب غربی سے شاید کہ بہنسا ہے اور علی بن الحسن نے کہا کہ سرزمین مصر مین یعنی حسن بن صالح نے بالوجہ التفصیلی یعنی بجانب غربی کوئی زمین مبارک و کثیر البرکات زیادہ تر زمین بہنسا سے نہین ہے اور معمول علی النوبہ کا یہ تھا کہ جب وہ وارد زمین بہنسا ہو کر جانب یعنی زمین مقابر شہدا پر گذر کرتے تھے تو اپنے کپڑے بدن سے اوتار کر برہنہ تن ہو کر ریگ پر لوٹتے تھے اور کہتے تھے تو وہ زمین ہے کہ کسقدر تیری گرد و خاک راہ خدا مین اوڑی ہے اور ابو علی الدقاق جب گذر کرتے تھے زمین مقابر بہنسا مین تو کہتے تھے کہ تو وہ زمین ہے کہ تجھہ مین اعضاے مردان خدا کے ہین اور کسقدر لوگونکے عارض سے عرق محنت راہ خدا مین تجھپر ٹپکے ہین اور کسقدر لوگ فی سبیل اللہ و رضای خدا مین مارے گئے ہین اور لوگون نے حسن بن صالح سے پوچھا کہ نسبت شہر بہنسا کو اور شہرون پر کیا

اختیار و پسند کیا اونھون نے جواب دیا مین کیونکر جاگزین و قیام پذیر نہون ایسے مقام مین جہان روح اللہ و کلمۃ اللہ
یعنی عیسی علیہ السلام جا گیر ہوئے تھے اور اسکے صحرا ئے گورستان پر ہر روز ہزار رحمت کردگار نازل ہوتی ہے اور جب
عبد اللہ بن طاہر حاکم مصر مقرر ہوئے تھے تو شہر بھنسا مین آئے اور جسوقت قریب جبانہ پہونچے تو اپنے گھوڑے سے
اوترکر پیادہ پا چلے اور جو لوگ اونکے ہمراہ تھے وہ سب بھی پیدل ہوئے اور اوس زمانے مین حاکم بھنسا عبد اللہ بن الحسین الجعفری
تھے چنانچہ وہ بھی پاپیادہ ازبرای ملاقات و پیشوائی عبد اللہ بن طاہر کی نکلے اور عند المواجہ عبد اللہ بن الحسین اون پر سلام
کرکے ہمراہ چلے اور جسوقت عبد اللہ بن طاہر وارد جبانہ ہوئے تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم یَا اَحِبَّاءَ الدَّارَیْنِ وَ خِیَرَ الفِرَقِ یعنی
یعنی سلام تپر اے محبوبان ہر دو جہان و برگزیدگان طائفہ جن و انسان و بعد ازان اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر کہنے لگے
کہ ہر آئینہ یہ وہ جبانہ ہے یعنے یہ ایسا دشت مزار ہے کہ ہر روز او سپر سو رحمت نازل ہوتی ہے اور یہ زمین اپنے اہل کو جنت
کیطرف پہونچاتی ہے اور جو کوئی یہانکی زیارت کرتا ہے اوسکے گناہ یون جھڑتے ہین جیسے پتّے روز تند باد درختون سے
گرتے ہین و بعد ازان عبد اللہ بن الحسین جبتک زندہ رہے ہر روز پا برہنہ مقابر مین زیارت کو جایا کرتے تھے یہان تک
کہ وہین مرے رحمۃ اللہ اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک شخص تھا اہل خیر و صلاح اہل بھنسا مین سے اوسکا نام
عبد الرحمن بن ظہیر تھا اوس نے مجھسے بیان کیا کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا اور وہ بڑا خطاکار و زیانکار تھا وہ مرگیا
تو بجانب غربی جوار شہدا مین دفن ہوا چنانچہ ایک رات مین سوتا تھا ناگاہ مینے اپنے رویا مین اوسکو دیکھا کہ وہ لباس
دیبای سبز پہنے ہے اور سر پر تاج مرصع بجواہر دہرے ہے اور اندر ایک قبۂ نور یعنی خیمۂ نورانی کے جلوہ گر ہے
اور اوسکے گرد ایک جماعت ہے کہ ایسے حسن و جمال کے لوگ اور ویسے خوش لباس مینے کبھی نہین دیکھے تھے اور
وہ سب اپنی تلوارین لٹکائے تھے اور وہ شخص ان لوگون کے بیچ مین ہے تب مینے اون لوگون پر سلام کیا اور اوس
آشنا سے مینے خطاب کیا کہ اے شخص مجھے بہت خوش آیا کہ مینے تجھے اس نیک حال سے دیکھا اوس نے کہا اے
فلان مین اوس قوم کے جوار مین آیا اور ایسونکا مہمان ہوا ہون جو دنیا مین بمقتضائے ننگ و عار کی اپنے مہمانونکی حمایت
کرتے تھے تو کیا وہ آخرت مین نار جہنم سے حمایت نکرینگے لہذا انھون نے آمرزگار سے میرے لیئے استغفار
و طلب آمرزش کی کہ عزیز الغفار نے جناب ذات الانہار مین جسمین نہرین جاری ہین مجھے جگہہ دی اور ذو النون مصری
نے کہا مین ہر سال بھنسا مین آکر زیارت جبانہ کی کیا کرتا ہون اسلیئے کہ مینے اسکے فضائل اجر و ثواب کے بہت
دیکھے ہین چنانچہ ایک سال میرے تئین ایک ایسا امر عارض و درپیش ہوا کہ مین وہانکی زیارت کو جانے سے محروم
رہا ناگاہ مین ایک رات کو جو سویا تو رویا مین کیا دیکھتا ہون کہ کچہ لوگ میرے سامنے آئے ہین کہ اون جیسے
حسن الوجہ و خوبصورت و نفیس لباس مینے کبھی کسیکو نہین دیکھا تھا اور وہ اشہب گھوڑون پر سوار اور اونکے
ہاتھون مین سبز علم تھے اور اونکے چہرے نورانی اور عارض اونکے درخشان تھے پھر اونھون نے مجھپر سلام کیا اور کہا

اے ذوالنون تو نے ہمکو امسال وحشت واندوہ مین رکھا اور تو ہماری زیارت کو نہ آیا تو ہم تیری زیارت کو آئے ہین تب مینے اونسے پوچھا آخر تم سب صاحب کون ہو اونھون نے کہا ہم لوگ شہدا ر اصحاب احمد مختار ہین جو بھنسا مین شہید ہوئے اور ہم وہ لوگ ہین جو سرزمین روم مین مسلمانونکی نصرت اونکے دشمنان دین پر کیا کرتے تھے سو ہم تیری زیارت وملاقات کو آئے ہین تا تجھپر سلام کرین اور دریافت کرین کہ کیا سبب ہمسے باز رہنے کا تجھکو درپیش ہوا ہے پھر مینے اونسے پوچھا کہ آپ سب حضرات کس سرزمین پر تشریف رکھتے ہین اونھون نے کہا ہم ساکنان جبانہ بھنسا کے ہین اور ہمپر تیرے حقوق زیارات ہین اور تو منجملہ اہل اشارات کے ہے یعنے تو درمیان مردم مشارالیہم ومشاہیر مین سے ہے تب مینے کہا اے میرے سادات بزرگوار مین عود کرتا ہون یعنے مین حاضر ہوتا ہون کیونکہ سلسلۂ وصال فیمابین دراز ہے اور مین نجانتا تھا کہ جو کوئی تمھاری زیارت کو آتا ہے تو تم اوسکو جانتے ہو اور میرے دلمین یہ گمان تھا کہ تمھارے نزدیک میری اسقدر قدر ہے اونھون نے کہا اے ذوالنون کیا تو نہین جانتا ہے کہ شہیدان راہ خدا پیش خدا ہمیشہ زندہ و روزی خور زندہ یعنی متمتع پائندہ ہین اور یہی منطوق کتاب مکنون ہے وبعد ازان وہ مجھے چھوڑکر اپنی راہ چلے گئے پھر جسوقت مین بیدار ہوا تو میرے دلمین شعلہ آگ کا بھڑکتا تھا۔ الغرض مژدہ ہے اوس شخص کے لیئے جو ان بزرگوارا برار کی زیارت کرے اور مینے اس کتاب مین تمام نادرات عجیبہ وحکایات غریبہ مندرج کیئے ہین اور یہ کتاب معانی وبیان کو شامل اور عظم قدر وشان مین کامل ہے اور اسکو فہم مین نہ لاوینگے مگر ذوی الافہام واولوالالباب اور ادراک نکرینگے مگر صاحبان بصایر وخطاب اور اسکو نہ پڑھینگے مگر اہل ذوق وعرفان اور یہ واسطے گلچین کے گل تازہ وشگوفہ ہین گلستان مین حق سبحانہ تعالی اس سے منتفع کرے اسکے مالک وکاتب کو اور اسکے پڑھنے والے اور سننے والے کو والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ المخلصین

خاتمہ کتاب جانب فاضل سعید یل قدوۂ فضلا ماہر فنون وعلوم عمدۂ علمائے زمان مولوی بشارت علی خانصاحب مترجم دام ظلہم

مترجم اس کتاب لعظم کا خدمت مین سخنوران بدیع بیان وخوشگویان فصیح زبان کے بعد استعفای اپنے ذہن کلام ولحن مقال سے التماس کرتا ہے کہ ہرگاہ اصل متن کتاب باعث دقت متانت کی بادی النظر مین دشوار فہم تھا تو ترجمہ اوسکا بدون ترجمہ لفظی محاورۂ اہل زبان ومکالمہ خاص اعیان مین بطور فہم عام کے کیا گیا تا جمیع خاص وعوام اسکے فوائد مواید سے متمتع ہون اسلیے کہ یہ کتاب مستطاب خوشترین سیر وبہترین تواریخ ہے سیر اسکی جملہ اخبار وآثار ماضیہ وآتیہ سے مستغنی کرتی ہے اور والیان ولایت واولیاے مملکت کے لیے برائے تدبیر صف آرائی ورزم آزمائی کی رہنمائی ہے اور عمدہ تر اوصاف سے یہ ہے کہ یہ کوئی قصہ کہانی نہین یا امر ایسی بندش واستانی نہین

اور اسمین کوئی لغو بیانی و غلو زبانی نہین ہے بلکہ اسکے تمام واقعات صحاح روایات و ثقاۃ رواۃ سے باسناد و استناد مقبول منقول ہین اور ملت اسلام مین لائق اعتماد و قابل قبول ہین چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سند کتاب کی جنگ بھسنا مین بعد معرکہ نہم کے ذکر کی ہے کہ مینے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق و موثق کے تہا اور مینے اونہین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے ہین اور وہ بسند منقول ہین ارباب تواریخ اور راون محدثون سے جو ارباب سیر ہین اور اونسے سماع کلام بسبیل دور کی ہے کہ ایک دوسرے سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک وثیق مین منسلک ہین اور سماعت و قرأت اوسکی لائق نہین ہے مگر براے صاحب بصیرت و علما و ملوک و سلاطین کے کہ انہین لوگون کے لیے شایان مخصوص ہے اور اس سے تازگی نظر اور کشادگی خاطر ہے اور پیشتر اس سے کسی نے اہل سیر و تواریخ مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہے کیونکہ اسمین بہت سے امثال و آثار ہین اور بہت سے عجائب اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاہ محدثین مورخین سے اور اسمین لذت و فرحت ہے واسطے مستمعین کے انتہی اور واضح ہو کہ قبل اس سے کتاب مغازی الرسول کا ترجمہ مغازی الصادقہ ہو چکا ہے اور اسی نام مین سال تاریخ ہے چنانچہ اوسی اصل کتاب مغازی کے اجزا مین سے کتاب فتوح عجم ہے جسکا یہ ترجمہ بنام غزوۂ عرب مشتمل بر تاریخ سال سنہ ۱۲۹۱ ہجری قدسی کے اختتام پذیر ہوا ہے افاد اللہ بہ الکاتبین والقارئین والسامعین ونفع بہ الطالبین والبائعین والمشترین وصلی اللہ علی محمد سید النبیین وآلہ الطیبین وصحبہ المنتجبین اٰمین ثم اٰمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ کتاب مستطاب مورخہ بعد د حروف نام و موسومہ بہ غزوۂ عرب ترجمۂ فتوح عجم جو فتحنامہ عمری رض کارنامہ فاروقی ہے آئینہ سکندر جام جم ہشت نگر نہ تا بر تو عرضدار داحوال ملک دار القلم غزارت رقم نیر علم افضل العلما سرافراز فضلاے جہان مولوی محمد بشارت علیخان منشی سابق محکمہ چیف کمشنری ملک اودہ بعد اختتام پہونچکر بشہر اواخر جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۱ ہجری مطابق ماہ اگست سنہ ۱۸۷۴ع بمطبع نامی مصدر فیض نوال مرکز عزت و افتخار منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودہ اخبار منطبع ہوا انشاء اللہ تعالی بلاخطہ واقعات صریحہ و سیر تواریخ صحیحہ موجب حظ وافر براے خواطر عالیہ و مطبوع طبائع متعالیہ ہوگا اسلیے کہ یہ کتاب از روے درایت و روایت کے مستند و معتمد طریقہ اسلام ہے چنانچہ کوئی کتاب جملہ تواریخ سے اس مرتبہ پر معرض وثوق و موقف اعتماد کو نہین پہونچی معشر اولالباب حضرات اسلام کہ التفات فرمانا طرف اس طلسم عجائب نما کی ہم لطف سیر ہے تواریخ اخراب و ہم حصول سعادت سے بمزید ثواب نفعنا اللہ بہ و سایر الاحباب وصلی اللہ علی محمد والہ وصحبہ الاطیاب